

# شجرہ نسب خانوادہ رضویہ کلاںیہ



پروفیسر محمد حسین آزاد القادری

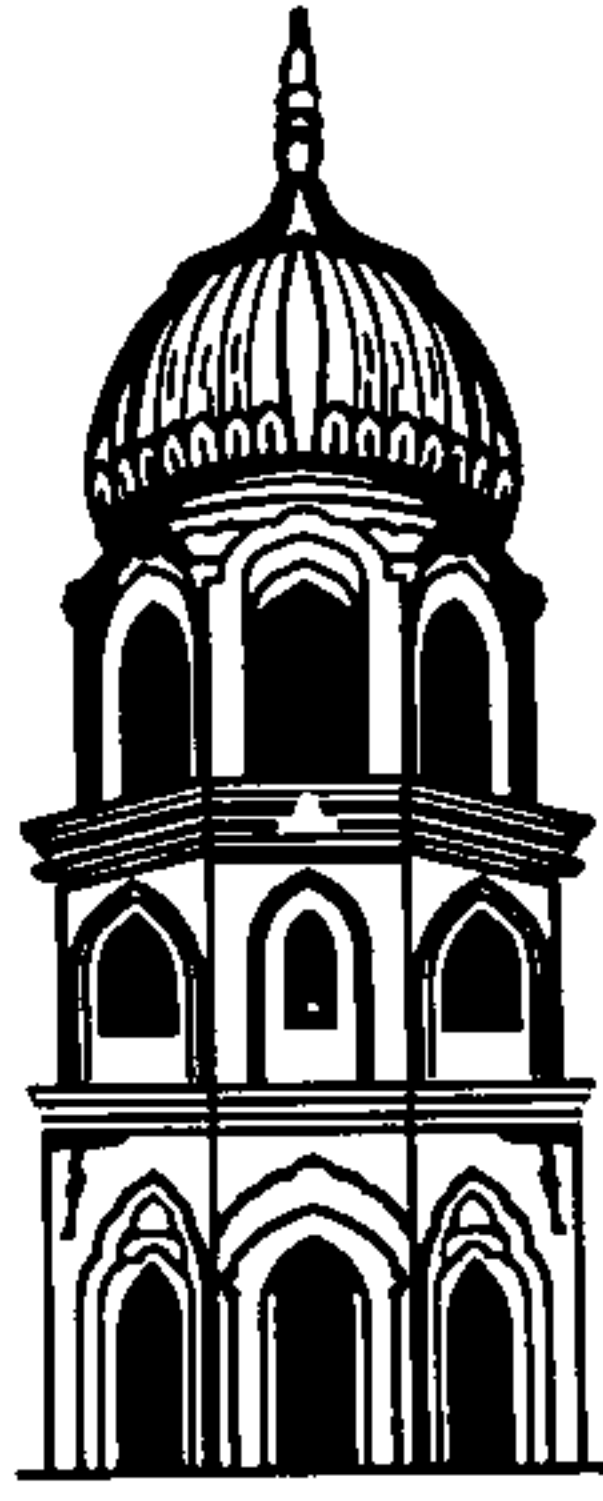
**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi  
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ  
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ





شجرہ نسب خانوادہ رزاقیہ گیلانیہ



پروفیسر محمد حسین آزاد القادری

## کتابت کی اغلاط کو ذیل فہرست کے مطابق درست کر لیجئے

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلطی	تصحیح	صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلطی	تصحیح	صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلطی	تصحیح
1	1	دربارہ	دربار	23	د	خانہ ان کے پاس رہا	خاندان کے پاس رہا	13	13	اور شے	اور جو شے
3	3	مخروف سمجھیں	مخروف سمجھیں	آخری سطر		بعد انہوں	یہ عمدہ انہوں	14	4	تھیں ہے	تھیں ہے
4	4	الجبلیانی	الجبلیانی	2	د	تحقیقی	تحقیقی	4	4	قدم رکے	قدم رکے
5	5	علنہ	علنہ	5		دروود	دروود	16	4	فاتح	فاتح
11	11	تظہیر	تظہیر	6		بھجیں	بھجیں	9	9	غوثیت	غوثیت
12	12	ولالت	ولالت	13	حوالہ جات	قالہ الیداتیہ والسنائہ	البدایہ والنہایہ	10	10	العزواوی	العزواوی
13	13	اوڑھ	اوڑھ	22		قلندر	قلندر	21	21	دو سال	سال
13	13	فاطمہ الزہرہ	الزہراء	13		والہنائیہ	والہنائیہ	18	7	امیر	امور
14	14	تظہیر	تظہیر	13	مقدمہ	عبد القادر	عبد القادر	20	5	آکے	آپ کے
16	16	کرتے ہوئے	کرتے ہوئے کہاے	6		ہیں	ہے	17	17	عمدہ	عمدہ
آخری سطر	آخری سطر	میرے	میرے	6		میا	محمد	23	2	ستری	ستری
1	ب	بدے تلخ در سات	میری در سات	31	فہرست	شرف الاین	شرف الدین	24	16	آپ کیا	آپ کے
2	2	زیدین	زیدین	32		الحضریہ القادر	الحضریہ القادر	26	15	علم سے	علماء سے
2	2	کیسی	کسی	9		صادق	صادق و امین	16	16	بھک	بھک
2	2	عباس	عباس نے	14		کو نبوت	کو اعلان نبوت	17	17	اے	سے
3	3	زیدین	زیدین	13-19-20		آپ صلی اللہ علیہ وسلم	آپ رضی اللہ عنہ	27	6	دلچسپی	دلچسپی
3	3	چچا	چچا	9		الامکانی	الامکانی	9	9	پچھوں	پچھوں
3	3	کو	کو	10-11		آپ صلی اللہ علیہ وسلم	آپ رضی اللہ عنہ	15	15	۱۳۳۵ھ	۱۳۳۵ھ
4	4	کہ	کہ	1		رضی اللہ عنہ	رضی اللہ عنہ	17	17	شادی زندگی	حذف کریں
18	18	دانس	دانس	2		عبد اللہ بن	عبد اللہ بن طاہر	17	17	صاحب حدیث	صاحب علم حدیث
آخرے پہلے	آخرے پہلے	تحقیق	تحقیق	19		سر داد	سر داد	12	12	مجاہد	مجاہد
11	11	نوح	نوح	22		نائب	نائب	29	12	تیرے	حذف کریں
آخری سطر	آخری سطر	حضرت	حضرت	9	6	العتیل	العتیل	32	3	طبیعت	طبیعت
4	ج	کے	حذف کریں	17		دوران	دوران	3	3	عاجز و انکساری	عاجز و انکساری
4	4	مر جمع	مر جمع	4	7	الرسول	الرسول	18	18	ہوئے	ہوئیں
5	5	ڈرے	ڈرے	21		نزع	نزع	33	4	طبیعت	طبیعت
7	7	مضبوطی	مضبوطی	8		آخری سطر	اولیہ	33	4	معینہ	معینہ
7	7	ہی	ہی	11	9	غلام قادری	غلام سرور قادری	33	13	در رسول	در رسول
14	14	تعالو ندر ایاء	تعالو ندر ایاء	آخری سطر		میں	ہیں	34	1	گپا ہوں	گپا ہوں
14	14	سوار	سوا	5	10	چے	چے	34	3	مقالہ جات	مقالہ جات
14	14	مانا	ابناء	5		میں نے	مال نے	34	9	سیاست دلچسپی	سیاست سے دلچسپی
آخرے پہلے	آخرے پہلے	قاضی القضاة	حذف کریں	9		شعلونی	شعلونی	61	9	ن بدگوشہ سے پہلے	سید امیر شاہ بدھیں
1	د	۶۵۶ھ	۶۵۶ھ میں	10		زمین میں	سر زمین پر	102	65	لام ابو حنیفہ	لام ابو حنیفہ
4	4	سیف الدغلی	سیف الدین	20		حوال	حوالے	104	121	شہزادہ	تذکرہ شہزادگان
9	9	صاحبزادہ	صاحبزادہ سے سید عبد	20		بر حقیقت	مبنی بر حقیقت	105	127	شہزادہ	تذکرہ شہزادگان
12	12	حماد	حماد	12	12	مغرب	مغرب میں				
14	14	زعمہ الخواطر	زعمہ الخواطر	13		کاسادہ	کاسادہ				
15	15	سے ہوں	سے طاہوں	19		کہ	کہ				
18	18	قنات	قنات	13	13	کشاہدہ روح	کشاہدہ روح				

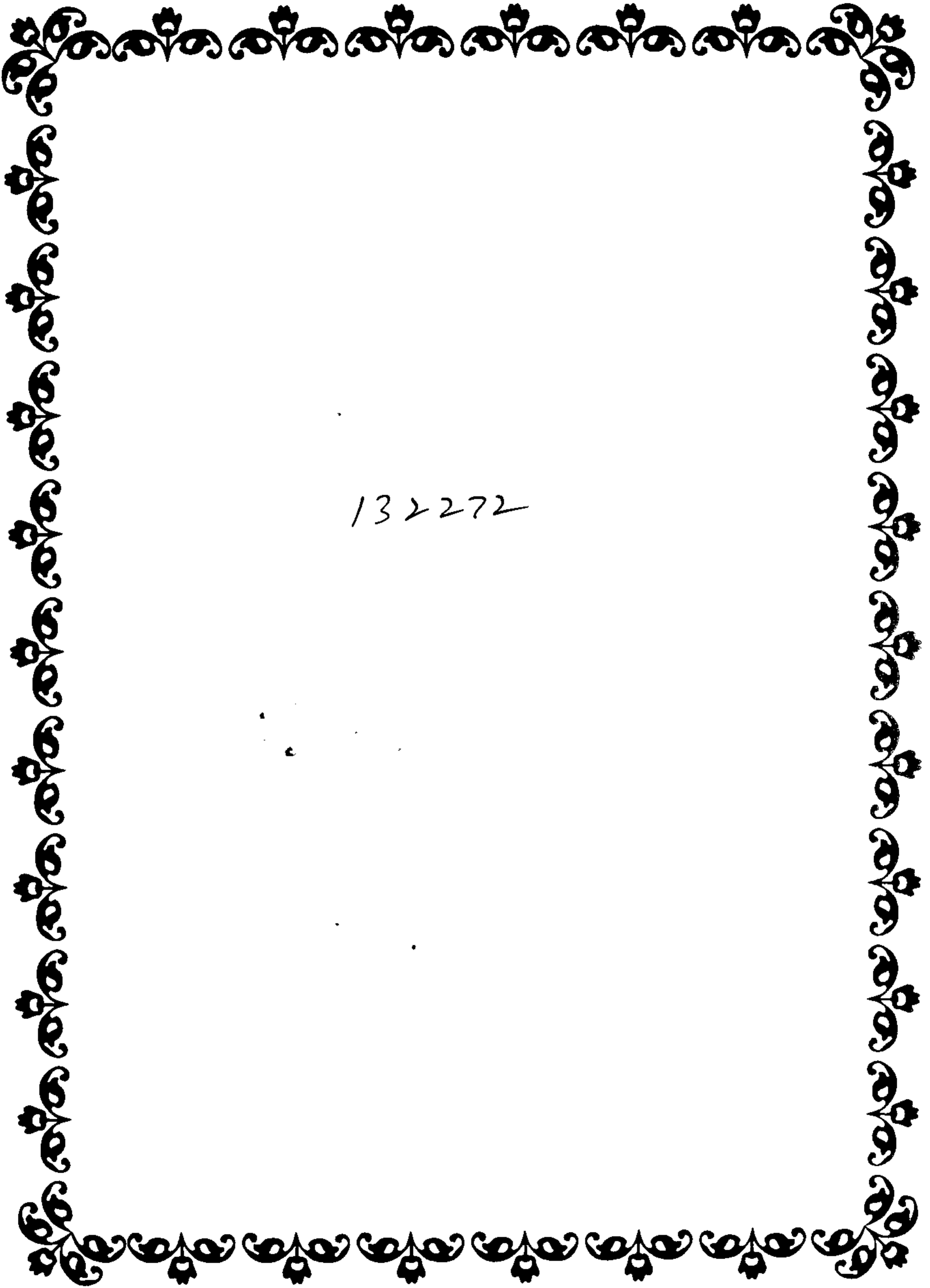
جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

نام کتاب : شجرہ نسب خانوادہ رزاقیہ گیلانیہ

مطبع : ورشائیل پرنٹرز لاہور

اشاعت : نومبر ۱۹۹۹

پبلشر : مکتبہ قادریہ رزاقیہ دربار عالیہ سدرہ شریف ڈیرہ اسماعیل خاں



132272

# انتساب

شیخ طریقت علامہ سید محمد انور گیلانی سجادہ نشین دربار عالیہ قادریہ سدرہ شریف کے

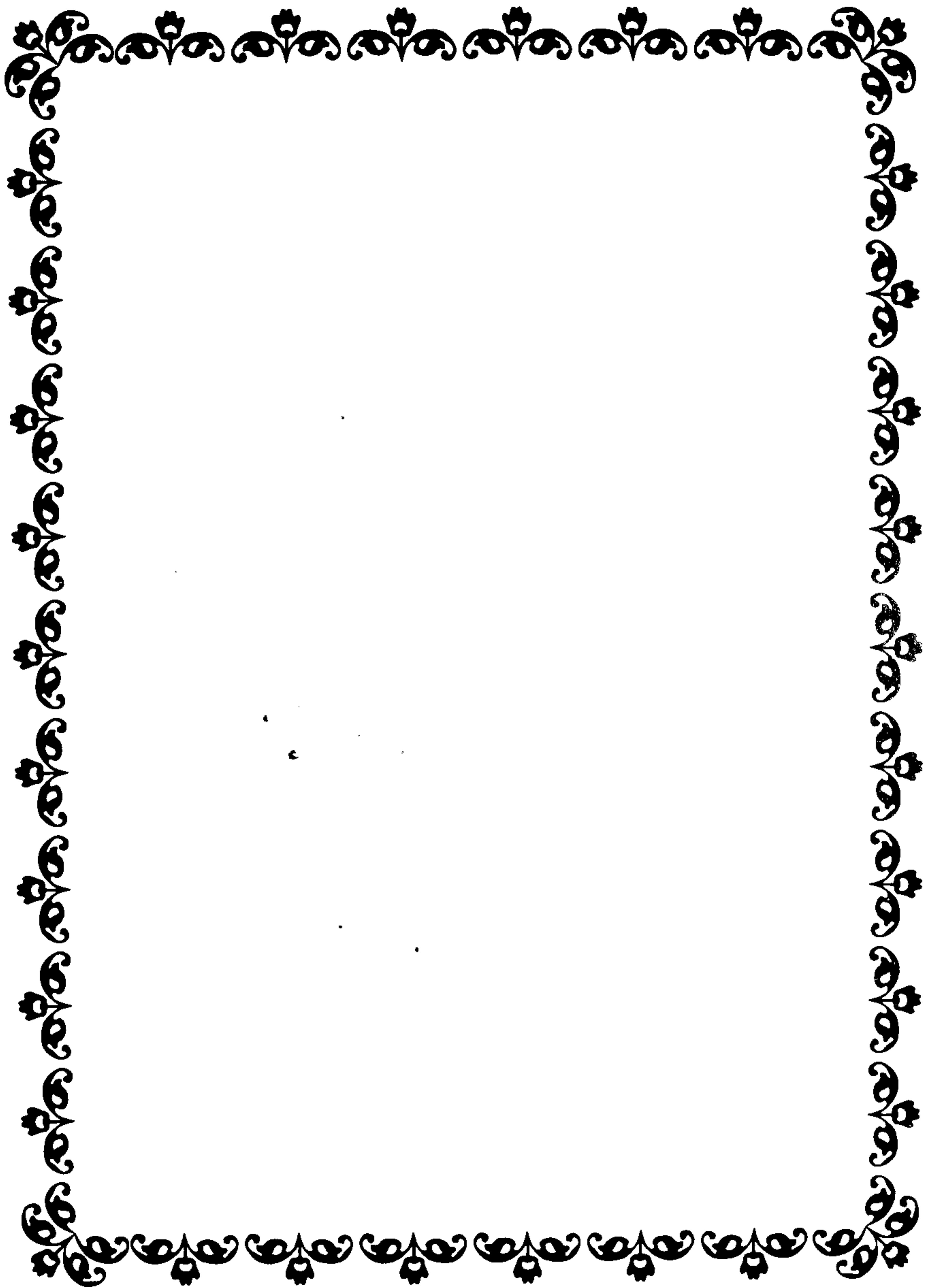
نام

سلسلہ قادریہ کے احباب طریقت کے لئے

جو

اس پر فتن دور میں اپنے شیخ کے دامن کرم سے وابستہ صراط مستقیم پر گامزن ہیں





## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فخر المشائخ شزادہ غوث الوری علامہ سید محمد انور گیلانی سجادہ نشین دربارہ عالیہ قادریہ رزاقیہ

صدرہ شریف ڈیرہ اسماعیل خان

الحمد لله و كفى ثم والسلام على حبيبه المصطفى و على آله واصحابه ذوى الاجتباء و على المولى  
السيد الكريم غوث الكونين الامام ابى محمد عبدالقادر الحسنى الحسينى الجبلانى و على المولى  
السيد ابى بكر تاج الملت والدين سيد عبدالرزاق رضى الله عنه اما بعد

قرآن و حدیث کے نصوص سے یہ امر مستبط و مستخرج ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کی محبت جو ہر  
ایمان ہے اسی طرح حضرات اہل بیت کی محبت اور عقیدت بھی ایمان کا تقاضا ہے ہر چند کہ انساب و خاندان کی تقسیم کا  
بیادی مقصد امتیاز اور تعارف ہے۔ لیکن اس ضمن میں خانوادہ رسول ﷺ کو خاص شرف حاصل ہے۔ آپ ﷺ نے  
فرمایا کہ اللہ رب العزت نے مجھے قریش کے بہترین خاندان میں مبعوث فرمایا، قیامت کے روز تمام نسب منقطع ہو  
جائیں گے سوائے میرے نسب کے۔ آپ ﷺ کے نسب پاک کا فیضان قیامت تک جاری رہے گا۔ قرآن پاک کی  
آیت تطہر اور آیت مودت اہل بیت کی شان پر دلالت کرتی نظر آتی ہیں۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں  
کہ حضور اکرم ﷺ ان کے گھر بستر پر آرام فرماتے تھے اور ایک یمنی چادر اوڑر رکھی تھی۔ ایسے عالم میں سیدہ  
فاطمہ الزہرہ ایک برتن لائیں جس میں کھانا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے خاوند اور اپنے دونوں صاحبزادوں حسن و  
حسین کو بھی بلاؤ جب یہ کھانا کھا رہے تھے تو یہ آیت تطہر نازل ہوئی۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی چادر مبارک کا کچھ حصہ  
ان پر ڈال کر انہیں ڈھانپ دیا۔ پھر چادر سے اپنا ہاتھ نکال کر آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اے اللہ میرے یہ  
خاص اہل بیت ہیں، ان سے رجس اور ناپاکی زائل فرما اور انہیں خوب پاک فرمادے۔ (۱)

آیت مودت میں یوں ارشاد ہوتا ہے

اے رسول فرمادیتے ہیں کہ میں تم سے اس امر پر کوئی اجر نہیں مانگتا دوستی اہل قرابت کے سوا اور جو کوئی نیکی  
کرے گا، ہم اس کے لئے اس میں ثواب بڑھائیں گے (۲) تفسیر روح البیان میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت  
حضور نبی اکرم ﷺ سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے اہل قرابت اور رشتہ داروں میں وہ کون لوگ ہیں جن کی  
دوستی ہم پر واجب کی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا علیؓ، فاطمہؓ اور ان کی اولاد (۳)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رب  
العزت نے میرے اہل بیت کے معاملے میں مجھ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ان میں سے جس نے خدا کی توحید اور میرے

بارے تبلیغ و نبوت کا اقرار کیا اسے عذاب نہیں دے گا۔ (۴)

حضرت زید بن ثابت نے کیسی کی نماز جنازہ پڑھائی فراغت پر جب سوار ہونے لگے تو حضرت ابن عباسؓ ان کی رکاب تھام لی اس پر حضرت زید بن ثابت نے فرمایا اے رسول اللہ ﷺ کے چچا کے فرزند ایسا نہ کو اور اسے چھوڑو۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہمیں علماء دین سے یہی سلوک کرنے کا حکم ہے۔ یہ سن کر حضرت زیدؓ نے حضرت ابن عباسؓ کو ہاتھ کو بوسہ دے کر فرمایا کہ ہمیں بھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت سے اس طرح پیش آئیں (۵) حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ اہل بیت کے معاملے میں حضرت محمد ﷺ کو سامنے رکھو (۶)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تم میرے اہل بیت کو اپنے نزدیک وہی حیثیت دو جو جسم میں سر کو اور سر میں دو آنکھوں کو ہوتی ہے اور سر ہدایت نہیں پاتا مگر دو آنکھوں سے (۷) گویا اہل بیت کی محبت جہاں جزو ایمان ہے وہاں ذہنی صلاحیتوں کو صراطِ مستقیم پر چلانے کا پیمانہ بھی ہے اہل بیت رسول کی شان میں گستاخی اور انہیں ایذا دینا اپنے ایمان کو زائل کرنے کے مترادف ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔ 'جس نے میرے اہل بیت اور قریب ترین رشتہ داروں کو ایذا پہنچائی اس نے یقیناً مجھے ایذا پہنچائی، جس نے مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ کو ایذا پہنچائی'۔ (۸) اس لئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میری محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت کے ساتھ محبت رکھو۔ (۹) کیونکہ جس شخص کی موت آل محمد کی محبت پر ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو فرشتوں کے لئے زیارت گاہ بنا دے گا (۱۰)۔ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ اہل بیت کی محبت ایمان کی اصل ہے۔ حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ

ان كان رفضاً حب آل محمد فليشهد الثقلان اني رافض

اگر آل محمد سے محبت کرنا رفض ہے تو جن دانس گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تفسیر عزیزی میں لکھتے ہیں۔

مور بے چارہ ہوس کر وہ در کعبہ رسد دست در پائے کبوتر زد و ناگاہ رسد

کمزور چیونٹی نے خواہش کی کہ در کعبہ تک پہنچ جائے تو اس نے کبوتر کے پاؤں پر ہاتھ مارا اور اچانک وہ وہاں پہنچ گئی۔ اسی لئے حدیث میں مذکور ہے کہ 'میرے اہل بیت تمہارے اندر کشتی نوح کی مانند ہیں جو کوئی اس پر سوار ہو گیا اس نے نجات پائی اور جو کوئی اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔'

اہل بیت کی تحقیق اس مراتب و فضائل کے ساتھ اس وجہ سے ہے کہ حضرت نوحؑ کی کشتی ان کے عملی کمال کی شکل تھی۔ اسی طرح حضرت اہل بیت کو بھی حق تعالیٰ نے جناب خاتم المرسلین ﷺ کی عملی کمال کی صورت میں بنایا جسے

طریقت کہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے عملی کمالات کسی ایسی مناسب شخصیت میں ہی جلوہ گر ہو سکتے ہیں جو روحانی طاقت میں اور معصومیت، شرافت اور مروت میں آپ ﷺ جیسا ہو۔ یہ مناسبت ولادت اور اصلیت و فریعت کے تعلق کے بغیر ممکن نہیں۔ اور ان کمالات کو ان کی تمام شاخوں سمیت جو مختلف ولایات کا مرکز ہیں۔ اسی خاندان میں جاری کیا گیا اور اسی چشمہ فیض کو برقرار رکھا گیا اور یہی اہل بیت اولیاء کے امت کے روحانی سلسلوں کا مرجع ہے اور جو کوئی اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے گا چاروں ناچار اس کے روحانی فیض کی سند ان بزرگوں کے قریب جا کر ختم ہوگی۔ اور وہ اسی کشتی میں بیٹھے گا۔ حدیث شریف میں مذکور ہے کہ جب یہ آیت کہ

’اس قصہ کشتی کو جس کے ڈر سے مومنوں کو غرق طوفان سے نجات حاصل ہوئی یاد رکھنے والے کان ہی رکھیں گے‘ نازل ہوئی آنحضرت ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ وہ تمہارے کانوں کو یاد رکھنے والا بنائے۔ اس شرف و مرتبہ کے لئے حضرت علیؑ کی تخصیص کرنے میں یہ نکتہ ہے کہ حضرت علیؑ کے واسطے کے بغیر اہل بیت کے لئے کشتی کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ یہ مرتبہ اور اسرار باطن آپ ﷺ نے اپنے صاحبزادوں حسن و حسین کو تعلیم فرمائے جو کہ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں (۱۱)۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبط رسول ﷺ سے ایک اموی نے کہا آپ کو ابن رسول کہا جاتا ہے حالانکہ آپ ابن علیؑ ہیں حضرت امام حسنؑ نے اموی کو جواب دیا کہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ابن رسول کہا ہے فرمایا آیت مباہلہ دیکھیں فقل تعالو ندع ایناء ناوا بناء کم۔ اس وقت ہمارے سوار رسول ﷺ کی کون سی اولاد تھی بنا سے مراد ہم ہی ہیں (۱۲)

حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کے نسب کو ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق رسالت مآب ﷺ کے ساتھ شرف انتساب حاصل ہے جدی و ششی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی اور حسینی ہونے کی وجہ سے عالی نسب پر فائز ہیں آپ کے نسب کی تحقیق اور آپ کے صاحبزادے سیدنا شیخ المشائخ حسیب النسیب الشریف حضرت عبدالرزاق خلف الرشید حضرت غوث الاعظم کی اولاد پاک کا تذکرہ مسلمانان عالم کے لئے عموماً اور قادری نسبت رکھنے والوں کے لئے خصوصاً باعث عز و شرف ہے۔

حضرت ابو بکر تاج الدین عبدالرزاق سرکار غوث الاعظم کی اولاد میں سب سے زیادہ متقی زاہد و عابد اور دین کا علم رکھنے والے تھے (۱۳) سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کے وصال کے بعد فرقہء خلافت، نقابت و تولیت، تبلیغ و اشاعت اور خانقاہ قادریہ کے انتظام و انصرام کی ذمہ داری آپ کے سپرد ہوئی آپ اپنے وقت کے قاضی القضاة اور نقیب الاشراف تھے آپ کے بعد یہ عہدہ آپ کے صاحبزادے حضرت ابو صالح نصر اور حضرت ابو نصر محمد بن ابو صالح نصر

کے پاس رہا۔ ۶۵۶ھ تا تازیوں نے بغداد پر حملہ کر کے اسے تباہ و برباد کر دیا حضرت ابو نصر محمد کے علاوہ بہت سارے سادات شہید ہو گئے۔ کچھ روپوش ہو گئے اور کچھ ہجرت کر گئے ان ہجرت کرنے والوں میں سید سیف الدین یحییٰ بن سید ظہیر الدین ابو مسعود احمد، ابو الفداء عماد الدین اسماعیل حاکم حماة کی طرف ہجرت کر گئے اور وہیں ۷۳۴ھ میں داخل ہو کر نہر عاصی کے کنارے مدفون ہوئے (۱۴) سید سیف الدین یحییٰ کے ایک صاحبزادے سید شمس الدین محمد گیلانی الحموی ہوئے۔ جن سے دو بیٹے سید عبدالقادر اور سید علاء الدین یحییٰ کے ایک صاحبزادے سید شمس الدین محمد گیلانی الحموی تھے جن سے دو بیٹے سید عبدالقادر اور سید علاء الدین علی گیلانی پیدا ہوئے۔ سید عبدالقادر لا ولد فوت ہوئے اور سید علاء الدین علی گیلانی سے بیٹے سید بدر الدین حسن سید شمس الدین محمد اور سید نور الدین حسین پیدا ہوئے۔ (۱۵) سید بدر الدین کے ہاں دو بیٹے سید احمد ابو العباس اور سید شمس الدین محمد ہوئے سید احمد ابو العباس کے دو بیٹے عبدالباسط اور سید ابو النجاء تھے۔ سید شمس الدین محمد کے صاحبزادے سید الرزاق تھے جو وقت کے بہت بڑے شیخ تھے ۶ صفر ۹۰۱ھ فوت ہو کر حماة میں مدفون ہوئے۔ (۱۶)

خانوادہ، رزاقیہ گیلانیہ کا سلسلہ نسب سید علاء الدین علی گیلانی کے صاحبزادوں سید شمس الدین محمد اور سید نور الدین حسین سے جاری ہو اور آپ دونوں کی اولاد آج بھی بغداد حمص، حماد، شام و مصر اور برصغیر پاک و ہند کے علاوہ دنیا کے دوسرے ممالک میں موجود ہے۔ (۱۷)

ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۳ھ نے خانوادہ رزاقیہ کی اولاد پاک کے نسب کو بڑی تحقیق کے بعد نزہۃ الخواصر میں بیان کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ میں سید نور الدین حسین کی اولاد سے ہوں اور یہی بات علامہ یحییٰ تادانی نے قلائد الجواہر میں لکھی ہے کہ ۹۱۰ھ میں میں نے اپنے باپ کے ساتھ سید شرف الدین قاسم بن محی الدین یحییٰ ابن نور الدین حسین سے ملاقات کی اس وقت ان کی عمر پچاس سال تھی۔ (۱۸)

بغداد شریف عباسیہ خاندان کے بعد مختلف حکمرانوں کے قبضہ میں رہا۔ لیکن نقاہت و تولیت کا عمدہ بدستور خاندان رزاقیہ کے پاس رہا۔ ۸۰ سال تک بغداد پر تازی قابض رہے سلطان ابو سعید بن سلطان خدابندہ ہلاکو خاندان کے آخری حکمران تھے جو کہ مسلمان تھے ۷۳۶ تا ۷۶۳ھ بغداد شیخ حسن مملوک خاندان کے تسلط میں رہا (۱۹) ۷۹۳ھ تیمور چنگیزی نے بغداد اور پر حملہ کر کے قتل عام کیا مساجد اور خانقاہیں مسمار کر دیں ابھی تیموری زخم بھرا نہ تھا کہ جدید صفوی حکومت کے بانی شاہ اسماعیل نے بغداد پر چڑھائی کر کے عمد عباسیہ کی تمام یادگاریں مٹا دیں۔ (۲۰)

۱۶۳۸ء سلطان مراد چہارم عثمانی حکمران بغداد میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوا خاندان کے پاس رہا آخری نقیب الا شراف سید محمود رزاقی تھے (۲۲) ان کے بعد انیسویں صدی میں سیدنا عبدالعزیز کی اولاد میں منتقل ہو گیا۔

ملا علی قاری اور علامہ یحییٰ تادنی کے بعد خانوادہ رزاقیہ گیلانیہ کے شجرہ نسب کو عزیز ی پروفیسر محمد حسین آزاد القادری نے کتب تاریخ اور خاندان قادریہ کے مستند تذکروں کے تحقیقی مطالعہ کے بعد زمانی اعتبار سے مرتب کر کے عظیم خدمت سرانجام دی ہے اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں اضافہ فرمائے۔ میں اپنے مریدین کو نصیحت کرتا ہوں کہ پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا کریں طریقہ قادریہ کے مطابق ہر نماز کے بعد ابار استغفار، ابار لا الہ الا اللہ اور ابار حضور اکرم ﷺ درود شریف بھیجیں۔ مشکل اوقات میں ابار چاروں قل شریف پڑھیں۔ اللہ رب العزت تنگدستی آسان فرمائے گا۔ اور برکت عطا کرے گا۔

جھوٹ غیبت، کینہ، بغض اور حسد سے اجتناب کریں۔ راست گوئی کو اپنا شعار بنائیں، محبت و الفت اور اتحاد و یگانگت کی راہ ہموار کریں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں۔ یہی دین محمدی کا مفہوم ہے۔ اور اسی میں ہم سب کی نجات ہے اللہ جل شانہ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

## حوالہ جات

- (۱) حضرت پیر مر علی شاہ، تصفیہ ماہین سنی و شیعہ ص ۵۵ مطبوعہ لاہور مارچ ۱۹۷۹ھ
- (۲) القرآن ۲۲: ۲۳
- (۳) حضرت پیر مر علی شاہ، تصفیہ ماہین سنی و شیعہ ص ۵۹ مطبوعہ لاہور مارچ ۱۹۷۹ھ
- (۴) علامہ ابن حجر العسقلانی، صغیر المعانی، مصر ص ۱۱۲
- (۵) علامہ الشیخ شبلنجی، نور الابصار ص ۱۰۵ مطبوعہ مصر
- (۶) بخاری شریف، جلد باب فراست رسول ص ۵۳۰ مطبوعہ بمبئی ۱۲۸۰ھ
- (۷) اسعاف الراغبین، بر حاشیہ نور الصبار، از الشیخ محمد البصبان مصری ص ۱۰۳ مطبوعہ مصر
- (۸) ابن حجر عسقلانی، الاصابہ فی تمييز اصحابہ جلد ۲ ص ۰۸-۲۹ مطبوعہ مصر ۱۳۲۸ھ
- (۹) مشکوٰۃ شریف، باب مناقب اہل بیت ص ۵۷۳ مطبوعہ کانپور بھارت
- (۱۰) علامہ اسماعیل حقّی، تفسیر روح البیان جلد ۳ ص ۵۳۲ مطبوعہ مصر ۱۲۶۴ھ
- (۱۱) تعلیم غوثیہ، ص ۶۸ نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۷۶ھ
- (۱۲) ملفوظات مہریہ ص ۳۵ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۴ھ
- (۱۳) ابن کثیر عماد الدین عالیہ الیدائیہ والنہائیہ مترجم فتح پوری مطبوعہ کراچی جلد ۱۲ ص ۳۶۱-۱۹۸۰ھ
- (۱۴) علامہ یحییٰ تادنی، قلند الجواہر ص ۱۷۲ مطبوعہ کراچی ۱۹۷۸ھ
- (۱۵) علامہ یحییٰ تادنی، قلند الجواہر ص ۱۷۲ مطبوعہ کراچی ۱۹۷۸ھ
- (۱۶) علامہ یحییٰ تادنی، قلند الجواہر ص ۱۷۲ مطبوعہ کراچی ۱۹۷۸ھ
- (۱۷) ملا علی قاری، نزہۃ الخواطر مطبوعہ فیصل آباد ص ۲۸
- (۱۸) علامہ یحییٰ تادنی، قلند الجواہر ص ۱۷۲ مطبوعہ کراچی ۱۹۷۸ھ
- (۱۹) تاریخ ابن خلدون، ص ۷۷ جلد ۱۰
- (۲۰) محمود بریلوی، تاریخ ملک عراق ص ۲۶۷ ۱۹۵۱ھ
- (۲۱) محمود بریلوی، تاریخ ملک عراق ص ۲۶۷ ۱۹۵۱ھ
- (۲۲) غوث علی شاہ قلند، تذکرہ غوثیہ ص ۹۸

## مقدمہ

شجرہ نسب خانوادہ رزاقیہ گیلانیہ کو تاریخی استناد کے ساتھ محفوظ کرنا اگرچہ ایک مشکل امر ہے اس کا حق صرف معلم الانساب ہی ادا کر سکتے ہیں مجھ جیسے کم علم اور تاریخ و ادب سے ناواقف کے لئے ممکن نہ ہوتا اگر میرے شیخ محترم کی رہنمائی اور نظر کرم شامل حال نہ ہوتی یہ عطاء رب جلیل ہے کہ رزاقیہ شجرہ نسب کی ترتیب و تدوین کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہا ہوں ”اس سعادت بزرگوار و نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ“

رزاقیہ شجرہ نسب سیدنا شیخ عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر جیلانی کی اولاد پاک کا تذکرہ ہے ملا علی قاری نزہۃ الخواطر میں اور علامہ یحییٰ تادانی فلاح الجواہر میں خانوادہ گیلانیہ رزاقیہ کے نسب پر تحقیقی کام کر چکے ہیں ان بیادہی مصادر کے پیش نظر شیخ محترم نے خواہش کا اظہار کیا کہ مستند حوالہ جات کے ساتھ اگر خانوادہ رزاقیہ کے نسب پاک کو کتابی صورت میں محفوظ کر دیا جائے تو یہ ایک عظیم خدمت ہوگی۔ اور کمال شفقت سے راقم الحروف کو یہ ذمہ داری سپرد کرتے ہوئے فرمایا ”کہ پیٹا اس خاندان عالیہ کے نسب پاک پر کام کا آغاز کرو میرا غوث بڑا کریم ہے وہ تمہاری مدد کرے گا“ یہ الفاظ بارگاہ رب العزت میں بسوسل سرکار غوث الاعظم شرف قبولیت سے سرفراز ہو کر رزاقیہ شجرہ نسب کی ترتیب و تدوین کا پیش خیمہ ثابت ہوئے۔

سید عقیف الدین حسین الحموی کی کتاب مفتاح العارفین اور عماد الدین مسعود گیلانی کی تالیف نسب الشیخ محی الدین عبدالقادر الجیلانی مطبوعہ دمشق نے میرے ارادے کو تقویت دی دمشق اور عراق کے مستند خانوادہ گیلانیہ کے شجرہ جات اور تذکروں سے حوصلہ ملا اور قادر یہ نسبت نے جذبہ شوق کے لئے مہمیز کا کام کیا۔

کام کا آغاز ہو اور عرصہ تین سال کی شب و روز محنت اور تحقیقی کاوش کے بعد آج اس بابرکت کام سے عمدہ برآہو رہا ہوں اس کاوش میں جدت کا دعویٰ تو نہیں تاہم کوشش کے نتیجے میں ایک ایسی تحریر وجود میں آئی ہے جو اہل بیت سے محبت رکھنے والوں کے لئے بالعموم اور قادری نسبت رکھنے والوں کے لئے بالخصوص باعث تسکین قلب و جاں ہے اس کتاب کے اردو متن کا انگریزی اور عربی زبان میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ عربی اور انگریزی زبان والے اور سمجھنے والے بھی اس سے استفادہ کر سکیں،

اللہ رب العزت کے حضور التجا ہے کہ میری یہ کاوش بارگاہِ نوہیت میں شرف قبولیت سے سرفراز ہو اور میرے شیخ محترم فخر المشائخ شہزادہ غوث الوری علامہ سید محمد انور گیلانی سجادہ نشین دربار عالیہ قادریہ غوثیہ رزاقیہ



سدرہ شریف کے حضور میری یہ کوشش مستجاب ہو۔ کیونکہ

در مکتب نیازچہ حرف و کلام سطر چوں خامہ سجدہ ایست کہ صد جانوشہ ایم

ڈاکٹر محمد شریف سیالوی چیئر مین شعبہ عربی بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان کا خاص طور پر ممنون ہوں کہ انہوں نے نہ صرف اردو متن کا عربی زبان میں ترجمہ کیا بلکہ رزاقیہ نسب کی ترتیب و تدوین میں ہر قدم رہنمائی فرمائی۔ پروفیسر شفاعت یار خان نے انگریزی ترجمہ کے ساتھ مستند کتابوں مفید مشوروں اور اپنے قیمتی وقت سے جس انداز سے معاونت فرمائی ہیں اس کے لئے تمہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حاجی حمید اللہ خان میا اطہر القادری اور علامہ عبدالرشید سیالوی کا صمیم قلب سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے کتب کی فراہمی اور ہر گام مفید مشوروں سے معاونت فرمائی۔

پروفیسر رائے فضل الہی نے مسودہ کی نظر ثانی کے مرحلہ میں مدد فرمائی اس پر ان کا ممنون ہوں۔ برادر محمد اسلم پرویز شاد قادری بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ ان کی طرف سے حوصلہ افزائی ہر لمحہ میرے شریک حال رہی۔ علم دوست جھنڈیر برادران کا شکر گزار ہوں جن کی منفرد عظیم الشان لائبریری سے کتاب کی تیاری میں راقم نے بھر پور استفادہ کیا۔

مجھے اعتراف ہے کہ اگر میرے محترم ساتھی شیخ محمد نواز اور ممتاز مفتی رفیق کار نہ ہوتے تو میں شاید آج اس سعادت سے عمدہ برآمدہ ہو سکتا ان مخلص اور بے لوث ساتھیوں کا دل کی گہرائیوں سے ممنون ہوں پیٹرودین کالج کے پرنسپل سید سعد شاہ گیلانی کے شکریہ کا خوشگوار فریضہ راقم الحروف کی ذمہ داری ہے انہوں نے نہ صرف کمپیوٹر لیب اور عملے کا تعاون فراہم کیا بلکہ خاندانی ریت نبھاتے ہوئے ہمیشہ محبتیں پنچھاور کرتے رہے۔ محمد جاوید اختر ایڈمن آفیسر اشتیاق محمود اور بر خورد طارق کا ممنون ہوں کہ انہوں نے انگلش مسودے کی تیاری کے علاوہ ہر طرح کا تعاون عطا فرمایا۔ میں ورسٹائل پرنٹرز لاہور کے مالک خالد فاروق اور ان کے عملے کے خالد محمود اور مسز نگہت زاہد کا تمہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے شب و روز ایک کر کے اس کتاب کو حتمی شکل عطا کی۔

آخر میں اپنے پیٹے عادل حسین قادری اور نوید حسین قادری جنہوں نے شجرہ نسب کی ترتیب و تدوین میں معاونت کی، خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

پروفیسر محمد حسین آزاد القادری

ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن کالج ملتان

۸ نومبر ۱۹۹۹ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	
۱	(۱) محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ
۲	(۲) شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
۱۳	(۳) تعلیمات
۱۵	(۴) تصانیف
۱۵	(۵) یوم وصال
۱۵	(۶) گیارہویں شریف
۱۸	(۷) اولاد
۱۸	(۹) سیدنا شیخ عبدالرزاقؒ
۲۱	(۱۰) شیخ ابو صالح نصر قاضی القضاء
۲۲	(۱۱) شیخ ابو نصر محمد
۲۲	(۱۲) شیخ ظہیر الدین ابو مسعود احمد
۲۵	(۱۳) شیخ سیف الدین تہلی
۲۵	(۱۴) شیخ شمس الدین محمد
۲۵	(۱۵) شیخ علاء الدین علی
۲۶	(۱۶) شیخ نور الدین حسین
۲۶	(۱۷) شیخ محی الدین تہلی
۲۶	(۱۸) شیخ شرف الدین قاسم
۲۶	(۱۹) شیخ شہاب الدین احمد
۲۷	(۱۷) شیخ علاء الدین علی الهاشمی

۲۷	(۱۸) سید شیخ محمد حسین شاہ
۲۷	(۱۹) سید علی شاہ جیلانی
۲۷	(۲۰) سید نادر علی شاہ
۲۷	(۲۱) سید کریم شاہ جیلانی
۲۸	(۲۲) سید بد الدین حیدر شاہ منور
۲۸	(۲۳) سید عقیف الدین حسین شاہ حموی الجیلانی
۲۹	(۲۴) سید شیخ عبداللہ المعروف سید بادشاہ
۳۲	(۲۵) سید گل بادشاہ جیلانی
۳۲	(۲۶) سید احمد شاہ جیلانی
۳۵	(۲۷) سید محمد نور شاہ جیلانی نقیب الاشراف سجادہ نشین سدرہ شریف
۶۵ تا ۳۸	عربی ترجمہ شجرہ قادریہ رزاقیہ
۶۸	سید الخلق محمد ﷺ
۶۹	(۲۸) شیخ عبدالقادر جیلانی
۷۰	(۲۹) شیخ علاؤ الدین علی الهاشمی
۷۱	(۳۰) شیخ شمس الدین محمد بن شیخ علاؤ الدین علی نقیب الاشراف دین المص
۷۲	(۳۱) سید محمد شمس الدین بن شیخ شرف الاین قاسم
۷۲	(۳۲) نقیب الاشراف حمص حماة
۷۲	شیخ تاج العارفین شیخ سید مصطفی کلیدار الخریہ القادر
	(۳۳)
۷۳	مفتاح بغداد شریف عراق
۷۳	(۳۴) سید الشیخ محمد حسین شاہ

۷۳

(۳۵) سید شیخ عبداللہ بنہ المعروف سید بادشاہ جیلانی  
نقیب الاشراف پشاور

۷۳

(۳۶) سید الشیخ محمد انور الکیلانی ابغداوی نقیب الاشراف

۷۴

(۳۷) شیخ یحییٰ بن شیخ علاؤ الدین علی الهاشمی

۷۵

(۳۸) شیخ تاج العارفین بن شیخ شرف الدین نقیب الاشراف حماة

۷۶

(۳۹) شیخ ابرہیم نقیب الاشراف حماة

۷۷

(۴۰) شیخ نعمان، شیخ رضا، شیخ عبدالرازق بن سید اسعد

۷۸

(۴۱) سید ضیاء اللہ بن سید فارس

۷۸

(۴۲) شیخ عبدالقادر بن الشیخ شرف الدین نقیب الاشراف حماة

۷۹

(۴۳) شیخ علی بن شیخ سلیم

۷۹

(۴۴) خیری محمد بن سلیم

۷۹

(۴۵) شیخ اکو بن شیخ عبدالقادر

۸۰

(۴۶) شیخ عبدالوہاب نقیب الاشراف حماة

۸۱

(۴۷) سید توفیق بن سید احمد

۸۲

(۴۸) شیخ عبداللہ المجذوب بن شیخ یاسین

مفتی نقیب الاشراف حماة

۸۳

(۴۹) شیخ ابو المسعود

۸۳

(۵۰) شیخ عبداللہ

۸۳

(۵۱) شیخ عبدالقادر

۸۴

(۵۲) شیخ محمد امین نقیب الاشراف

۸۵

(۵۳) شیخ محمد اشرف

۸۵

(۵۴) شیخ عبدالقادر

۸۵

(۵۵) شیخ حافظ، شیخ سلیم بن شیخ عبدالقادر

۸۶

(۵۶) عبدالکریم

۸۷	(۵۷)	شیخ نسیب بن شیخ زین الدین
۸۷	(۵۸)	سید فضل اللہ بغداد شریف
۸۸	(۵۹)	سید عبد القادر، سید صالح، سید عبد اللہ، سید محمد ذاکر بن سید فضل اللہ بغداد شریف
۸۹	(۶۰)	سید عثمان بن نسیب
۸۹	(۶۱)	الشیخ حسین بن شیخ عمر مفتی نقیب الاشراف حماة
۹۰	(۶۲)	شیخ احمد بن الشیخ ابو الفتوح
۹۱	(۶۳)	الشیخ محمد علی بن الشیخ احمد الکبیر
۹۲	(۶۴)	الشیخ بہا الدین بن الشیخ احمد الکبیر
۹۳	(۶۵)	الشیخ علی مفتی حماة
۹۴	(۶۶)	الشیخ مکرم مفتی حماة
۹۵	(۶۷)	الشیخ نجیب مفتی حماة
۹۶	(۶۸)	شیخ نجیب ابو البرکات
۹۷	(۶۹)	الشیخ مظہر، الرحمن، علی، محمد
۹۸	(۷۰)	الشیخ عبد القادر

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ ۱۲ ربیع الاول ۱۲ اپریل ۵۷۰ء صبح صادق مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۲ ربیع الاول بمطابق ۸ جون ۶۳۲ء میں آپکا وصال ہوا۔ آپکا نسب حضرت ابراہیم سے اس طرح ملتا ہے حضرت محمد ﷺ بن حضرت عبد اللہ بن، حضرت عبد المطلب بن، حضرت ہاشم بن عبد المناف بن قصی، بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک، بن نصر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادد بن مقوم بن ناحور بن تیرح بن یعراب بن یثحب بن نابت بن حضرت اسماعیل بن حضرت ابراہیم (۱) اور والدہ کی طرف سے حضرت محمد ﷺ بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب یہاں سے نسب مل جاتا ہے۔ (۲)

آپ ﷺ نے اپنا بچپن، لڑکپن اور شباب اہل قریش کے ساتھ مکہ میں گزارا۔ آپ اپنی صداقت، شرافت اور امانت دار ہونے کی وجہ سے صادق مشہور ہوئے۔ تجارت کو بطور پیشہ اپنایا۔ آپکے اخلاق و کردار سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہ الکبریٰ نے رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کی درخواست کی جسے آپ ﷺ نے قبول فرمایا۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر ۲۵ سال اور حضرت خدیجہ الکبریٰ کی عمر ۴۰ سال تھی۔ آپ ﷺ نے جنگ بدر حلف النضوں اور تنصیب حجر اسود جیسے معاملات میں اپنی فراست سے اہل مکہ کو خونی زبانی سے بچایا۔ بت پرستی سے آپ ﷺ کو نفرت تھی۔ کئی کئی روز غار حرا کی خدمتوں میں یاد الہی میں بسر کر دیتے۔ ۴۰ برس کو پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نبوت سے سرفراز فرمایا۔ غار حرا کی تنہائیوں سے نکل کر اہل مکہ کو وحید الہی کا پیغام دیا۔ اپنے ساتھیوں کی ایسے منہ پرست تیار کی۔ اور مکہ کے قرب و جوار میں پیغام خداوندی پہنچایا۔ قریش سردار آپ ﷺ کے مخالف ہوئے اور قبیح تعلق بر لیا۔ ۳ سال کا طویل عرصہ شعب ابی طالب میں جھوک و پیاس میں گامہاں گانف و ٹیوں میں اوباشوں سے پتھر کھائے۔ ہر قسم کے مصائب و آلام کا مقابلہ کیا مگر اپنے مشن سے ہچکچے نہ بنے یہاں تک کہ اہل مکہ آپ ﷺ کے باہلی دشمن ہو گئے اور آپ ﷺ کے قتل کے منصوبہ بنائے گئے۔ آپ ﷺ نے عمر بن عبد العزیٰ کی مدد سے حبشہ کی طرف اپنا مسکن بنایا۔ یہاں آخر نبی علی اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی۔ حضور محمد ان ۵۲ نفوس پر مشتمل تھے، یہاں تک کہ وہاں پر ایک جمہوریت سپہ سالار و فاضل جنمیں لڑیں۔ ذہنی حکومت عملی و ایسی تھی کہ بہت سی لوگوں کے قواعد و شعائر اور مذہبی قیدیوں کے تباہی کے اصول مرتب کیے اور ان لوگوں کے منتہی عرصہ میں اسلامی سلطنت کی سرحدیں وسیع و وسیع کر دیں۔

حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے اتحاد و یگانگت اور اخوت و مساوات کا پیغام دیتے ہوئے فرمایا کہ۔ "آج کے دن اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے۔ جاہلیت کے تمام رسوم و رواجات کو میں نے اپنے پاؤں تلے روند ڈالا ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ تم میں اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے۔ میں تمہارے درمیان قرآن و سنت چھوڑے جا رہا ہوں۔ جب تک تم اس پر عمل کرتے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔"

آپ ﷺ نے اس خطبے میں قرآن و سنت کو ایک مکمل ضابطہ حیات قرار دیا۔ آپ ﷺ کی متابعت ظاہر و باطن مسلمانوں کے ایمان کا جزو لاینفک قرار پائی۔ ظاہری متابعت بہ مرتبہ نبوت اور باطنی متابعت بہ مرتبہ ولایت ہے۔ صوفیاء کے نزدیک نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ حضرت جبرائیل کے واسطے سے خداوند قدوس سے اسرارِ توحید ظاہر اخذ کرتے تھے اور یہ ظاہر شریعت ہے اور ولایت کا مرتبہ وہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جبرائیل کے واسطے سے بغیر اسرارِ باطن کی تعلیم اللہ تعالیٰ سے حاصل کرتے تھے۔ (۳) یہ اسرارِ ربانی آپ ﷺ نے حضرت علی کو تعلیم فرمائے اور حضرت علی سے تمام صوفیاء تک پہنچے اور قیامت تک یہ فیض جاری رہے گا۔ "العلماء ورثۃ الانبیاء" سے مراد یہی لوگ ہیں۔ انہی لوگوں کے وسیلے سے صراطِ مستقیم کی راہ پر چلنا ممکن ہے۔ (۴)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ "میرے اہل بیت تمہارے اندر کشتی نوح کی مانند ہیں جو کوئی اس کشتی میں سوار ہو گیا اس نے نجات پائی اور جو کوئی اس سے پیچھے رہ گیا غرق ہو گیا۔ اہل بیت کی تخصیص یہ ہے حضور ختمی مرتبت کے تمام عملی کمالات کو انکی تمام شاخوں سمیت جو مختلف ولایت کا مرکز ہیں۔ اس خاندان میں جاری رکھا گیا۔ اس شرف و مرتبہ کے لئے حضرت علیؑ کی ذات کو چنا گیا اس طرح یہ سلسلہ قیامت تک ان کے واسطے سے جاری ہو گیا (۵)۔"

حضرت علیؑ کی پرورش آپ ﷺ کی گود میں ہوئی۔ فاطمہ بنت رسول آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ داماد ہونے کی حیثیت سے حضرت علیؑ آپ ﷺ کے فرزند کی مانند ہو گئے تھے۔ تمام صحابہؓ سے زیادہ آپ ﷺ کو رسول خدا کا قرب حاصل تھا۔ ہر کام میں شریک و رفیق تھے۔ سفر و حضر خلوت و جلوت اور امن و جنگ میں آپ ﷺ کی رفاقت سب سے زیادہ تھی۔ آنحضرت کے علمی کمالات جسے ولایت اور طریقت سے موسوم کیا جاتا ہے۔ کا پر تو حضرت علیؑ میں بدرجہ اتم موجود تھا اور اسکے آثار ظاہر و باطن میں ہر طریقہ اور ہر سلسلہ کے اولیاء اللہ میں موجود ہیں۔ اسرارِ الہی و رموزاتِ باطن جسے فقر و تصوف کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اولیاء اللہ کے ذرائع سے سینہ بہ سینہ چلے آ رہے ہیں۔ (۶)

تعلیم غوثیہ میں لکھا ہے کہ حضرت علی نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں بہت سے علوم ہیں۔ اولیاء اللہ کے سینے اسرار الہی کی قبریں ہیں عام لوگ ان علوم کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے آپ ﷺ نے خاص خاص لوگوں حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، حضرت خواجہ حسن بصری اور حضرت کمیل بن زیاد کو تعلیم فرمائے۔ (۷)

حضرت فاطمہ الزہراء بنت رسول، زوجہ شیر خدا کے بطن سے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین پیدا ہوئے۔ نسبت ولایت خصوصی طور پر حضرت علی سے ان دونوں فرزند ان رسول میں منتقل ہوئی۔ حضرت امام حسن کی اولاد میں سے حضرت ابو صالح موسیٰ جنگلی دوست ہوئے اور حضرت امام حسین کی اولاد سے حضرت عبداللہ صومعی۔ حضرت عبداللہ صومعی کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت ابو صالح موسیٰ جنگلی دوست سے ہوا جن میں سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی، شہباز الامکانی، حضرت علی اور حسن و حسین کی نسبت ولایت کے امین پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ نجیب الطرفین سید آسمان ولایت کے مہر درخشاں اور مرتبہ ولایت میں قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کے مطابق اولیاء صوفیاء کی مجلس کے صدر نشین قرار پائے۔ آپ ﷺ کا جامع تذکرہ پیش کیا جاتا ہے۔



حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضہ اللہ عنہ

شیخ عبدالقادر جیلانی نام، ابو محمد کنیت، محی الدین لقب، غوث الاعظم خطاب، قادر الکلام واعظ سلسلہ قادریہ کے بانی غوث صدیقی شہباز لامکانی جن کا شمار اولیاء عظام اور صوفیائے کرام میں ہوتا ہے۔ یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ بمطابق ۱۰۷۰ء بوقت شب جیلان میں پیدا ہوئے۔ (۸) ابو الفدا نے تقویم البلدان میں لکھا ہے کہ جیلان کا علاقہ بحیرہ خزر کے جنوبی ساحل پر واقع ہے جس کی مشرقی حدود طبرستان سے ملتی ہے طبرستان ایران کا صوبہ ہے جیلان کے جس گاؤں میں میں پیدائش ہوئی علامہ شطنونی نے بھجہ الاسرار میں اس کا نام نیف اور امام یعقوب حموی نے معجم البلدان میں بشتیر لکھا ہے۔ (۹) عبدالمومن السیوطی اور فیروز آبادی نے یاقوت الحموی کا اتباع کیا ہے ابن تغری بردی نے انجوم الزاہرہ میں مقام پیدائش جیل لکھا ہے جو واسط اور بغداد کے درمیان ایک گاؤں ہے۔ آپ کی پیدائش کے وقت ایران پر خاندان سلجوق کے تیسرے بادشاہ شاہ سلطان معز الدین ابوالفتح ملک شاہ ابن ارسلان اور بغداد پر بامر اللہ کی حکومت تھی پیدائش کے وقت آپ کی والدہ کی عمر ۶۰ سال تھی صاحب بھجہ الاسرار میں لکھا کہ جس رات آپ کی پیدائش ہوئی اس رات گیلان میں ۱۰۰ بچے پیدا ہوئے جو سب کے سب وقت کے ولی کامل بنے۔ (۱۰) آپ کی ولادت کی بشارت وقت کے بے شمار مشائخ عظام نے دی جن میں حضرت شیخ خلیل بلخی سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی حضرت شیخ ابو عبداللہ سلمی، حضرت شیخ ابو بکر بن بھوار بطائنی اور حضرت شیخ ابو بکر حرار قلہل ذکر ہیں۔ (۱۱)

آپ کا نسب والد کی طرف سے حضرت امام حسن اور والدہ کی طرف سے حضرت امام حسین سے جا ملتا ہے۔ یہ آپ کی امتیازی شان ہے کہ آپ نجیب النظر فین سید ہیں علامہ رشید رضا نے دائرہ المعارف میں اپنے مقالے میں لکھا ہے کہ انساب اور تاریخ کے متاخرین علماء میں سے تقریباً ۷۰ مصنفین نے شیخ عبدالقادر جیلانی کو حسی الاصل سادات میں شمار کیا ہے۔ (۱۲) فتوح الغیب میں جو شجرہ نسب آپ کے بیٹے شیخ عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔ وہ اس طرح ہے۔

(ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی الحسنی الصدیقی بن ابی صالح موسیٰ جنگلی دوست ابن الامام عبداللہ، ابن الامام یحییٰ الزاہد، ابن الامام محمد، ابن الامام داؤد (الاسیر) ابن الامام موسیٰ (ثانی)، ابن الامام عبداللہ، ابن الامام موسیٰ الجون، ابن الامام عبداللہ المحض، ابن الامام حسن المثنیٰ، ابن الامام حسن، ابن خلیفۃ المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ) (۱۳) ابن تغری بردی نے انجوم الزاہرہ میں یہی شجرہ لکھا ہے۔ (۱۴) اور بنفس نفیس سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی نے فتوح الغیب میں خود فرمایا ہے کہ میں نسباً حسی ہوں۔ علامہ یونس الشیخ ابراہیم السامرائی نے اپنی کتاب الشیخ عبدالقادر الکلیانی

حیاتہ واثارہ میں آپ کی والدہ ماجدہ کی طرف سے نسب یوں بیان کیا ہے۔

"شیخ عبدالقادر جیلانی بن ام الخیر آمة الجبار فاطمہ بنت السید عبداللہ صومعی الزاہد ابن الامام ابی جمال الدین السید محمد بن الامام السید محمود بن الامام ابی العطا عبداللہ بن الامام کمال الدین عیسیٰ بن الامام السید ابی علاء الدین محمد الجواد بن علی الرضا بن الامام موسیٰ الکاظم بن الامام جعفر الصادق بن محمد الباقر، بن الامام علی زین العابدین بن الامام الحسین بن علی بن ابی طالب۔ (۱۵) دار اشکوہ نے بھی اپنی کتاب سفینۃ الاولیاء میں متذکرہ بالا شجرہ کی تصدیق کی ہے۔"

(۱۶)

آپ نے نسب کو کبھی اہمیت نہیں دی بلکہ اپنی اولاد کو بھی منع فرماتے تھے۔ آپ کے بیٹے قاضی القضاة عماد الدین ابوصالح نصر کا قول ہے کہ آپ فرمایا کرتے کہ "میری زینت فقر ہے"۔ (۱۷)

ابتدائی تعلیم گیلان میں حاصل کی ۱۸ سال کی عمر میں والدہ صاحبہ کی اجازت سے حصول علم کے لیے خلیفہ مستظہر باللہ عباسی کے دور میں ۳۸۸ھ بغداد تشریف لائے۔ اور اس سال تیمی اور خلیفہ مقتدی بامر اللہ کا انتقال ہوا۔ نجات الانس میں لکھا ہے کہ آپ ماہ صفر ۳۸۸ھ میں بغداد آئے۔ بوقت رخصت والدہ نے ۳۰ دینار دئے اور فرمایا کہ ہر حال میں سچ بولنا (ایک دعا بھی تعلیم فرمائی جو دعائے قطب کے نام سے سلسلہ قادریہ میں رائج ہے)۔ آپ بغداد جانے والے ایک قافلے میں شامل ہو گئے قافلہ جب ہمدان سے گزر گیا تو ڈاکوؤں نے قافلے پر حملہ کر کے سب چیزیں لوٹ لیا۔ لیکن آپ سے کچھ تعرض نہ کیا۔ جب ڈاکو جانے لگے تو ایک نے آپ سے پوچھا فوجوان توجارے پاس بھی کچھ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ اسے یقین نہ آیا۔ آپ کو اپنے سردار کے پاس لے گیا۔ ڈاکوؤں کے سردار کے استفسار پر آپ نے فرمایا کہ فی الواقع میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ جو میری ماں نے اس مددگی میں ہی دئے تھے۔ جب کدڑی کو اتار کر دیکھا تو واقعی چالیس دینار موجود تھے۔ ڈاکوؤں کے سردار نے جا تمہارے کہ ہم ڈاکو ہیں اور سب چیزیں لوٹ لیں گے پھر تم نے یہوں ظاہر کیا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ اور تمہارے پاس چالیس دینار نہیں تو تمہارے کوئی تعرض نہ کرتا۔ آپ نے فرمایا کہ جو چیز تمہارے پاس ہے وہ تمہارے پاس ہے۔ اس سے عہد کر کے نکلا ہوں کہ کبھی جھوٹ نہ بولوں گا۔ یہ جواب ان سرداروں کا تھا کہ وہ دیکھیں کہ ان کے پاس کتنی چھوٹی چیزیں تھیں۔ پھر وہ ان شخصوں میں آنسو آئے۔ اور جہاں ایک مخلوق (یعنی پنی و ماں) کی ہدایت پر ان قدر اکتی عمل کر رہے ہو۔ افسوس ہے میری زندگی پر۔ میں ایک مدت کے خالق ہائے نافرمانی بن گیا ہوں۔ ڈاکوؤں کے سردار نے لوٹا ہوا سامان سب واپس کر دیا۔ اور اب ہر نامہ پڑھنے کے نام سے وقت ہوا ہے۔ (۱۸)

متذکرہ بالا واقعہ زبان زد خاص و عام ہے۔ اور اس کی صداقت پر تمام مومنانین متفق ہیں۔ اس کا

کامد عا یہاں اپنا حساب کرنا مقصود ہے۔ اس واقعہ کے اندر کتنے اسباق پوشیدہ ہیں۔ یہ دیکھنے والی آنکھ دیکھ سکتی ہے۔ اور محسوس کرنے والا قلب محسوس کر سکتا ہے۔ قادری نسبت رکھنے والے ہوں یا غیر قادری غور کریں کہ کتنے والدین ہیں جو اپنی اولاد کو اس طرح تعلیم دے رہے ہیں۔ اور کتنے بیٹے ہیں جو والدین کے حکم کی تعمیل اس انداز سے کر رہے ہیں۔ اور اپنی زندگی کے لمحات سیدنا غوث الاعظم کی سچ گوئی حصول علم سے لگن اور اطاعت والدین کے مطابق بسر کر رہے ہیں۔ شیخ محمد بن قائد الاوانی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے سیدنا عبدالقادر جیلانی سے پوچھا کہ آپ کی بزرگی و عظمت کا دار و مدار کس عمل پر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ راستگوئی پر۔ فرمایا کہ میں نے ساری عمر میں کبھی جھوٹ نہیں بولا اور کبھی والدین کے حکم سے سرتابی نہیں کی۔ (۱۹)

آپ جب بغداد پہنچے تو اسی سال حضرت امام غزالی بغداد سے کوچ کر گئے۔ آپ نے بغداد کے نامور اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ ابوالوفا علی بن لعقلیل حنبلی ۵۱۳ھ، ابوالحسن محمد بن قاضی ابویعلیٰ محمد بن الحسنین اور قاضی ابوسعید مبارک سے فقہ پڑھی۔ ابوالخیر حماد بن مسلم، ابوزکریا بن یحییٰ تبریزی ۵۰۲ھ سے علم و ادب محمد بن الحسن باقلانی ابوسعید بن عبدالکریم، عبدالرحمن بن احمد ابوالبرکات اور ابو محمد جعفر السراج مصنف مصارع العشاق جیسے آئمہ حدیث سے علم حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ اور علوم باطنی کا آغاز شیخ حماد بن مسلم دباس ۵۳۳ھ سے کیا (۲۰) اور تکمیل شیخ ابوسعید مبارک الحزرمی سے کی۔ (۲۱) ۹ سال تک علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل میں گزارے۔ ۲۵ سال کا طویل عرصہ سلوک کی منازل طے کرنے کے لیے ریاضت و مجاہدات میں صرف کیا۔ اور ۴۰ سال مخلوق خدا کو وعظ و نصیحت میں گزار دیے۔ پہلا وعظ ۵۲ھ ۵۰ سال کی عمر میں کیا۔ پہلے وعظ کے چھ سال بعد ان کے شیخ ابوسعید الحزرمی کا مدرسہ آپ کے حوالے کر دیا گیا۔ امراء و غربانے اپنی استطاعت کے مطابق مدرسے کی توسیع میں بھرپور کردار ادا کیا۔ (۲۲) مدرسے میں دران تدریس اپنوں اور بے گانوں پر بے لاگ تبصرہ فرمایا کرتے۔ دن کے ابتدائی حصے میں تفسیر اور حدیث و اصول کی تعلیم دیتے اور ظہر کے بعد قرأت کے ساتھ قرآن مجید کی تعلیم دیتے۔ (۲۳) آپ بہت بڑے عالم تھے۔ علم ظاہری کے ساتھ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم لدنی سے نوازا تھا۔ محمد بن الحسنی موصلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی تیرہ علوم پر بحث کرتے تھے۔ (۲۴)

شیخ حافظ ابوالعباس فرماتے ہیں کہ ایک بار میں اور علامہ جمال الدین ابن جوزی سیدنا شیخ عبدالقادر کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ایک آیت کی تفسیر بیان کر رہے تھے۔ میں نے ابن جوزی سے پوچھا کہ آپ کو اس توجیہ کا علم ہے تو انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ انہوں نے دس توجیہات بیان فرمائیں اور ہر توجیہ پر علامہ ابن

جوزی نے کہا کہ اسکا تو مجھے علم ہے۔ لیکن جب اس کے بعد حضرت نے مزید توجیہات بیان فرمائیں تو علامہ ابن جوزی نے کہا کہ ان کا مجھے علم نہیں۔ حتیٰ کہ حضرت نے چالیس توجیہات بیان فرمائیں اور ابن جوزی مسلسل کہتے رہے کہ انکا مجھے علم نہیں۔ تمام توجیہات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اب ہم قال سے حال کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ یہ کہہ کر اپنے فرمایا۔ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ تو لوگوں میں شدید اضطراب پیدا ہو گیا اور علامہ ابن جوزی نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ (۲۵)

عمر بزاز بیان کرتے ہیں کہ آپ کے پاس عراق کے مختلف علاقوں سے کثیر تعداد میں فتاویٰ آیا کرتے تھے آپ فوراً جواب دے دیا کرتے۔ (۲۶)۔ آپ کے وعظ بہت اثر آفریں اور دلنشین ہوتے تھے۔ صاحب بچتہ الاسرار کی روایت کے مطابق ۵۰۰۰ یہودی اور عیسائی متاثر ہو کر آپ کے ہاتھوں دین اسلام میں داخل ہو گئے (۲۷) تبلیغ کے لیے مختلف ممالک میں خدام اور خلفاء کو روانہ کرتے۔ تبلیغ و تدریس کے مدرسے قائم کرتے۔ ۵۳ھ میں کئی تبلیغی مدرسے کام کر رہے تھے۔ موصل حلب دمشق، تبریز طوس، بسطام کی طرف داعی بھیجے۔ مبلغ بھیجتے وقت ہدایت کرتے کہ:-

"امراء کی ملازمت ہرگز نہ کرنا، کسی امیر کا وظیفہ قبول نہ کرنا۔ ہر کام میں اللہ کی خوشنودی کو مد نظر رکھنا۔ غرور و تکبر سے بچنا۔ وقت کی پابندی کرنا۔ کتاب اللہ اور سنت کو سامنے رکھنا۔ شرح کی حدود سے تجاوز نہ کرنا۔ صاف زندگی گزارنا۔ تبلیغ حق میں کسی مصیبت یا رکاوٹ سے دل برداشتہ نہ ہونا۔ غیر مسلموں سے رواداری کا برتاؤ کرنا۔ اور دنیوی عزت و نمود و نمائش سے پرہیز کرنا۔" (۲۸)

آپ کی ان تبلیغی کاوشوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کی زندگی میں ہی ایران یمن شام اور مصر کے اوسے فتاویٰ سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ اور یہ سلسلہ تمام اسلامی ممالک میں آپ کی زندگی ہی میں جاری ہو گیا۔ حتیٰ کہ سواہل عرب اور ہند میں اسکا رواج عام ہو گیا۔

آپ کا زمانہ تصوف کے عروج کا زمانہ ہے۔ صوفیاء کے مسائل و مسالک و سماعت پذیر ہو رہے تھے۔ تصوف اپنے روحانی و جذباتی اثر کی وجہ سے ایک ہمہ گیر تحریک کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ ان تاریخی حالات میں یہ سواہل عرب متزعزع تھا۔ اور وہ سوال یہ تھا کہ زہد و تصوف کے عناصر کو شریعت کے ساتھ ہم آہنگ بنانے کا کام کیا ہے۔ شیخ ابوالفتح ابن عقیل جیسے لوگ تصوف کی ضرورت و افادیت سے انکار کر بیٹھے تھے۔ الانصاری ابوہدی اور ابن جوزی جیسے علماء دین تصوف پر تنقید کر رہے تھے۔ ایسے دور میں آپ نے اپنی عقلی و ذہنی مہارتوں سے تصوف کو ایک نئی ہدایت دی۔ فنی اور اصطلاحی پیچیدگیوں سے نکال کر واضح اور سادہ و اسلوب میں لکھا۔ غایۃ الطالبین فتوح الغیب جیسی کتابیں

لکھ کر تصوف کی زبان کو عام فہم بنایا۔ اور تصوف کے ساتھ وابستگی کے دروازے عام آدمی کے لیے کھول دیے۔ اپنے قول و فعل سے ثابت کیا کہ تصوف و طریقت پر محض اہل خلوت کی اجاراداری درست نہیں۔ آپ تصوف میں پراسرار رمزیت کے خلاف تھے۔ طریقت کو شریعت کے ساتھ ہم آہنگ اور کھلی شاہراہ کی طرح کشادہ دیکھنا چاہتے تھے۔ اس لیے منصور حلاج کے بارے میں فرمایا کہ اگر میں اس کے زمانہ میں ہوتا تو منصور کے معاملے کو اس صورت حال سے بچاتا۔" (۲۹) آپ نے بیعت اور خانقاہی نظام کو بھی درست کر کے وسعت و تازگی عطا کی۔ سید ابوالحسن ندوی نے تاریخ دعوت و عزیمت میں لکھا ہے کہ شیخ کی زندگی میں ان کا جاری کردہ طریقہ قادریہ لاکھوں نفوس کو فیضیاب کر چکا تھا۔ اور ان کے وصال کے بعد ان کے خلفاء اور قادری خانقاہوں کا سلسلہ نہ صرف عالم اسلام میں ایک اصلاح و ارشاد کی ایک وسیع تحریک کی صورت اختیار کر چکا تھا بلکہ غیر مسلموں میں اشاعت اسلام کا ایک موثر ذریعہ بھی ثابت ہوا۔ صاحب تاریخ دعوت و عزیمت نے مزید لکھا ہے کہ ۵ ویں صدی ہجری جب کہ عالم اسلام سیاسی و فکری ضعف و اضمحلال کے پاتال میں اتر چکا تھا۔ ایسے دور میں امام غزالی نے اپنی فکری تحریک سے تشکیک و الحاد کے فتنے کا سدباب کیا۔ اور شیخ عبدالقادر جیلانی نے انہیں بے یقینی اور بے عملی کے روگ سے نکالا۔ ملت اسلامیہ کے اس زوال کے دور میں آپ نے بڑے پُرورد اور اثر آفریں خطبات دئے۔ خطبے سے ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں:-

"جناب رسول ﷺ کے دین کی دیواریں پے در پے گر رہی ہیں۔ اور اسکی بنیاد بکھری جاتی ہے۔ اے باشندگان زمین آؤ اور جو گر گیا ہے اسکو مضبوط کر دیں۔ اور جو ڈھ گیا ہے اسکو درست کر دیں۔ یہ چیز ایک سے پوری نہیں ہوتی سب ہی کو مل کر کام کرنا چاہیے۔ اے سورج، اے چاند اور اے دن تم سب آؤ"۔ (۳۰)

آپ اپنے وعظ میں امراء اور خلفاء کو سخت گرفت میں لیتے اور خلیفہ وقت کو بھی برسر منبر مذمت کرتے۔ آپ کی کاوشوں اور اثر آفریں خطبات کا نتیجہ یہ ہوا کہ کرامتہ اور باطنیہ جیسی تحریکیں جنہیں علامہ سیوطی جیسے علماء نے دولت خبیثہ کا نام دیا ہے دم توڑ گئیں۔ آپکے واعظ کے دوران کسی کو دم مارنے کی مجال نہ ہوتی تھی۔ آپکی شخصیت بڑی پر جلال تھی۔ میاں نور الحسن لکھتے ہیں:-

"بزرگان قادریہ میں نسبت فاروقی کا ظہور ہے اور نسبت حضرت فاروق اعظمؓ کی موسوی تھی اس واسطے جلال الہی اور تصرف عظیم الشان کا ظہور حضرت غوث الاعظمؓ سے بہت ہو اور قرب شہادت میں بڑا مرتبہ پایا۔ (۳۱)"

نسبت فاروقی کا ظہور اور ذکر پر توجہ سلسلہ قادریہ کے اختصاصات ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے حضرت غوث الاعظمؓ کی نسبت اویسہ بتائی ہے۔ ہمعات میں لکھتے ہیں:-

"حضرت غوث الاعظمؓ کی اصل نسبت نسبت اویسہ ہے۔ جس میں نسبت سیکنہ کی برکات بایں معنی شامل

ہیں کہ یہ شخص ذات الہیہ کی ذال کے نقطے کی طرح تشخص اکبر میں ارواح کاملہ و ملاء اعلیٰ کے نفوس فلکیہ کی محبت میں محبوب و مراد بن جاتا ہے۔ اور اس کے مقام محبوبیت کے ذریعے اس کے ارادہ و توجہ کے بغیر تجلیات الہی میں سے وہ تجلی جو ابداع خلق تدبیر و تدلیٰ کی جامع ہے اس پر ظہور کرتی ہے۔ جس کے باعث ایسے انس و برکات کا ظہور ہوتا ہے جنکی انتہا نہیں۔ گویا انتظامی امور کائنات خود بخود ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے حضرت غوث الاعظم نے فخریہ کلمات فرمائے ہیں اور ان سے تسخیر عالم کا ظہور ہوا ہے۔ (۳۲)

آپ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ بچپن سے کرامات ظہور پذیر ہونے لگیں۔ آپ کی کثرت کرامات پر تمام مورخین متفق ہیں۔ یہاں تک کہ امام ابن تیمیہ اور شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام جیسے علماء بھی اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں۔ کہ آپ کی کرامات حد تو اتر تک پہنچی ہوئی تھیں۔ ابراہیم الدروبی لکھتے ہیں کہ شیخ ابن تیمیہ حضرت عبدالقادر جیلانی کی کرامات کی تصدیق کا اعلان کرتے ہیں۔ (۳۳)۔ امام یافعی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ آپ کی کرامات شمار سے خارج ہیں اور مجھ کو ان لوگوں نے خبر دی ہے جو زمانے کے مشہور امام ہیں کہ آپ کی کرامات متواتر ہیں یا قریب بہ تواتر ہیں۔ (۳۴) مفتی غلام قادری نے خزینۃ الاصفیاء میں لکھا ہے کہ "حضور غوث پاک سے جس قدر کرامات ظاہر ہوئیں۔ وہ کسی دوسرے ولی سے صادر نہیں ہوئیں۔ (۳۵) سید ابوالحسن ندوی نے اس امر میں بہت خوبصورت بات کہی ہے کہ

"یہ امر واقع ہے کہ حضرت غوث پاک کی کرامات کی تفصیلات سے تذکرے بھرے پڑے ہیں۔ مگر آپ کی سب سے بڑی کرامت مردہ دلوں کی مسجائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب کی توجہ اور زبان کی تاثیر سے انہوں نے نئی ایمانی زندگی عطا فرمائی۔ آپ کا وجود اسلام کے لیے ایک باد بہاری تھا۔ جس نے دلوں کے قبستان میں نئی جان ڈال دی۔ اور عالم اسلام میں ایمان و روحانیت کی ایک نئی لہر پیدا کر دی" (۳۶)

آپ کی کرامات دفعہ امراض عامہ، مفلوج و مجرّم اور مادر زائد نابینائی صحت سمجھنے سے خشک رشتوں کا سبز ہو جانا۔ طغیانی اور بارش کا تھم جانا۔ بے موسمی شمات کی موجودگی کی مغیبات پر اطلاع، حالات غیبیہ کا انبیا، سب سے زرقند کا خون ہو جانا۔ غذاب قبر سے نجات، چور کا ولی ہو جانا، خیر موت، اور راز فاسدوں سے مدد، حقوق ظاہر و باطن میں تصرف، جنات پر حکمرانی، عالم ملوت سے باطنی خیر، عالم جبروت سے متحقق ہونا، عالم نبوت کے سر بستہ رازوں کا علم، لوگوں کے نظریات کا بدلنا۔ جتنی مستند کرامات سے صفحات ہرے پڑے ہیں۔ میں یہاں صرف ایک کرامت کا ذکر کرتا ہوں۔

غبطۃ الناظر میں علامہ ابن حجر عسقلانی جو روایات و رجال سے امام میں لکھتے ہیں کہ "شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے

ایام رضاعت میں جب ماہ رمضان آتا تو روزے کے اوقات میں دودھ نہ پیتے۔ علامہ شطنوفی نے بھجے الاسرار میں اور امام یافعی نے خلاصۃ الفاخر میں یوں لکھا ہے کہ شہر میں اس بات کی شہرت ہو گئی کہ سیدوں میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان میں اوقات صوم میں دودھ نہیں پیتے۔" (۳۷) علامہ یحییٰ تادنی نے اس روایت کو کچھ اضافے کے ساتھ بیان کیا ہے کہ آپکی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ آپ ماہ رمضان میں دن کے وقت دودھ نہ پیتے۔ ایک دفعہ رمضان کی ۲۹ تاریخ کو بادل کے باعث چاند دیکھائی نہ دیا لوگوں نے مجھ سے آکر سوال کیا کہ آپکے بچے آج دودھ پیا ہے یا نہیں میں نے انکو جواب دیا کہ نہیں جس سے انکو معلوم ہو گیا کہ آج رمضان کا دن ہے چنانچہ سب نے روزہ رکھا۔ (۳۸)

سطور بالا سے جہاں یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ بچپن ہی سے آپ سے کرامات کا ظہور ہو چکا تھا وہاں آپکی سیادت نسبی پر بھی مہر تصدیق ثبت ہو جاتی ہے آپکے مقام ولایت اور غوثیت و قطبیت کبریٰ کی فضیلت و فوقیت کی بشارت وقت کے اولیاء کبار اور صوفیاء اعظام نے دی جس کا ذکر بھجے الاسرار میں علامہ شطنوفی نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

"عنقریب عجم کی زمین میں ایک لڑکا پیدا ہو گا جس کی کرامات کا بڑا ظہور ہو گا اسکی کرامات کو خاص و عام پہچانیں گے وہ اپنے وقت کا قطب ہو گا اور کہے گا کہ میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔" (۳۹)

مکاشفات اولیاء میں شیخ موسیٰ سہروردی لکھتے ہیں۔

"کہ حالت مکاشفہ میں ایک روز حضرت جنید بغدادی نے فرمایا قدمہ علی رقبتی ان کا قدم میری گردن پر کچھ دیر حالت استغراق میں رہنے کے بعد آپ نے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ ۵ ویں صدی ہجری کے آخر میں عبدالقادر نامی ایک بزرگ دنیا میں تشریف لائیں گے ان کا لقب محی الدین اور مولد گیلان ہو گا بغداد میں سکونت فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرمائیں گے۔ فرمائیں گے قدمی ہذہ علی رقبته کل ولی اللہ چنانچہ مکاشفہ میں خیال آیا کہ کیوں نہ ان کا قدم میری گردن پر ہو اس خیال کے آتے ہی میری زبان سے یہ الفاظ نکلے ان کا قدم میری گردن پر۔" (۴۰)

مناقب غوثیہ اور ترغیب المناظر میں لکھا ہے کہ حضرت امام عسکری نے وفات کے وقت اپنا سجادہ ایک بزرگ کے حوالہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ۵ ویں صدی میں ایک بزرگ کا ظہور ہو گا جن کا نام عبدالقادر ہو گا یہ سجادہ ان کے لئے ہے ان کو پہنچا دینا۔ یہ سجادہ نقل ہوتا ہوا آپ تک پہنچا۔ (۴۱)

علامہ شطنوفی نے اس کرامت اور دعویٰ پر سیر حاصل بحث کی ہے اور مستند حوالا جات سے ثابت کیا کہ آپکا یہ کلام برحقیقت تھا۔ آپ نے جب اپنے وعظ کے دوران قدمی ہذہ علی رقبته کل ولی اللہ فرمایا تو اس وقت بغداد میں وعظ کی اس مجلس میں تقریباً ۵۰ کے قریب اولیاء کبار حاضر تھے۔ تب شیخ علی بن الہینی کھڑے ہوئے کرسی پر

چڑھے اور شیخ کے قدم کو اپنی گردن پر رکھ دیا اور تمام حاضرین نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ حضرت ابو صالح نصر اپنے والد سید عبدالرزاق اور اپنے چچاؤں ابو عبدالرحمن عبداللہ، سید عبدالوہاب اور سید ابواسحاق ابراہیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جس مجلس میں آپ نے یہ الفاظ کہے ہم بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ اور ۵۰ مشائخ اس مجلس میں ایسے تھے جو عراق کے اکابرین میں سے تھے۔ (۴۲)

شیخ لولوار منی جو وقت کے قطب تھے فرماتے ہیں کہ جب میرے شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا کہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے تو اس وقت ۳۱۳ اللہ تعالیٰ کے ولیوں نے تمام ممالک میں اپنے سروں کو جھکا دیا تھا۔ حرین شریفین میں ۱۷، عراق میں ۶۰، عجم میں ۴۰، شام میں ۳۰، مصر میں ۲۰، مغرب میں ۲۷، یمن میں ۲۳، حبشہ میں ۱۱، سد یا جوج ماجوج میں ۷، سراندیپ میں ۷، کوہقاف میں ۷، اور جزائر بحر محیط میں ۲۴ نے سر جھکا دیا۔ (۴۳) قطبیت کی یہ خلعت آپ کو اپنے جدا مجد حضور ختمی سے عطا ہوئی۔ علامہ یحییٰ تادانی فرماتے ہیں۔ "بعد از معانقہ آپ نے وہ خلعت عطا فرمائی جو آپ ﷺ کے جسد اقدس پر تھی۔ اور فرمایا کہ یہ خلعت قطبیت ہے جو ابدال کو عطا کی جاتی ہے۔"

شیخ خلیفۃ الاکابر فرماتے ہیں سرکار دو عالم ﷺ سے جب کہ مجھے خواب میں زیارت نصیب ہوئی میں نے آپ کے (شیخ عبدالقادر جیلانی) اس قول کی تصدیق چاہی تو سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ سچ فرماتے ہیں اور کیوں نہ کہیں جب کہ وہ قطب دوراں ہیں اور ہم بذات خود ان کے نگران ہیں۔ (۴۴)

آپ کے اس قول کو بذریعہ کشف وقت کے تمام اولیائے کرام نے جانا اور اپنی گردنیں جھکا دیں۔ زبدۃ الآثار میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جب غوث الاعظم نے بغداد میں یہ کہا کہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے تو سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجیری اس وقت خراسان کے پہاڑوں میں مسنونہ عبادت تھے۔ آپ نے وہیں گردن جھکا دی اور فرمایا کہ آپ کا قدم میرے سر اور آنکھوں پر۔ شیخ عبدالقادر جیلانی نے آپ کی اس نیاز مندی کو دیکھ کر فرمایا کہ غیاث الدین کا بیٹا معین الدین تمام اولیاء سے گردن جھکانے میں سب سے آگے ہو گیا۔ وہ جلد ہی ملک ہند کا سلطان ہو گا۔ (۴۵)

حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ بیشک حضرت غوث الاعظم سے روایت و قطبیت ہیں۔ جسے کوئی عظیم روحانی مرتبہ ملا شیخ عبدالقادر جیلانی کی توجہ باطنی سے ملا۔ اور یہ۔ تمام مدارج معین حضرت علی کو حاصل تھا اور ان سے یہ مقام منتقل ہوتا ہوا ہمیشہ لینے آپ کی ذات میں مخصوص ہو گیا۔ (۴۶)

حضرت امام یافعی خلاصۃ المفاتیح میں لکھتے ہیں کہ "تمام سال اول و حضرت غوث الاعظم سے روایت و قطبیت ہے۔" خواجہ معین الدین بغداد پہنچ کر آپ کے ہاں مقیم ہو کر فیض یاب ہوئے۔ (۴۷) حضرت شہاب الدین ہروردی



بانی سلسلہ سہروردیہ آپکی صحبت میں رہ کر مستفید ہوئے۔ حضرت عارف باللہ عبداللہ بلخی نے خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب میں لکھا ہے کہ ایک دن بخارا کی طرف رخ کر کے عام مجمع میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا کہ مجھے اس طرف سے ایک مزے دار خوشبو آرہی ہے میری وفات کے ۱۵ سال بعد اس جانب سے ایک مرد کامل پیدا ہوگا جسکا نام بہاء الدین نقشبند ہوگا۔ وہ میری نعمت خاص سے حصہ لے گا۔ اور یہ کہ بہاء الدین نقشبند کے دل پر اسم اعظم بھی آپکی باطنی توجہ سے نقش ہوا۔ (۴۸)

مذکورہ بالا روایات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تمام روحانی سلاسل نے آپ کی فضیلت و عظمت کا اعتراف کیا اور آپکے مسلک کی فوقیت کے سامنے سر جھکایا۔ حضرت میراں شاہ میر فرماتے ہیں کہ قدمی ہذا علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ سے مراد یہ ہے کہ میرا طریق سب طریقوں سے اعلیٰ ہے۔ قدم سے مراد طریقہ ہے اور تمام اولیاء نے جو گردن جھکائی اس سے اس کا مطلب یہ کہ انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ حضرت غوث الاعظم کا مسلک سب سے اعلیٰ ہے۔

حضرت شیخ جمال العارفین ابوالوفا فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کا مرتبہ تمام ولیوں سے اعلیٰ ہے اور مجھے ان کے سر پر ایسا نور دیکھائی دیتا ہے جسکی شعاعیں مشرق و مغرب پھیلی ہوئی ہیں۔ (۴۹)

## تعلیمات:

حضرت ابراہیم سعد الدین فرماتے ہیں کہ آپ علماء کرام کا سادہ لباس پہن کر تخت پر تشریف لے جاتے۔ آپکی آواز بلند ہوتی تھی لوگ آپکے پیغام کو بغور سنا کرتے تھے۔ اور آپکے احکام کی تعمیل بڑے ذوق و شوق سے کرتے۔ (۵۰)

ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ جب آپ بغداد تشریف لے گئے تو آپ نے پہلے علوم ظاہری فقہ، حدیث اور تفسیر پڑھ کر علوم باطنی میں کمال حاصل کیا۔ آپ وعظ گوئی اور حقائق کے بیان کرنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ برائی سے روکتے، نیک کاموں کی ہدایت فرماتے اور حق بات کہنے میں کسی سے ذرا خوف نہ کھاتے۔ امراء و وزراء کو انکے منہ پر حق بات کہ دیتے۔ آپ بڑے عالم، زاہد اور متقی تھے۔ (۵۱) آپکی تعلیمات کا خلاصہ اجمالاً بیان کیا جاتا ہے۔ آپ نے توحید الہی شریعت اور رب ذوالجلال سے تعلق قائم رکھنے کی تعلیم دی ہے۔ توحید خالص کی تعلیم دیتے ہوئے اپنے وعظ کی مجلس میں فرمایا۔

”اس پر نظر رکھو جو تم پر نظر رکھتا ہے۔ اس کے سامنے رہو جو تمہارے سامنے رہتا ہے۔ اس سے محبت کرو

جو تم سے محبت کرتا ہے۔ اسکی بات مانو جو تم کو بلاتا ہے۔ اپنا ہاتھ اسے دو جو تم کو گرنے سے سنبھال لے گا۔ اور تم کو جہل کی تاریکیوں سے نکال لے گا ہلاکتوں سے بچائے گا۔" (۵۲)

فتح الربانی کی ایک اور مجلس میں آپ نے اس طرح تعلیم دی۔

آج تو اعتماد کر رہا ہے اپنے نفس پر، مخلوق پر، اپنے دیناروں پر، اپنے درہموں پر، اپنی خرید و فروخت پر اور اپنے شہر کے حاکم پر اس پر تو اعتماد کرے۔ وہ تیرا معبود ہے اور ہر شخص پر جس پر نفع و نقصان کے متعلق تیری نظر پڑے اور تو یوں سمجھے کہ حق تعالیٰ ہی اسکے ہاتھوں اسکا جاری کرنے والا ہے تو وہ تیرا معبود ہے۔" (۵۳)

شریعت کی پابندی اور سنت کی پیروی کی تعلیم دیتے ہوئے فتوح الغیب میں فرمایا۔

" پیروی کرتے رہو اور راہ بدعت اختیار نہ کرو۔ اطاعت کرو اور دائرہ اطاعت سے باہر نہ رہو۔ توحید خداوندی کو مانو اور کسی کو اسکا شریک نہ ٹھہراؤ کہ وہی جو کچھ کرتا ہے اپنی مشیت سے کرتا ہے۔ اسکو ہر عیب سے پاک سمجھو۔" (۵۴)

حقوق العباد کی تعلیم اپنے فرزندوں کو یوں دیتے ہیں

"میں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اطاعت اختیار کرو اور احکام شریعت کی پابندی لازم رکھو۔ اور سینے کو پاک رکھو اور نفس میں جو انمردی رکھو۔ اور کشادہ روح رہو۔ اور شے عطا کرنے کے قبل ہواستہ کرتے رہو۔ اور ایذا دہی سے باز رہو۔ اور برابر والوں سے حسن معاشرت رکھو۔ اور فردوں کو نصیحت کرتے رہو۔ اور اپنے رفیقوں سے جنگ نہ کرو اور ایثار کو اپنے اوپر لازم کر لو اور ذخیرہ مال فراہم کرنے سے بچو۔" (۵۵)

تصوف کی وضاحت اور تعلیم فتوح الغیب میں اس طرح دیتے ہیں۔

"تصوف آٹھ خصلتوں پر مبنی ہے۔ سخاوت ابراہیم پر، صبر ایوب پر، مناجات زکریا پر، غربت یحییٰ پر، خرقہ پوشی موسیٰ پر، تجرہ عیسیٰ پر اور فقر محمد ﷺ پر۔" (۵۶)

آپ نے رہبانیت کی حوصلہ شکنی کی اور دنیا کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

دنیا میں اپنا مقصود اس طرح مت کھا کہ وہ بیٹھی ہوئی ہو اور تو کھڑا ہو جا۔ اسکو بادشاہ سے دروازے پر لگانا کھا کہ تو بیٹھا ہو اور وہ طباق اپنے سر پر رکھے ہوئے کھڑی ہو، نیا نیا خدمت کرتی ہے جو حق تعالیٰ سے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے جو دنیا کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اسے ذلیل کرتی ہے۔" (۵۷)

خلفاء اور حکام کو تعلیم دینے کا انداز بلکہ مختلف تھا حافظ عطاء الدین ابن اثیر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں "خلفاء، وزراء، سلاطین، قضا، خواص و عام سب لو امر بالمعروف، نہی عن المنکر فرماتے۔ بڑی سعادت اور جرات سے مانتے ان

کو بھرے مجمع میں اور برسر منبر علی الاعلان ٹوک دیتے جو کسی ظالم کو حاکم بناتا اس پر اعتراض کرتے اور خدا کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ تھی۔" (۵۸)

مسند ولایت کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ جب تک کسی شخص میں ذیل بارہ صفات پیدا نہ ہوں اسکو لازم نہیں ہے کہ وہ مسند ولایت پر قدم رکھے۔ وہ بارہ صفات یہ ہیں۔

"پہلی دو صفات عیب پوشی اور رحمدلی خداوند تعالیٰ سے سیکھے دوسری دو صفات شفقت اور رفاقت جناب رسالت مآب ﷺ سے سیکھے تیسری دو خصلتیں راستی اور راستگویی جناب سیدنا صدیق اکبر سے حاصل کرے چوتھی دو صفات نیکی کی ہدایت کرنا اور برائی سے روکنا جناب سیدنا فاروق اعظم سے سیکھے۔ پانچویں دو صفات شرم و حیا شب بیداری اور کھانا کھلانا سیدنا عثمان غنی سے سیکھے۔ اور چھٹی دو صفات عالم بنانا اور شجاعت و جوانمردی سیدنا حضرت علی المرتضیٰ سے سیکھے۔" (۵۹)

تصانیف:

غنیۃ الطالبین (عربی)، فتوح الغیب (تصوف) الفتح الربانی (مواعظ کا مجموعہ) مکتوبات غوثیہ، الہامات غوثیہ، دیوان محی الدین قصیدہ خمریہ، محبوبیہ، قصیدہ قطبیہ، قصیدہ رومیہ، قصیدہ طالبیہ، جلاء الخواطر فی الباطن والظاہر، ایواقیت والحکم، درود کبریت احمد درود اکسیر اعظم، دعائے بدرقنۃ الایمان، دعائے فتح البصائر، سبوعہ شریف، چہل کاف، اسمائے سبعہ معہ توجہات، بشار الخیرات تحفۃ المتقین و سبیل العارفین، حزب الرجاء والانتہا الکبریت الاحرنی الصلوٰۃ علی النبی ﷺ۔ (۶۰)

مراتب الوجود، معراج لطیف المعانی، سر الاسرار و مظہر الانوار فیہم یتحاج الیہ الابرار مار گولیتھ نے انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں اپنے مقالہ عبدالقادر محی الدین میں مندرجہ ذیل کتابوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت غوث الاعظم کے کمال تفقہ فی الدین اور تبحر علمی کی زبردست گواہ ہیں۔ جلاء الخواطر، ایواقیت والحکم، الفیوضات الربانیہ، حزب بشار الخیرات، المواہب الرحمانیہ۔ (۶۱)

یوم وصال:

آپ کا یوم وصال، ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ھ میں ہوا۔ آپ کا مزار بغداد میں ہے۔ سلطان سلیمان نے ۹۲۱ھ میں مزار پر ایک خوبصورت قبہ تعمیر کرایا۔ مسلمانوں کی زیارت گاہوں میں سے آپ کا مزار بہت بڑی زیارت گاہ ہے۔ (۶۲)

## گیارہویں شریف:

دین اسلام میں بزرگان دین کے یوم وصال کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ گیارہویں شریف حضرت سیدنا غوث الاعظم کی روح پر فتوح کو ایصالِ ثواب سے منسوب ایک تقریب کا نام ہے۔ جس کا انعقاد سینکڑوں برس سے مسلمانان عالم مشائخ عظام اور سلاسل طریقت سے وابستہ اہل ایمان بڑے اہتمام سے کرتے چلے آ رہے ہیں۔ بغداد شریف میں درگاہ غوثیہ پر یہ تقریب آپ کے یوم وصال پر سالہا سال سے منعقد ہوتی چلی آ رہی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ:

ترجمہ: "اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (۶۳) اس کی مزید وضاحت سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمادی۔ آپ سے پوچھا گیا ہم اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں اور حج کرتے ہیں تو کیا انہیں ثواب پہنچتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں وہ بے شک اس سے خوش ہوتے ہیں۔ جیسا کہ تم میں سے کسی کے پاس طبق بدیہ کیا جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ (۶۴) حضرت امام ابو حنیفہ، امام احمد و جمہور سلف صالحین کا مذہب ہے کہ میت کو ثواب پہنچتا ہے۔ (۶۵)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ فاتحہ پڑھنا اور اس کا ثواب ارواح کو پہنچانا جائز اور درست ہے۔ (۶۶) یہاں تک کہ اسماعیل دہلوی صراطِ مستقیم میں لکھتے ہیں "کہ میت کو نفع پہنچانا مقصود ہو تو اسے جان کھلانے پر ہی موقوف نہ سمجھنا چاہئے۔ اگر ہو سکے تو بہتر ورنہ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الاخلاص کا ثواب بہت نفع دہتا ہے۔ (۶۷)۔"

چونکہ حضرت غوث الاعظم اور دیگر بزرگان دین کا امت مسلمہ پر بہت بڑا احسان ہے۔ اس لئے ان کے ایساں ثواب کی محافل منعقد کرنا باعثِ فخر و نجات ہے اس لئے صدیوں سے مسلمانان عالم اس محبوب و مقبول عمل کو کرتے چلے آ رہے ہیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ "ہم نے اپنے سردار امام و عارف کامل حضرت شیخ عبدالوہاب قادری متقی قدس سرہ کو حضرت غوث الاعظم کے یومِ عرس میں ملاحظت و پابندی فرماتے ہوئے دیکھا۔ مزید لکھتے ہیں کہ شیخ امان پانی پت جو کہ وہاں آیا، میں بلند مرتبہ رہتے تھے۔ رنجِ اشانی و اتزانِ شریف حضرت غوث الاعظمین کا عرس منایا کرتے تھے۔ (۶۸)۔"

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ "گیارہویں شریف تقریب کا جہاں سے بغداد شریف میں درگاہ غوثیہ پر منعقد ہوتی چلی آ رہی ہے

“چاند کی گیارہویں تاریخ کو حضرت کی درگاہ پر بادشاہ اور دیگر علماء مشائخ حاضری دیتے ہیں۔ بعد از عصر ختم شریف ہوتا ہے۔ اور پھر حضرت کی شان میں مدحیہ قصائد پڑھے جاتے ہیں اور آپ کے حالات بیان کئے جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ مغرب تک جاری رہتا ہے۔ بعد از مغرب سجادہ نشین مع حاضرین ذکر جلی کرتے ہیں۔ پھر کھانے اور شیرینی پر فاتح پڑھی جاتی ہے۔ اور حاضرین میں نیاز تقسیم کی جاتی ہے۔ عشاء کی نماز پڑھ کر لوگ رخصت ہو جاتے ہیں۔ (۶۹) آپ کے عرس کی امتیازی شان یہ ہے کہ یہ سال کی بجائے ہر ماہ منایا جاتا ہے برصغیر پاک و ہند کے علاوہ دنیا کے کونے کونے میں گیارہویں شریف کی تقریب منعقد ہوتی ہے اور تمام مسالک کے آئمہ آپ کے یوم وصال پر ایصالِ ثواب کے لئے نذرو نیاز تقسیم کرتے ہیں۔ (۷۰)“

امام ابن تیمیہ جو اپنے وقت کے شیخ الاسلام اور امور دین میں سخت گیر معروف تھے اہل حدیث بھی آپ کو اپنا امام تسلیم کرتے ہیں گیارہویں شریف کی تقریب میں حصہ لیتے تھے اور بارگاہِ غوثیہ مآب میں اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں علامہ السید عباس العزاوی لکھتے ہیں

ترجمہ: علامہ ابن تیمیہ دمشق سے درگاہِ جیلانیہ میں نذرانے اور ہدیے درس و تدریس اور کھانا کھلانے کیلئے ربیع الاول کی آخری تاریخوں میں بھیجا کرتے تھے اور یہ قافلہ بیس اونٹوں پر مشتمل ہوا کرتا تھا۔ (۷۱)

اس امر میں بزرگان دین کا معمولی اختلاف ہے بعض کے نزدیک گیارہویں شریف سیدنا غوث الاعظم کا اپنا معمول تھا اور بعض کے نزدیک یہ آپ کا عرس شریف ہے امام یافعی فرماتے ہیں:

”گیارہویں شریف حضور سرور کائنات فخر موجودات ختم الرسل ﷺ کا عرس مقدس جو حضرت سیدنا غوث الاعظم ربیع الآخر کی ۱۱ تاریخ کو اپنی ظاہری زندگی میں خود کیا کرتے تھے۔ یہ ۴۰ واں لوگوں میں اتنی مقبولیت اختیار کر گیا کہ آپ ہر ماہ کی ۱۱ تاریخ کو حضور نبی کریم کا ختم دلانے لگے۔ رفتہ رفتہ یہی نیاز حضرت محبوب سبحانی کی گیارہویں مشہور ہو گئی۔ (۷۲)“

شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے استاد علامہ جیون صاحب نور الانوار کے صاحبزادے سے ملا محمد اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

”دیگر مشائخ کا عرس دو سال کے بعد ہوتا ہے لیکن حضرت غوث الثقلین کی یہ امتیازی شان ہے کہ آپ کا عرس ہر ماہ کو منعقد ہوتا ہے۔ ملا علی قاری نے کہا ہے کہ گیارہویں شریف نہ فرض ہے، نہ سنت بلکہ کار خیر اور قرب خداوندی کا ذریعہ ہے اور بزرگان دین کا معمول ہے جس کا عامل خیر و برکت حاصل کرتا ہے۔ حضرت ادا اللہ مہاجر کی، حضرت شاہ ولی اللہ اور حضرت مہر علی شاہ تمام مسالک کے علماء نے گیارہویں شریف کو شریعت کے

تحت جائز قرار دیا ہے

اولاد:

شیخ شہاب الدین سہروردی نے عوارف المعارف میں لکھا ہے کہ آپ نے نکاح حضرت محمد ﷺ کی اجازت سے کیا اور آپ کی چار بیویاں ہوئیں۔ (۷۳) ابن نجار نے اپنی تاریخ میں آپ کے صاحبزادے سیدنا عبدالرزاق کے حوالے سے لکھا ہے کہ میرے والد محترم شیخ عبدالقادر جیلانی کی انچاس اولادیں ہوئیں۔ جن میں ۲۷ صاحبزادے اور باقی ۲۲ صاحبزادیاں تھیں۔ (۷۴) ابن رجب نے ذکور کی تعداد ۲۲ لکھی ہے۔ صاحب مآثر العارفین نے چاروں بیویوں کے نام اور ان سے اولاد کی تفصیل لکھی ہے۔ جن کی تعداد ۴۹ بنتی ہے۔ (۷۵) تاہم آپ کی اولاد میں سے حضرت شیخ عبدالوہاب، حضرت شیخ عیسیٰ حضرت شیخ ابو بکر عبدالعزیز، حضرت شیخ عبدالجبار، حضرت شیخ عبدالرزاق حلبی، حضرت شیخ ابراہیم، حضرت شیخ محمد، حضرت شیخ عبداللہ، حضرت شیخ تکی اور حضرت شیخ موسیٰ مشہور ہوئے۔

یہاں صرف حضرت شیخ عبدالرزاق اور آپ کی اولاد کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت شیخ سیدنا عبدالرزاق رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو بکر، نام عبدالرزاق بن شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن ابوصالح اور لقب تاج الدین تھا۔ ماہیہ ناز حافظ حدیث و قرآن، حنبلی المسلك ۵۲۸ھ بغداد میں پیدا ہوئے۔ (۷۶) طبقات حنبلہ اور شجرہ طائفہ میں بھی تاریخ پیدائش یہی ہے۔ (۷۷) آپ کی تعلیم و تربیت شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمائی۔ اوائل عمر میں حدیث والد ماجد سے پڑھی غلام ابن نجار اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ آپ نے لڑکپن ہی سے اپنے والد محترم سے حدیث و سماعت فرمائی تھی ان کے علاوہ بھی ایک بڑی جماعت سے احادیث کی سماعت فرمائی تھی اور اپنی ذاتی صحابہ کیوں سے بہت کچھ حاصل کیا۔ (۷۸) آپ کو فن حدیث سے بڑا لگاؤ تھا اس لئے اس فن کی بنیاد اور اہمیتیں بڑی مقدار میں جمع کیں آپ نے محمد بن مسلم، قاضی ابوالفضل اموی، ابوالقاسم بن ابان، حنفیہ بن ابوالفضل محمد بن مسلم، ابو بکر بن الزانونی، ابوالکرام بن شہر زوری اور اس طبقے کے دیگر علماء سے احادیث سماعت فرمائی۔ (۷۹) ابن رجب اپنی طبقات میں لکھتے ہیں کہ آپ کو علم معرفت میں مہارت حاصل تھی۔ لیکن علم حدیث و طرفہ توجہ اس سے بھی زیادہ تھی۔ (۸۰)

حافظ محمد بن عبدالواحد حنبلی فرماتے ہیں آپکو بغداد کے ایک مشرقی محلہ حلبہ کی طرف نسبت کی وجہ سے حلبی کہا جاتا ہے۔ میں نے بغداد میں آپ جیسا بیدار مغز معاملہ فہم اور اپنے مقصد کیلئے رواں دواں کوئی شخص نہیں دیکھا تھا۔ امام شہاب الدین ابو شامہ نے اپنی تاریخ میں آپکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ آپ زاہد، عابد، ثقہ اور تھوڑی چیز پر قناعت کرنے والے تھے۔ (۸۱) حافظ عماد الدین ابن کثیر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں

"آپ زاہد، عابد، ثقہ اور متقی تھے۔ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی اولاد میں سے آپ سے بہتر کوئی شخص نہ تھا۔ آپ نے ان مناصب و امارت کو قبول نہیں کیا بلکہ انہوں نے قبول کر لیا تھا۔ آپ دنیا سے کم حصہ لینے والے اور امیر آخرت کی طرف توجہ کرنے والے تھے۔ آپ نے بہت سے لوگوں سے سماع کیا۔ اور آپ سے بھی اسی طرح سماع کیا گیا۔" (۸۲) مولف روض الظاہر کا بیان ہے کہ ذہبی، ابن نجار، عبدالطیف اور تقی البلدانی جیسے بہت سے مشاہیر نے آپ سے روایت کی ہے۔ امام محمد الذہبی لکھتے ہیں۔ ابو عبداللہ بن دینار آپ سے حدیث روایت کرتے تو آپکی بہت مدح و ثناء بیان کرتے تھے۔ مجد الدین ابن نجار، ضیاء مقدسی، نجیب عبدالطیف۔ تقی البلدانی ان کے صاحبزادے ابو صالح نصر وغیرہ نے آپ سے شیخ شمس الدین عبدالرحمن بن ابو عمر ابن شیبان اور ایک جماعت کو اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ (۸۳)

اپنی جلالت علمی کی بنیاد پر عراق کے مفتی بہت بڑے فقیہ اور معرفت حدیث میں خصوصی طور پر ید طولیٰ رکھتے تھے۔ درس و تدریس کو بہت عزیز رکھتے۔ عظیم مناظر اور جامع الکلمات شخصیت کے حامل تھے۔ آپکی ذات سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچا۔ صاحب تذکرۃ الحفاظ لکھتے ہیں۔

مجھے ان کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ کی یہ حدیث ملی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے بندے کی نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر وہ پوری نکلی تو اسکے باقی عمل قبول کر لئے جائیں گے اور اگر وہ ناقص ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو اگر اسکے نفل ہیں تو اس سے اسکی نماز پوری کر دو۔ اس نقص سے نماز کی تعداد کا نقص اور اسکی کیفیت اور بیعت کا نقص دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسکے نوافل سے دونوں طرح کا نقص دور فرما دے گا۔ (۸۴)

منکسر المزاجی، صبر و شکر، اخلاق حسنہ اور عفت شعاری آپ کا شعار تھا۔ شرم و حیا کا پیکر مجسم تھے حافظ ابن رجب طبقات میں لکھتے ہیں "کہ آپ نے مسلسل تیس سال تک قطعی طور پر آسمان کی جانب نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔ آپ نے ایسا شرم و حیا و خشیت الہی کی بنیاد پر کیا تھا۔ (۸۵)" آپ نے ایک کتاب بھی تصنیف فرمائی جو جلاء الخواطر کے نام سے معروف ہے۔ آپ کا وصال ۶ شوال ۶۰۳ھ کو ہوا۔ اور بغداد میں باب حرب کے قریب حضرت امام

احمد بن حنبل کے قرب میں مدفون ہوئے۔ (۸۶)

صاحب قلائد الجواہر نے ابن نجار کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ

اگلے دن بغداد کے محلوں میں آپ کی نماز جنازہ کا اعلان کیا گیا تو بے شمار لوگ جمع ہو گئے۔ بیرون شہر میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ پھر تربت خلفاء کے مقام پر نماز ہوئی۔ اسکے بعد دریائے دجلہ پر نماز ادا کی گئی۔ اسکے بعد باب حریم پر نماز ہوئی۔ پھر خوبیہ کے مقام پر نماز ہوئی۔ اسکے بعد امام احمد بن حنبل کے مزار کے قریب نماز ادا کی گئی اور وہیں دفن کر دیا گیا۔ (۸۷)

صاحب قلائد الجواہر لکھتے ہیں۔

آپ کے ہاں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) حضرت ابوصالح نصر قاضی القضاہ

(۲) حضرت شیخ ابوالقاسم عبدالرحیم

(۳) حضرت شیخ ابو محمد اسماعیل

(۴) حضرت شیخ ابوالمحاسن فضل اللہ اور

(۵) حضرت شیخ جمال اللہ حیات المیر

(۱) حضرت بی بی سعادتہ اور

(۲) حضرت ام محمد عائشہ ہے۔

حضرت ابوصالح نصر سے نسب کا سلسلہ چلتا ہے۔ اس لئے صرف آپ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

## حضرت شیخ ابوصالح نصر بن سید عبدالرزاق:

نام عبداللہ نصر، کنیت ابوصالح اور لقب عماد الدین ہے۔ ۲۱ ربيع الآخر ۱۶۲ھ بغداد میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام

سیدنا عبدالرزاق اور والدہ کا نام ام الکرم تاج النساء بنت فضائل التمر کنیبی تھا۔ آپ نے والد سے حدیث و علم اور

خیر و برکت والی خاتون تھیں۔ آپ کا وصال بغداد میں اتوار کی شب ۱۶ شوال ۲۳۳ھ ۱۰۷۰ء اور امام احمد بن حنبل

کے مزار کے ساتھ والے قبرستان میں دفن ہوئے۔ (۱۸) شجرہ قادریہ رضویہ سے مطابق ہے۔ ۲۰ رجب المرجب

۲۳۳ھ کو وصال ہوا۔ آپ کی عمر ۷۰ برس تھی (۱۹) ابتدا میں تعلیم اپنے والد عبدالرزاق سے حاصل کی۔ عمر



حدیث اور فقہ اپنے عم بزرگوار شیخ عبدالوہاب سے پڑھی۔ فتویٰ اور علم مناظرہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ صاحب شرف و فکر اور بہت بڑے محقق تھے۔ فقیہہ ذی فہم، شگفتہ مزاج، شریف الطبع اور متواضع شخصیت کے حامل تھے۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے۔ جو کبھی خوف زدہ نہ ہوئے تھے۔ صاحب قلائد الجواہر لکھتے ہیں۔

آپ مدینتہ السلام میں قاضی القضاہ کے عہدے پر فائز ہو کر حنبلی مسلک پر فتویٰ دیتے رہے۔ ۶۲۲ھ میں خلیفہ ظاہر بامر اللہ نے اس عہدے پر فائز کر کے خلعت و سواری عطا کی۔ مدینتہ السلام کی تینوں مسجدوں میں آ کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا تھا۔ آپ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے پیکر تھے۔ آپ اپنی مجلس میں لوگوں کو حدیث سناتے اور لکھواتے تھے۔ جمعہ کے دن جامع مسجد تک پایادہ تشریف لے جاتے۔ دربار خلافت میں خلیفہ کے حکم سے فیصلے صادر کرتے۔ اور اپنے اخلاق و سیرت پر اس طرح قائم رہے جس طرح اس عہدے پر فائز رہنے سے پہلے تھے۔ خلیفہ کی پوری زندگی میں آپ قاضی القضاہ کے عہدے پر فائز رہے۔ اور جب مستنصر باللہ خلیفہ ہوا تو آپ صرف ۴ ماہ اپنے عہدے پر فائز رہے۔ ۶۲۳ھ میں آپ کو معزول کر دیا گیا۔ (۹۰) آپ سلسلہ قادریہ میں اپنے والد سے بیعت تھے۔ ابن رجب اپنی طبقات میں لکھتے ہیں کہ:

آپ قاضی القضاہ شیخ الوقت، فقیہہ مناظر، محدث، عابد و زاہد اور بہترین واعظ تھے۔ اور اپنے جدا مجد شیخ عبدالقادر جیلانی کے مدرسے کے متولی تھے۔ (۹۱) آپ بے خوفی سے فتویٰ دیتے، بد مذہب لوگوں سے واسطہ نہ رکھتے تھے خلیفہ وقت کو غلطی پر گرفت میں لیتے تھے۔ دربار خلافت میں اثر و رسوخ رکھنے والے کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ آپ کا ایک واقعہ بہت معروف ہے۔ صاحب قلائد الجواہر فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ میں وزیر عثمی کے مکان پر حکومت کے نظم و نسق کے سلسلہ میں کچھ تحریر کر رہا تھا۔ وہاں محمد بن منجب محدث ابن زہیر منصف بھی موجود تھے۔ اچانک ایک ذی وقار شخص عہدہ لباس پہنے مکان میں داخل ہوا۔ اور پوری جماعت اسکو سلام کر کے اسکی خدمت میں مصروف ہو گئی۔ میں نے بھی یہی تصور کر کے کہ یہ بہت بڑا فقیہہ ہے ان لوگوں کا اتباع کیا۔ لیکن جب میں نے ان لوگوں سے معلوم کیا تو انھوں نے بتایا کہ یہ تو ابن کرم یہودی ہے۔ جو نیکسال کا گورنر ہے۔ اور دربار خلافت میں اسکا بڑا عمل دخل ہے۔ پھر جب وہ لوگوں کے پاس سے گزر کر میرے مقابل چبوترے پر بیٹھ گیا تو میں نے اس سے کہا کہ اس جگہ سے کھڑا ہو جا اور جب وہ میرے قریب آیا تو میں نے کہا۔ ہلاکت تیرا مقدر ہو تو جب داخل ہوا تو میں تجھے ایک مسلمان فقیہہ سمجھ کر تعظیم کیلئے کھڑا ہو گیا تھا۔ حالانکہ فقیہہ ہونا تو درکنار تو مسلمان بھی نہیں ہے۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ میرے سامنے سے دفع ہو جا۔ یہ سن کر وہ خاموشی سے چلا گیا۔ دربار خلافت سے میرا کچھ وظیفہ مقرر ہوا تھا۔ جو میں بدرم کے مقام پر جا کر وصول کرتا تھا۔ لیکن

ایک سال اتفاق سے ایسا ہو گیا کہ مقررہ دن کو امام احمد بن حنبل کے مزار پر چلا گیا۔ واپسی پر وظیفہ وصول کرنا چاہا۔ تو مجھ سے کہا گیا کہ آپ کا وظیفہ تو ابن کرم یہودی کے پاس ہے۔ وہاں سے جا کر وصول کریں۔ لیکن میں نے یہ فیصلہ کر لیا ایک کافر سے اپنا وظیفہ طلب کرنے ہرگز نہیں جاؤں گا۔ پھر اللہ کے بھروسہ پر اشعار پڑھتا ہوا گھر آ گیا۔ اور یہ سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ وہ ملعون ختم کر دیا گیا۔ (۹۲)

خلیفہ ناصر کے انتقال کے بعد اس کے لئے ظاہر نے جو کہ ایک صالح اور متقی شخص تھے۔ جن کے بارے میں ابن کثیر نے کہا ہے کہ وہ بنو عباس میں عمر بن عبدالعزیز کا مماثل تھا۔ قاضی القضاہ کی ذمہ داری پھر شیخ ابو صالح نصر کو دے دی۔ لیکن آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا۔ کہ جب تک تم ذوی الارحام کو وراثت میں شامل نہیں کرو گے۔ میں ہرگز یہ عہدہ قبول نہیں کروں گا۔ چنانچہ خلیفہ نے آپ کی یہ بات مان لی۔ اور حقداروں کو حق پہنچانے کا حکم دے دیا۔ اوقاف عام کا بھی آپ کو نگران مقرر کیا گیا اور ہر قسم کا اختیار دے دیا گیا۔ آپ ان مدارس حنفیہ جامع السلطان اور جامع ابن المطلب میں ہر قسم کی ترمیم کا اختیار رکھتے تھے۔ بغداد کی عظیم درسگاہ نظامیہ کے منتظم بھی آپ تھے۔ آپ کے دور قضا میں باب العدل پر اذان ہوتی اور باجماعت نماز ادا کی جاتی۔ آپ روئی کا لباس پہنتے اور مقدموں پر غور و خوض کے بعد فیصلہ دیتے۔ اسلاف کے نقش قدم پر چلتے اور شدت سے حق پر قائم رہتے۔ جب مستنصر نے آپ کو معزول کیا تو آپ نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

حمدت اللہ عزوجل لما : قضی لی بالخلاص عن القضاء

وللمستنصر المنصور اشکر : وادعوفوق معتاد الدعاء

ترجمہ: میں خدائے عزوجل کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے قضاء کے عہدے سے رہائی دے کر دی۔ میں مستنصر کا بھی شکر گزار ہوں اور اس کے لئے تمام دعا کرنے والوں سے زیادہ دعاؤں ہوں۔ (۹۳)

ابن رجب کے مطابق اپنے خاندان میں آپ سب سے پہلے قاضی القضاہ کے عہدے پر فائز ہوئے (۹۴)۔ آپ نے علم فقہ میں ایک کتاب: ارشاد المبتدین: بھی لکھی۔ بہت سے لوگوں نے آپ کے معرفت سیکھا اور فائدہ حاصل کیا۔ آپ کے تفتقہ کا اعتراف کرتے ہوئے مصری نے آپ کی مدح میں قصیدہ لکھی ہے۔ جس کا ایک شعر یہ ہے:

وفی عصر ناقد کان فی الفقہ قدوة ابو صالح نصر لکل مو عمل

ترجمہ: اس وقت فقہ میں شیخ ابو صالح نے وقت کے امام بنے۔ اور وہ ہر ایک مقصد کے معین و مددگار بنے۔ آپ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

انا فی القبر مفرد و رہین غارم مفلس علی دیون  
ترجمہ: میں قبر میں تنہا اور ابن شدہ ہوں۔ کیونکہ قرضوں کے بار کی وجہ سے میں مفلس ہو گیا ہوں۔  
ایک اور شعر میں وہ کہتے ہیں کہ:

قد انخت الركاب عند کریم عتق مثلی علی الکریم یهون  
ترجمہ: میں نے اپنی سواری کو ایسے کریم کے پاس بٹھا دیا ہے کہ مجھ جیسے کی آزادی کریم کے لئے آسان ہے۔ (۹۵)  
آپ کی اولاد میں سے ابو موسیٰ یحییٰ اور ابو نصر محمد ہوئے۔ (۹۶) زبدۃ الموالید کے مطابق آپ کے ایک بیٹے کا نام احمد ہے۔ چونکہ ابو نصر محمد سے نسب چلتا ہے۔ اس لئے آپ کے حالات لکھتے ہیں۔

### شیخ ابو نصر محمد بن ابو صالح نصر

آپ بغداد میں پیدا ہوئے تعلیم و تربیت اپنے والد حضرت ابو صالح نصر سے حاصل کی۔ (۹۷) والد کے علاوہ حسن بن علی بن مرتضیٰ العلوی۔ ابواسحاق یوسف بن ابی حامد ابی الفضل محمد بن عمر اروی جیسے اساتذہ سے حدیث سنی۔ (۹۸) حافظ ابن رجب طبقات میں لکھتے ہیں کہ آپ نہایت جلیل القدر عالم و زاہد اور متورع تھے۔ اپنے جد امجد کے مدرسہ میں درس تدریس میں مشغول رہتے۔ تاحیات علمی مشاغل سے وابستہ رہے۔ (۹۹)

آپ اعلیٰ درجے کے محقق، محدث اور مدرس تھے۔ عظیم نقاہت کی بنا پر عراق کے مفتی مقرر ہوئے۔ جس وقت آپ کے والد قاضی القضاہ کے عہدے پر فائز تھے تو آپ کو دار الخلافہ میں مسند عدالت پر سرفراز کیا گیا۔ لیکن آپ صرف ایک ہی مرتبہ عدالت میں بیٹھے۔ اسکے بعد استعفیٰ دے کر باب لاج کے مدرسہ میں درس دینے لگے۔ پھر تقویٰ کے پیش نظر قاضی القضاہ کا عہدہ قبول نہیں فرمایا۔ آپ سے حافظ دمیاطی وغیرہ نے حدیث کی سماعت کی ہے۔ آپ اپنے جد امجد حضرت غوث الاعظم کے بہت مشابہ تھے۔ آپ کا وصال ۱۲ شوال بروز دو شنبہ ۶۵۶ھ میں ہوا۔ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے مدرسے کے احاطے میں مدفون ہوئے۔ (۱۰۰)

آپ کے تین صاحبزادے تھے۔ شیخ عبدالقادر ثانی، شیخ عبداللہ اور شیخ ظہیر الدین ابو مسعود احمد (۱۰۱) صاحب تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ نے چوتھے بیٹے کا نام سید علی لکھا ہے۔ (۱۰۲) رزاقیہ سلسلہ چونکہ حضرت شیخ ظہیر الدین مسعود احمد صاحب سے چلتا ہے اس لئے ہم یہاں ان کے حالات رقم کرتے ہیں۔

### شیخ ظہیر الدین ابو مسعود احمد

آپ بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ فصیح و بلیغ گفتگو فرماتے تھے۔ جامع مسجد میں خطبہ دیتے اور اپنے دادا

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے مدرسے میں بطور مدرس پڑھاتے۔ شیخ عزالدین لکھتے ہیں کہ آپ فاضل اور واعظ تھے۔ اور ستھری سے احادیث کی سماعت کی تھی۔ ۲۷ ربیع الاول بروز سہ شنبہ ۶۸۱ھ لاپتہ ہو گئے۔ اور بعد میں آپ کی نعش ایک کنویں سے برآمد ہوئی۔ (۱۰۳) آپ کا ایک صاحبزادہ تھا جس کا نام شیخ سیف الدین یحییٰ تھا۔

شیخ سیف الدین یحییٰ

آپ بہت عابد و زاہد اور وجیہ و تشکیل تھے۔ بغداد سے ہجرت کر کے حماہ چلے گئے۔ اور وہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ اور ۷۳۴ میں وہیں وفات پائی۔ آپ نے اپنے جد اعلیٰ حضرت شیخ ظہیر الدین ابو مسعود احمد کے غائب ہو جانے پر دردناک شعر کہے۔

بد افحنا اللیل اطلع فجرہ وما ذاک الا نورہ حین اسفرا

ترجمہ: رات کی تاریکی کے بعد جو فجر کی روشنی ظاہر ہوئی۔ وہ دراصل اس کے چمکنے والے نور کی برکت ہے۔

وادخلنا من ذالک الحسن ہیبة وعتبنا عنا فلم ندر ما جرى

ترجمہ: ہمارے قلوب میں اسکے حسن کی بیعت موجود ہے۔ اگرچہ ہم اس کے غائب ہوئے ہیں، چہ نہیں جانتے۔ (۱۰۴) آپ کا مزار عاصی نہر کے کنارے ہے۔

شیخ شمس الدین محمد

سید سیف الدین یحییٰ کے بیٹے تھے۔ آپ عظیم المرتبت شیخ و عالم تھے اور آپ سے بیت المقدس میں ایک بہت بڑی جماعت نے حدیث سماعت کی۔ آپ کی تاریخ ولادت و وفات معلوم نہیں ہو سکی آپ ۷۰۰ فرزند تھے۔ شیخ عبدالقادر اور شیخ علاء الدین علی، (۱۰۵) ملا علی قاری نے نزہۃ الخواطر میں لکھا ہے کہ شیخ عبدالقادر و مدفوت ہوئے۔ اور علاء الدین علی الکیلیانی کے تین بیٹے پیدا ہوئے۔ جن کے نام سید بدر الدین حسن، سید شمس الدین محمد اور سید نور الدین حسین۔ (۱۰۶)

شیخ علاء الدین علی

آپ شیخ شمس الدین محمد کے بیٹے تھے۔ آپ سے تین بیٹے ہوئے سید شمس الدین محمد صاحب قندلہ ابوہ نے نام شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن علاء الدین لکھا ہے۔ اور اسے ہا نام سید بدر الدین حسن قیس کے ہا نام نور الدین حسین تھا۔ سید بدر الدین حسن سے ۱۰ بیٹے سید احمد ابو العباس اور سید شمس الدین محمد تھے۔ سید احمد ابو العباس سے ۱۰

بیٹے سید عبدالباسط اور سید ابوالنجا کے نام سے مشہور ہوئے۔ اور حماة میں مدفون ہوئے۔ (۱۰۷) سید شمس الدین محمد بن سید بدر الدین کا ایک لڑکا سید عبدالرزاق تھا۔ یہ اپنے وقت کے شیخ الشیوخ ہو گزرے ہیں، حماة میں فوت ہوئے وہیں مدفون ہیں (۱۰۸) آپ بروز منگل ۲۴ جمادی الآخر ۷۹۳ ہجری قاہرہ (مصر) میں فوت ہوئے اور وہیں دفن ہوئے۔ (۱۰۹)

شیخ نور الدین حسین

آپ شیخ علاء الدین کے بیٹے تھے۔ آپ کے ہاں ایک بیٹا ہوا جس کا نام سید محی الدین تھا۔ آپ علم و فضل میں بلند درجہ رکھتے تھے۔ آپ نے حماة میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔ (۱۱۰)

حضرت سید محی الدین یحییٰ۔

آپ سید شیخ نور الدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ آپ مشائخ قادریہ کے سرداروں میں سے تھے حماة و بلاد شام میں آپ کو بہت قدر و منزلت حاصل رہی، آپ بہت متواضع اور ذی فہم تھے۔ اہل علم کے ساتھ بڑے اخلاق و محبت سے پیش آتے۔ اسی سال سے زائد عمر پائی، آپ کا مزار حماة میں ہے، آپ کے ہاں ایک فرزند ہوا جس کا نام سید شرف الدین قاسم تھا۔ (۱۱۱)

سید شرف الدین قاسم

آپ سید محی الدین یحییٰ کے فرزند تھے۔ مشائخ قادریہ کے سرداروں میں ہو گزرے ہیں۔ حماة کے علاوہ بلاد شام میں آپ کو عظمت و مرتبت حاصل رہی، مریدین کی بہترین تربیت فرمائی۔ ظاہری و باطنی اعتبار سے بہت صدقات کیا کرتے۔ کبھی تلاوت قرآن ترک نہیں کی۔ آپ کیا اقوال زریں زبان زد خاص و عام تھے۔ صاحب قلائد الجواہر کہتے ہیں کہ میں بھی اپنے والد کے ہمراہ ۹۱۰ھ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کی عمر ۵۰ سال سے زائد تھی۔ (۱۱۲) آپ کی اولاد میں سے سید شہاب الدین احمد، سید شمس الدین محمد، سید عبدالقادر، سید شیخ ابوالبرکات اور سید شیخ محمد ابوالوفا ہوئے۔ (۱۱۳)

سید شہاب الدین احمد

آپ سید شرف الدین قاسم کے بیٹے تھے آپ کے حالات زندگی کسی کتاب میں نہیں ملتے زہدہ الخواطر اور نسب الشیخ عبدالقادر گیلانی کے مطابق آپ کے ایک صاحبزادے ہوئے۔ جن کا نام سید الشیخ علی الباشمی لکھا ہے (۱۱۴)

ہے (۱۱۴) شجرہ قادریہ میں آپ کے ایک بیٹے اور ایک صاحبزادی کا ذکر بھی ہے۔ بیٹے کا نام بدر اشرف اور صاحبزادی کا نام صاحبہ لکھا ہے

شیخ علاء الدین علی الہاشمی

آپ شہاب الدین کے بیٹے تھے۔ آپکی اولاد میں سے سیدہ مجلی، سیدہ نزا، سید الشیخ جلال الدین، سید شیخ احمد، سید محمد حسین (۱۱۵) اور سید یحییٰ ہوئے۔ (۱۱۶) آپ نے قرآت قرآن کے بعد حدیث و فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ مصر و شام اور حجاز و حلب کا سفر کر کے مشائخ کرام سے بہت کچھ حاصل کیا۔ آپکے مریدین کی تعداد بہت ہے۔ عوام و خاص میں آپکو بہت عزت و شہرت حاصل رہی۔ آپ اپنے والدین کی سب سے چھوٹی اولاد تھے لیکن وقار و مرتبہ کے لحاظ سے سب سے زیادہ بلند و بالا تھے۔ آپ کے علوم سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو بہت نفع پہنچایا۔ شیخ علاء الدین کی اولاد سے آج بھی لوگ بکثرت حماة میں مقیم ہیں۔ (۱۱۷)

سید محمد حسین شاہ

آپ سید علاء الدین علی الہاشمی کے فرزند تھے۔ آپ حماة میں پیدا ہوئے اور وہیں مدفون ہیں۔ سلسلہ قادریہ کے فروغ کے لئے آپ نے بہت کاوش کی۔ آپ کو دینی علوم میں کمال مرتبہ حاصل تھا۔ (۱۱۸) آپکی اولاد میں سے حضرت سید علی شاہ ہوئے جن سے آپکا نسب آگے چلتا ہے۔

حضرت سید علی شاہ جیلانی

آپ سید محمد حسین شاہ کے فرزند ارجمند تھے۔ عابد و زاہد اور قرآن و سنت کے عالم تھے۔ فقہ پر عبور حاصل تھا۔ مشکل مسائل کو حل کرنے میں دیر نہ کرتے۔ آپکو وفات کے بعد نہر عاصی کے کنارے دفن کیا گیا۔ آپ کی اولاد میں سے سید ناد علی شاہ مشہور ہوئے۔ (۱۱۹) اور انہیں سے سلسلہ آگے چلتا ہے۔

سید ناد علی شاہ جیلانی

آپ سید علی شاہ جیلانی کے بیٹے تھے۔ آپ نے فقہ کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ مختلف مسائل کے کتاب فیض کیا۔ رب کریم نے آپکو باطنی علوم سے نوازا رکھا تھا۔ آپ نے تبلیغ دین میں بہت محنت کی۔ تبلیغی دورے کر کے امت مسلمہ کو کمر اتنی اور جہالت کے اندھیروں سے نکالا۔ محبت و الفت اور بھائی پوارے کی تلقین آپکا شعار تھا۔ آپکی اولاد میں سے حضرت سید کریم شاہ آپنے بھاء و شہین ہوئے۔ (۱۲۰)

## حضرت سید کریم شاہ جیلانی

حضرت سید کریم شاہ وقت کے نامور علماء میں سے تھے۔ دین کی تبلیغ کیلئے مختلف مقامات کے سفر کیے۔ درس و تدریس میں بہت دلچسپی لی۔ امت مسلمہ کی اصلاح کیلئے وعظ و نصیحت کو ذریعہ بنایا۔ مخلوق خدا سے محبت فرماتے، کسی کا دل نہ دکھاتے۔ حضرت غوث الاعظم سے آپ کو بہت محبت تھی۔ وقت کے اکابر آپ کی بارگاہ میں حاضری کو سعادت خیال کرتے۔ آپ کے فیض یافتہ اور مریدین کی تعداد بکثرت موجود تھی۔ آپ کا وصال حماة میں ہوا اور اپنے قدیمی آبائی قبرستان میں مدفون ہوئے۔ (۱۲۱)

## حضرت سید بدر الدین حیدر شاہ منور جیلانی

آپ سید کریم شاہ کے بیٹے تھے۔ اوائل عمر میں تعلیم حماة میں حال کی۔ وقت کے علماء سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ مخلوق و خدا کی اصلاح کیلئے تبلیغی دورے کئے۔ سیر و سیاحت کا بھی آپ کو شوق تھا۔ سلسلہ قادریہ کے فروغ کیلئے بہت کام کیا۔ آپ درود و وظائف کے بہت پابند تھے۔ آپ کا وصال حماة میں ہوا اور نہر عاصی کے کنارے آپ کو دفن کیا گیا۔ (۱۲۲)

## سید عقیف الدین حسین شاہ جیلانی

آپ سید حیدر شاہ منور جیلانی کے بیٹے تھے۔ ۱۲۶۳ھ میں حماة میں پیدا ہوئے (۱۲۳)، اس نسبت سے حموی کے لقب سے معروف ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور بعد میں اپنے وقت کے علم سے دین اسلام کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مخلوق خدا کی اصلاح کیلئے شب و روز سوچنے لگے۔ حماة علم و ادب کا گہوارہ تھا۔ آپ ان لوگوں کے بارے میں سوچتے جو دین اسلام سے دور گمراہیوں میں بٹھک رہے تھے۔ سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے اپنے وطن کو چھوڑا اور برصغیر کا رخ کیا۔ آپ نے یہ طویل سفر اونٹوں پر طے کیا۔ جہاں اے گزرتے لوگوں کو اللہ کے دین کی تبلیغ فرماتے۔ آپ کی تبلیغی ساعی جمیلہ سے مصر و شام، عراق و ایران اور ہندستان و افغانستان کے نفوس مستفید ہو کر حلقہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ہجرت کا طویل سفر طے کرنے کے بعد پشاور پہنچ کر اسی مقام کو اپنا مسکن بنایا۔ اور مخلوق خدا کی اصلاح میں مصروف ہو گئے۔ آپ بہت بڑے عالم، محدث فقہیہ اور بے مثل خطیب اور صاحب تصانیف بزرگ تھے۔ آپ کی تصانیف میں مفتاح العارفین بہت اہمیت کی حامل کتاب ہے۔ ضخامت کے اعتبار سے ۱۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو مصنف نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا حصہ توحید، دوسرا حصہ رسالت اور عقائد اور تیسرا حصہ تصوف اسلام پر مبنی ہے۔ کتاب کی زبان فارسی اور پشتو کا مرکب معلوم ہوتی ہے۔ یہ غیر مطبوعہ قلمی نسخہ

دربار عالیہ قادریہ سدرہ شریف ڈیرہ اسماعیل خان میں موجود ہے صاحب کتاب نے اسی کتاب میں اپنا شجرہ اپنے قلم سے درج کیا ہے۔ کتاب کی تحریر بہت خوبصورت ہے۔ دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ صاحب کتاب کتنے خوشنویس تھے۔ کتاب کی زبان بہت دقیق ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ کتاب پشاور میں لکھی گئی ہے۔ فارسی زبان پر قدرے پشتو زبان کا غلبہ نظر آتا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے اب اسکا ترجمہ اردو زبان میں ہو چکا ہے حضرت سیدنا عقیف الدین صاحب کتاب کتاب کے خواص بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ کتاب جاہل کو عالم بناتی ہے اور اگر اسے مفلس پڑھے تو غنی بن جائے پریشان حال پڑھے تو اسے دلجمعی حاصل ہو اگر طالب مولیٰ پڑھے تو اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہ رہے۔ اگر پڑھ کر عمل کرے تو آسانی سے اپنے مطلوب کو پہنچ کر کامل بن جائے۔ (۱۲۴)"

اس کتاب میں آپ نے تصوف پر خوب بحث کی ہے آپ فرماتے ہیں۔ "یہ کتاب بھگتوں کو مرد بناتی ہے اور مردوں کو شیر بہر (۱۲۵)۔" مفتاح العارفین آپکی شاہکار تصنیف ہے آپ نے مناجات جو آپکے اوراد میں شامل تھیں اپنی تصنیف میں درج کی ہیں۔ ان میں سے چند پیش کی جاتی ہیں۔

"یارب کریم اپنے محبوب کریم کے اخلاق کے طفیل میری اولاد کو اپنے فرمانبرداروں کی فہرست میں نام دے اور ایک ہزار سال کیلئے ان میں جو نسلا بعد نسل پیدا ہوتے رہیں انکو اپنے قہر و غضب سے محفوظ فرما۔ (۱۲۶)"

آپ نے پشاور میں مقیم ہو کر امت مسلمہ کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا۔ غوثیہ تعلیمات کو مدینہ قادریہ طریقے کو فروغ دیا۔ ۱۳۳۵ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ مزار بیرون یکہ توت شاد باغ کاونی پشاور میں ہے۔ آپ نے اپنے پیچھے دو فرزند چھوڑے سید گل بادشاہ اور سید عبداللہ المعروف سید بادشاہ۔ سید بادشاہ اپنے وقت کے عالم تھے۔ آپ نے شادی نہ کی۔ سید گل بادشاہ سے آپکی اولاد کا سلسلہ چلا۔ سید بادشاہ چونکہ صاحب حدیث اور نایاب رزاقیہ کی خلافت کے حقیقی امین تھے اس لئے پہلے آپکا جلال ذکر کیا جاتا ہے۔

## الشیخ سید عبداللہ المعروف سید بادشاہ

آپ کا اصل نام سید عبداللہ تھا۔ سید بادشاہ کے نام سے پشاور میں مشہور ہوئے۔ ۱۳۰۲ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ وقت ۲ بجے سوموار پیدا ہوئے۔ (۱۲) ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگ سے حاصل کی۔ فقہ حدیث اور تفسیر کے وقت کے اہل علماء سے حاصل کی۔ آپ یہ تہ کے ساتھ مسورت میں تہی بادشاہ تھے۔ فہم و فراست، ریاضت و عبادت، زہد و مجاہد،



تقویٰ طہارت اور صبر و قناعت کے پیکر مجسم تھے۔ آپ ہمیشہ چہرہ مبارک کو چھپائے رکھتے۔ وقت کا بیشتر حصہ عبادت میں گزارتے۔ اکثر گھر میں رہتے، شرم و حیا کا پیکر تھے۔ غیر محرم پر کبھی نظر نہیں پڑی۔ تحریک پاکستان کے دوران پاکستان کے قیام کی بھرپور حمایت کی۔ اپنے مریدین کو مسلم لیگ کی حمایت کا حکم دیا۔ اپنے رشتہ داروں کو قائد اعظم کی حمایت کی تلقین کی۔ آغا سید لال بادشاہ بخاری جو رشتے میں آپ کے برادر نسبتی تھے۔ انہیں قائد اعظم کی حمایت اور مسلم لیگ میں شمولیت پر آمادہ کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آغا سید لال بادشاہ نے قائد اعظم کے دورہ پشاور کے دوران تمام مخالفتوں کے باوجود قائد اعظم کا بھرپور استقبال کیا اور انکی میزبانی کی۔ اس دورے کے دوران قائد اعظم آغا سید لعل بادشاہ کے ہمراہ سید بادشاہ کی خدمت میں انکے گھر ملنے گئے اور دعا بھی کرائی۔ اللہ بخش یوسفی نے اپنی کتاب "سیاسیات سرحد کے ارتقائی منازل" میں لکھا ہے "کہ قائد اعظم کا دورہ سرحد آپکی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔" وہ لکھتے ہیں کہ: "قائد اعظم خود بھی صوبہ سرحد کا دورہ کرنے کے خواہاں تھے لیکن حالات سازگار نہ تھے۔ جمعیت خلافت کی طرف سے ہم نے مولانا شوکت علی خان کو ساری صورت حال سے آگاہ کر دیا لیکن اس کے باوجود ہمارے ایک رفیق نے جو وکالت کرتے تھے (پیر بخش خان) قائد اعظم کو پشاور آنے کی دعوت دیدی۔ (۱۲۸) محمد شفیع صابر نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ۱۹۳۱ء میں جب قائد اعظم گول میز کانفرنس میں شرکت کیلئے لندن روانہ ہونے لگے تو پیر بخش نے قائد اعظم سے ملاقات کر کے دورہ سرحد کی دعوت دی۔ پیر بخش خان کا تعلق اس گروپ سے تھا جسکی قیادت آغا سید لال بادشاہ کر رہے تھے اور آغا سید لال بادشاہ کی پشت پر حضرت سید بادشاہ کا ہاتھ تھا۔ محمد شفیع صابر مؤلف تاریخ صوبہ سرحد وجوہات کا جائزہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: "اصل حالات یوں تھے کہ میونسپل انتخابات کے دوران پشاور کے خلافتی کارکن دو دھڑوں میں بٹ چکے تھے۔ ایک گروہ پیر بخش کے ساتھ تھا جسکی قیادت آغا سید لال بادشاہ کے ہاتھ میں تھی جبکہ دوسرا گروپ سردار عبدالرب نشتر کے حامیوں پر مشتمل تھا۔ نشتر گروپ کا خیال تھا کہ قائد اعظم کو صوبہ سرحد کے دورے پر پیر بخش خان اپنی پوزیشن مضبوط بنا کر آنے والے انتخابات میں فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ اسی جذبہ مسابقت کا اظہار بعد میں بھی ہوا۔ قائد اعظم کی آمد پر سردار عبدالرب نشتر اور انکے ساتھیوں نے کیسبل پور پہنچ کر انکا استقبال کیا جبکہ باقی ماندہ ارکان نے پشاور شہر کے ریلوے اسٹیشن پر آپکے خیر مقدم کیلئے موجود تھے۔ (۱۲۹) صاحب تاریخ صوبہ سرحد مزید لکھتے ہیں کہ: "قائد اعظم کے دورے کے سلسلے میں جو مجلس استقبالیہ تشکیل دی گئی اس کے صدر آغا سید لال بادشاہ تھے اور سیکرٹری پیر بخش خان ایڈوکیٹ (۱۳۰): ۱۱۸ اکتوبر ۱۹۳۶ء کی صبح کو قائد اعظم محمد علی جناح پشاور ریلوے اسٹیشن پر اترے وہ انگریزی سوٹ اور سفید سولا ہیٹ پہنے ہوئے تھے۔ آغا سید لال بادشاہ کی قیادت میں مجلس خلافت کے سرکردہ ارکان اور معززین پشاور انکے استقبال کیلئے پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ قائد اعظم کو موٹر

کار میں بٹھایا گیا اور ایک جلوس کی صورت میں بڑے بڑے بازاروں سے گزار کر منڈی پیری یکہ توت لایا گیا، سید اقبال شاہ بخاری (ایڈوکیٹ) فرزند سید آغا لال بادشاہ (جو کہ چشم دیدہ گواہ ہیں)۔ بیان کرتے ہیں کہ اہل پشاور قائد اعظم کی آمد پر بہت خوش تھے اور نعرے لگا رہے تھے، قائد اعظم اس مکان میں ٹھہرے جس میں آجکل گورنمنٹ گریلز ہائی سکول یکہ توت کام کر رہا ہے قیام و طعام کا انتظام مجلس خلافت ہی نے کیا تھا۔ (۱۳۱) یہی وہ مقام ہے جہاں سید بادشاہ کی قائد اعظم سے ملاقات ہوئی۔ ۱۲۹ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو شاہی باغ پشاور میں ایک عظیم الشان جلسہ کا اہتمام کیا۔ صوبہ سرحد کا یہ پہلا جلسہ تھا جس میں قائد اعظم نے خطاب کیا۔ یہ وہ دن تھے جب کانگریس عروج پر تھی۔ اس عظیم الشان جلسہ کی صدارت سید لال بادشاہ نے کی جو آپ کے (سید بادشاہ) کے برادر نسبتی تھے۔ آپ کی خواہش کے مطابق سید لال بادشاہ نے مسلم لیگ کے قیام اور اسکے فروغ میں بہت سرگرمی دکھائی۔ سید لال بادشاہ نے تحریک سیرت جسکی بنیاد خاندان رزاقیہ کے چشم و چراغ حضرت سید سلیمان پھلواری سجادہ نشین درگاہ پنڈنہ نے رکھی جو ماہ ربیع الاول میں ہر شہر اور ہر قریہ میں سیرت رسول انام ﷺ کے سلسلہ میں جلسے منعقد کرتی تھی صوبہ سرحد اور صوبہ پنجاب میں اسے سید لال بادشاہ نے فروغ دیا اور یہ سلسلہ آج تک قائم و دائم ہے۔ آجکل سید ظفر علی شاہ یہ سیرت رسول انام سے ماہ ربیع الاول میں میلاد النبی ﷺ کا جلوس نکالتے ہیں اور تیرے عظیم الشان اجتماع منعقد کرتے ہیں۔

متذکرہ بالا واقعات بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سید لال بادشاہ بخاری جو کہ آپ کے بہنوئی تھے اور مجلس خلافت کی قیادت کر رہے تھے انہوں نے آپ کی ہدایت پر مسلم لیگ اور قائد اعظم کا ساتھ دیا چونکہ آپ دعوتِ پندتے اسلئے براہ راست سیاست میں حصہ نہ لیا مگر قیام پاکستان کے حامی تھے اور مسلمانوں کے علیحدہ وطن کے حق میں تھے آپ کی نگاہ بصیرت دیکھ رہی ہے کہ پاکستان کا قیام مسلمانوں کا مقدر بن چکا ہے۔ اسلئے آپ نے اپنے حلقہ رسالت میں شامل تمام لوگوں کو مسلم لیگ کی حمایت کا حکم دیا۔ اس طرح آپ نے تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ تحریک پاکستان میں بھی پس پشت رہ کر بھرپور حصہ لیا۔ (۱۳۲)

۲۰ صفر ۱۳۹۱ھ بمطابق ۱۱۵ اپریل ۱۹۷۱ء اپنی روحِ نقیصہ منہی سے پرواز فرمائی۔ آپ نے دعوتِ نبوی سے کہ مجھے ڈیرہ اسماعیل خان بمقام سردرہ شریف دفن کیا جائے۔ یہ ہاؤس ڈیرہ اسماعیل خان سے ۵۳۰ میلے کے فاصلے پر بنوں روڈ کے قریب واقع ہے۔ بعض نام نہور و جوہات میں بنا پر آپ کو بطور امانت یہ دعوت پشاور والوں کے ساتھ دفن کیا گیا۔ ساڑھے ۴ سال بعد ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ بمطابق ۱۰ جون ۱۹۷۱ء بعد نماز عصر قبر شمالی میں دفن کیا گیا اور رزاقیہ کے چشم و چراغ اپنے خدام کے ساتھ آپ کے بڑے قبہ شمالی سے بعد جب تابوت نکالا گیا تو وہاں تلو تلو اور اسلمی حالت میں تھا۔ جب تابوت کھولا گیا آپ کے بعد اقدان و دیباہا تو ہم دیکھنے والی آنحضرتؐ کی تھی۔ آپ پر پیغمبر کے

پھول شگفتہ، جسمِ اطہر تازہ اور ریش مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ ایک دن اور ایک رات آپکا تابوت اہل پشاور کی زیارت کیلئے پڑا اور ہر عام و خاص نے زیارت کی۔ ماننے والے رب ذوالجلال کی عطا پر حمد و ثناء بیان کرتے رہے اور نہ ماننے والے انگشت بدنداں دریائے حیرت میں غرق دیکھتے رہے جیسے انہیں اپنی بصارت پر یقین نہ آ رہا ہو۔ مگر اللہ رب العزت کا اہل قانون اور فیصلہ ہے کہ وہ اپنے محبوب بندوں کی حفاظت خود فرماتا ہے اور اس انداز سے فرماتا ہے کہ انکی زندگی اور موت کا ہر لمحہ اسکی نظر میں ہوتا ہے اور محفوظ ہوتا ہے۔ یہ ہستیاں دراصل ایک گھر سے دوسرے گھر چلی جاتی ہیں اور مٹی کو مجال نہیں کہ انکے جسمِ اطہر کو چھو سکے۔ اس لئے جو رزق رب ذوالجلال انہیں عطا کرتا ہے اس پر وہ خوشیاں مناتے ہیں۔ یہ کوئی عرصہ دراز کی بات نہیں اور نہ داستانوں میں سے کوئی داستان ہے۔ یہ واقعہ تو ۱۹۷۶ء کا ہے جس کے عینی شاہد آج بھی موجود ہیں اور بتاتے ہیں کہ تابوت پر بادل کے ایک ٹکڑے نے سایہ کر رکھا تھا۔

۱۱ جولائی ۱۹۷۶ء کو آپکے تابوت کو زرگر آباد بیرون یکہ توت پشاور سے ایک وگن کے ذریعے سدرہ شریف ڈیرہ اسماعیل خاں لایا گیا۔ سدرہ جو ایک ویرانے کا نام ہے۔ سڑک سے ۵ میل دور بے آب و گیاہ بنجر زمین پانی سے محروم ایک گاؤں ہے۔ آپکی آمد کے بعد زائرین کا مرکز بن گئی۔ ڈیرہ اسماعیل خاں اور دور نزدیک سے لوگ آپکی زیارت کیلئے جمع ہو گئے۔ آپکی آمد سے اس ویرانے میں بہار آگئی۔ سدرہ کا گاؤں سدرہ شریف بن گیا۔ آپ کے وارث سجادہ نشین نے آپکے تعویذ پر ایک خوبصورت مزار تعمیر کرایا۔ مزار شریف پر ایک خوبصورت پرکشش منفرد طرز تعمیر کا حامل قبہ اپنی انفرادیت میں سید بادشاہ کی طرح گنبدوں کا بادشاہ کہلانے کا مستحق ہے۔ سید بادشاہ کی عظمت و بادشاہت کا اعلان شب و روز کرتا نظر آ رہا ہے۔ بنوں روڈ اتر کر جب سدرہ کا رخ ہوتا ہے تو دور سے سید بادشاہ کی عظمت کا اعلان کرتا ہوا یہ پُر جلال قبہ زائرین کو خوش آمدید کہتا ہے۔ دیکھنے والی آنکھ اور محسوس کرنے والے قلب یوں محسوس کرتے ہیں کہ گویا اس دنیا سے رخصت ہو کر بھی آپ نے مہمان نوازی اور خندہ پیشانی سے آنے والے کا استقبال کرنا نہیں چھوڑا۔ مزار کے ساتھ ایک وسیع و عریض مسجد ہے اور مسجد میں ایک درسگاہ سید الجامعہ موجود ہے۔ طلباء قرآن کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ دربار شریف وسیع و عریض رقبے پر مشتمل ہے جسکے گرد ایک فصیل ہے جسکا دروازہ شاہی قلعہ کی طرز پر بنا ہوا ہے اس فصیل کے اندر دیوار کے ساتھ کمروں کی ایک طویل قطار موجود ہے جو عرس کے دنوں زائرین کی رہائش کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ دربار کے ساتھ ایک حوض ہے جہاں بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے اور وضو کیلئے کام آتا ہے زمینی پانی بہت کھاری اور کڑوا ہے۔ دربار کے ساتھ ایک پختہ حوض بھی تعمیر ہے۔ جہاں عرس کے دنوں ڈیرہ اسماعیل سے ٹینکروں کے ذریعے پانی لایا جاتا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں زائرین پانی کی

سہولت سے محروم ہیں۔ سجادہ نشین کی کاوشوں سے چشمہ رائٹ لنک کینال جو ۱۲ کلو میٹر کے فاصلے پر جنوب مغربی علاقے کو سیراب کرتی گزر رہی ہے۔ اس پر لفٹ اور یگیشن کینال کا سروے مکمل کر کے حکومت حاضرہ نے سد رہ شریف کو پانی فراہم کرنے کے منصوبے کو حتمی شکل دے دی ہے یہ نہر سد رہ شریف کے شمال مغرب سے گزرے گی۔ منصوبے کی تکمیل پر تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ ایکڑ بارانی رقبہ سرسبز و شاداب ہو جائے گا۔ پینے کے پانی کیلئے پنیالہ کے قریب وانڈہ جمال سے جو کہ ۲۰ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے ایک ٹیوب ویل لگا کر بذریعہ پائپ لائن پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ اس منصوبے سے زائرین کی بہت بڑی مشکل حل ہو جائے گی۔

سد رہ کی بستی آج سے تقریباً نصف صدی قبل صرف ۲۰ گھروں پر مشتمل تھی۔ یہاں بالی قوم آباد تھی۔ بالی قوم میں سے خدر اور صدر دو بھائی تھے۔ صدر قوم کا سردار تھا۔ صدر کے نام سے موسوم ہو کر یہ بستی صدر کہلانے لگی اور آہستہ آہستہ یہ نام سد رہ مشہور ہو گیا۔ ۱۹۰۱ء میں یہی نام محکمہ مال کی مثل حقیقت پر درج ہو گیا۔ سد رہ کا کل رقبہ ۵۵ ہزار کنال ہے۔ بالی قوم پیر عقیف الدین حسین شاہ کی مرید تھی۔ انہوں نے ایک ہزار کنال بھور نذرانہ آپ کو پیش کی۔ آپ کے وصال کے بعد یہ رقبہ دربار شریف کے نام منتقل ہو گیا۔ دریائے سندھ کے کنارے کوہ سلیمان کے درہ پیزو کی یہ گننام بستی آج مسلمانان برصغیر کی عظیم زیارت گاہ کا درجہ اختیار کر چکی ہے۔ ہمسایہ آپ کا عرس مبارک بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے اور پاکستان کے ہر گوشے سے عقیدت مند عرس میں شامل ہوتے ہیں۔ آپ کی روح کو ایصال ثواب کرتے ہیں۔ قرآن خوانی، ذکر الہی اور محفل نعت کے علاوہ منقبت اور تقاریر کی تقریب منعقد پذیر ہوتی ہیں۔ پاکستان کے بڑے بڑے علماء اس تقریب میں شرکت اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ (۱۳۳)

## حضرت سید گل بادشاہ جیلانی

آپ سید عقیف الدین حسین کے بیٹے تھے۔ ۴ شعبان ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۸۹۷ء پشاور میں پیدا ہوئے۔ ابتدا ہی سے طبیعت خلوت کی طرف مائل تھی۔ اکثر عبادت میں مصروف رہتے۔ عاجز و انکساری بدرجہ اتم موجود تھی۔ دین کے معاملات میں بہت احتیاط سے کام لیتے۔ فقہی مسائل کو سلجھانے میں مہارت رکھتے تھے۔ ۲۷ سال کی عمر میں ۱۳۴۴ھ میں رحلت فرما کر بیرون یکہ توت پشاور مدفون ہوئے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیٹے کو چھوڑا جس کا نام سید احمد شاہ تھا۔ (۱۳۴)

سید احمد شاہ جیلانی

سید احمد شاہ جیلانی، سید گل بادشاہ کے صاحبزادے، سید بادشاہ کے بھتیجے اور شیخی و محترمی سید محمد انور گیلانی نقیب الاشراف دربار عالیہ سدرہ شریف کے والد گرامی تھے۔ آپ ۱۳۳۶ھ بمطابق ۱۹۱۸ء پشاور میں پیدا ہوئے۔ ابھی ۶ سال کی عمر تھی کہ والد محترم اس دنیا سے رخصت ہو گئے آپکی پرورش سید بادشاہ کی آغوش میں ہوئی۔ گوشہ نشینی کو پسند فرماتے، خلوت میں یاد الہی میں مصروف رہتے۔ آپکا ہر عمل شریعت کے تابع تھا۔ ریاضت و مجاہدے میں وقت زیادہ گزرتا۔ عوام الناس سے میل جول کم رکھتے، عاجزی و انکساری اور محبت و شفقت طبیعت میں رچی ہوئی تھی۔ آپکے چچا سید بادشاہ جو وقت کے ولی کامل اور نقیب الاشراف تھے۔ آپکو خرقہ خلافت پیش کیا مگر آپ نے معذرت کی۔ اسلئے آپکی زندگی میں ہی سجادہ نشینی کا تاج سیدی و شیخی حضرت علامہ سید محمد انور گیلانی کو عطا کیا گیا۔ ۲۹ محرم ۱۴۰۴ھ بمطابق ۵ نومبر ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ وصال سے چند گھنٹے قبل آپ نے چند حفاظ کرام کو قرآن مجید کی تلاوت کیلئے کہا پھر اپنی اولاد کو چند وصیتیں فرمائیں۔ عقیدت مندوں کو وظائف قادر یہ کے ورد کا حکم دیا۔ ذکر کی اس محفل میں خود شامل ہو کر تین بار اللہ اللہ پکارتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

آپکی اولاد میں سے ۵ صاحبزادے اور ۴ صاحبزادیاں ہوئے۔ بڑے صاحبزادے سید محمد شاہ جیلانی پشاور میں مقیم ہیں، سید تجل حسین شاہ، سید منور حسین شاہ، سید محمد انور شاہ جیلانی سجادہ نشین دربار عالیہ سدرہ شریف اور سید جواد حسین شاہ جیلانی سدرہ شریف مقیم ہیں۔ آپکی صاحبزادیوں میں سے سیدہ بصیرت، سیدہ عابدہ، سیدہ راشدہ، سیدہ ساجدہ حیات ہیں۔ آپ تقریباً ۷۷ سال سدرہ شریف میں مقیم رہ کر مخلوق خدا کو اسلام کی تبلیغ کرتے رہے اور عقیدت مندوں کو فیوض و برکات سے نوازتے رہے۔ (۱۳۵)



گا۔ آپ ہر سال گیارہویں شریف کی تقریب کے علاوہ غوث الاعظم کانفرنس کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔ یہ عموماً لاہور شہر کے الحمرہ ہال یا جناح ہال میں منعقد ہوتی ہے۔ اس کانفرنس میں ریسرچ سکالرز سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی حیات طیبہ اور تعلیمات پر مقالات پڑھتے ہیں بعد ازیں آپ کا خطاب ہوتا ہے۔

امت مسلمہ کی اصلاح اور احیائے دین کیلئے آپ نے اپنے رب ذوالجلال اور سرکارِ دو عالم ﷺ سے عہد کر رکھا ہے کہ اپنی پوری عمر دین اسلام کی تبلیغ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں تمام کرد و نگا۔ اوائل عمر میں آپ کو ہر طرف سے مشکلات، مصائب و آلام اور حاسدوں کے اعتراضات و طعن و تشنیع کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر آپ نے بڑے صبر و استقلال کے ساتھ مقابلہ کیا اور ان بد عقیدہ لوگوں کے تمام منصوبے خاک میں ملادئے۔ آج سدرہ شریف کی طرف ایک سڑک بھی جا رہی ہے اگرچہ وہ پختہ نہیں اور لاکھوں عقیدت مندوں اور زائرین کیلئے پانی بھی عرس کے موقع پر وافر مقدار میں ہوتا ہے۔ آپ کو سیاست دلچسپی نہیں۔ آپ صرف اور صرف احیائے دین کی سر بلندی کیلئے شب و روز سرگرم عمل ہیں۔ آپ کے ایک صاحبزادے حسنین محی الدین ہیں جو لاہور میں زیر تعلیم ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل خاں، سدرہ شریف اور لاہور کے علاوہ کئی دوسرے شہروں میں آپ کی زیر نگرانی کئی درسگاہیں کام کر رہی ہیں۔ خداوند قدوس یہ سلسلہ سدا قائم و دائم رکھے اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پر رہے۔ (۱۳۶)

عربی ترجمہ



بسم الله الرحمن الرحيم

الشيخ عبدالقادر الجيلاني وأولاده من ابنه الشيخ عبدالرزاق (رضى الله عنهم)

آثار و مشيخة السلسلة القادرية

سيدنا الشيخ عبدالقادر الجيلاني

اسمه ولقبه :

هو السيد الو اعظ الفصيح البيان، الخطيب القادر الكلام، الصوفى عظيم الشأن، سلطان الأولياء

محي الدين أبو محمد عبدالقادر بن موسى بن عبدالله الجيلي مولداً، الحنبلي مذهباً، الحسنى

أباً الحسينى أماً قدس الله سرّه.

مولده ونسبه :

ولد في أول رمضان سنة ٤٧٠ هـ في قرية من ديار جيلان وهي منطقة تقع على شطّ البحر

(الخرز) الجنوبي و تتصل حدودها الشرقية بطبرسان - وقال البعض : (جيلان) بلاد متفرقة

وراء طبرستان وبها ولد في (نيف) قسبة منها. وقيل : انّ مولده كان في قرية سميت (بشتير)

و عند البعض (الجيل) بكسر الجيم قرية بشاطئ الدجلة على معيرة يوم من بغداد مما يلي

طريق واسط. وقيل : انّ أمّه حملت به وهي بنت ستين سنة - وفي رواية انه وُلد أكثر من الف

ومائة ذكرٍ ببلاد جيلان في نفس الليلة التي ولد فيها الشيخ عبدالقادر الجيلاني فببركة الشيخ

أصبحوا كلهم أولياء الله - وهناك عدد كبير من الصالحين الذين جاءوا بالبشرى قبل أن يولدوا

أثنوا عليه. منهم الشيخ خليل البلخي وسيد الطائفة جنيد البغدادي والشيخ أبو عبدالله السلمي

والشيخ أبو بكر بن هوار البطائحي والشيخ أبو بكر حرار وغيرهم وكان الخليفة ببغداد اذ ذاك

المستظهر بالله أبو العباس أحمد بن المقتدى بأمر الله أبو القاسم

عبدالله العباسي كما كان السلطان معز الدين ابوا لفتح ملك شاه بن ارسلان السلجوقي ملكاً

على فارس حينئذاك وقد ذكر من قبل أنه كان حسنياً من جهة أبيه و حسينياً من جهة أمّه،

فعلى هذا النحو يتصل نسبه الى الامامين الكريمين سيدنا الحسن والحسين رضي الله عنهما.

أما نسبه حسب اتفاق علماء التاريخ والأنسب فهو كالتالي:

أبو محمد محي الدين عبدالقادر بن أبي صالح موسى جنكي دوست بن عبدالله بن يحيى الزاهد بن محمد بن داؤد بن موسى بن عبدالله بن موسى الجون بن عبدالله المحض بن حسن المثنى بن الحسن بن خليفة المسلمين على رضي الله عنهم أجمعين.

ونسبه من جهة أمه يقول الشيخ ابراهيم السامرائي فيه:

والدته الكريمة هي أم الخير أمة الجبار فاطمة بنت السيد عبدالله الصومعي بن الامام أبي جمال الدين الامام السيد محمود بن الامام أبي العطاء عبدالله بن الامام كمال الدين عيسى بن الامام السيد علاء الدين محمد الصادق بن محمد الباقر بن الامام علي زين العابدين بن الامام الحسين بن الامام علي بن أبي طالب رضي الله عنهم أجمعين.

طلبه للعلم وقدومه إلى بغداد:

تلقى العلم مبدئياً في (جبلان) ولما بلغ الثامن عشر من عمره استأذن أمه وسافر إلى بغداد طلباً للعلم في سنة ٤٨٨ هـ في عهد المستظهر بالله العباسي وكان شهر صفر من نفس السنة إذ قدم ببغداد، وروى أنه لما أراد السفر إلى بغداد طلباً للعلم أعطته أمه أربعين ديناراً وحاطت في دلقه وأذنت له في المسير كما عاهدته على الصدق في كل أحواله، وفي رواية أن أمه عنده (دعوة القطب) وهي من الأدعية التي تقررت فيما بعد في أعمال السلسلة القادرية - فسار مع قافلة صغيرة بطلب بغداد، فلما تجاوزوا واهمذاً ان خرج عليهم ستون فارساً فأخذوا القافلة ولم يتعرض له أحد فاجتاز به واحذفقال: يا فقير مامعك؟ فأجاب به الشيخ: عندي أربعون ديناراً فقال: اين هي؟ فأجابه الشيخ: هي مخاظة في دلقى تحت إبطي. فظن أنه

استهزء به فتركه وانصرف، ثم مر به آخر فقال مثل ما قال الأول وأجابه الشيخ كمن في الأول فتركه فوصل كلاهما إلى مقدمهم أي رئيسهم وأخبراه بما سمعاه منه فقال لهما: اني سمعته في دلقى به (رئيسهم) وقد كانوا يقتسمون أموال القافلة فقال له: مامعك؟ فأجابه الشيخ: أربعون ديناراً. ثم قال: اين هي؟ أجاب الشيخ: انها مخاظة في دلقى تحت ابطي يد أمير رئيس قطع الطريق أن يفتشوا دلقه فوجدوا أربعين ديناراً. فقال رئيسهم للشيخ: ما حصلك على

هذا الاعتراف؟ فأجابه الشيخ : ان امي عاهدتني على الصدق وانا لا أخون عهدها . فبكى وقال :  
انت لم تخن عهدامك واني الى اليوم منذ كذا وكذا سنة أخون عهد ربي . فتاب رئيسهم على يد  
الشيخ ومن كان معه من أصحابه فردوا على القافلة ما أخذوا منهم .

وهذه القصة أجمع على صدقها كتاب التراجم وانما ذكرنا ها لتضمنها حكمة وعبرة لمن يلقى  
السمع والبصرو يريد التأسي بها في تربية الأولاد سواء كان منتسباً الى سلسلة الشيخ أم لا .  
وقلما يوجد فينا في المجتمع الحالي من يلتزم الصدق واطاعة الوالدين مثل الشيخ  
الجيلاني . وقال الشيخ محمد بن قائد الاواني : كنت عند سيدي الشيخ عبدالقادر . رضى الله عنه  
فسألته مسائل . منها علام بنيت أمرك؟ فقال : على الصدق ، ما كذبت قط ، ولا لما كنت في  
المكتب . وقال الشيخ مرة انه لم يعص أمه قط . والحق أن القوافل التي يرافقها الصالحون مثل  
الشيخ الجيلاني هي دائماً تكون في امان ورعاية من قبل الله سبحانه وتعالى فلا نهب عليها ولا  
سلب أموالها . وقيل ان الشيخ عبدالقادر قدم ببغداد في السنة التي خرج منها الامام الغزالي

رحمه الله . والشيخ عبدالقادر الجيلاني بعد أن قدم بغداد شمر عن ساعد الجد والاجتهاد في  
تحصيل العلم وسعى في طلب فروعه وأصوله وتلمذ على أبي الوفاء على بن عقيل الحنبلي  
وأبي الخطاب محفوظ الكلوذاني الحنبلي وأبي الحسن محمد بن القاضي أبي يعلى محمد  
بن الحسين بن محمد بن الفراء الحنبلي والقاضي أبي سعيد المبارك بن علي

المخرمي الحنبلي ، مذهباً وخلافاً وفروعاً وأصولاً . وقرأ الأدب على أبي زكريا يحيى بن علي  
التبريزي وسمع الحديث من جماعة ، منهم أبو غالب محمد بن الحسين الباقلاني وأبو سعيد  
محمد بن عبدالكريم بن خشيشا وأبو الغنائم محمد بن محمد بن علي ميمون الفرسي وأبو بكر  
أحمد بن المظفر وأبو محمد جعفر أحمد بن الحسين القاري السراج ( مؤلف مصارع العشاق )  
وأبو البركات هبة الله بن المبارك وأبو منصور عبدالرحمن القزاز وغيرهم . أما علم المعرفة فا  
نه صحب لذلك أبا الخير حماد بن مسلم الدباس وأخذ عنه علم الطريقة وتأدب به وسلك على  
يده في مبدء الأمر ثم كمل فيه وأخذ الخرقه الشريفة للطريقة من القاضي أبي سعيد المبارك  
المخرمي .

مدرسته ووعظه:

اشتغل بتحصيل علوم الشريعة وعلم المعرفة تسع سنوات ولمدة خمس وعشرين سنة لازم الانقطاع والخلوة والمجاهدة الشديدة والدخول في الأمور الصعبة من مخالفة النفس وملازمة السهر والجوع، ثم برز كعالم كبير تصدر الفتوى والتدريس والوعظ بالناس - فأول خطبة ألقاها كانت في سنة ٥٢١ هـ وقد بلغ خمسين سنة من عمره وكان لأبي سعيد المخرمي مدرسة بباب الأزج ففوضت اليه فتكلم فيها على الناس بلسان الوعظ والتذكير وظهر له كرامات وصيت وقبول وضاعت المدرسة بالناس من ازدحامهم على مجلسه ، ثم وسعت بما أضيف اليها من المنازل والأمكنة التي حولها، وبذل الأغنياء في عمارتها أموالهم وعمل الفقراء فيها بأنفسهم . وقد كان وعظه بالناس أبلغ أثراً وأوقع نفساً، تاب على يديه معظم أهل بغداد وأسلد معظم اليهود والنصارى، وكان يشتغل با رسال الوفود من خلفاء هـ ومريديه والدعاة لنشر الدعوة الاسلامية الى مختلف البلاد والامصار نحو موصل وحلب و دمشق وتبريز وطوس وبسطام ومهما استوطن هؤلاء الرجال أسسوا هناك اما مدراس أو زوايا وخوانق لهذا الغرض النبيل وحين ارسال البعثات كان يوصى بعدم ملازمة الامراء وقبول الوظائف منهه وكان يؤكد على حفظ الأوقات واللزوم بالشريعة و اختيار حياة الزهد والاجتناب عن زينة الحنوة الدني والتحلى بالأخلاق الجميلة.

وكانت نتيجة مساعيه الكريمة وجهوده الجبارة أن دخل عدد كبير من سكان مصر وسوريا في السلسلة القادرية وتلقى الناس هذه الطريقة بقبول حسن حتى جاوز صينه بلاد السودان والروم والهند في مدة قليلة.

ومن المعلوم أن شمس علم المعرفة والتصوف كانت على أوج الكمال في عهد أبي طرود المتصوفين المختلفة قد بدأت تنشر وتزيد لأن رجالها كانوا مستأثرين في الاخلاص والعمل وجدير بالذكر أنه وقع النزاع بين العلماء في قضية التوفيق بين الشريعة والتصوف حتى أن مال بعضهم الى رفض علم المتصوفين رأساً وأبكروه أشد الانكار منهه العلامة ابن عفل وهو من أساتذة الشيخ الجيلاني والعلامة ابن الحوزي وغيرهما . وفي نفس الوقت رفع السج

الجيلانى رؤية علوم الصوفية وشق له طريقاً حيث ألف كتباً نحو غنية الطالبين وفتوح الغيب  
 واتخذ أسلوباً سهلاً جمع بين أحكام الشريعة وحقائق المعرفة من التصوف وفتح أبوابها  
 لطالبيها الساكنين مسلك أولياء الله الصالحين . ولم يكن يؤمن برمزية فى التصوف بل قدم  
 حلولاً لمسائله وتوجيهاً لمشكلاته ، فله دور كبير فى تنظيم ادارة التصوف وتوسعتها على أ  
 سسها المتينة .

يقول أبو الحسن على الندوى فى ترجمة الشيخ الجيلانى :

" انما أفادت السلسلة القادرية الا فآ من النفوس البشرية فى حياة الشيخ الجيلانى وبعد أن  
 توفى قام خلفاؤه ببناء الخانقاهات القادرية فى سائر البلاد فأصبحت هذه الطريقة حركة  
 جامعة و وسيلة قوية لدعوة الناس الى الاسلام ."

انه يستطرد الكلام قائلاً: ان العالم الاسلامى لما ضعف من ناحية الفكر وطراً عليه الفساد  
 ووقع فى الانحطاط والخسران قام الامام الغزالى فأدى دوره الفعال العلمى بحيث أصبح سداً  
 وجه الفتن كلها من الالحاد والزندقة والاحلال الفكرى . وكذلك يمتاز الشيخ الجيلانى من بين  
 رجال الدعوة وأصحاب العزيمة بحيث أخرج الأمة من ظلمة الريب والفسق الى نور اليقين  
 والطاعة وذلك بتذكيره الناس بالوعظ الذى كان بالغ الأثر فى النفوس وكان الشيخ الجيلانى  
 مخلصاً فى دعوته الناس الى الاسلام ، فانظر كيف يخاطب المسلمين ويدعوهم الى بناء المجتمع  
 الاسلامى من جديد يقول :

" دين محمد صلى الله عليه وسلم واقع حيطانه ويتناثر أساسه ،

هلموا! يا أهل الأرض نشيد ما تهدم ونقيم ما وقع ،

هذا شئى ما يتم يا شمس ، يا قمر، يا نهار تعالوا ."

ويستخلص مما قيل سابقاً أن الخوارق قد بدأت تظهر على يديه منذ طفولته ، ومن المعلوم  
 ايضاً أنه ولد ولياً لله سبحانه وتعالى وأنه من آل النبي الأطهار يقيناً . وفى بهجة الأسرار أن  
 بعض المشائخ والصوفية جاءوا بالمبشرات لسيدنا الشيخ الجيلانى قبل مولده بكثير وهذا يدل  
 على علو مرتبته فى الولاية و تمكنه على رتبة الغوث والقطب . ويقول مؤلف البهجة: اخبرنا  
 الشيخ ابو بكر بن هوار البطائحي قال: سوف يظهر بالعراق رجل من العجم على المنزلة

عندالله و عندالناس اسمه عبدالقادر و مسكنه بغداد يقول: قدمى هذه على رقبة كل ولى الله وتدين له الا ولياء فى عصره ذلك الفرد فى وقته.والعلامة شطنوفى ناقش موضوع كراماته الكثيرة و دعواه ( انّ قدمى هذه على رقبة كل ولى الله ) فأيد حقيّة هذه الدعوى بأقوال المشاهير من اولياء الله منهم خمسون وليّالله قد كانوا حاضرين فى خطبة وعظ حيث ادعى الشيخ الجيلانى فضله على سائر الا ولياء ومنهم الشيخ على بن الهيتى قد كان حاضراً فقام ووضع قدم الشيخ على عنقه فوق الكرسى وحناكل من حضر مجلسه اعناقهم .

والشيخ ابو صالح نصر قاضى القضاة يقول : سمعت ابا بكر عبدالرزاق وأعمامى ابا عبدالرحمن عبدالله عبدالوهاب و ابا اسحاق ابراهيم أولاد الشيخ عبدالقادر رحمهم الله فى أوقات متفرقة يقولون حضرنا المجلس الذى قال فيه والدنا رضى الله عنه (قدمى هذه على رقبة كل ولىّ الله ) وكان فيه نيف وخمسون شيخاً من أكابر مشائخ العراق وحنوا كلهم رقابهم والشيخ لؤلؤ الا رمينى يروى أن الشيخ عبدالقادر حينما قال : قدمى هذه على رقبة كل ولىّ الله . وضع له ثلاث مائة وثلاثة عشر وليّالله عزوجل رؤسهم فى جميع آفاق الأرض فى ذلك الوقت منهم بالحرمين الشريفين سبعة عشر رجلاً وبالعراق ستون رجلاً ، وبالعجم أربعون رجلاً ، وبالشام ثلاثون رجلاً وبمصر عشرون رجلاً و بالمغرب سبعة وعشرون رجلاً و بالسند ثلاثة وعشرون رجلاً و بالحبشة أحد عشر رجلاً و بسد يا جوج ومأجوج رجال و بوادى سرانديس سبعة رجال و بجبل قاف سبعة وأربعون رجلاً و بجزائر البحر المحيط أربعة وعشرون رجلاً رضى الله عنهم .

أما خلعة (القطب ) فقد ألبسه رسول الله ﷺ حكاه العلامة التاد فى وقال ايضاً ان أحد المشايخ رأى رسول الله ﷺ فى المنام فسأله عن قول الشيخ عبدالقادر (قدمى هذه على رقبة كل ولىّ الله ) فقال: صدق الشيخ عبدالقادر فكيف لا وهو القطب وانا أراعاه .

واطلع اولياء الله الصالحون على قول الشيخ الجيلانى هذا عن طريق الكسف فحبوا رقابهم . والشيخ الخواجه كيسودراز رحمه الله يقول : ان الشيخ الجيلانى لما قال (قدمى هذه على رقبة كل ولىّ الله ) كان شيخنا معين الدين الحشنى الأجميرى مشغولاً فى العبادة فى حبال حران ففحنى رقبته وقال: بل على رأسى وعينى . ففرح الشيخ الجيلانى وقال ان معين الدين من عباده

الدين سبق وفاق سائراً ولياء الله فسيكون سلطاناً لجميع الصالحين في الهند (زبدة الآثار).  
والشيخ أحمد السرهندي مجدد الالف الثاني يقول : نال الشيخ عبدالقادر الجيلاني رتبة  
(القطب) وما من ولي الله حاز على آية رتبة في الروحانية والمعرفة الا وهي بواسطة توجه  
الشيخ الجيلاني لأنه اختص بولاية على كرم الله وجهه.

والامام اليافعي يرى أن السلاسل للمتصوفين بأجمعها قد نالت حظاً وافراً من الشيخ الجيلاني.  
وجاء في كتب الصوفية أن الشيخ معين الدين مؤسس السلسلة الجشتية قدم بغداد وأقام  
بحضرة القادرية مدة واستفاد من توجهاته.

والشيخ شهاب الدين السهروردي وهو مؤسس السلسلة السهروردية اختار صحبة الشيخ  
عبدالقادر الجيلاني واستفاد منه بكثير. وكذلك الشيخ العارف بالله عبدالله البلخي اعترف بما  
نالت السلسلة النقشبندية من الشرف والبركة والتوجه من قبل الشيخ عبدالقادر الجيلاني وفي  
رواية أن الشيخ عبدالقادر الجيلاني خاطب جمعاً من الناس وأشار بيده الى بخارا قائلاً انى لأ  
جد شذى عاطرة من طرف بخارا وسيولد به رجل صالح بعد وفاتي بمائة وخمسين سنة يسمى  
بهاء الدين النقشبند و سينال نعمة بأن تمثل صورة الاسم الاعظم في قلبه بالتوجه القلبي من  
قبل ايتاي .

والروايات متضافرة على أن مشائخ جميع السلاسل الصوفية اعترفوا بفضل الشيخ عبدالقادر  
الجيلاني كما اعترفوا بفضل سلسلته على سائر السلاسل .

وحسب رأى الشيخ ميران شاه مير المراد بقوله (قدمى هذه على رقبة كل ولي الله) أن طريقه  
أعلى الطرق والقدم معناه هنا طريق التصوف و المعرفة . وحنو الرقاب من قبل سائر الاولياء  
كناية عن اعترافهم بفضل طريقه في السلوك و التصوف .

والشيخ جمال الدين أبو الوفاء يرى أن الشيخ عبدالقادر الجيلاني يفوق سائر الاولياء رتبة  
ويقول انه يرى على رأسه صنابق قد تجاوزت ذوائبها المشرق والمغرب .

كراماته :

والشيخ عبدالقادر الجيلاني كان حقاً ولياً لله بل كان رأسهم ورئيسهم وكان صاحب كرامات

كثيرة اعترف بها العلماء كأ مثال العلامة ابن تيمية ، ويقول شيخ الاسلام عزالدين بن عبدالسلام : ما وصلت اليها كرامات أحد بطريق التواتر مثل ما وصلت اليها كرامات سلطان الاولياء الشيخ عبدالقادر رضى الله عنه . وفي خزينة الأصفياء : انه قد ظهرت الكرامات الكثيرة والخوراق الجمّة على يد الشيخ الجيلانى منذ طفولته و انه فاق جميع الأوليا فى كثرة ظهورها ولا يدا نيه أحد فيها. والشيخ ابوالحسن على الندوى يقول بالنسبة الى كرامات الشيخ الجيلانى فى ترجمته : قد تضا فرت روايات كثيرة عن كراماته فى كتب التصوف ولكن كرامة الشيخ الجيلانى التى تستحق منا الاعتراف والتقدير هى احياءه القلوب الميتة فانه نفث روح الايمان فى النفوس البشرية وكان ذلك بسبب توجهات قلبه وتأثيرات لسانه فكأن الشيخ الجيلانى كان سحاباً أمطر على القلوب الميتة الجذبة فجرت منها ينا بيع الحكمة والمعارف الربانية.

من كراماته الكثيرة دفع الأ أمراض مثل الفالج والجذام وبراء الكمه والأبرص ، واخضرار النخل بعد اصفرارها، ووقف طغيان الماء وانقطاع المطر، واحضار الأثمار فى غير أوانها ، والاخبار المغيبات والا بانه بموت أحد ونصرته لمريديه حيثما كانوا، والتصرف فى نفوس الخلق ونفاذ الأ مرفى عالم الجن، والعلم بمخفيات عالم الملكوت ، وكشف الحقائق لعلم الجبروت ، وكشف القناع عن أسرار لاهوت ونحوها كثير قد جاء ذكرها فى كتب التصوف وكفى بنا ذكر احدى الكرامات التى رواها الشيخ التادنى قال : كانت أمه أم الخير وكان لها حظ وافر من الخير والصلاح نقل عنها انها كانت تقول : لما وضعت ابنى عبدالقادر كان لا يرضع ثديها فى نهار رمضان ، وغم على الناس هلال رمضان فأتونى و سأ لونى عنه فقلت لبيد ليل يلطم اليوم ثديا ثم اتضح أن ذلك اليوم كان من رمضان واشتهر ذلك سداد حبلان أنه ولد للأشراف ولد لا يرضع .

**مواعظه :**

أكثر مواعظه على موضوع التوحيد يؤكد فيها على تعلق العبد بربه والتمسك بالسريعة فانظر كيف يدعوا الى التوحيد الخالص :

" أنظر الى من ينظر اليك ، وأقبل على من أقبل عليك ، وأحب من يحبك ، واستحب من سعتوك



، وأعط يدك من يثبّتك من مسقطك ، ويخرجك من ظلمات جهلك، وينجيك من هلكتك.

وقال في مجلس وعظ:

أنت معتمد عليك وعلى الخلق ودنا ينرك ودرهمك وعلى بيعك وشرائك ، وعلى سلطان بلدك، كل من اعتمدت عليه فهو الهك ، وكل من خفته ورجوته فهو الهك ، كل من رأته في الضر والنفع ولم تر أنّ الحق عز وجل مجرى ذلك على يديه فهو الهك "

وكان الشيخ دائماً يوصى با تباع السنة ولزوم الشريعة ولم يكن غافلاً عن حقوق العباد وكان يوصى أولاده بالاضافة الى ذلك برعاية حقوق الناس فقال :

" أوصيك بتقوى الله وطاعته ولزوم ظاهر الشرع وسلامة الصدر وسخاء النفس وبشاشة الوجه وبذل الندى وحمل الأذى والفقر وحفظ حرّات المشائخ وحسن العشرة مع الأخوان و لنصيحة للأصاغر وترك الخصومة في الرفاق وملازمة الايثار ومجانبة الاتّخار

موقفه من التصوّف :

أما رأيه في التصوف فهو كالتّاي: " التصوف مبني على ثمان خصال:-

السخاء لا براهيم والرضاء لاسحاق، والصبر لا يوب والاشارة لذكريا والغربة ليحيى

ولبس الصوف لموسى والسياحة لعيسى والغفر لمحمد صلى الله عليه وسلم-

والرهبانية على الاطلاق يرفضها الشيخ ويؤكّد على الأينسى أحد نصيبه من الدنيا-

فيقول:- لا تاكل قسمك من الدنيا وهي قاعدة وانت قائم ويمتاز الشيخ بالحكمة يدعوا بها

والامر الى الخير و" كان له سمت حسن و صمت عن غير الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر

للخلفاء والوزراء والسلاطين والقضاة والخاصة والعامّة يصدعهم بذلك على رؤوس الأشهاد

ورؤس المنابر وفي المحافل وينكر على من يولى الظلمة ولا يأخذه في الله لومة لائم-

وكان يرى أنّ الولاية لا يستحقها الا من كان جامعاً لاثنتي عشرة خصلة وهي : خصلتان من الله

وخصلتان من النبي صلى الله عليه وسلم و خصلتان من أبي ابكر رضى الله عنه و خصلتان

من عمر رضى الله عنه و خصلتان من عثمان رضى الله عنه و خصلتان من على رضى الله عنه

- فأما اللتان من الله تعالى فأن يكون ستارا غفارا، أما اللتان من النبي صلى الله عليه وسلم

فأن يكون شقيقاً رفيقاً، وأما اللتان من أبى بكر رضى الله عنه فأن يكون صادقاً متصدقاً وأما اللتان من عمر رضى الله عنه فأن يكون أماراناهياً، وأما اللتان من عثمان رضى الله عنه فأن يكون مطعماً للطعام مصلياً بالليل والناس نيام، وأما اللتان من على رضى الله عنه فأن يكون عالماً شجاعاً-

مؤلفاته:

غنيته الطالبين ، فتوح الغيب، الفتح الربانى، مكتوبات غوثيه، جلاء الخواطر فى الباطن والظاهر، دعائى فتح البصائر، بشائر الخيرات تحفة المتقين و سبيل العارفين، حزب الرجاء والانتها، الكبريت الاحمر فى الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم، المواهب الرحمانية وفاته:

توفى الشيخ الجيلانى ليلة احدى عشرة من ربيع الآخر سنة احدى وستين و خمسمائة. و قبره فى بغداد يزار والسلطان سليمان لما جاء الى بغداد بنى عليه قبة شاهقة عرس الشيخ الجيلانى ومجلس ليلة احدى عشرة:

ولدى المتصوفين وأهل الطريقة أهمية كبرى للأعراس والأيام التى توفى فيها اولياء الله الصالحون - فبمناسبة يوم توفى فيه الشيخ الجيلانى يعقد مجلس يقرأ فيه الحاضرون القرآن ، ويذكرون الله ويدعون له ولهم لمغفرة الذنوب و رفع الدرجات و تسمى هذه الليلة ليلة مباركة لاحدى عشرة " والجمهور من أهل السنة والجماعة و منتسبو الطريقة القادرية خاصة وسائر سلاسل التصوف عامة ما زالوا يعقدون هذه المجالس كل شهر منذ القرون الماضية - وعلى الأخص قد كان يعقد مجلس الذكر والدعوات فى رحاب الخانقاه القادرية ببغداد ليلة احدى عشرة بمناسبة ذكرى للشيخ الجيلانى وقد استمر هذا العمل منذ السنوات العديدة من اهداء الأحياء ثواب اعمالهم للأموات فجازر فهذا ينتفع به الموتى و لقد استحسنت الله سبحانه وتعالى استغفار الأحياء لموتاهم بقوله (( الذين يقولون ربنا اغفر لنا ولأخواننا الذين سبقونا بالايمان ))

والامام أبو حنيفة والامام أحمد والجمهور من السلف يرون أن ثواب أعمال الأحياء يصل الى

الميت، والشيخ عبدالعزيز الدهلوى يصرح أن قراءة الفاتحة واهداء ثوابها لأرواح الموتى جائز - وكذلك الشيخ محمد اسماعيل الدهلوى يقول فى كتابه (صراط مستقيم) مانصه: ايصال الثواب ليس بطريق اطعام الطعام فقط بل كذلك يجوز أن يقرء واحد سورتي الفاتحة والاخلاص وأن يجعل ثوابهما للموتى -

ولما كان عقد مجالس الذكر وقراءة القرآن مما استحسنته العلماء واجازوا اهداء ثوابهما لأرواح الصالحين، فكان الشيخ الجيلانى أحق وأولى لأنه أفضلهم رتبة وأكثرهم تربية للسالكين - فلذلك منذ زمان عنى المسلمون المنتسبون الى سلاسل الطريقة بعقد مثل هذه المجالس والشيخ عبدالحق الدهلوى يقول: اننا وجدنا العارف بالله الشيخ عبدالوهاب القادري - قدس سره - كان يولى غاية الاهتمام بيوم اى عرس للشيخ عبدالقادر الجيلانى وكذلك

الشيخ أمان الفانى فتى رحمه الله من المتصوفين البارزين، كان يهتم بعقد عرس الشيخ الجيلانى فى ربيع الثانى من كل سنة - والشيخ عبدالعزيز المحدث الدهلوى يقول: ان مجلسا كان يعقد بليلة احدى عشرة كل شهر بالخانقاه القادرية فى بغداد وكانت السلاطين والأمراء يحضرون مقبرة الشيخ، فكانت ختمة القران بعد صلوة العصر وكانت تنشد العقائد فى مدح الشيخ والخطيب كان يسلط ضوءاً على أحوال الشيخ والمجلس كان ينتهى الى صلوة المغرب، وكان يحضر المجلس شيخ الحضرة القادرية وبعد الصلوة كانوا يتذكرون الله جمعاً، وبعد الفراغ كان يؤتى بالطعام فكانت تقرأ عليه الفاتحة ثم كان يوزع ومعه شئ من الحلوة، فكانوا ينصرفون الى بيوتهم بعد صلوة العشاء -"

وعرس الشيخ الجيلانى يمتاز بأنه يهتم به كل شهر، أما أعراس الآخرين فلا تعقد إلا مرة فى السنة - وقد وجد عمل علماء المذاهب المختلفة بمناسبة يوم توفى فيه الشيخ الجيلانى من انفاق الأموال، واطعام انواع من الأطعمة والحلاوات نذراً أو صدقة - اعتراف العلامة ابن تيميه له:

وقد اعترف جمع كبير من العلماء بفضله وجلالة علمه ورياسته فى المعرفة نحو شيخ الاسلام ابن تيميه رغم اختلافه عن المتصوفين و انكاره على بدعاتهم - "كان العلامة بن تيمية يرسل

من دمشق ندوراً واعانات للحضرة الكيلانية لأجل الدرس والتدريس واطعام الطعام، وذلك في أواخر ربيع الأول، وكانت تلك القافلة تحتوى على ثلاثين بعيراً-

وقد اختلفت العلماء في مجلس بليلة احدى عشرة من كل شهر، فرأى البعض ان الشيخ الجيلاني بدأ به أولاً، وعند البعض مجلس هذا اليوم جعله منتسبوه ومريدوه عرساً له كل شهر، واليك رأى الامام الياقنى ما معناه ان الشيخ الجيلاني كان يعقد عرساً للنبي صلى الله عليه وسلم بليلة احدى عشرة لختمة القرآن واهداء ثوابها الى النبي صلى الله عليه وسلم فتابعت الأمة هذا العمل واشتهر على السنة العوام " ليلة احدى عشرة للشيخ عبدالقادر الجيلاني" -

والعلامة محمد بن العلامة الشيخ جيون يقول مفتخراً: ان اعراس الشيوخ تعقد مرة في السنة ولكن عرس الشيخ يمتاز في أنه يهتم به كل شهر-

أولاده:

الشيخ عبدالوهاب، الشيخ عيسى، الشيخ ابوبكر عبدالعزيز، الشيخ عبدالجبار، الشيخ عبدالرزاق حلبى، الشيخ ابراهيم، الشيخ محمد، الشيخ عبدالله، الشيخ يحيى، الشيخ موسى -

## سيدنا الشيخ عبد الرزاق

هو ابو بكر عبدالرزاق بن ابي محمد عبدالقادر المحدث ، كان حنبلي المذهب ، ولد في بغداد سنة ٥٢٨ هـ في راوية أنه ولد في سنة ٥٥٣ هـ ، انه تفقه على والده وسمع منه ومن ابي الحسن بن ضرما وغيرهما وحدث وأملى وخرّج ودرس وأفتى وناظر و تخرج به غير واحد وكان حريصاً على جمع الكتب في الحديث وسمع الحديث من ابي الحسن محمد بن الصائغ والقاضي ابي الفضل محمد الا رموي و ابي القاسم سعيد بن البناء و ابي الفضل محمد بن ناصر الحافظ ، و ابي بكر محمد ابن الزاغواني و ابي المظفر محمد الهاشمي و ابي المعافى احمد بن علي بن السمين و ابي الفتح محمد بن البطر.

كانت له معرفة بالمذهب ولكن معرفته بالحديث غطت معرفته بالفقه. ويقال له الحلبي نسبة الى حلبة محلة بشرقي بغداد. وقال أبو شامة في تاريخه " كان زاهداً عابداً ثقةً مقتنعاً باليسير " - وابن كثير يصفه " بأنه كان زاهداً عابداً ثقةً ورعاً وكان من خيرة أولاد الشيخ عبدالقادر الجيلاني ولم يتقلد إلا مارة لأنه كان قليل الحظ من الدنيا وكثير الرغبة إلى الآخرة سمع جمعاً من المحدثين كذلك وسمع عنه جمع كبير " روى عنه أبو عبدالله الديلمي وابن النجار والضياء المقدسي والنجيب عبداللطيف والتقى البلدانى وطائفة وأجاز للشيخ شمس الدين عبدالرحمن والكمال عبدالرحيم وأحمد ابن شيبان وخديجة بنت الشهاب بن راجح واسماعيل العسقلاني. وكان الشيخ عبدالرزاق حافظاً متقناً ثقة صدوقاً حسن المعرفة بالحديث فقيهاً على مذهب الامام احمد بن حنبل بالعراق ورعاً متديناً كثيراً لعبادة منقطعاً في منزله عن الناس لا يخرج الا في الجمعات محباً للرواية مكرماً للطلاب سخياً بالفائدة. وكان خشن العيش صابراً على فقره عزيز النفس عفيفاً على منهاج السلف. وكانت له يد طولى في الفقه والحديث وكان مفتياً فقيهاً ماهراً في علم الكلام وجامعاً لمزايا أخرى وبالاضافة الى ذلك كان راغباً الى التدريس فاستفاد منه خلق كثير. ويقول ابن رجب انه مكث ثلاثين سنة لا يرفع رأسه الى السماء حياء من الله عز وجل. من مؤلفاته جلا الخواطر ، توفي ببغداد ليلة السبت سادس شوال سنة ثلاث وستمائة ودفن

بباب حرب من بغداد بجوار قبر الامام احمد بن حنبل وقال ابن النجار انه لما توفي نودي بالصلاة عليه من الغد في محال بغداد فجاءت له خلق كثير وأخرجت جنازته الى المصلى بظاهر البلد فصلى عليه هناك وحمل على رؤس الرجال الى جامع الرصافة فصلى عليه به .... ثم حمل الى مقبرة احمد فصلى عليه هناك ودفن وكان يوماً مشهوداً.

وكانت له خمسة بنين وابنتين واسماؤهم كمايلي :

قاضي القضاة الشيخ أبو نصر صالح ، الشيخ أبو القاسم عبدالرحيم ، الشيخ أبو محمد اسماعيل ، الشيخ أبو المحاسن فضل الله الشيخ جمال الله حيات المير ، السيدة سعادة والسيدة أم محمد عائشة .

### السيد الشيخ أبو صالح نصر بن عبدالرزاق

هو عماد الدين أبو صالح نصر بن عبدالرزاق ولد ليلة السبت رابع عشر شهر ربيع الآخر سنة ٥٦٤ هـ. وأمه أم الكريم تاج النساء بنت فضائل التركيني كان لها علم بالحديث كما كانت هي ذات خير وصلاح. وتوفي ببغداد ليلة الأحد سادس عشر شوال سنة ٦٣٣ هـ. ودفن بجوار مقبرة الامام احمد. وفي رواية انه توفي في سابع وعشرين رجب سنة ٦٢٣ هـ وكان عمره حينئذ تسعين سنة .

درس على والده أولاً ثم تفقه على عمه عبدالوهاب وسمع عنه الحديث . وكانت له يد طولى في الافتاء والمناظرة وكان شريف النفس ، صائب الفكر ، فقيهاً ، ظريفاً متواضعاً ولد يكن يحاف احداً . وتولى رتبة قاضي القضاة بمدينة السلام وكان يفتى على مذهب الامام احمد بن

حنبل وكانت توليته للقضاء في سنة ٦٢٢ هـ من الامام الظاهر بأمر الله وقرأ في الحطب اسنه في جوامع مدينة السلام الثلاثة ، كان له حظ وافر من الامر بالمعروف والنهي

عن المنكر . وكان يملئ الحديث في مجلسه ويكتب الناس عنه ، واذا خرج يوم الجمعة الى الجامع كان يخرج ماشياً وكانت الشهود تكتب في مجلس حكمه من دواته بآدنه ولد تغير الولاية عن اخلاقه واستمر قاضياً مدة حياة الخليفة الظاهر سارياً على سيرته التي عرفت منه قبل الولاية ، وتولى القضاء اربعة أشهر فقط أيام الخليفة المستنصر بالله الذي عزله في الثالث والعشرين من

ذى قعد سنة ٦٢٣ هـ بايع اياه عبدالرزاق فى الطريقة القادرية.

وابن رجب يقول فى ترجمته : الفقيه المناظر المحدث الزاهد الواعظ قاضى القضاء شيخ الوقت عماد الدين، وانه تولى مدرسة جده الشيخ عبدالقادر الجيلانى. وكان يفتى ولم يكن يخاف احداً ولم يكن يترابط بالضالين المفسدين ووبح الخليفة اذاما اخطأ ، وكان قلماً يعتنى بمقربى السلطان وهناك قصة مشهورة حكاها مؤلف قلائد الجواهر قال الشيخ أبو صالح نصر : كنت فى دار الوزير العثمى اكتب خطى على الاجازات الناصرية فبينما انا فى الدار وهناك محمد بن منحب الرزاز المحدث وابن زهير العدل وابن المروزى اذدخل رجل عليه ثياب حسنة وله هيئة فسلم ووثب الجماعة اء لى خدمته ووافقهم ظننت أنه من بعض الفقهاء فسألت عنه فقالوا ابن كرم اليهودى عامل دارالضرب وكانت له منزلة وحرمة وكان قدمضى وقعد فى صفة مقابلنا فقلت له قم الى هنا فجاء ووقف بين يدى فقلت له : ويلك حين دخلت توهمت أنك فقيه من فقهاء الاسلام فقممت لك اكراماً لذلك. ولست ويلك عندى بهذه الصفة ثم كررت ذلك عليه مراراً وهو قائم يقول : يخفظك الله ، يبيحك ، ثم قلت له : اخساً هناك بعيداً عنا فذهب وقال الشيخ : كان لى رسم فى رجب من الصدقة الناصرية آخذه من البدرية فاتفق

فى بعض السنين وكنت قد مضيت الى زيارة قبر الامام أحمد ، فلما عدت من الزيارة وجدت الناس أخذوا رسومهم وانفصلوا وقيل لى ان رسمك عند ابن توما النصرانى قد رفع اليه فامض اليه وخذ منه فقلت والله لا أمضى اليه ولا أطلب رزقى من كافر وعدت الى بيتى متكلاً على الله سبحانه وكنت أنشد لنفسى بعض الأبيات ولم يزل ذلك الرسم عند النصرانى لا اتعرض لطلبه ولا ينفذه الى الى أن قتل لعنه الله .

وبعد أن ولى الخلافة الظاهر ابن الناصر وكان من خيار الخلفاء وأحسنهم سيرة وكان مثل عمر بن عبدالعزيز فقلد أبا صالح هذا القضاء بجميع مملكته ولكنه لم يقبل الا بشرط ان يورث ذوى الأرحام ، فقال له الخليفة : أعط كل ذى حق حقه ، ثم ردّ الخليفة اليه النظر فى جميع الوقوف العامة ووقوف المدارس الحنفية وجامع السلطان وابن المطلب حتى النظامية فكان يولى ويعزل. وكان فى أيام ولايته يؤذن ببابه فى مجلس الحكم ويصلى بالجماعة ويلبس القطن وكان متحريراً فى القضاء قوى النفس فى الحق وسار سيرة السلف ولما عزله المستنصر أنشد

حمدت الله عز وجل لما  
وللمستنصر المنصور أشكر  
قضى لي بالخلاص من القضاء  
وأدعو فوق معتاد الدعاء

ويقول ابن رجب : لا أعلم احداً من أصحابنا دعى بقاضى القضاة وقد صنف فى الفقه كتاباً سماه ارشاد المبتدئين، تفقه عليه جماعة وانتفعوا به وفيه يقول الصرصرى فى قصيدته اللامية :

وفى عصرنا قد كان فى الفقه قدوة  
ومن انشاده لنفسه :

أبو صالح نصر لكل مؤمل

انا فى القبر مفرد ورهين  
قد أنحت الركاب عند كريم

غارم مفلس على ديون

عنت مثلى على الكريم يهون-

من أولاده أبو موسى يحيى وأبو نصر محمد . وفى زبدة المواليد انه ولد له ابن سماه أحمد . ولكنه يهمننا هناك ابنه أبو نصر محمد فنأتى بترجمة

### السيد الشيخ أبو نصر محمد بن أبي صالح نصر

انه ولد ببغداد ودرس على أبيه وسمعه ومن الحسن بن على بن المرتضى العلوى وأبى اسحق يوسف بن محمد بن الفضل الأرموى ، وكان عالماً ورعاً زاهداً يدرس بمدرسة جده ويلازمه الا شتغال بالعلم الى أن توفى . وكان محدثاً مدرساً فقيهاً كبيراً ولى القضاء والافتاء بالعراق بدار الخلافة ولكنه جلس فى مجلس الحكم مجلساً واحداً ثم عزل لنفسه ونهض الى مدرسته بدار الأزج ولم يعد الى ذلك تنزهاً عن القضاء وتورعاً ، وحدث وسمع منه الحافظ الدمياطى . وكان يشبهه جد أبيه الشيخ عبدالقادر الجيلانى ، توفى فى ليلة الاثنين ثانى عشر شوال سنة 757 هـ ودفن الى جانب جده الشيخ عبدالقادر بمدرسته .

ولده ثلاثة بنين وهم الشيخ عبدالقادر الثانى ، الشيخ عبدالله ، والشيخ احمد ، وفى عصر الكتب كان له ولداً اخر سماه عليا . ومن أولاده الشيخ ظهير الدين أبو السعود الذى نواصل به السلسلة القادرية الرزاقية فالىك ترجمته .

السيد الشيخ ظهير الدين أبو السعود أحمد



انه ولد في بغداد كان فصيحا يخطب بمسجد المدرسة لجدّه أيام الجمع ويدرس بها وقال الشريف عزا لدين الحسيني : انه كان اماماً واعظاً فاضلاً وقد سمع الحديث فُقد في يوم الثلاثاء سابع وعشرين من شهر ربيع الآ خر سنة ٦٨١ هـ ووجد مقتولاً في بئر رحمة الله عليه. وكان له ولداً سمى سيف الدين يحيى -

### السيد الشيخ سيف الدين يحيى

كان صالحاً عابداً وجيهاً ، غادر بغداد واستوطن حماة وكانت وفاته بها في سنة ٨٣٤ هـ وله أبيات نظمها على ما وجد عليه من فقدان أبيه الشيخ ظهير الدين أبي السعود -  
بد افسبنا الليل أطلع فجره وما ذاك الا نوره حين أسفرا  
وادخلنا من ذلك الحسن هيبة وغيبنا عنا فلم ندر ماجرى  
وقبره على نهر عاصي -

### السيد شيخ شمس الدين محمد

هو ابن الشيخ سيف الدين يحيى الذي سبقت ترجمته كان شيخاً كبيراً عالماً فاضلاً سمع منه جماعة من بيت المقدس لا يعرف تاريخ ولادته بالضبط ولا تاريخ وفاته . ولده ابنان الشيخ عبدالقادر والشيخ علاء الدين علي الجيلاني . أما أول فلم يكن له ولد ، وأما الآخر فأنجب ثلاثة بنين واسماء هم كما يلي : الشيخ بدر الدين حسن ، الشيخ شمس الدين محمد ، الشيخ نور الدين حسين -

### السيد الشيخ علاء الدين علي

هو ابن الشيخ شمس الدين محمد ، وكانت له ثلاثة بنين وهم السيد شمس الدين ، ابو عبدالله محمد والسيد بدر الدين حسن والسيد نورا لدين حسين - ومن أولاده الأ سباط السيد احمد أبو العباس والسيد شمس الدين محمد ، وكذلك من أولاد أولاده السيد عبدالباسط والسيد أبو النجا اللذين اشتهرا فيما بعد. توفيا ودفنا بحماة والسيد عبدالرزاق بن السيد بدر الدين كان من السادة للسلسلة القادريه توفى ودفن بحماة.  
والشيخ علاء الدين علي الذي نحن بصدده ذكره هنا توفى في رابع وعشرين جمادى الأخرى

سنة ٧٩٣ هـ بمصر ودفن بالقاهرة.

### السيد الشيخ نور الدين حسين

هو ابن الشيخ علاء الدين على ، كان عالماً فاضلاً توفي بحماة ودفن بها كان له ولد اسمه محيي الدين.

### السيد شيخ محيي الدين يحيى

هو ابن الشيخ نور الدين حسين كان عين السادة المشايخ القادرية بحماة وبلاد الشام معظماً عندا لخاص والعام ذا ثروة مع تواضع وكيس محباً لاهل العلم كريم الشمائل حسن الخلق قد جاوز الثمانين سنة، قبره بحماة. وكان له ابن سماه شرف الدين قاسم

### السيد شرف الدين قاسم

هو ابن الشيخ محيي الدين يحيى كان شيخ السادة القادرية بحماة وكانت له مكانة سامية في بلاد الشام وغيرها وقد انتهت اليه تربية المريدين وكان كثير الصدقة والاحسان ولم يكن يفتر عن تلاوة القرآن وكانت كلمته مسموعة عند الخاص والعام ويقول العلامة محمد بن يحيى التادفي: وقد اجتمعت به وقد جاوز الخمسين سنة. أما اولاده فكما يلي:

الشيخ شهاب الدين احمد، الشيخ شمس الدين محمد ، الشيخ عبدالقادر ، الشيخ أبو بركات والشيخ أبو الوفا محمد.

### السيد الشيخ شهاب الدين أحمد

هو ابن الشيخ شرف الدين قاسم، كان كريم النفس ويقول محمد بن يحيى التادفي انه اجتمع به توفي بحماة ، وترجمته بالتفصيل لا توجد في أى كتاب وكان له ابن سمي على الهاشمي وسكن كان اسمها صاحبة .....

### السيد شيخ علاء الدين على الهاشمي

هو ابن الشيخ شهاب الدين ، من اولاده السيد مجلى والسيدة نزهة والشيخ حلال الدين والشيخ احمد والشيخ محمد حسين والشيخ يحيى . درس القرآن والحديث والقرآن وتفقه

## السيد محمد حسين شاه

هو محمد حسين شاه بن علاء الدين على الهاشمي ، ولد بحماة وعاش وبرع في العلم والمعرفة وسعى في نشر السلسلة القادرية ، توفي ودفن في حماة ، وكان من أولاده السيد على شاه انحدر منه نسبه

## السيد على شاه الجيلاني

هو ابن محمد حسين ، كان عابداً زاهداً عالماً بالقرآن والسنة بارعاً في الفقه قادراً على استنباط الاحكام في أسرع وقت، توفي ودفن على شاطئ نهر "عاصي" واشتهر من أولاده "نادعلى" جرى منه نسبه

## السيد ناد على شاه الجيلاني

هو ناد على بن على ، درس الفقه على أبيه واكتسب العلم عن علماء عصره وقد حظى علماً وافراً من المعرفة واجتهد داعياً مبلغاً واتخذ السفر وسيلة لنشر دعوة الاسلام وأخرج الناس من ظلمات الضلالة الى نور الهداية وكان دائماً يوصي المسلمين بالآخوة والمودة . ومن أولاده السيد كريم شاه الجيلاني الذي تولى مشيخة خانقاه القادرية

## السيد كريم شاه الجيلاني

كان من أشهر العلماء في زمانه سافر الى أقصى البلاد لنشر دعوة الاسلام ، وكانت له رغبة في التدريس فاتخذ طريق الوعظ بالناس وحاول اصلاح ما طرأ على الأمة من الفساد الخلقى ، وكان يحب الخلق ولم يكن يؤذي احداً ، من خصائصه الحب الشديد لجده الكريم الشيخ عبدالقادر الجيلاني ، كانت الاكابر والا عاظم من العلماء والامراء يشهدون حضرته وكانوا يسعدون بزيارته ، وعدد مريديه ومنتسبيه كثير توفي بحماة ودفن بمقابر الأسرة الكيلانية

## السيد بدرالدين حيدر شاه منور الجيلاني

هو ابن كريم شاه الجيلاني ، درس بالحماة وبرع في العلوم ثم اشتغل بالتدريس ، وكان كثير الرحلات لدعوة المسلمين الى الخير والصلاح وله دور فعال في انتشار السلسلة القادرية كان

يو اظب على أوراڤ الطرلقة و ؤوفى بءماة و ؤفن بءوار الشاطئى لنهر عاصى.

## السىء عفىء الءىن ءسفن شاه الءىلانى

هوا بن السىء ءىءر شاه منور الءىلانى؁ و لء فى سنة ١٢٦٤هـ بءماة و لقب "ءموى" لنسبته الى ءماة. ءءلمء على أبفه ءم اءمل ؤراساته على علماء عصره و كان فىما بعء ؤائما فىءر فى اصلاء الأمة؁ كانت ءماة و ؤءئءك مرءز الأءب و المعرفة؁ و كان ءرىصاً على انقاء البشرىة من الضلالة الفكرىة و الا نءلال الخلقى؁ ءرك موطنه ءماة و اءءه نءو بىشاور شبه القاءة الهنءىة و ءءمل مشقة السفر الطوىل راكبا على الابل و ءىءما مر من بلاء مصر و سورىا؁ و العراق و فارس و الهنء. ؤعا الناس الى ءءق فاعءنق أهلها الا سلام أو ءابوا على ىءفه ءءى أن وصل الى بشاور و اسءوطن بها و اسءءغل بءربىة النفوس و عمل الاصلاء . كان عالماً مءءءا فىءها و ءطىباً. وله ءءاب "مفءاء العارففن" ؁ عءء صفءاه الف و ءمسة مائة؁ انه قسم هءا الءءاب على ءلاءة اءزاء . أما الءزاء لاول فهو على ءوءىء؁ و ءءانى منها على الرسالة و عقائء الاسلام؁ و ءءالء فى ءءصوف الاسلامى . و اللغة ءى اءءءها المؤلف للءعبفر هى مزء بىن لغءى الفارسىة و البشءوىة و نسخة ءطة منه موجودة فى ءاناءء الفوئىه " سءره شرف" من منطفة ؤبره اسماعىل ءان. و المؤلف الشىء عفىء الءىن ؤء اءرء شءرة نسبفه فى نفس الءءاب و المؤلف هونا سءه و كان ءىء الءط ءءل علىه هءه النسءة. و فى الءءاب نوع من ءءقءء لغلبه البشءوىة على الفارسىة؁ رءم هءه الصعوبة ؤء قام و اءء من العلماء بءرءءه بالأرءىة. و السىء عفىء

الءىن فىقول . ان هءا الاءءاب بقرأءه الءاهل فىصفر عالماً و المفلس

ءنىاً و المضطرب مطمئناً؁ اذا قرء هء طالب المولى لاىءفى علىه شىءى و من عمل به وصل الى المطلوب بالسهوة و ءمل فى الطرلقة .

ءءاب " مفءاء العارففن" له شأن عظمى اءرء فىه أ وراءاً و أءعىة منها" ىارب ءءاء ءسبءء الكرفم و بأ ءلاقه الكرفمة اءءب ؤرئى فى الطائعىن لك و اءفظهم من عءسك و فءرك الف سءه .

والسيد عفيف الدين اشتغل بعمل الدعوة طيلة حياته في بيشاور وله جهود كبيرة في نشر الطريقة القادرية، وتوفي في سنة ١٣٣٥ هـ ودفن خارج محلة يكه توت، شاد باغ كالونى في بيشاور. وله ابنان : السيد گل بادشاه والسيد عبد الله الذى عرف " سيد بادشاه" فيما بعد. أما السيد بادشاه وكان وليا لله توفي وكان عز وفأ لم يتزوج والسيد گل بادشاه انحدر منه نسب الشيخ عفيف الدين فيما بعد وانتقلت اليه مشيخة السلسلة القادرية الرازاقية. فنأتى بترجمة على سبيل الالجمال.

### السيد عبدالله المعروف سيد بادشاه

كان اسمه عبدالله واشتهر فيما بعد باسم " سيد بادشاه" ولد بيوم الأحد السابع وعشرين من ذى الحجة سنة ١٣٠٢ هـ ظهراً درس على أبيه أولاً ثم تفقه وتعلمذ في التفسير والحديث وسائر علوم الشريعة على أيدي أجلة من الأساتذة وكان حسن الصورة والسلوك متصفاً بالذكاء والفراسة عابداً زهداً وكان يمتاز بالتقوى والقناعة، وكان يد اوم على العبادة كان يستر وجهه حياء ولم يكن يخرج من بيته الا قليلاً . كان عفيف النفس وغضيب البصر عن المحرمات، والسيد عبدالله قام بنصرة جمعية المسلمين (مسلم ليغ) في تأسيس دولة باكستان ، أمر الشيخ مريديه بأن يقوموا جميعاً في نصرة جمعية المسلمين كما أوصى أقاربه لحماية القائد الاعظم وجمعية المسلمين في موقفهم تجاه استقلال دولة اسلامية، وحثهم على ان ينسلكوا بالجمعية وخاصة آغا سيد لال بادشاه البخارى وهو قريبه وأخوه قبل عضوية

الجمعية ولما وصل القائد الاعظم في بيشاور فكان آغا السيد لال شاه البخارى قدم ترحيباً للقائد استقبله واستضافه، والقائد الاعظم رافقه آغا لال شاه البخارى وجاء به في حضرة الشيخ عفيف الدين في بيته والشيخ دعا له بالخير. ويقول أحد الكتاب : جولة القائد الاعظم هذه وزيارته ببشاور كانت تلبية لدعوة الشيخ عفيف الدين رغم ان القائد الاعظم قد كان يتمنى أن يزور منطقة بيشاور ولكن لم يسوغ له الظروف من قبل واعضاء جمعية الخلافة بيشاور أخبروا بعض الزعماء ومنهم مولا نا شوكت على خان بأن الظروف لا تسمح بزيارة القائد لبشاور ولكن رغم ذلك أحد اعضاء الجمعية وهو بير بخش خان استدعى القائد لزيارة

بيشاور فقبل القائد دعوته ، وبينما كان بير بخش خان المحامى هذا دعا القائد الى بيشاور ليزورها. وهناك كاتب آخر يقول: لما اراد القائد السفراء لى لندن للحضور فى مؤتمر المنضدة المستديرة أحد اعضاء الجمعية وهو بير بخش خان استدعى القائد لزيارة بيشاور فقبل القائد دعوته، وبينما كان بير بخش خان المحامى هذا مع حزب جمعية المسلمين الذى كان يقوده آغا سيد لال بادشاه ومما لا شك فيه انه كان تحت اشراف السيد عفيف الدين لما نشاء بينهما النزاع بالنسبة الى قضية تكوين البلدية، أما الحزب الاول فكان برياسة آغا سيد لال بادشاه، والحزب الثانى كان يرأسه سردار عبدالرب نشتر - وحزب نشتر كان يظن أن بير بخش خان وأنصاره يريدون استغلال زيارة القائد وشخصيته فى حقهم بمناسبة الانتخاب فى اقليم سرحد، فلذلك سردار عبدالرب نشتر وأنصاره أتوا " كيمبل پور " واستقبلوا القائد ورحبوه بينما الآخرون حضروا محطة بيشاور فحيوا قائد هم تحية الاستقبال وجدير بالذكر أن مجلساً لاستقبال القائد عند زيارته لاقليم سرحد كان مكوناً على آغا سيد لال باد شاه رئيساً وبير بخش المحامى أميناً، وكان صباح الثامن عشر اكتوبر ١٩٣٦ء اذ قدم القائد الاعظم محطة بيشاور وقد كان لابسا ملابس فرنجية واستقبله

اركان الجمعية واشراف البلد على رصيف المحطة تحت قيادة آغا سيد لال باد شاه وركب القائد فى سيارة حتى ان وصل يكة توت وقد كان يمر باسواق وشوارع وجمع غفير من الناس كان يتبعه - السيد الاقبال شاه البخارى ابن سيد آغا لال بادشاه المحامى قد شهد هذا التجمع يقول: ان الناس كانوا افرحين بقدوم القائد وكانوا يهتفون سروراً ايتهاجياً - ويات القائد حيث بنيت المدرسة فيما بعد فى محله يكة توت، ومجلس الخلافة كان مسئولاً عن اقامة القائد والطعام / والعشاء - هنالك لقي السيد بادشاه بالقائد الاعظم ، عقد اجتماع عظيم سهر سبعة وعشرون اكتوبر سنة ١٩٣٦ء فى الحديقة الملكية بيشاور - وهذا كان اول اجتماع فى القلم سرحد القى به القائد خطاباً بينما الكانفرنس كانت لها شهرة وصيت فى تلك البلاد والذى اعجبنا هو أن آغا سيدلال بادشاه البخارى وهو من دوى القرارة للسيد بادشاه قد كان يرأس الجلسة هذه وبالإضافة الى ذلك انه وجه جهوده الجبارة لدعم موقف الجمعية (سلسلة لبع) بأقليم سرحد تلبية لرغبة السيد بادشاه - والسيد لال بادشاه بخارى الذى كان اول رئيس

للجمعية (مسلم ليغ) بأقليم سرحد كان ينتسب الى احدى الأسر الكيلانية الراجانية في پٹنه (الهند) برياسة الشيخ السيد سليمان پهلوارى، وكما كان الشيخ السيد سليمان يهتم "بالمولد النبوى" فى ربيع الاول كل سنة هكذا السيد لال بادشاه تابع هذا العمل فكان يهتم بمجالس المولد النبوى فى اقليم سرحد قراها ومدنها، والاهتمام بالمولد النبوى والسيرة النبويه واصلها السيد ظفر على شاه بعد أبيه سيد لال بادشاه حتى وقتنا الحاضر. وانما أردنا الطالة الكلام لتدل على أن جهود السيد لال بادشاه ودعمه لموقف القائد الاعظم والجمعية (مسلم ليغ) انما كان كلها استجابة لرغبة الشيخ السيد بادشاه الذى نحن بصدد ذكره وكان الشيخ يحب الخلوة والا ستفراغ للعبادة فلذلك لم يعتن بامور السياسة مباشراً ولكن دعم موقف الجمعية (مسلم ليغ) وحركة لانشاء باكستان كدولة مستقلة للمسلمين فى الهند وكأنه رأى على وجه البصيرة ان استقلال باكستان لا بد منها فحث مرديه ومنتسبيه على توجيه جهودهم المكثفة لدعم قضية الجمعية (مسلم ليغ) فعلى هذا النحو انه قام بواجبه من ناحيتى السياسة (حركة انشاء باكستان) واصلاح الأمة جمعاً.

توفى الشيخ سيد بادشاه فى عشرين صفر سنة ١٣٩١هـ / الخامس وعشرون ابريل ١٩٧٠م. وحسب وصيته دفن بسدره شريف وهى قرية على بعد ثلاثين كلو ميتر بشارع بنور من ديره اسماعيل خان. أولاً دفن فى يكة توت بجوار قبر أبيه ولكن قبره فتح وكشف بعد أربع سنوات وكان ذلك فى احد عشر رجب سنة ١٣٩٦هـ ..... عاشر يوليو ١٩٧٦م بعد صلوة العصر اذ تقدمت أسرة السادات لكشف التابوت واخر اجه من القبر فادهش كل ناظر لما وجد جسد الشيخ عاطراً لا يرى عليه أثر البلاء. حتى الازهار المبتوثة على الكفن بقيت هى نضرة خضرة واللحية تتقاطر بالماء، ومازال أهل بيشاور يزورون الجسد يوماً وليلة، ومن الناس من كان يحمد الله ويكبره لما أفاض الله سبحانه وتعالى من فضله وكرمه على هذا العبد الصالح ومنهم من أخذته الحيرة ولم يستطع توجيه هذا المنظر عقلاً. ولكن الله قادر بذلك فيفعل ما يشاء فيحفظ مقربيه أجسادهم من البلاء والفناء وانما الموت بالنسبة الى هؤلاء الصالحين هو النقل المحض من عالم الدنيا الى عالم الآخرة والأرض لا تأكل أجسادهم بل إنهم يرزقون فى قبورهم ويحيون حياة بر زخية فرحين. والقصة التى قصصناها انفا ليست أسطورة محضة بل لها

صلة بالواقع وهي وقعة شاهد ها جمع غفير وكانت قطعة سحاب تظلل التابوت. ونقل هذا التابوت من زرگر آباد يكه توت. بيشاور وحمل على أتوبيس وجئى به الى قرية " سدره شريف" احدى القرى لديره اسماعيل خان وهي قرية بوادى غير ذى زرع وأرض جدبة على بعد خمسة كلو ميترات من شارع بنون ولكن فيما بعد أصبحت هذه القرية يزورها الناس من بلاد ديره اسماعيل خان قريبها وبعيد ها. وعمرت قرية سدره شريف بالناس . صاحب السجادة للخانقاه بنى على قبرا لشيخ قبة جميلة المنظر من طراز

جديد وبحق يقال ان قبة السيد بادشاه سيدا لقباب تعكس عظمة الشيخ وجلالته ليلاً ونهاراً. والذي يقصد قرية سدره شريف نازلاً على شارع بنون تستقبله قبة السيد بادشاه وهي تعلن هيبة الشيخ وجلاله ويخطر ببال الزائر أن السيد بادشاه يستقبل الزائرين بسخاء النفس وبرحاب الصدر كما كان يستقبل الضيوف فى حياته الدنيا، وهناك مسجد و مدرسة لطلاب علم بجانب مقبرة الشيخ ، والخانقاه الشريفة مبناها ورحابها واسعة يحيطها سور باب على طراز القلعة الملكية وداخل السور حجرات يقطنها الزائرون فى أيام الاعراس. ويقرب المقبرة غدير يتجمع الماء فيه عند نزول المطر يتوضأ به الناس لأن ماء البئير لتلك البلاد ملح ومر وقد تم بناء حوض جديد يمد بالماء الذى يؤتى بالشاحنات من بلدة ديره اسماعيل خان لحدة الزائرين وهم ألوف فى أيام العرس، أما سكان القرية فأنهم معزولون عن هذه السرائق طول السنة . وصاحب السجادة للخانقاه له سعى مشكور حيث وجه الحكومة واركاب الدولة عند التخطيط لحفر القناء ( چشمه لنك كينال ) للتروية التى سوف تمون سدره شريف بالناء وبالإضافة الى ذلك أن هذه القناة ستكون سبباً لاخضرار تلك الأرض الواسعة.

وقدمت تخطيط تموين المياه لقرية " سدره شريف" وذلك عن طريق تصنييد آلة رانوه للسياح (Tube Well) بقرية بنياله بجانب طريق " جمال وانده" على بعد عشرين كلو متر. كانت بيوت هذه القرية قبل خمسين سنة لا يزيد عددها عشرين بيتاً كان يغطيها أسرة "سالى" اشتهر منها اخوان هما صدر او خدرا. أما " صدرا" فسميت القرية " صدره" على اسمه وفيما بعد استقر النطق بسدره وكتب هذا فى سجلات هيئة الاموال للحكومة فى سنة 1914م وكانت مساحتها حوالى خمسا وخمسين كنانا (Kannal)



وأسرة بالى كانت منتسبة إلى حلقة السيد عفيف الدين حسين وقد أعطى قطعة من الأراضى نذراً وبعد أن توفى جعلت هذه القطعة وقفاً للخانقاه والقرية هذه تقع على شاطئ نهر اسند بجانب جبل سليمان وواى بيزو. كانت مجهولة لم تكن تعرف، صارت فيما بعد أهم الأماكن للزيارة يقصدها مسلموشبه القارة، ويحضرون بها فى مجلس العرس ويهدون الى شيخهم ثواب ختمك القرآن وقراءته ويتذاكرون الله وينشدون القصائد فى مدح الرسول ﷺ بينما الخطباء يسعدون بالقاء الضوء على احوال اولياء الله الصالحين

### السيد گل بادشاه الجيلانى

هو ابن السيد عفيف الدين حسين ولد فى اربعة شعبان سنة ١٣١٧هـ ..... ١٨٩٧ م كان راغباً الى الخلوة وكثرة العبادة متمسماً بالتواضع بالغ العناية بأحكام الدين وذامهارة تامة فى الفقه توفى فى سنة ١٣٤٤هـ عمره سبع وعشرون سنة فقط دفن خارج يكة توت. بيشاور وخلف ابناله وهو السيد احمد شاه .

### السيد أحمد شاه الجيلانى

هو احمد بن گل بادشاه وأبو السيد محمد انورشاه الجيلانى شيخى الكريم نقيب الأشراف وصاحب السجادة حالياً بخانقاه سدره شريف. ولد فى بيشاور فى سنة ١٣٣٦هـ ... ١٩١٩م، توفى أبوه (گل بادشاه) وكان عمره ست سنوات ثم كفله عمه السيد بادشاه، كان يحب الخلوة لشغله دائماً بذكر الله سبحانه ملتزماً بالشريعة فى كل حال مرتاضاً حيث كان يقضى معظم أوقاته فى رياضة النفس والجهاد ضدها وقلما اختلط بالناس، ومن أوصافه التواضع والحب للخلق، وعمه الكريم السيد بادشاه نقيب الاشراف كان ولياً لله اراد أن يلبسه الخلعة ونقابة للاشراف والخرقة ولكن السيد أحمد اعتذر، وغاية الامر أن خرفة الخلافة أعطى السيد محمد انور شاه الجيلانى ابنه فى حياته وغادر هو الى رحمة الله فى تسع وعشرين محرم سنة ١٤٠٤هـ / خمس نوفمبر ١٩٨٣ م بيوم السبت . وقبيل وفاته طلب حفاظ القرآن الكريم لتلاوة القرآن ثم أوصى اولاده بنصائح ولقن بعض مرديه أوراى السلسلة القادرية وعقد مجلس الذكر فخرج روحه من جسده وهو يجهر بقوله الله ، الله ، الله ثلاث مرات ، وخلف خمسة بنين

وأربع بنات،

ابنه الأكبر السيد محمد شاه الجيلاني يسكن في بيشاور والآخرون  
السيد تامل حسين شاه، والسيد منور حسين شاه، والسيد محمد انور شاه، والسيد جواد  
حسين شاه كلهم قاطنون في " سدره شريف " أما بناته فهن السيدة بصيرة والسيدة عابدة  
والسيدة راشدة والسيدة ساجدة .

وهكذا عاش سبع سنوات من حياته في سدره شريف قام بوظيفة دعوة الاسلام فاستفاد منه  
جمع كثير من الناس

### السيد محمد انور شاه الجيلاني نقيب الاشراف سدره شريف

هو السيد محمد انور شاه بن السيد گل بادشاه ولد في سنة ١٣٧٨ هـ ١٩٥٧ م بمحله مير جمال  
شاه ، حارة بغدادية في بيشاور، درس على أبيه وحده ، وجدده السيد بادشاه قد قام بتربيته  
سلوكاً ومعرفة ، في مبدأ الأمر التحق باحدى المدارس الرسمية ولكنه بسبب رغبته الشديدة  
الى علوم الشريعة ومعارفها بدأ دراسته في دارالعلوم الغوثية المعينية التابعة لتنظيم المدارس  
(أهل السنة) ، والمدرسة هذه تقع في يكة توت بيشاور

اسسها العلامة پير محمد چشتى وهو أحد العلماء المعروفين بسعة العلم وعمق الفكر في  
باكستان . تخرج من هذه المدرسة ونال الشهادة العالمية مع الشرف وبعد أن نال شهادة التخرج  
التحق بالجامع الأزهر ودرس به مدة ، ثم جعل حياته كلها وقفاً للحضرة الاسلام والسلم والعد  
ناصر ، وأعطى خلافة السلسلة وكان عمره ثلاث عشرة سنة ، وبعد تلك اللحظة شعر جميع  
مواهبه وقدراته لنشر دعوة الإسلام ، هو شبيه حده السيد بادشاه الذي كان يفتخر بـ  
الطمانينة والا بتهاج بالقلوب ، تراد متبعاً للسنة النبوية وسدو الحسا على جميع الناس  
الأبيض واللحية طبق السنة النبوية تزيده حسناً وعظمة الشخصية على الناس من عظمى  
السيد بادشاه والحجة الغوثية بهذه طهارات ، محضه الشريف التي تعهد لها في  
شخصيته الرفق والنبوة منطلقاً لأحلامه النبوية ، وذلك براد مستعمل  
الضيوف قائماً سواء كان الصيف شريف أو غيره

وكل سنة له رحلات كثيرة خارج باكستان الى العراق (الخانقاه القادرية) ، وفارس ومصر وسوريا ثم مكة المكرمة والمدينة المنورة ويرافقه جمع من المريدين ومنتسبي السلسلة ، وهو ينطق شتى اللغات باطلاقة منها الأردية والسرايكية والبشتوية والعربية ويخطب الناس بها . ووعظه بالناس أوقع نفساً وأبلغ أثر أويقرء القرآن بصوت حسن ، وسمعنا بعض الناس يقولون : انّ من اراد أن يسمع قراءة الامام بالمسجد الحرام فليستمع الى السيد محمد انور شاه بسدره شريف فلذلك بعض الناس يأتون صباحاً ويصلون صلوة الفجر خلفه . ثم يلقن الذكر جهراً وينصح وكل كلمة يتلفظ بها تنفذ في القلوب .

أنه يسكن في بيت بناء من طين ولبن منذ مدة ولكنه اهتم ببناء القاعات والحجرات على أحدث الطراز لخدمة الضيوف .

والشيخ يسافر شتى بلاد بنجاب ويعقد بها مجالس ليلة احدى عشرة في شهر أغسطس . وفي "بغدادى هاؤس" يهتم بأعظم المجالس بليلة احدى عشرة يأتى اليها منتسبو السلسلة ألوفاً وبجانب "بغدادى هاؤس" انه بدأ مشروع بناء مسجد جامع ومدرسة . هي من خصائص الخانقاهات القادرية ، وشيخنا يهتم بعقد المؤتمر لسيرة الغوث الاعظم الشيخ عبدالقادر الجيلانى بمناسبة ليلة احدى عشرة مرة في كل سنة اما في قاعة جناح لبلدية لاهور أوقاعة الحمراء تقدم الباحثون والعلماء المثقفون بحوثاً حول سيرة الشيخ عبدالقادر الجيلانى وأفكاره في الشريعة والتصوف والشيخ السيد محمد انور شاه يخطب الحاضرين في نهاية المؤتمر . وشيخنا قد تعهد بالله العظيم ورسوله الكريم ان يجعل حياته كلها خالصة لدين الاسلام ولما فيه خير للأمة وعزم القيام على الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر .

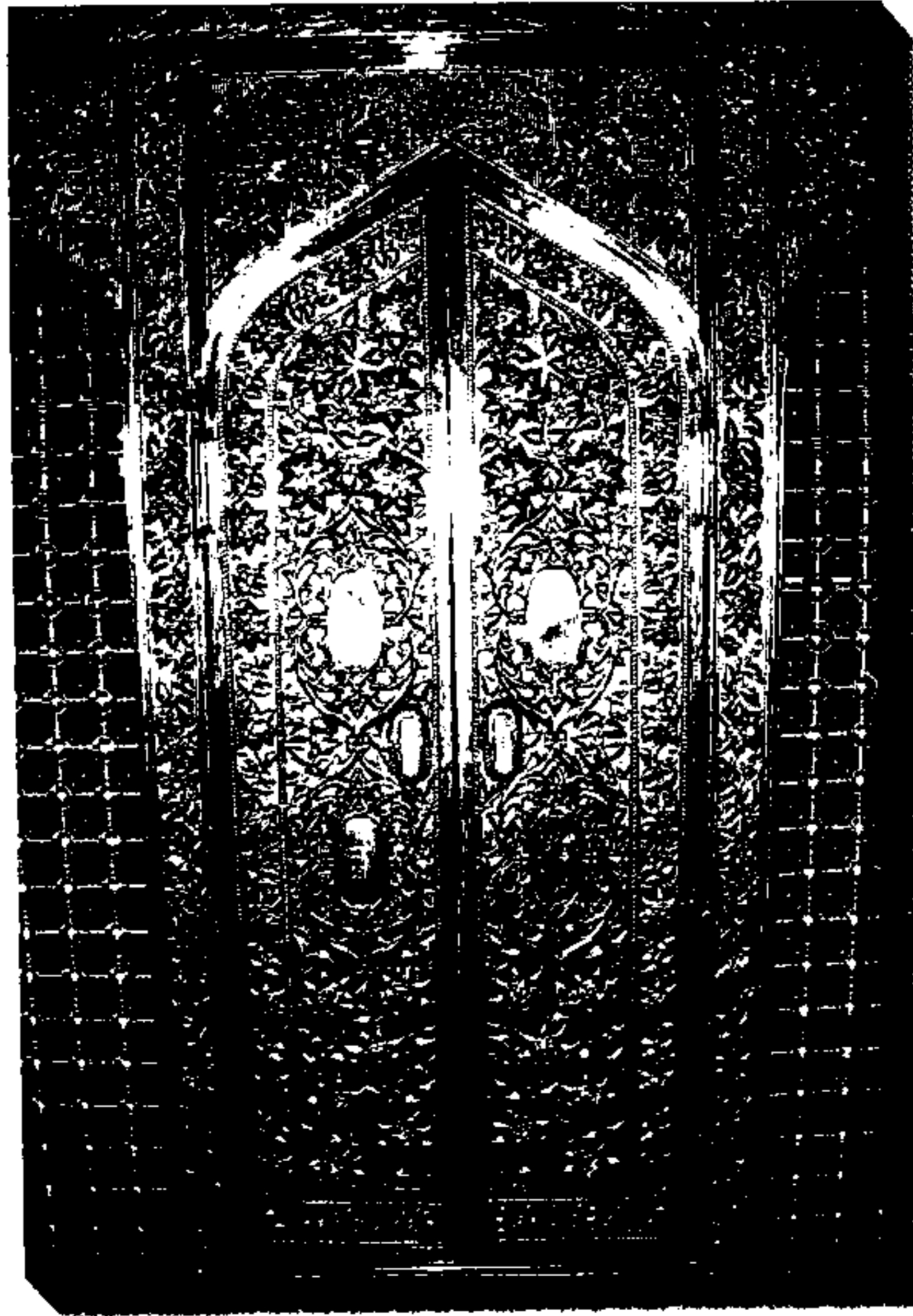
والشيخ السيد محمد انور . حفظه الله عرضته الشدة والألم و الطعن من قبل الحاسدين الحاقدين في البداية ولكنه قام وجه الفتن كلها صبراً حتى انتصر على هؤلاء الفرقة الضالة . وقرية سدرة شريف ير بطها طريق غير معبد بشارع بنون . وآلاف من الزائرين يأتونها بمناسبة "الأعراس" ويتوافر الماء للشرب والوضوء .

والشيخ لا يرغب في سياسة الأحزاب السياسية الفاسدة ، انه يشتغل بالدعوة الى الاسلام ليلاً ونهاراً ، وله ابن السيد حسنين محي الدين الذي يدرس في لاهور ، والشيخ السيد محمد

انورشاہ ، بحمد اللہ وبتوفیقہ یشرف علی مدارس دینیۃ فی سدرۃ شریف ، وديره اسماعیل  
خان وبلاد آخری فی بنجاب ، زاد اللہ شرفہ واطال علینا ظلہ



نمر عاصی کے کنارے باب نامورہ زاویہ گیلانیہ مزارات اولادِ غوث اعظم حماة شام ۱۹۸۲ء کے بعد



حضرت غوث پاک کے دربار کی زری مبارک کا دروازہ بغداد شریف عراق



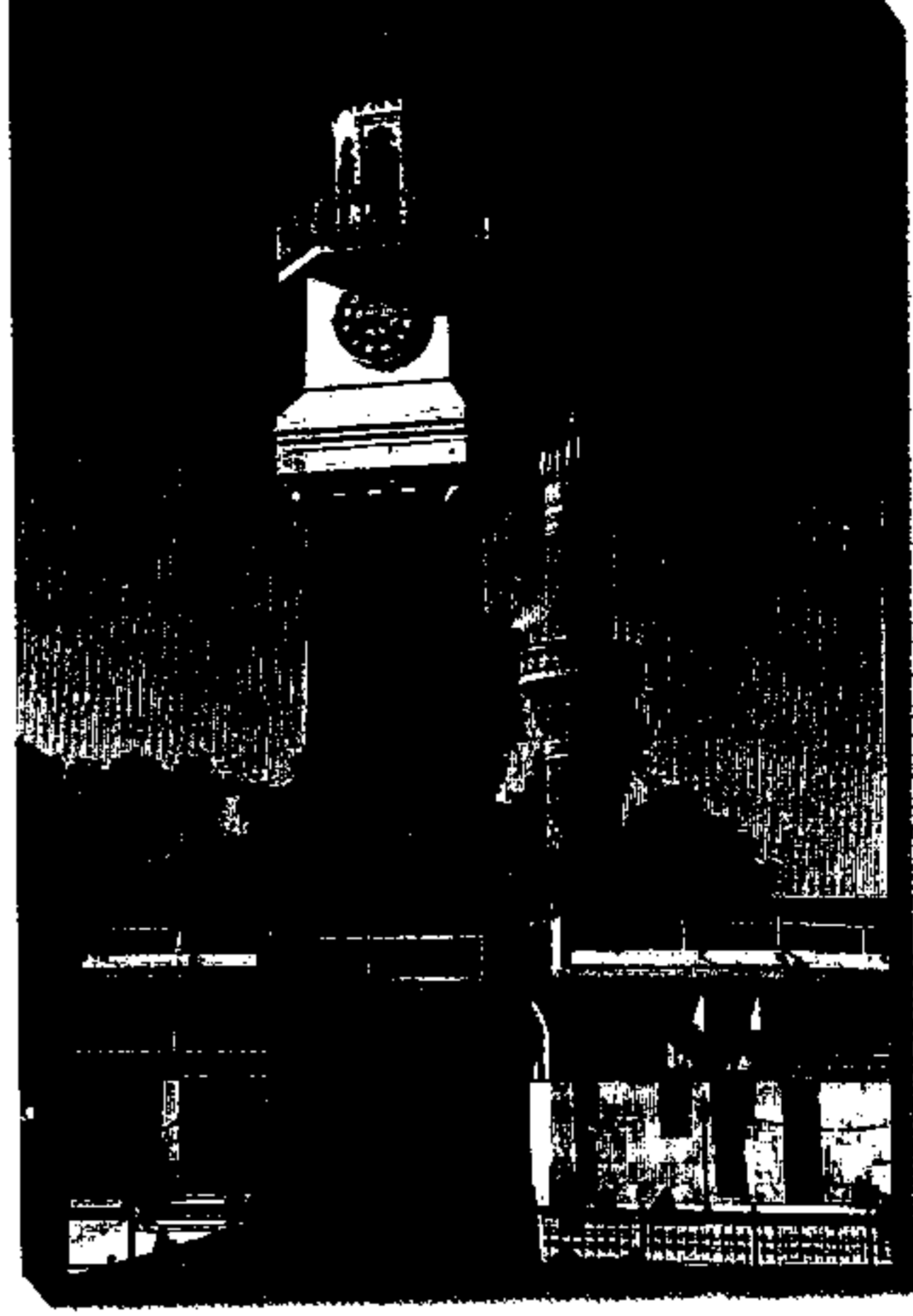
باب نامورہ نہر عاصی کے کنارے زاوا ایہ گیلانیہ حماة ملک شام کی ۱۹۸۲ء سے پہلے کی تصویر دربار سید سیف الدین یحییٰ



مہمانستان شریف دارالافتاء اسلامیہ



نہر عاصی کے کنارے شیخ سید سیف الدین سیحی کی جامعہ  
مسجد کا مینارہ جو کہ نور الدین زنگی نے تعمیر کروایا تھا  
باب ناعورہ حماة ملک شام



جامعہ مسجد شیخ عبدالقادر الجیلانی کے دربار کے درمیان  
والا مینار بغداد شریف عراق

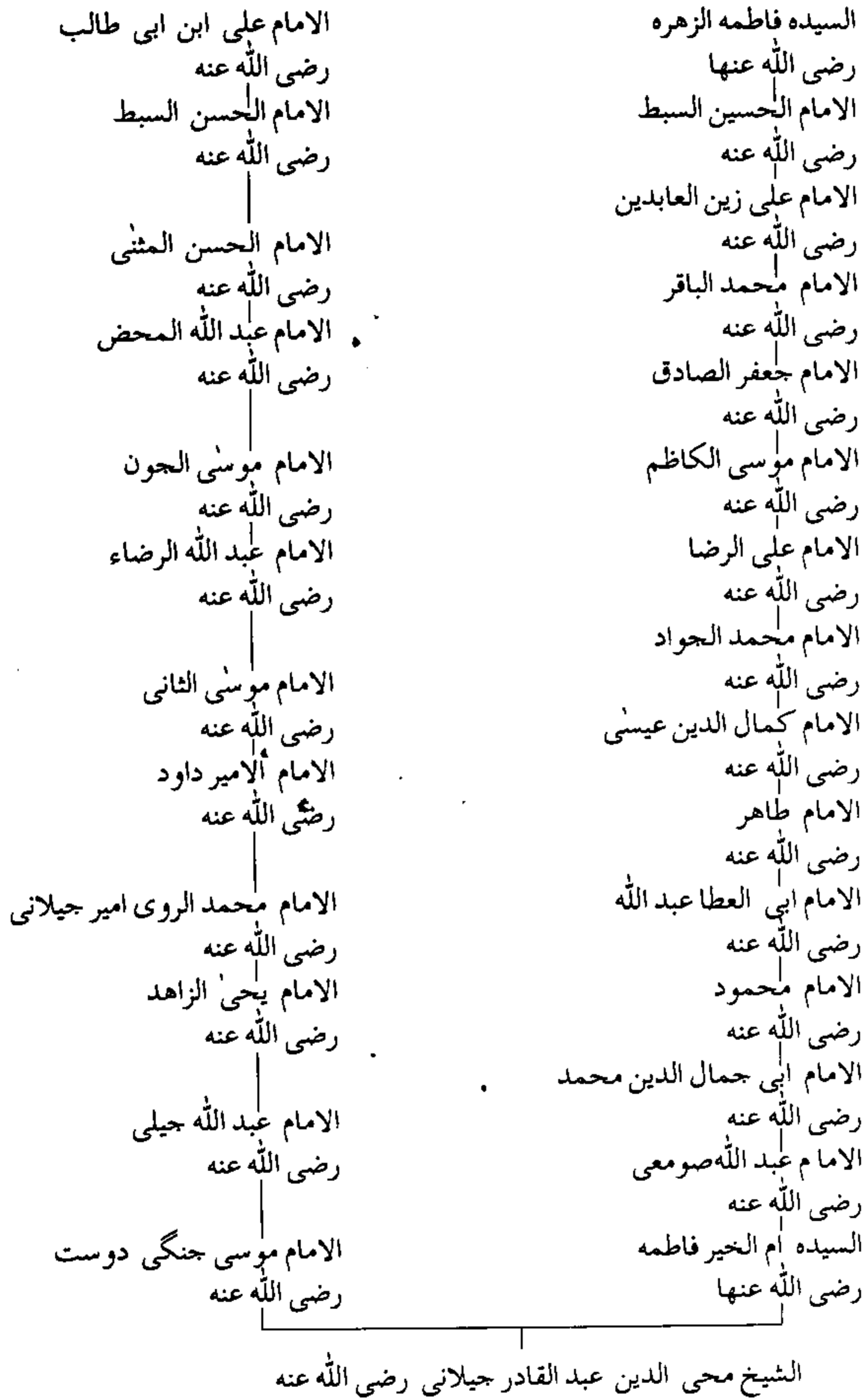


نہر عاصی کے کنارے شیخ سید سیف الدین سیحی الجیلانی کی جامع مسجد حماة کا اندروں حصہ جو کہ  
نور الدین زنگی نے تعمیر کروائی تھی باب ناعورہ حماة شام

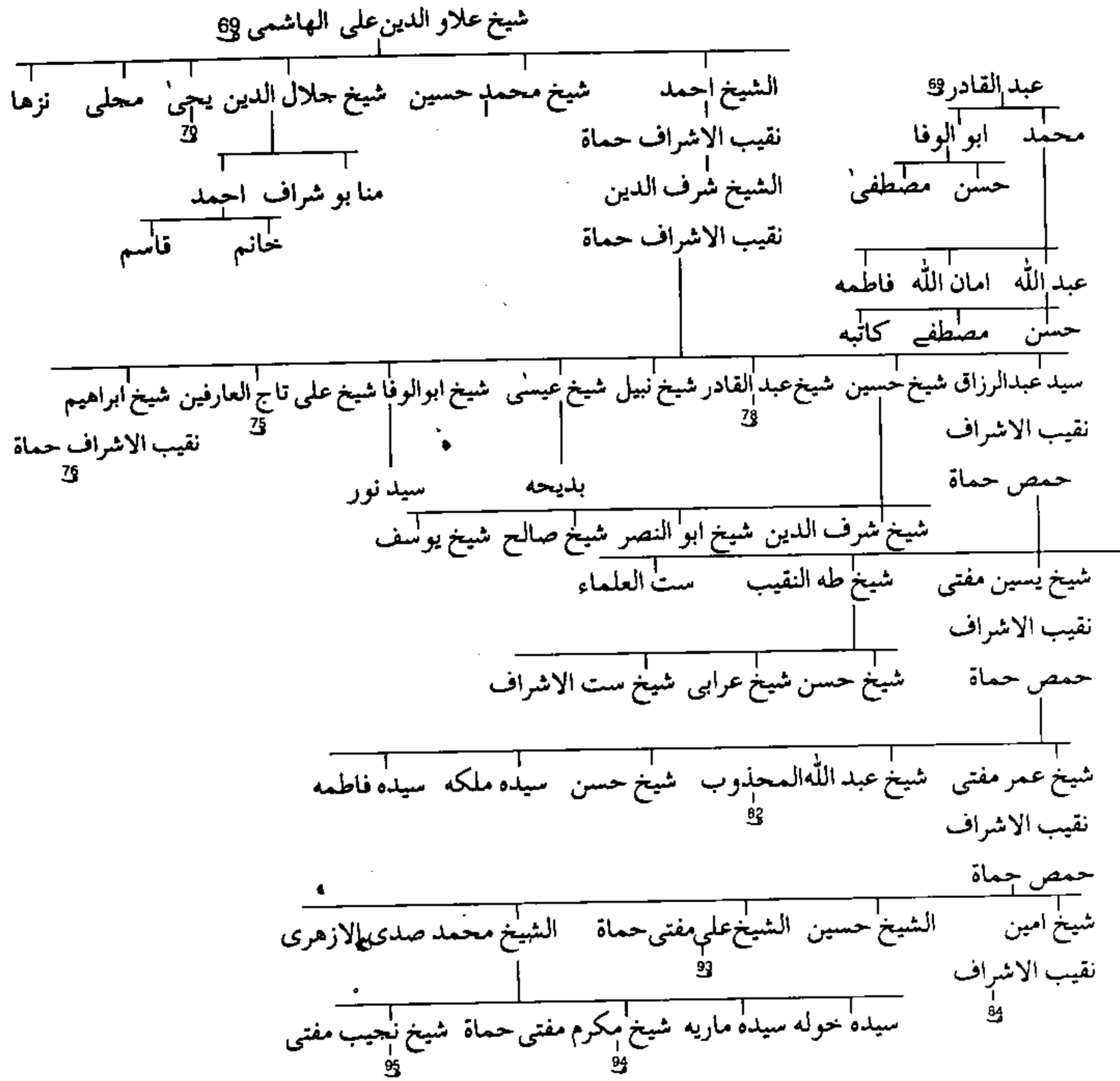
شجرهٔ نسب خانوادہٴ رزاقیہ گیلانیہ،



سید الخلق محمد علیہ الصلوٰتہ والسلام







شیخ شمس الدین محمد 69

شیخ محی الدین عبد القادر

شیخ شمس الدین محمد

شیخ عبد القادر

شیخ یحییٰ

الشیخ درویش

الشیخ عقیف الدین حسین

شیخ شرف الدین

الاحسان

سید اشرف سید النور شیخ احمد

شیخ علی شیخ ابراہیم شیخ حسین

شیخ محمد اشرف شیخ حنان شرف الشیخ عمر منیہ شیخ احمد

شیخ محمد

شیخ ابراہیم

مریم شیخ محمد صالح

سید عمر سید محمد الشیخ حسین

سید محمد سید صالح سید احمد سید محمد فاطمہ ربیعہ قیسہ

محمد جمیل شیخ سعید فاطمہ عائشہ آمنہ شیخ عبد القادر شیخ عمر شیخ حسین

حمیدہ

لیلیٰ رشیقہ بحر

سمن ندی نجوی احمد عبد نقادر

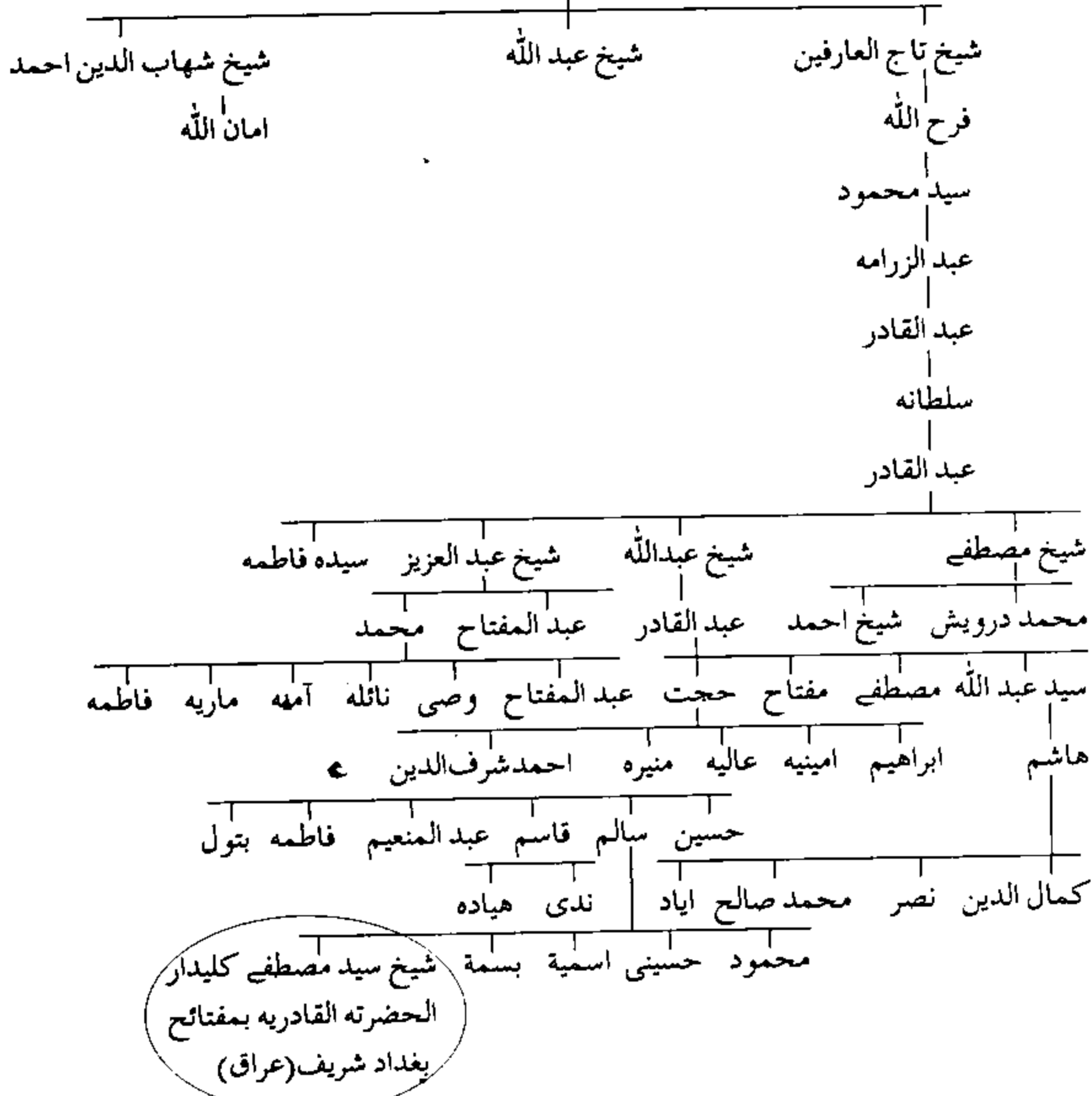
صیری ندیدہ حاکمی

موفق سوسن نذیر سعید جنکی

سعدیہ معری

رانیا باصن باصلی باصن سہاء حنان وادعہ سیدیہ صبحہ ک فریدہ

الشيخ سيد محمد شمس الدين 79



سید الشیخ محمد حسین 79

شیخ سید علی

شیخ سید ناد علی

سید شیخ کریم

سید شیخ بدر الدین حیدر

سید عقیف الدین حسین

(نقیب الاشراف ہند پشاور)

سید شیخ گل بادشاہ

سید احمد الگیلانی

سید شیخ عبد اللہ

المعروف سید بادشاہ جیلانی

نقیب الاشراف پشاور پاکستان

سید جواد حسین سیدہ بصیرت عابدہ راشدہ ساحدہ

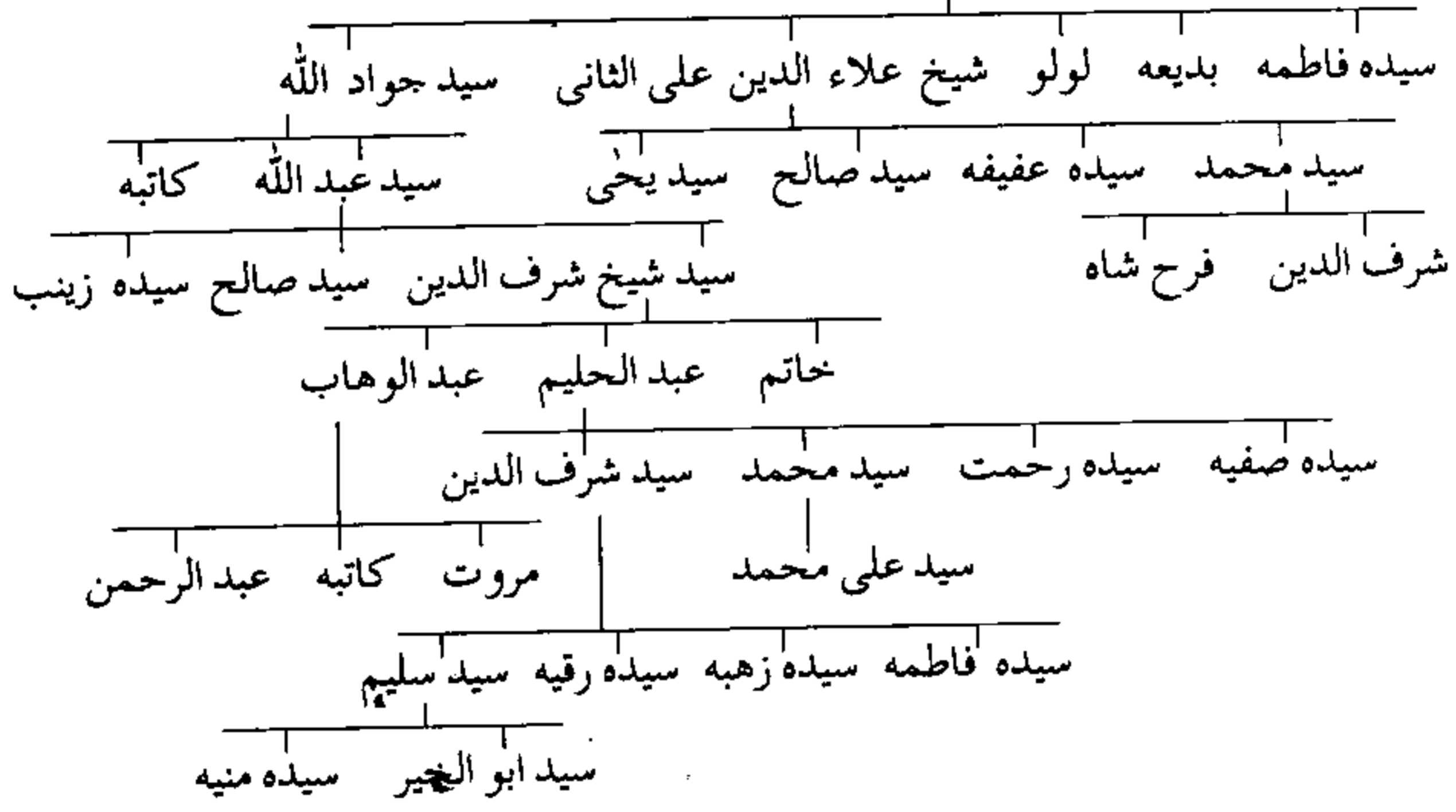
سید محمد سید تحمل سید منور

سید الشیخ محمد انور  
الگیلانی البغدادی نقیب  
الاشراف ڈیرہ اسماعیل خان

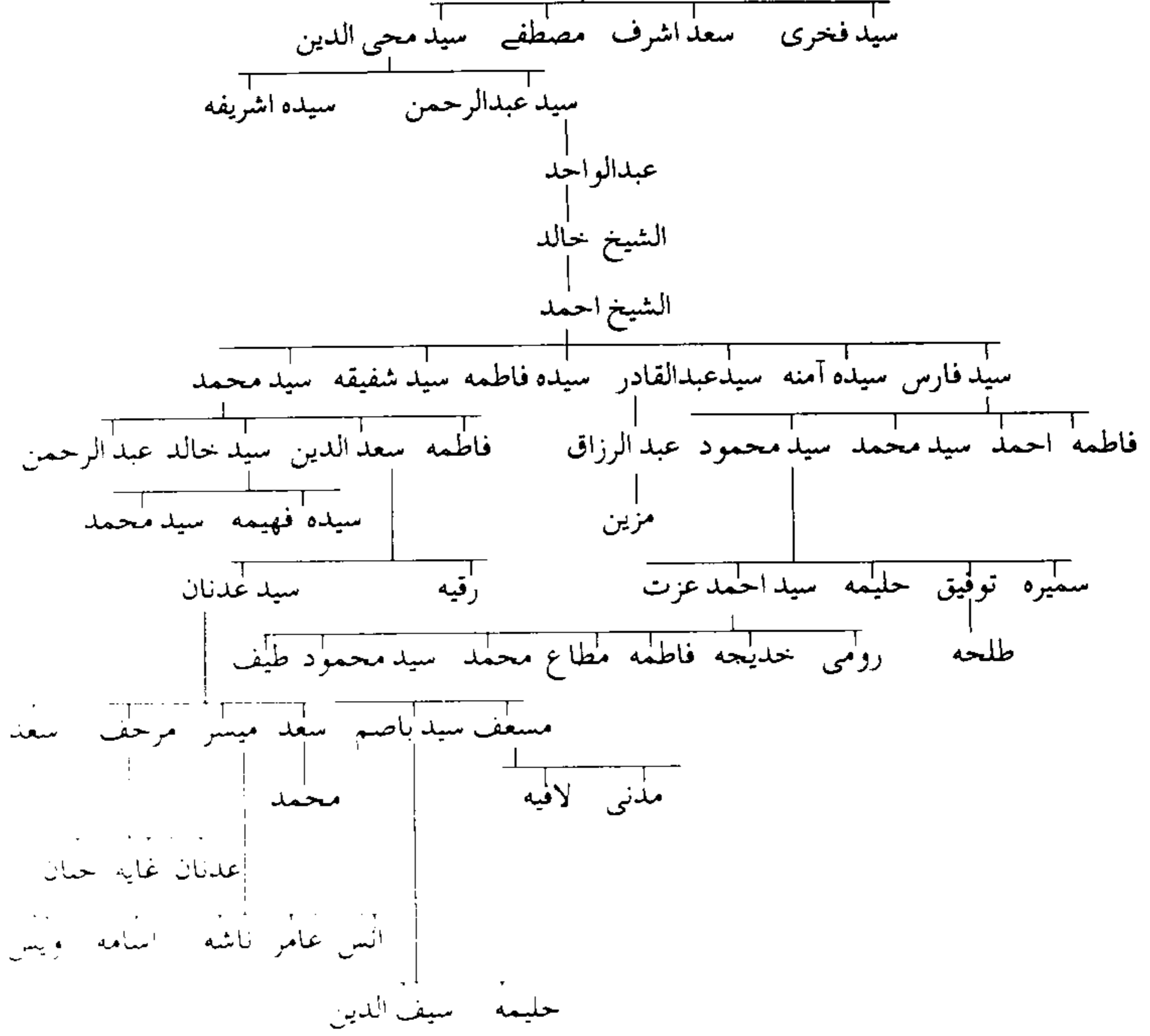
سید حسنین محی الدین

سید قمر رضا سید عامر رضا سیدہ سعیدہ سیدہ صائمہ

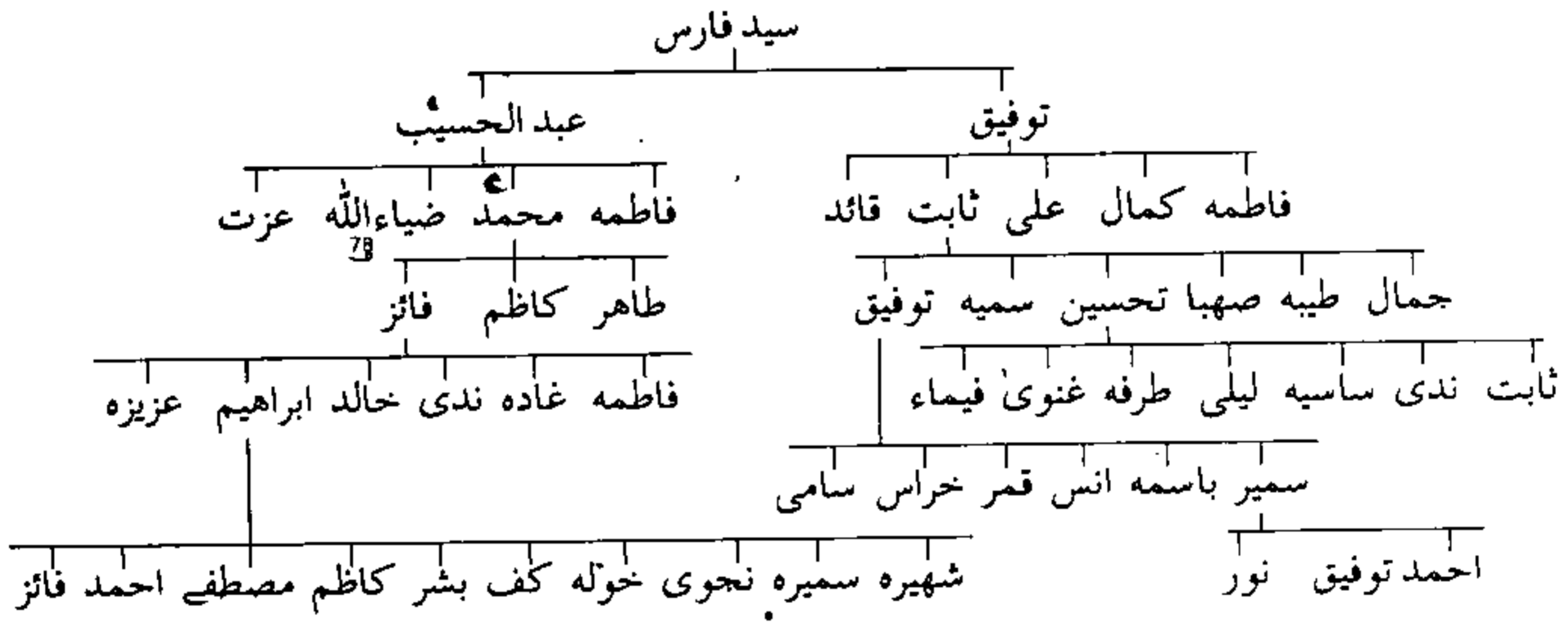
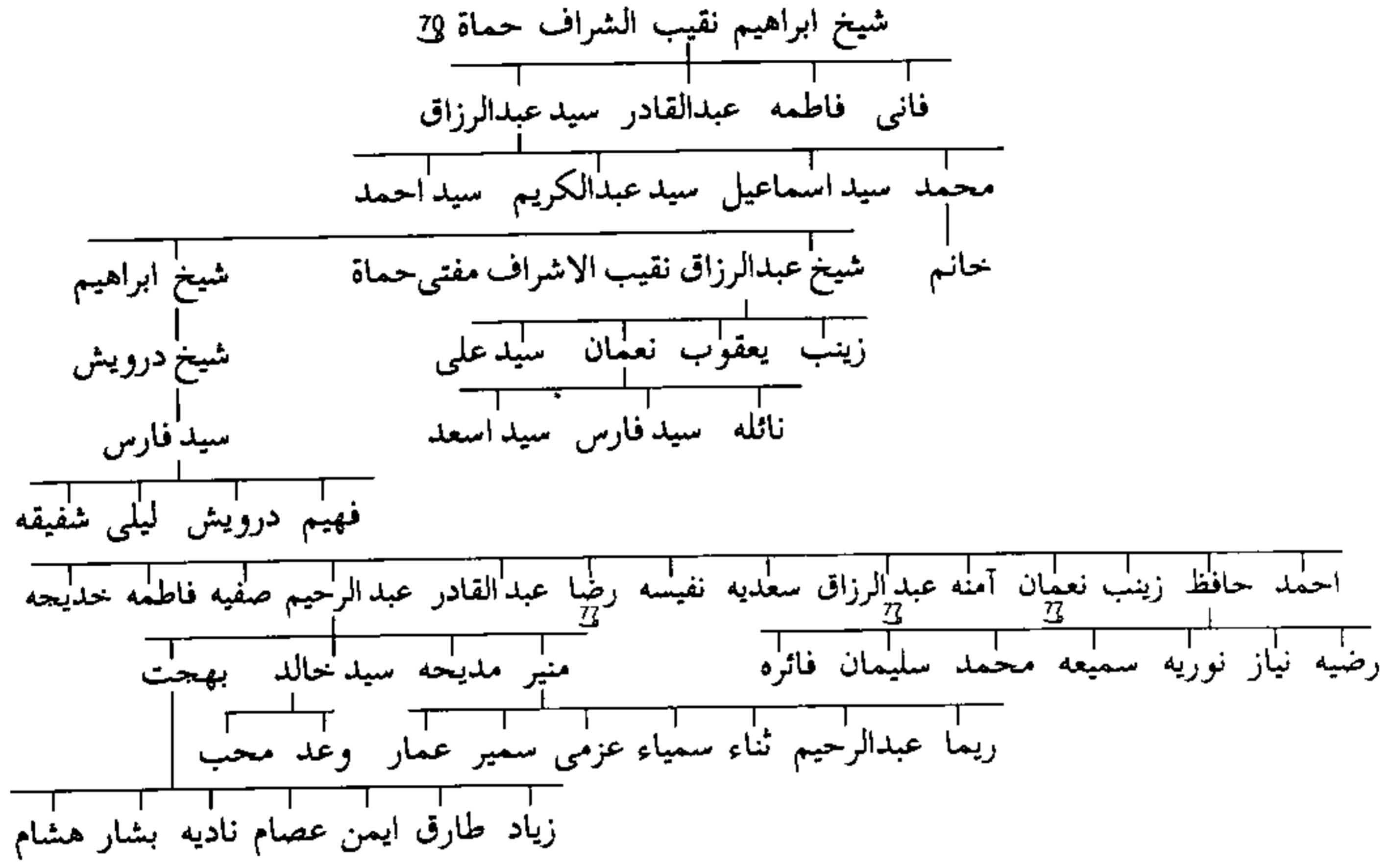
شیخ یحییٰ 78

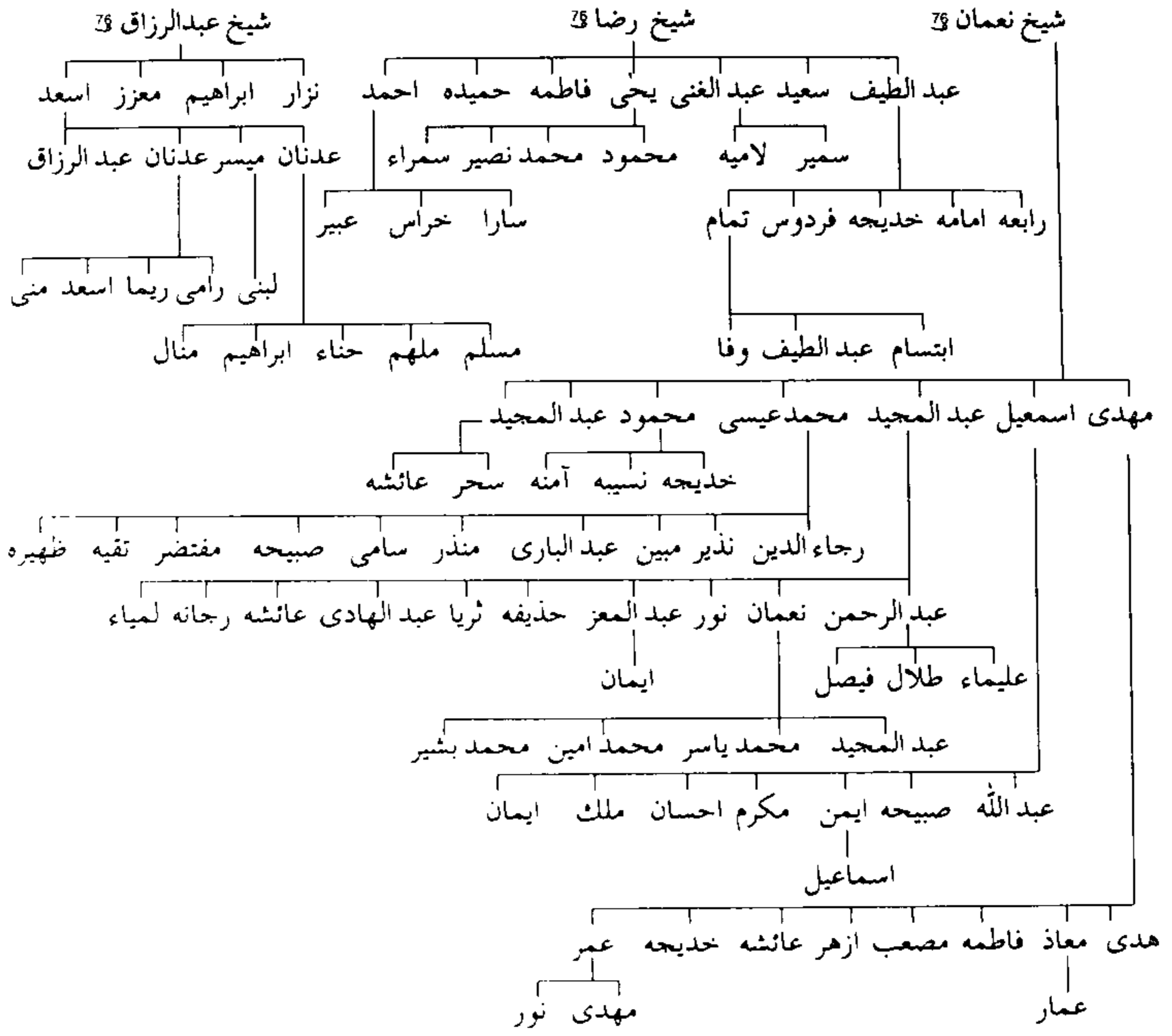


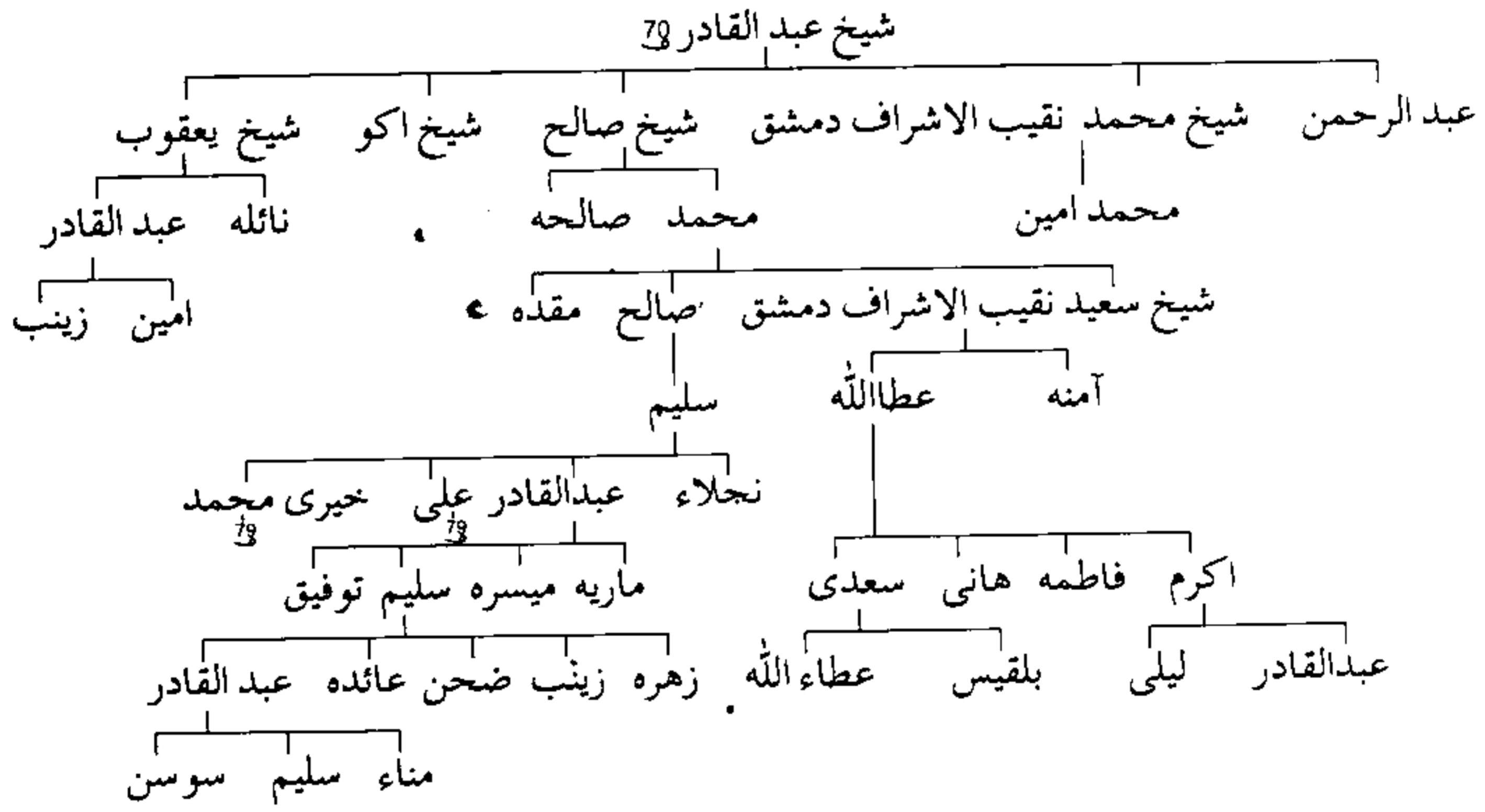
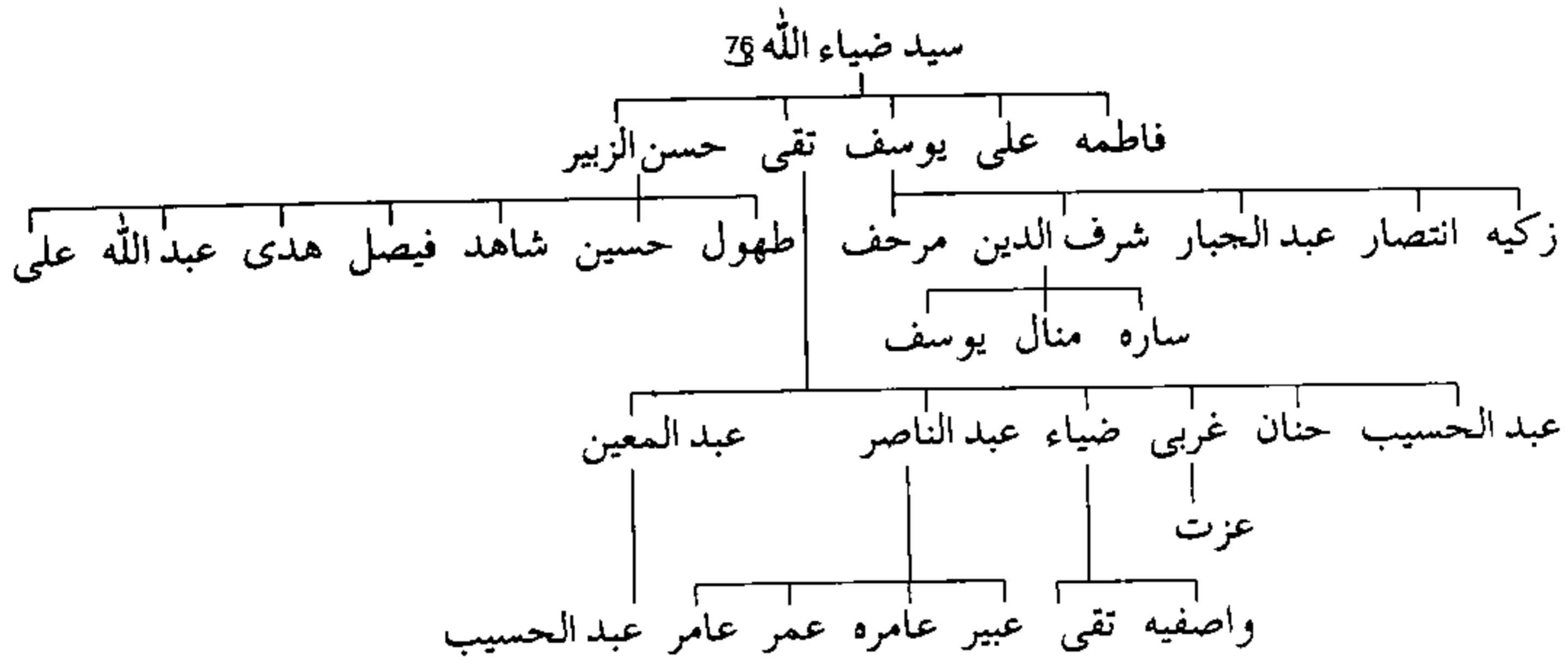
شیخ تاج العارفین 79



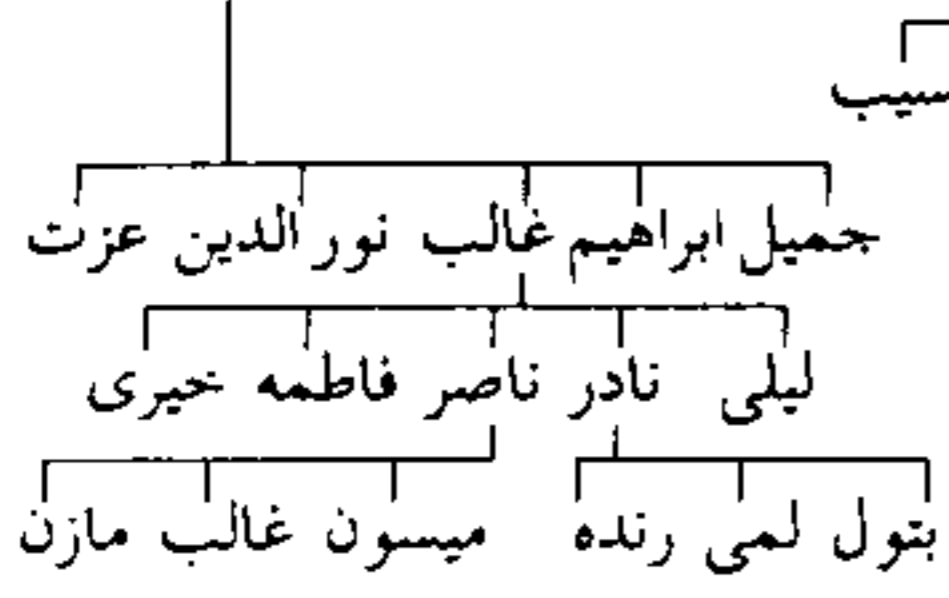




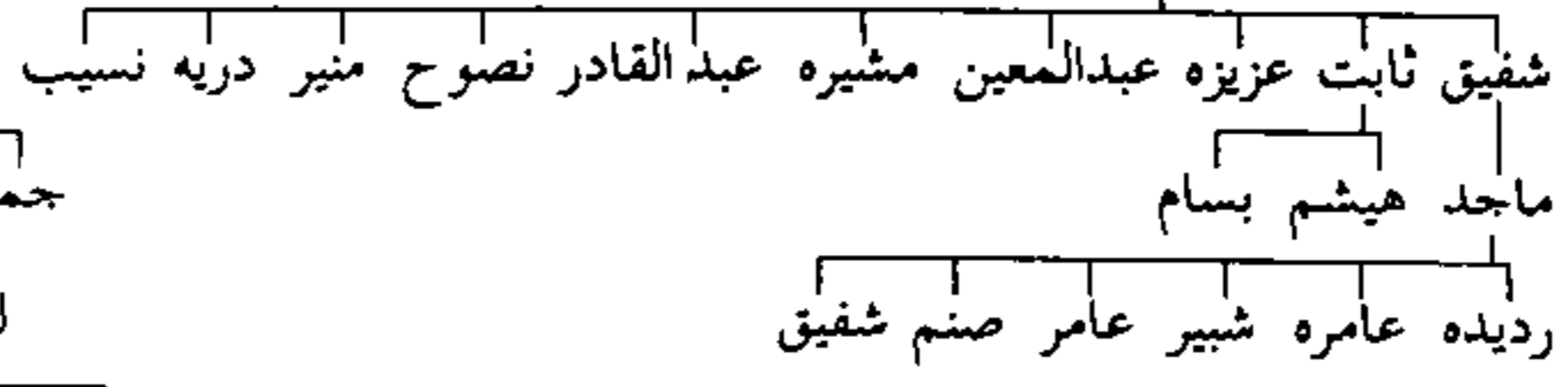




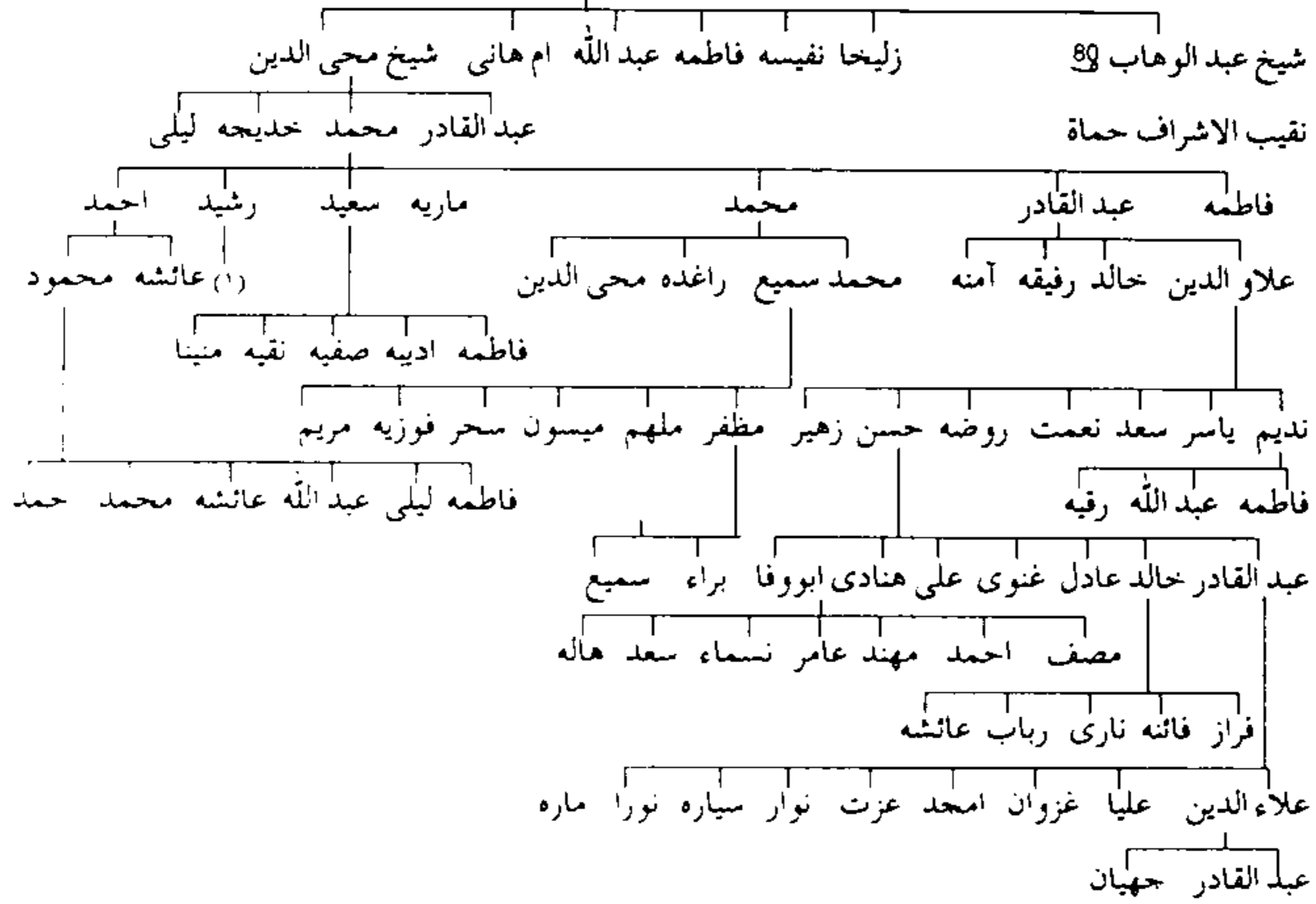
خیری محمد 78



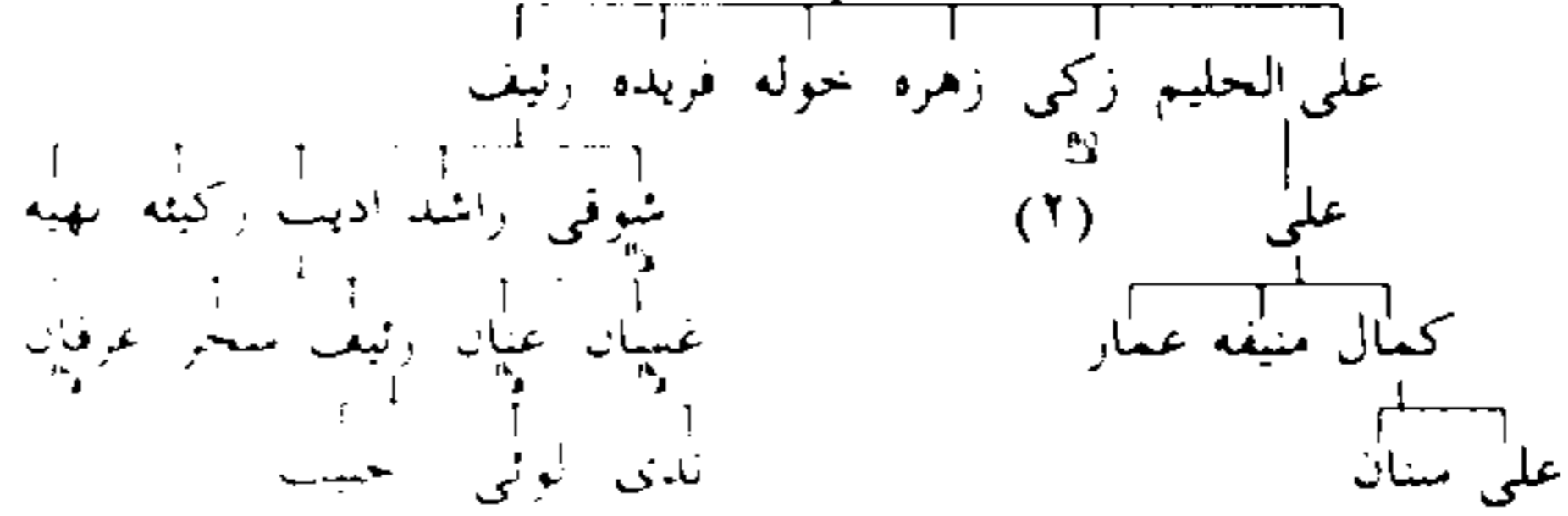
علی 79

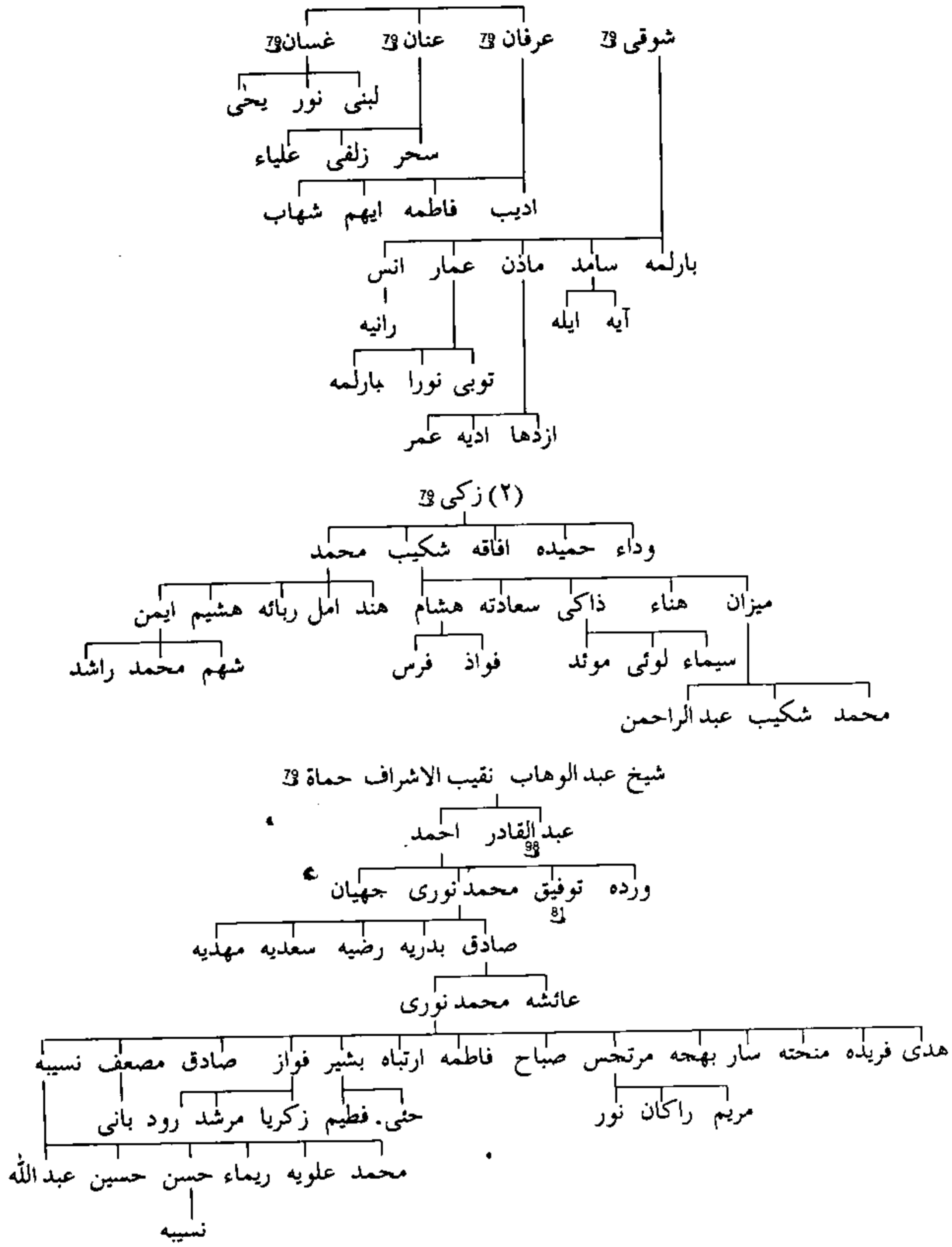


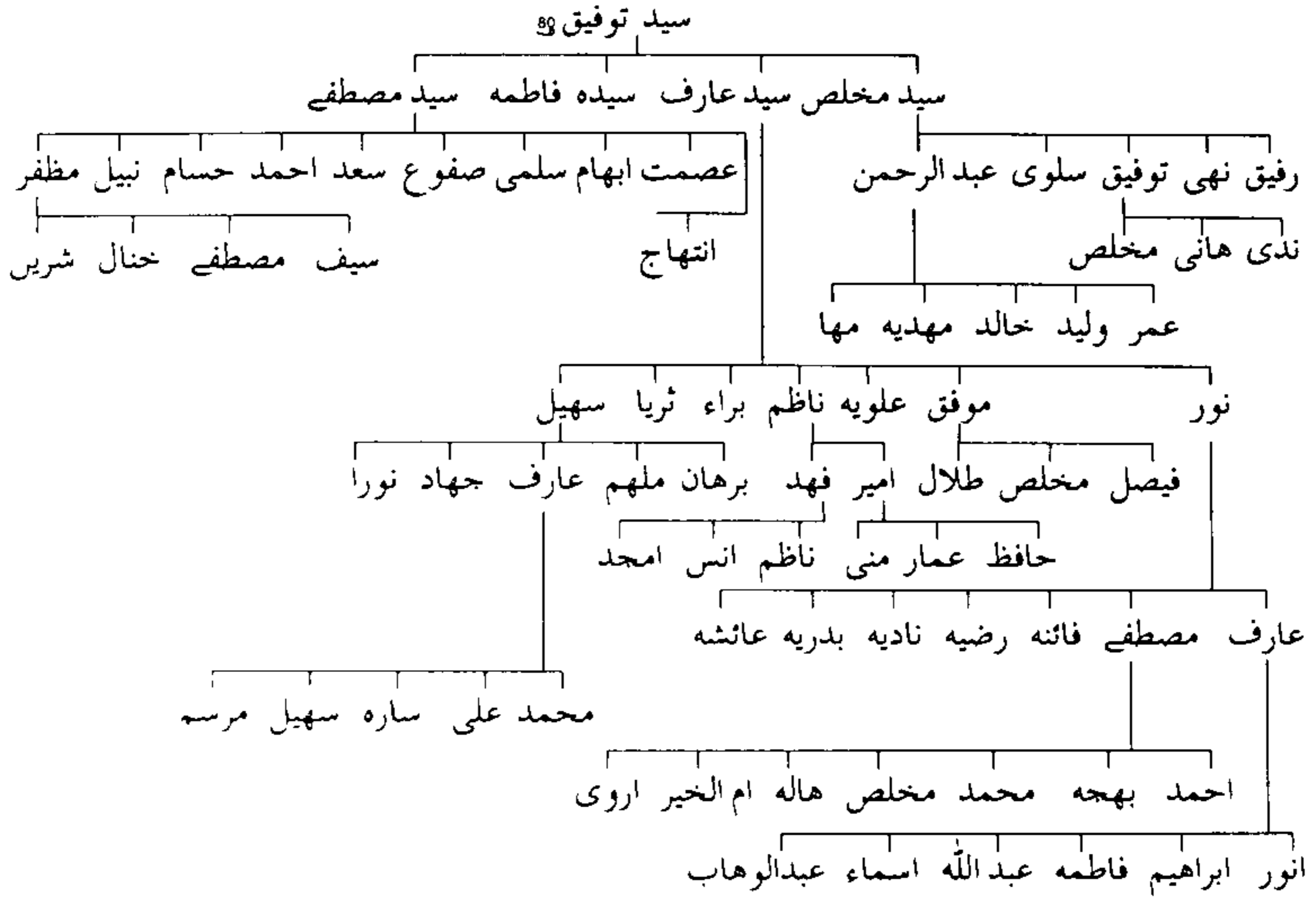
شیخ اکو 78

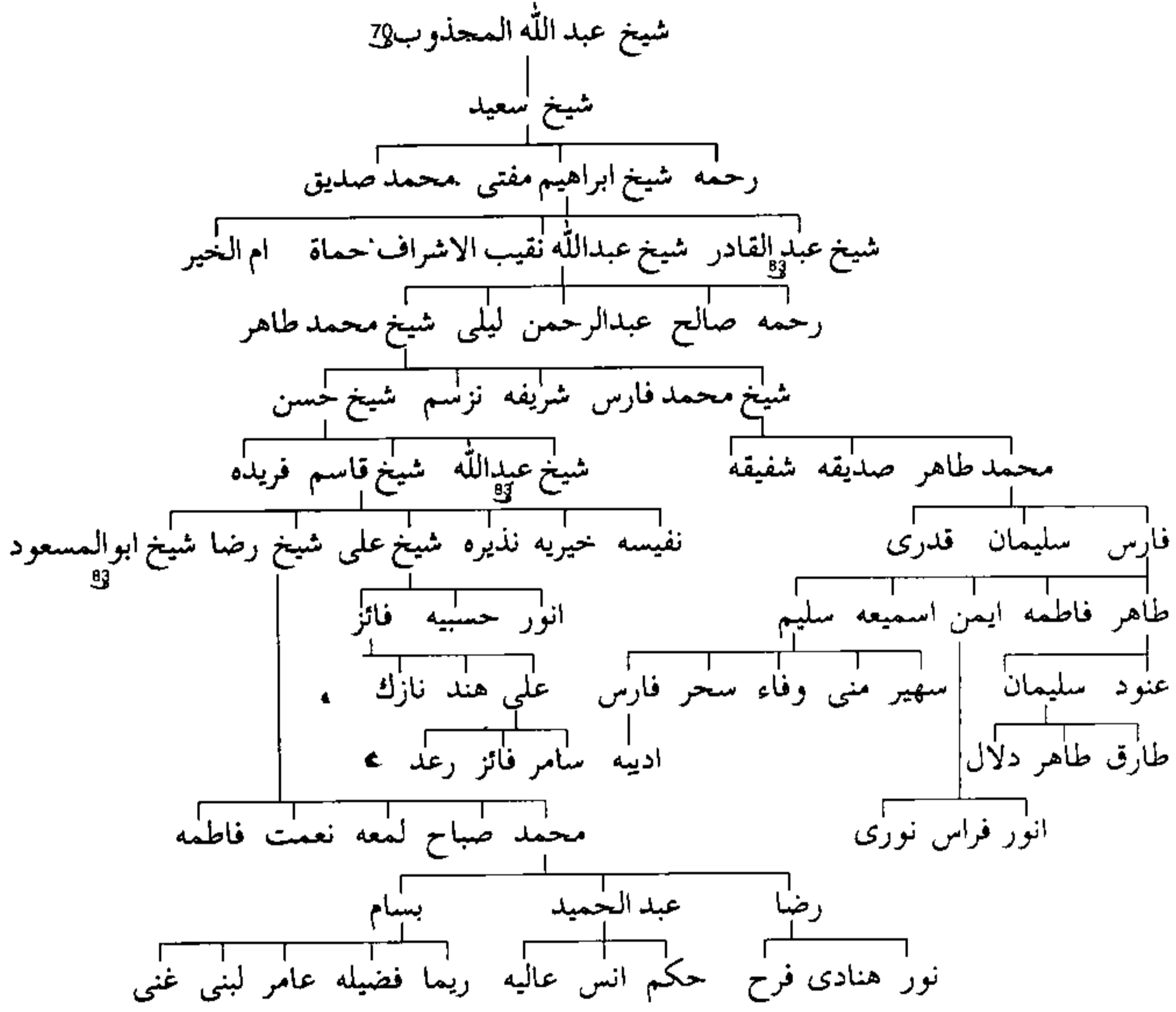


(۱) رشید

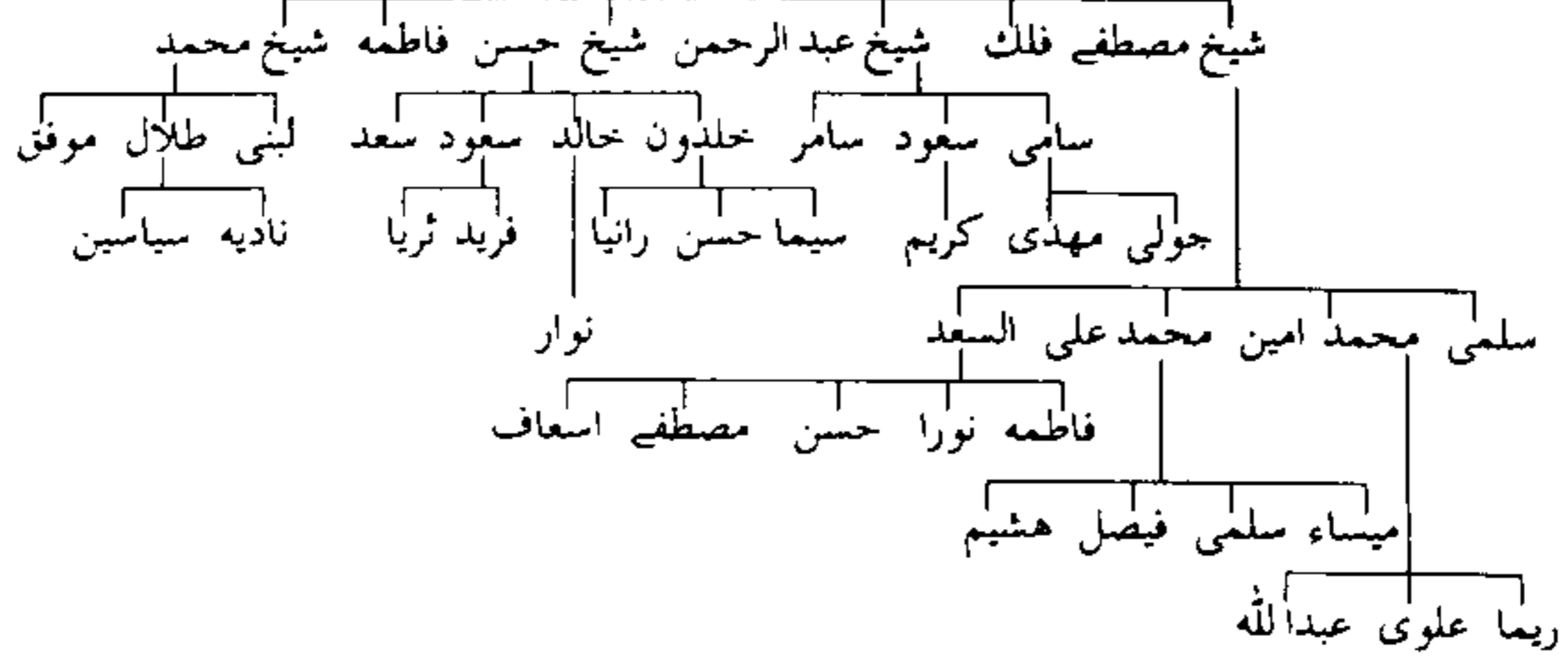




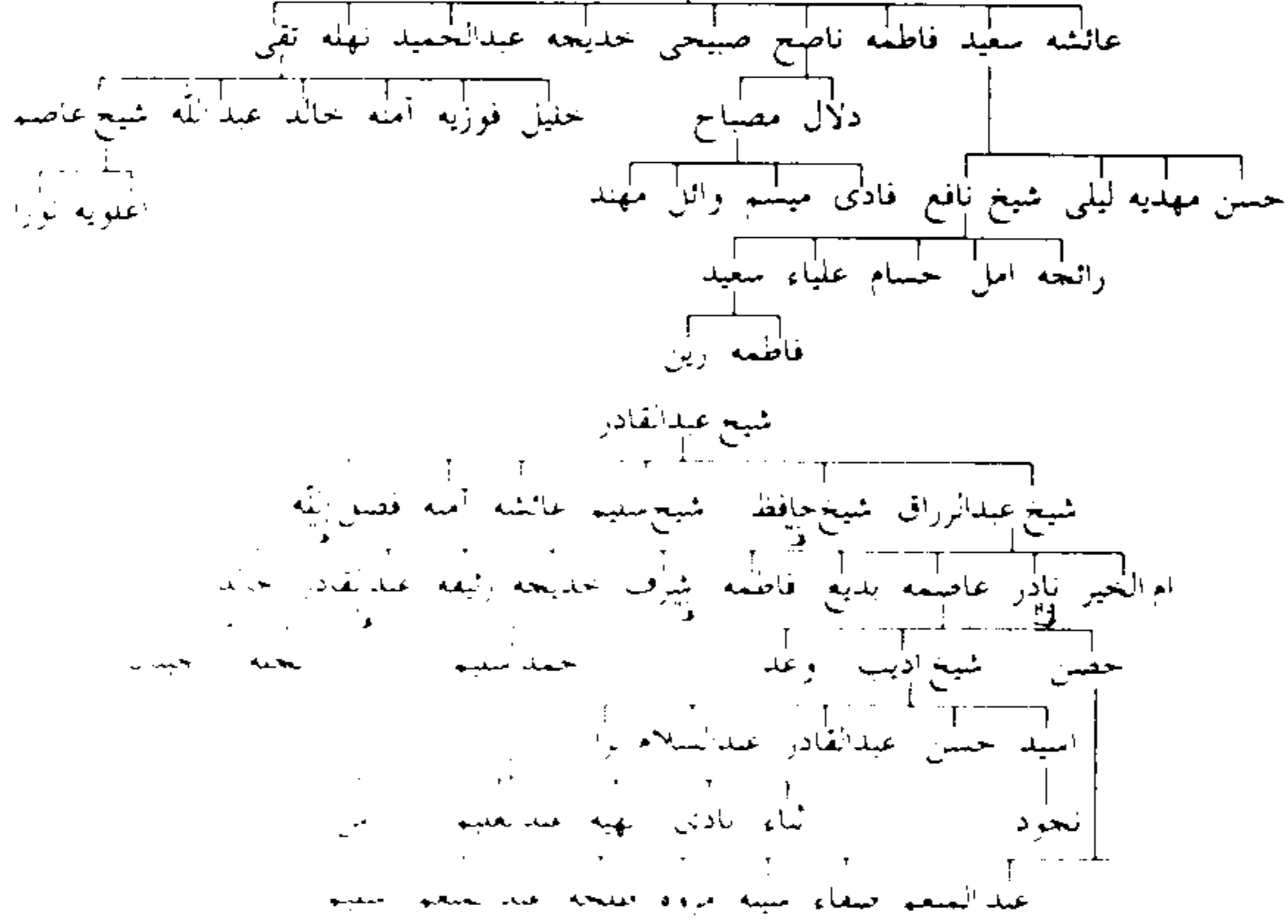




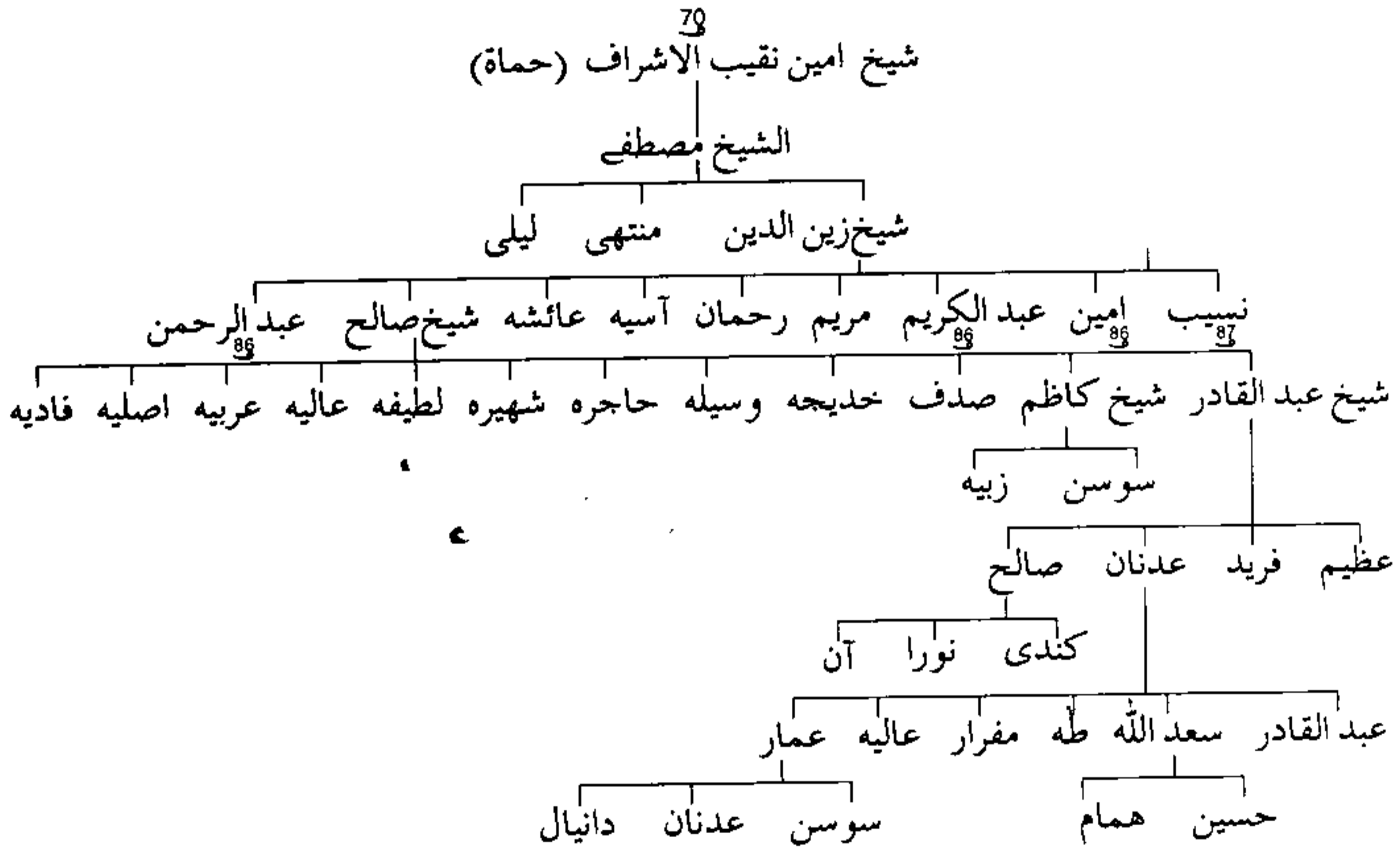
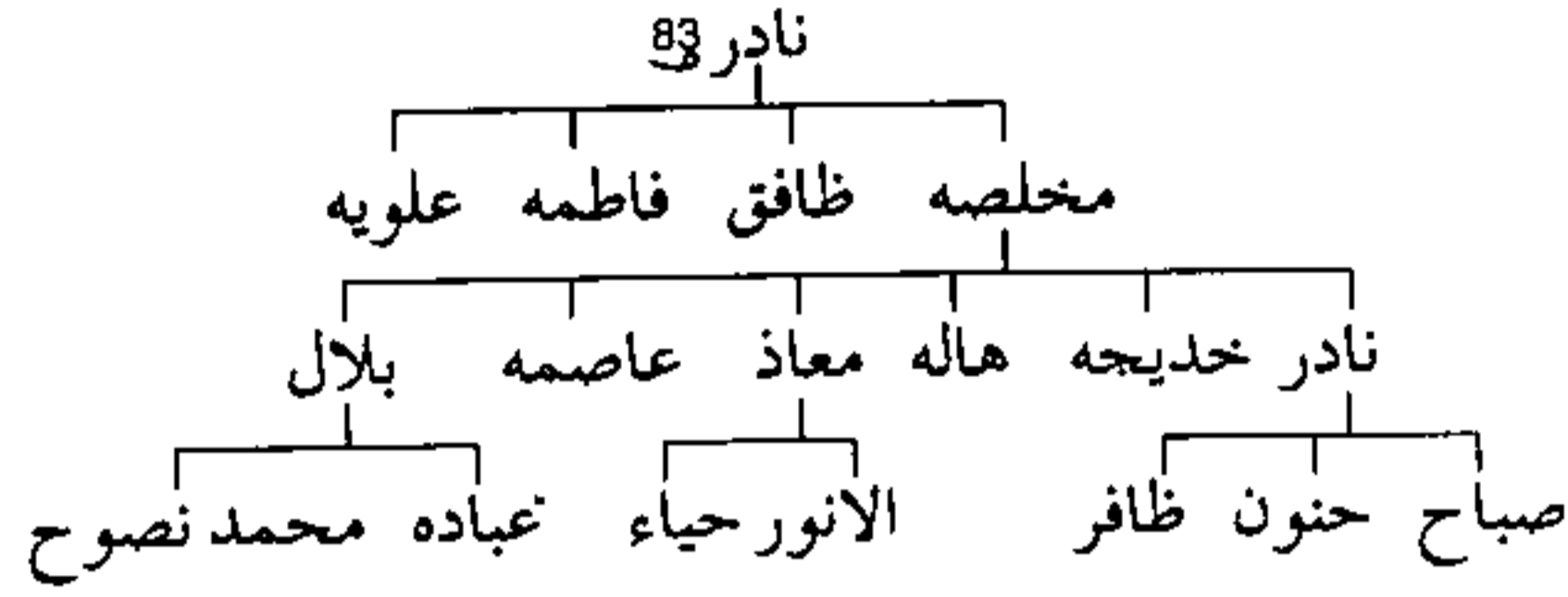
شیخ ابو المسعود 82

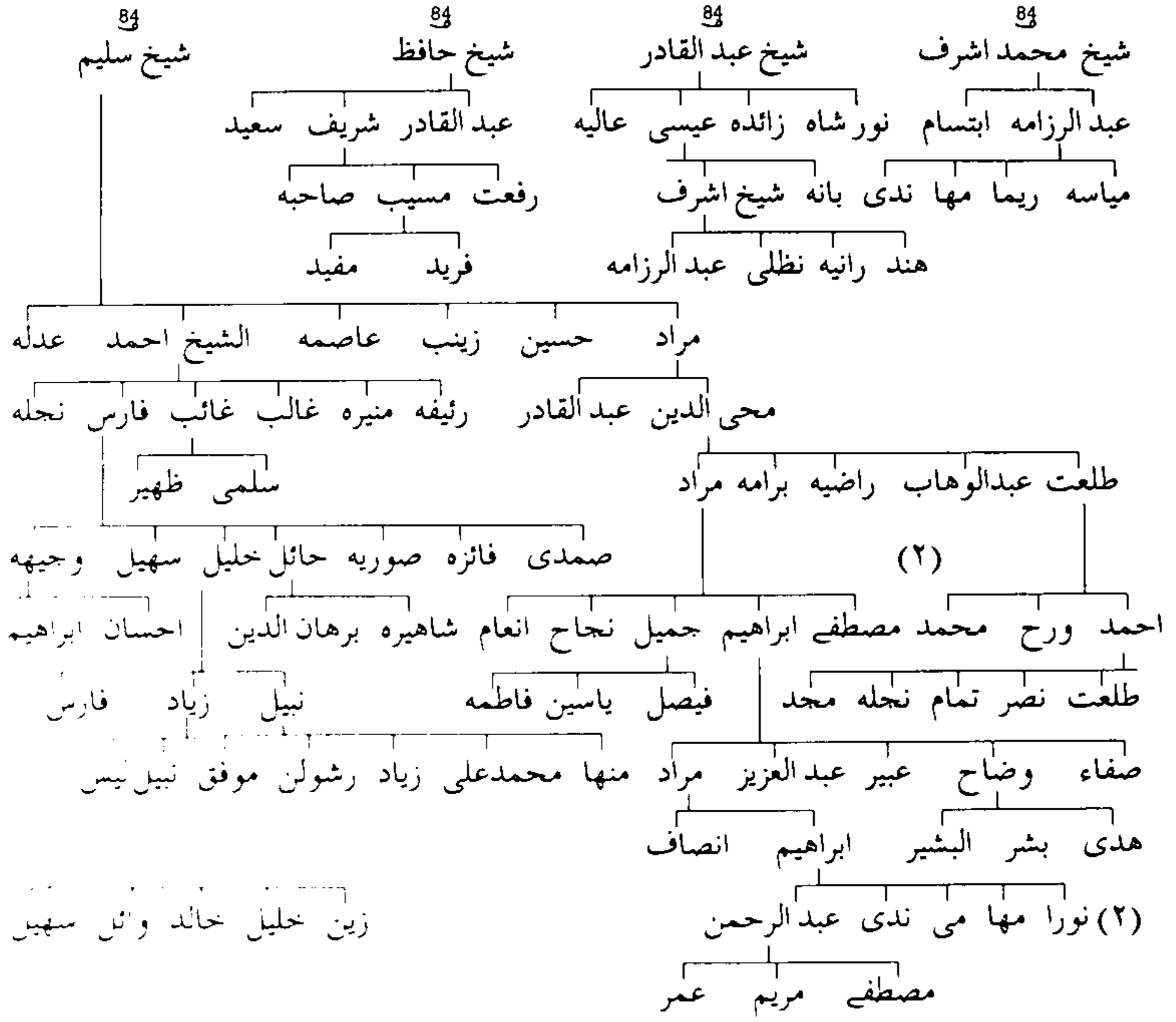


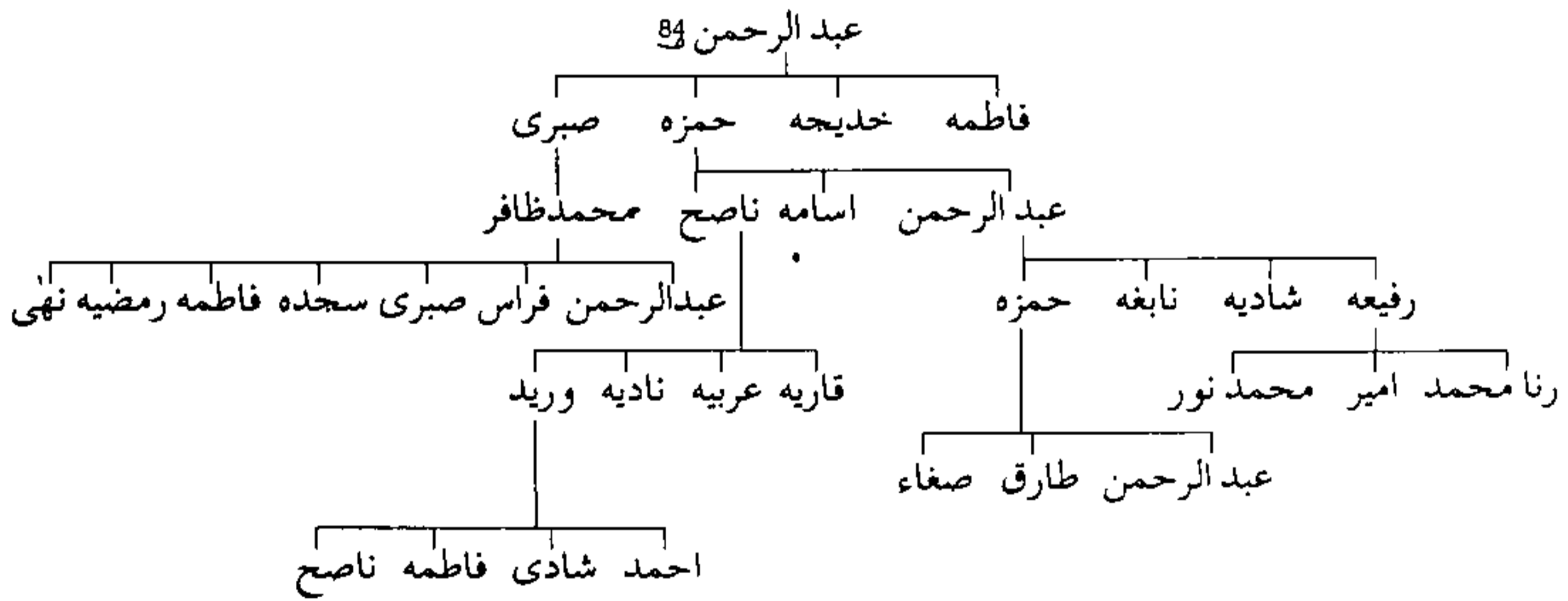
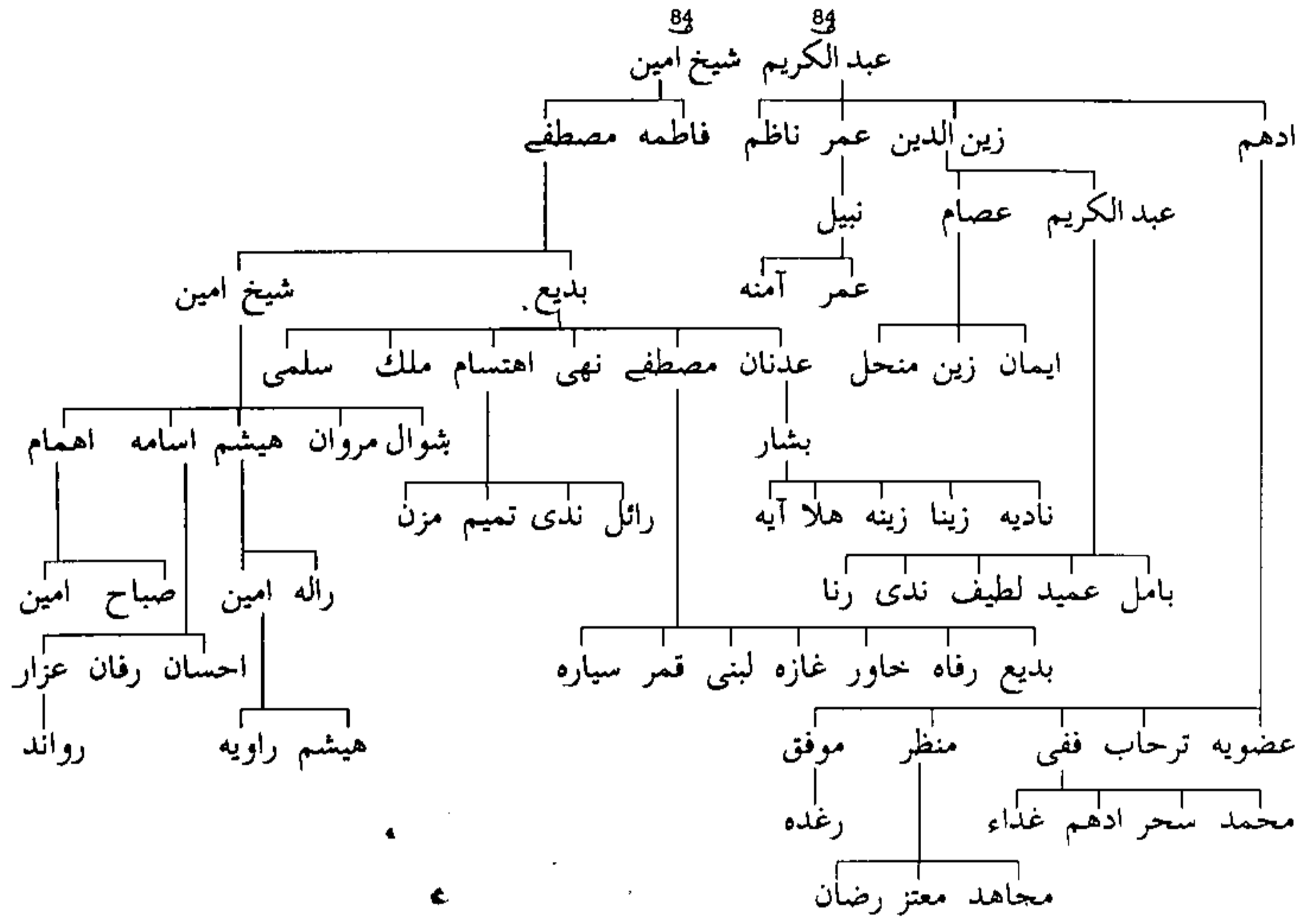
شیخ عبداللہ 83

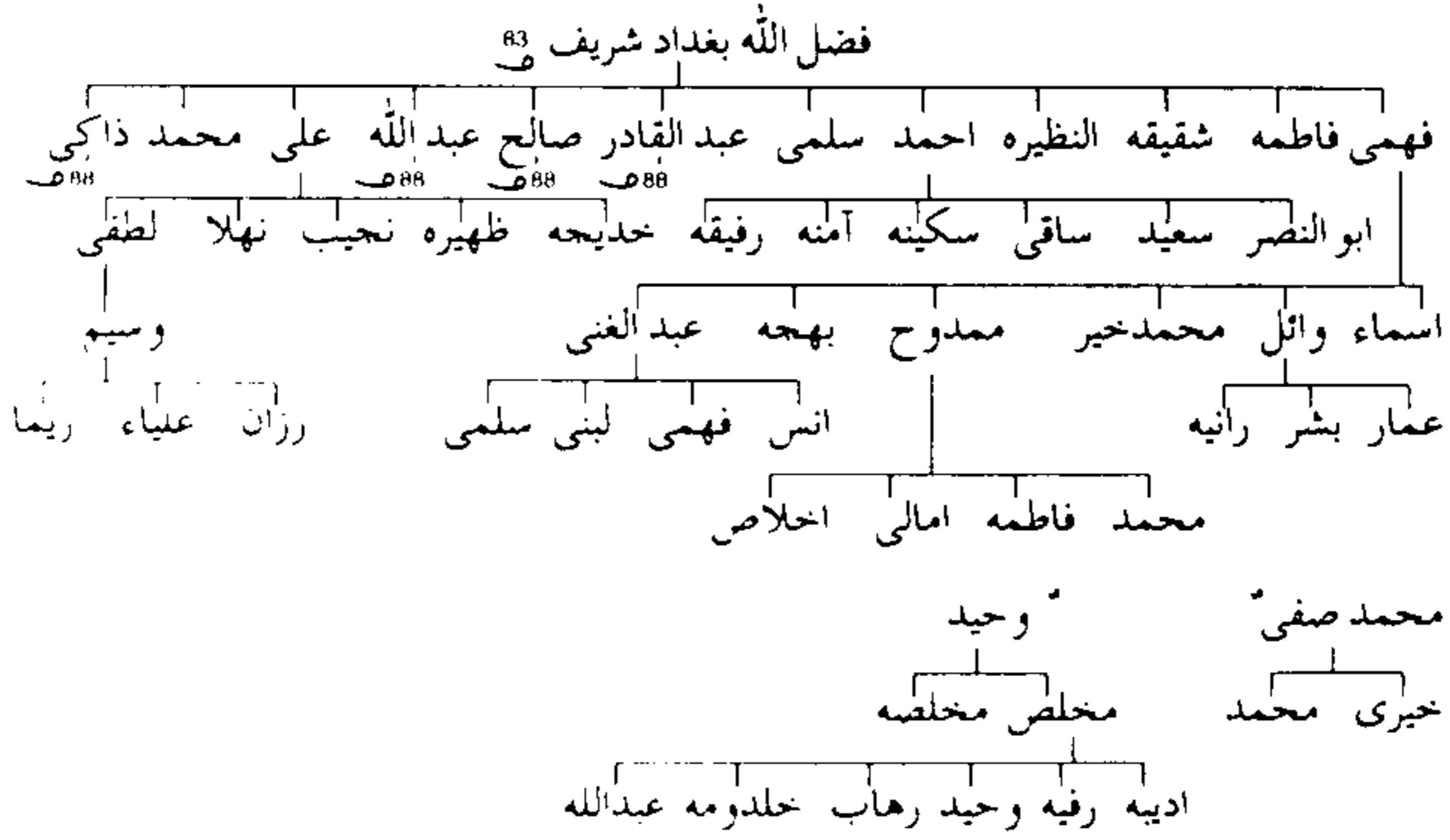
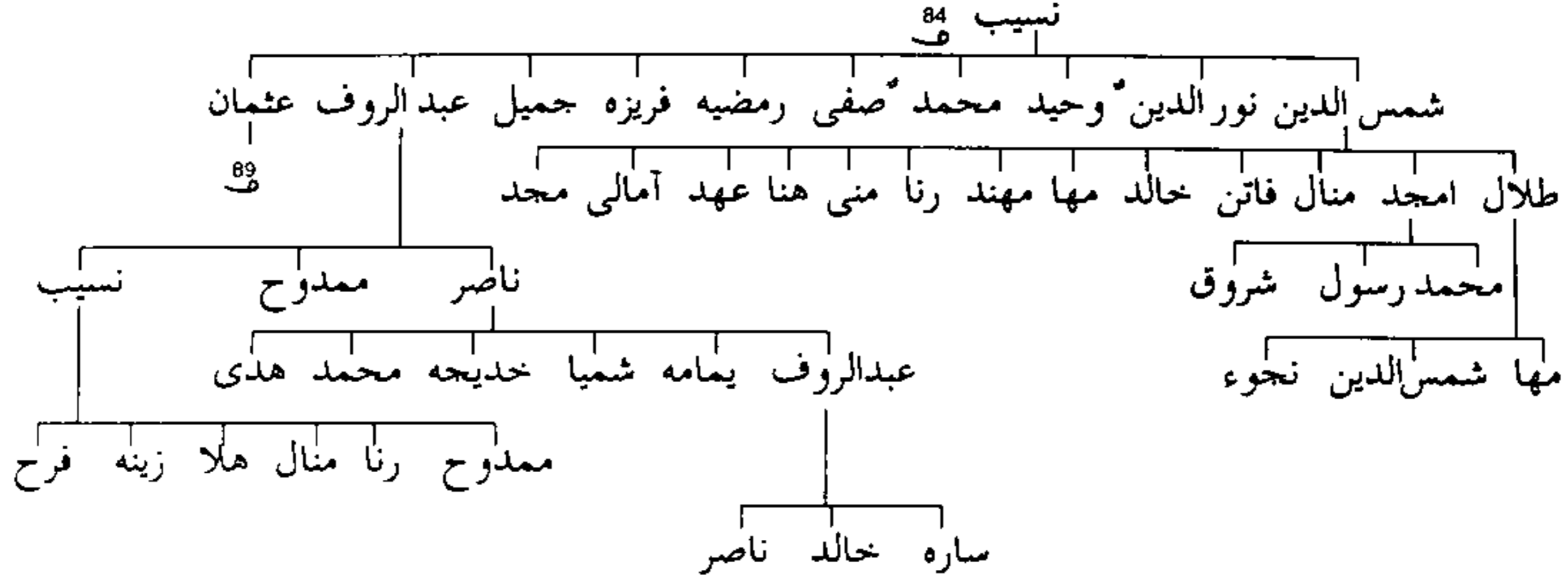


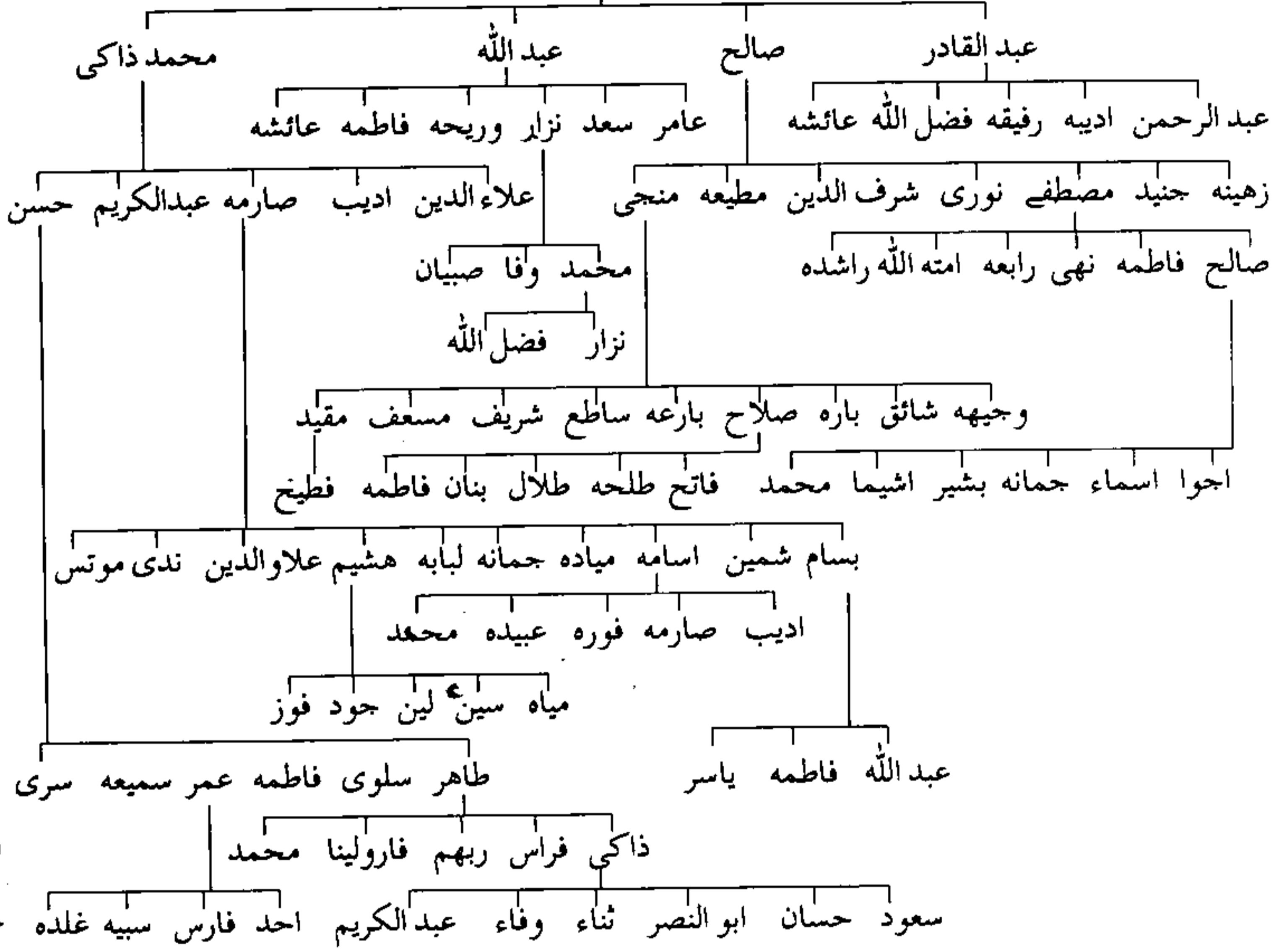


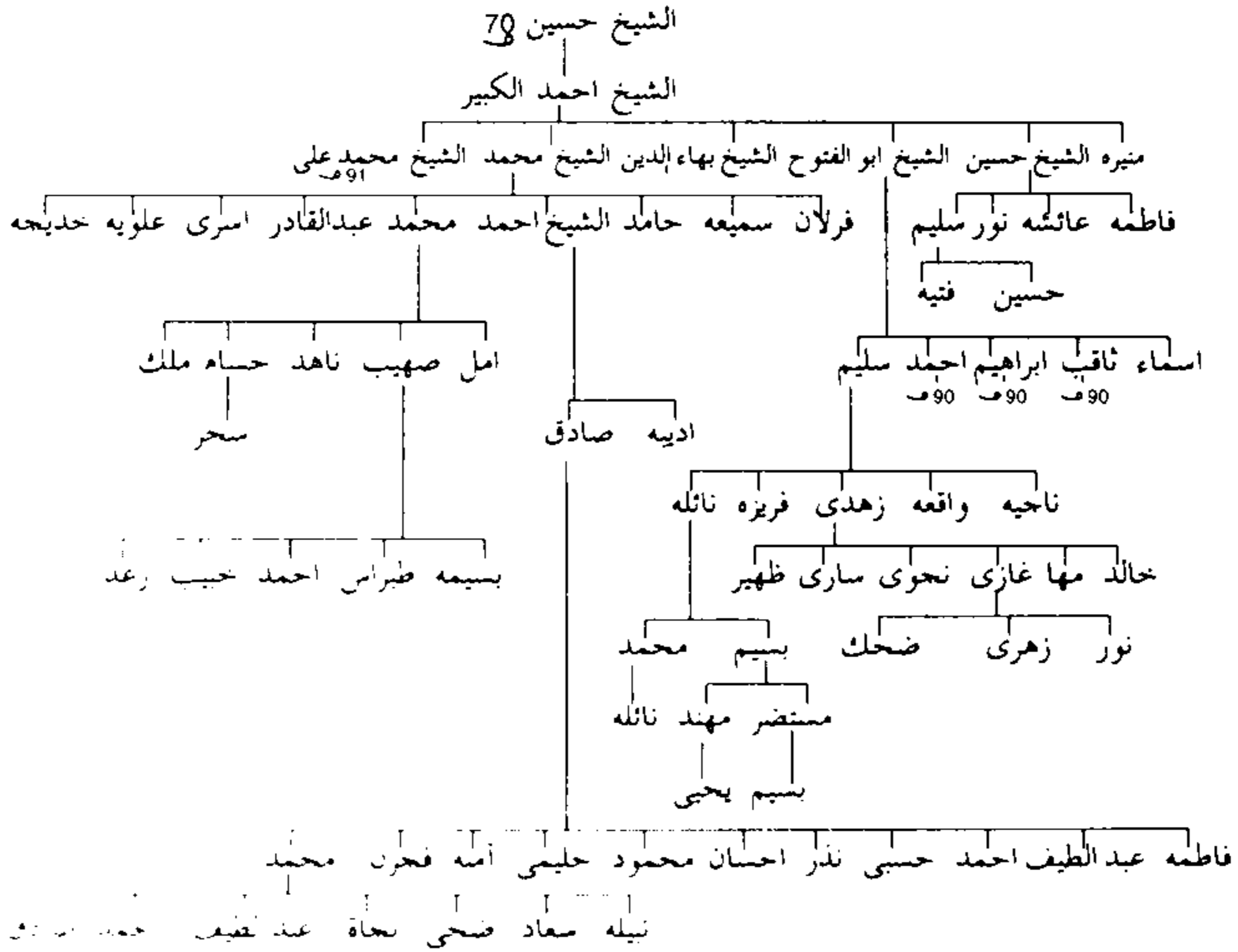
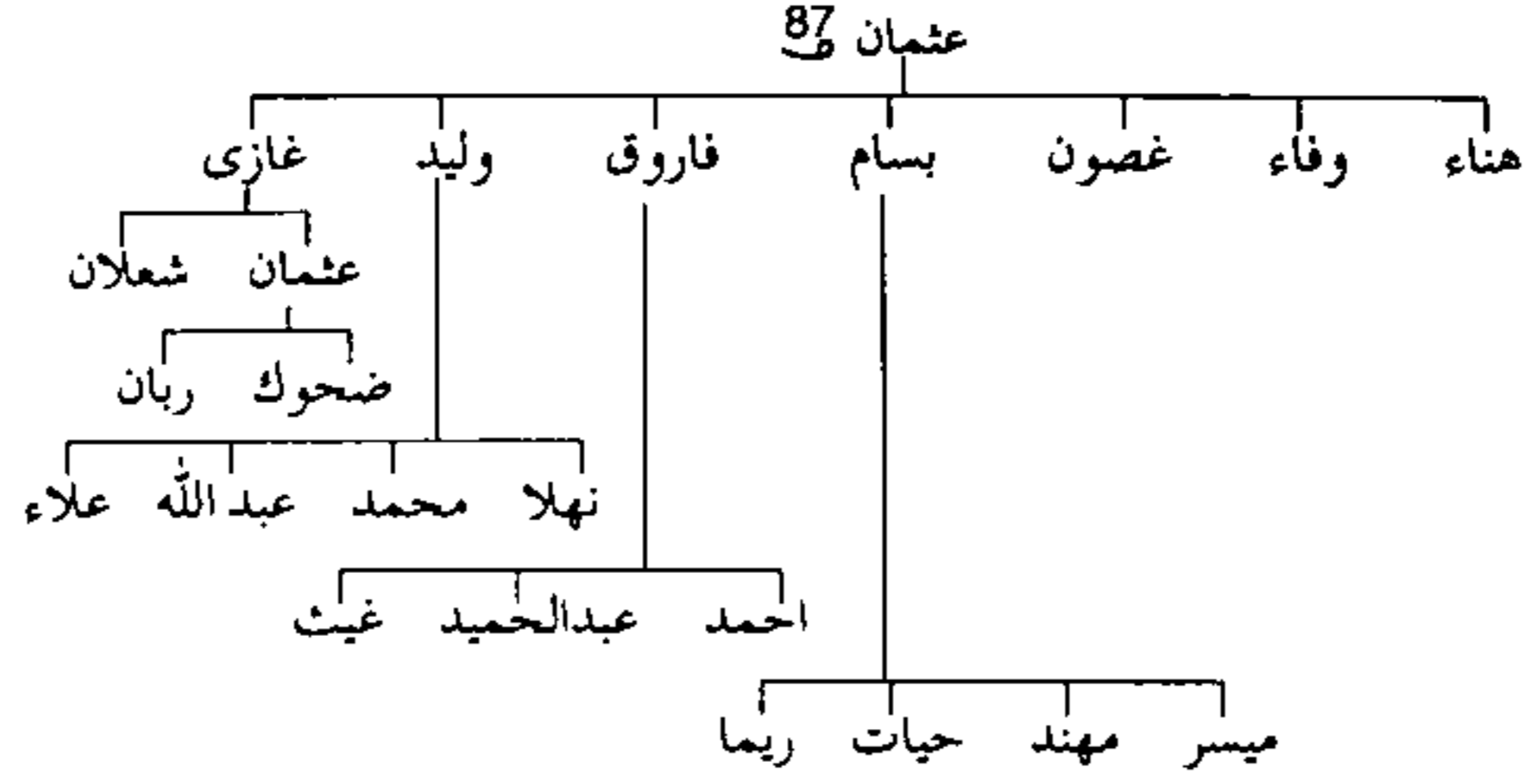


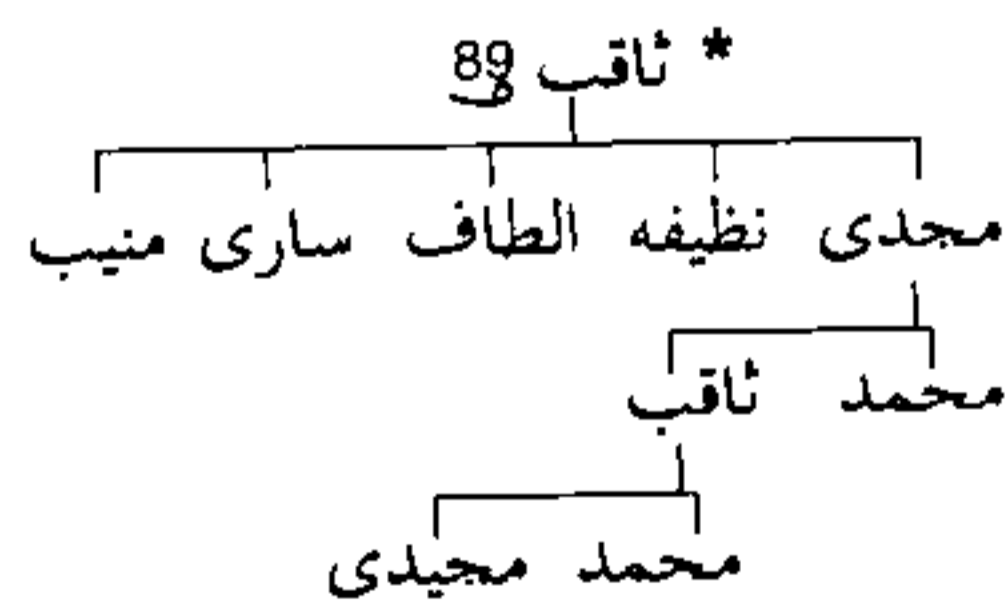
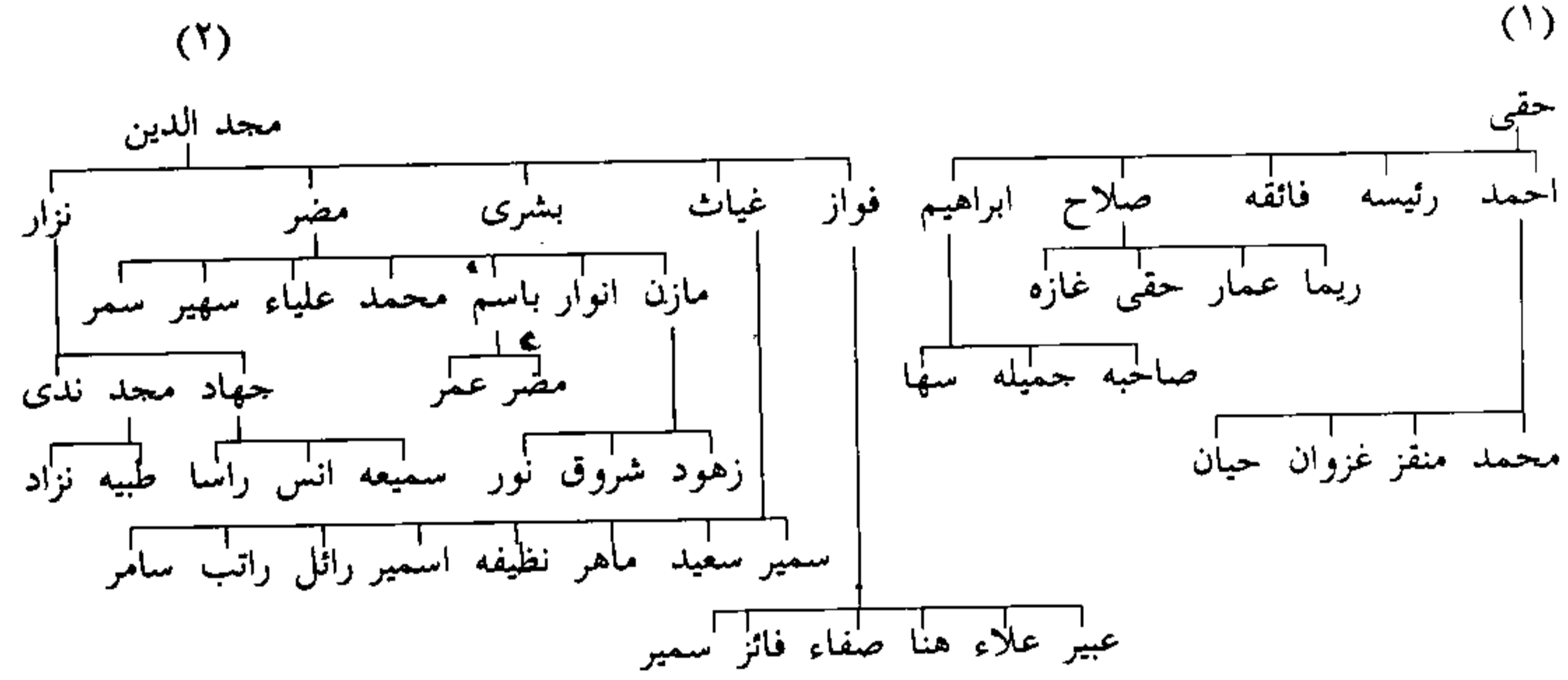
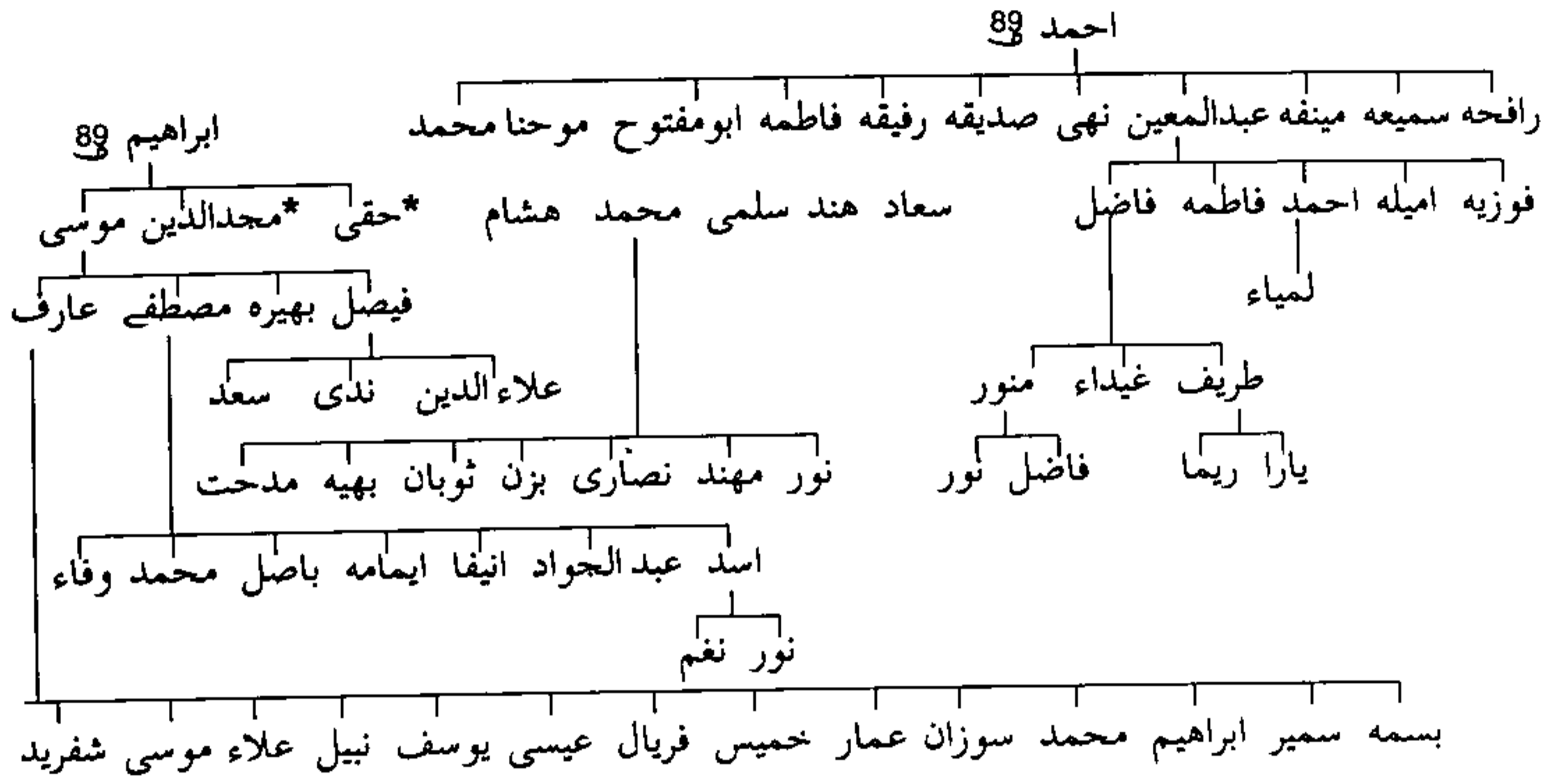


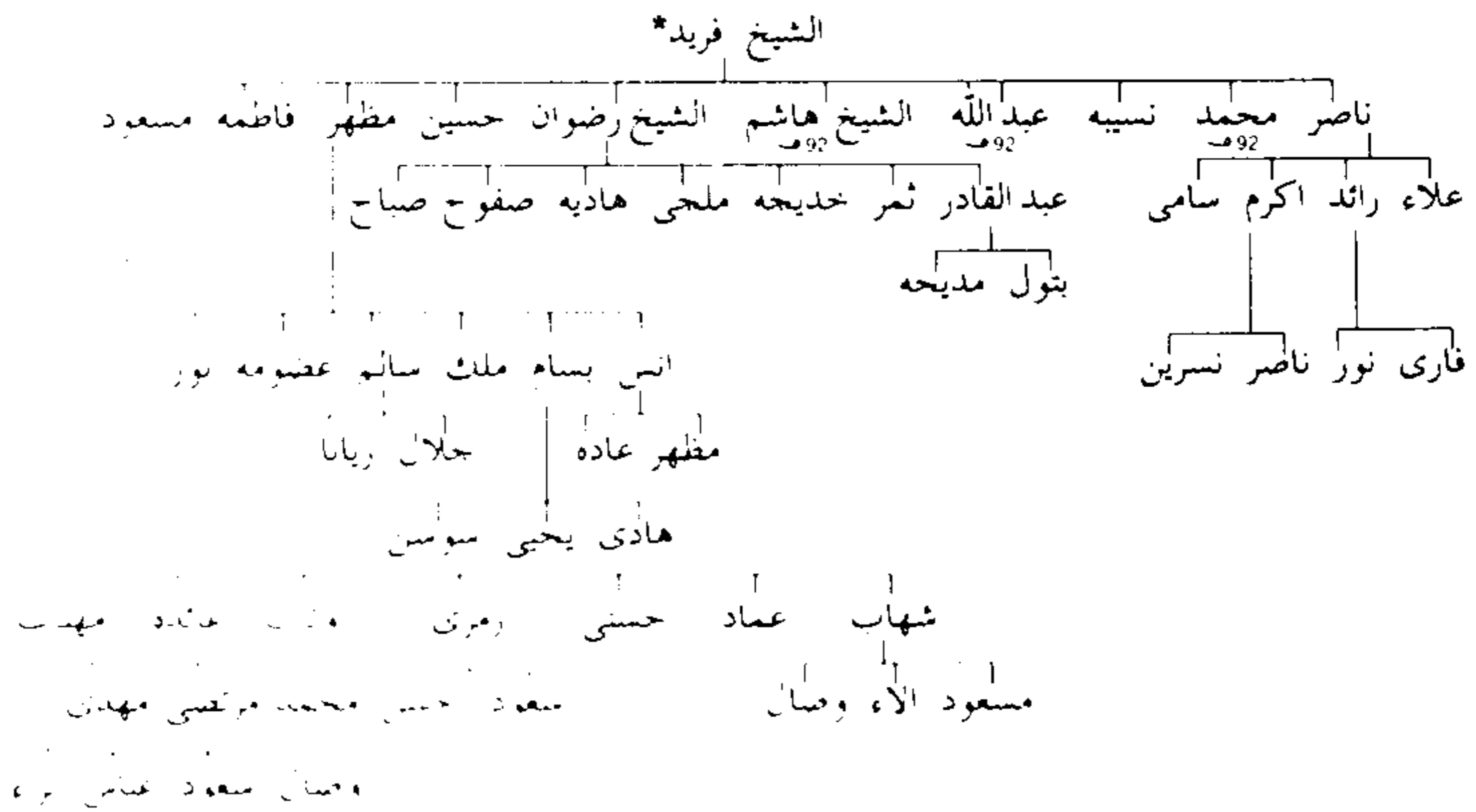
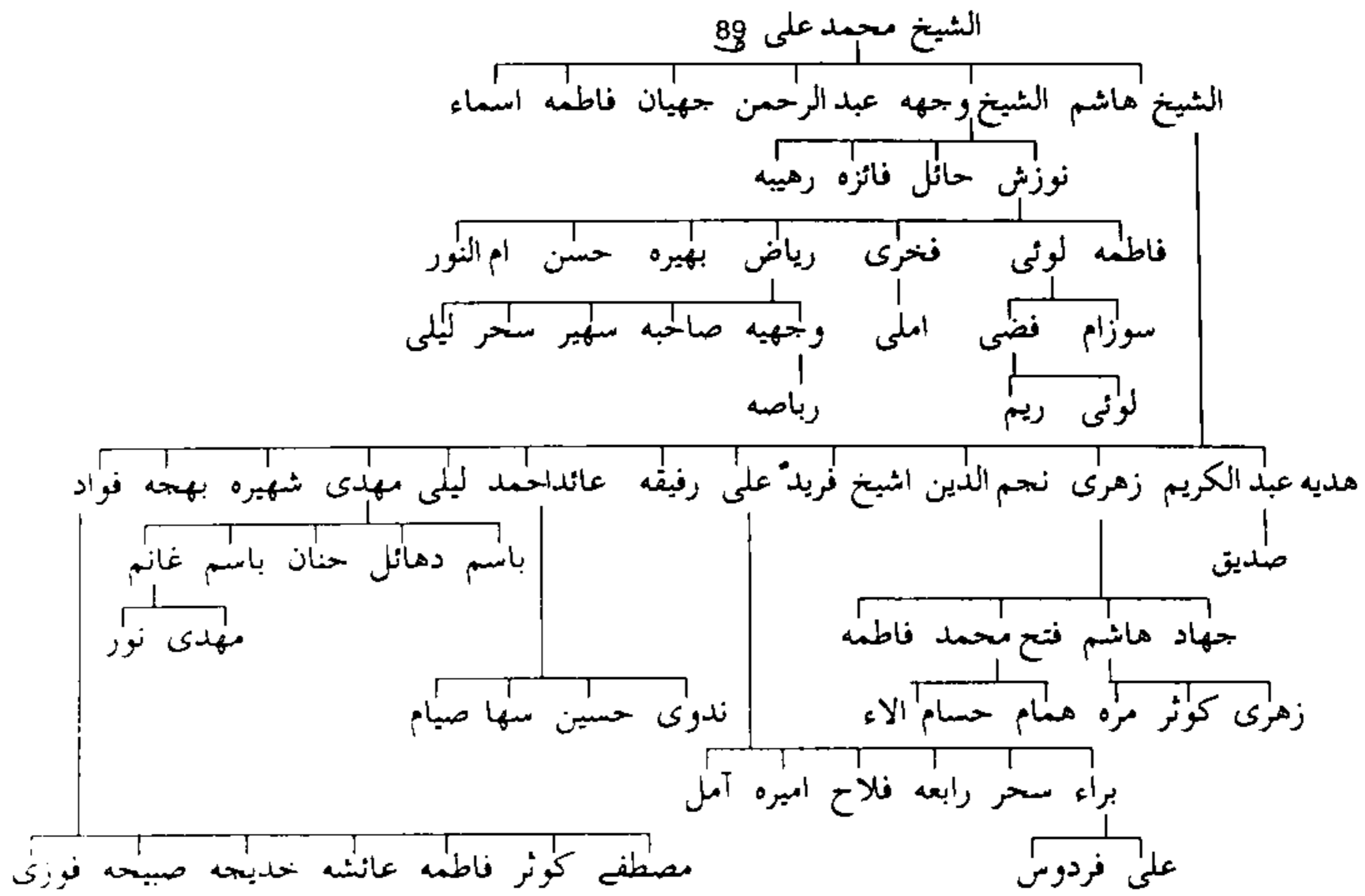




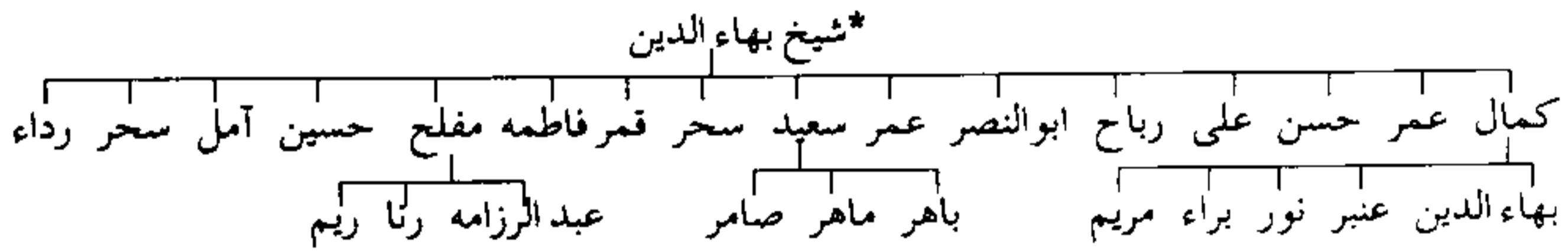
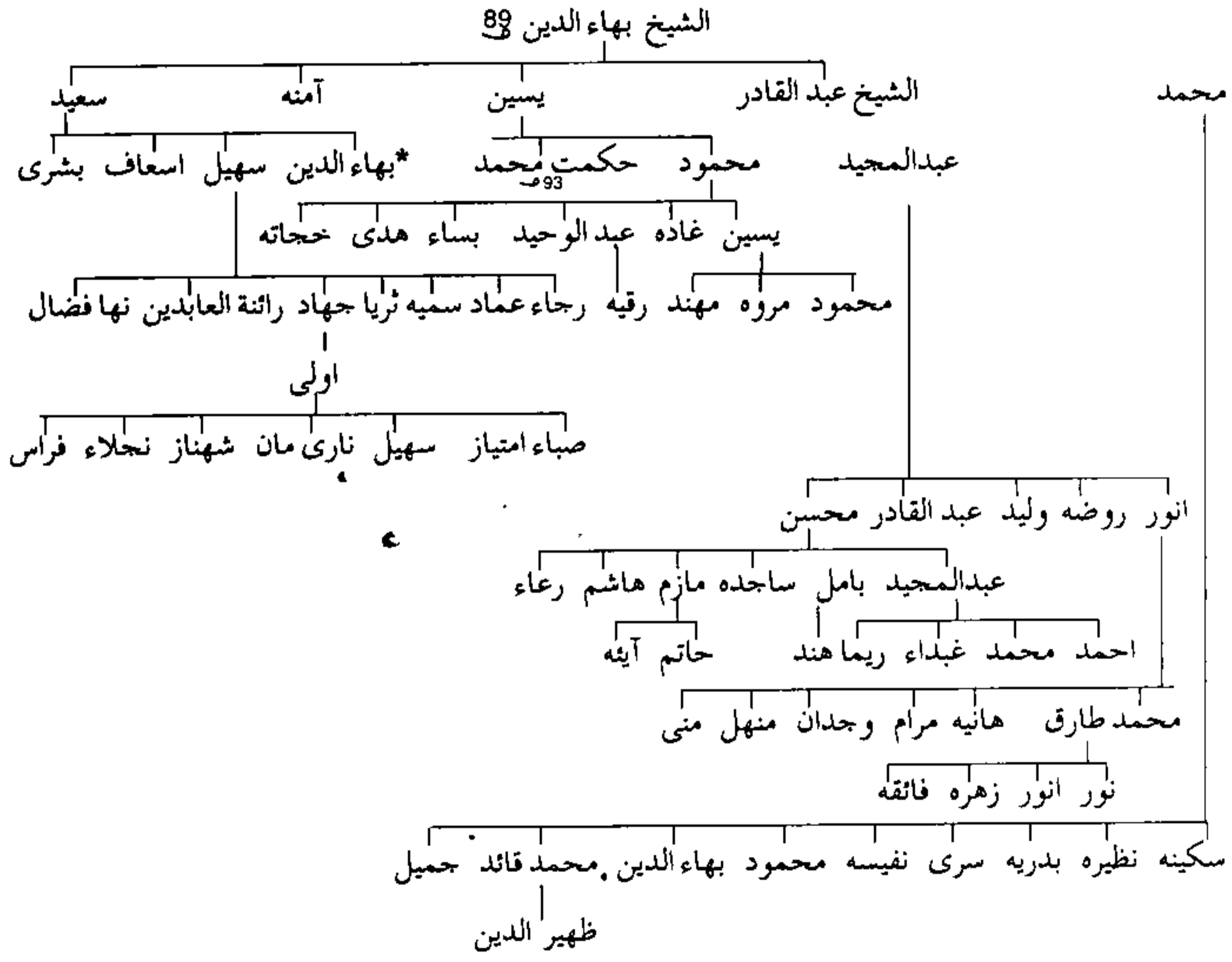
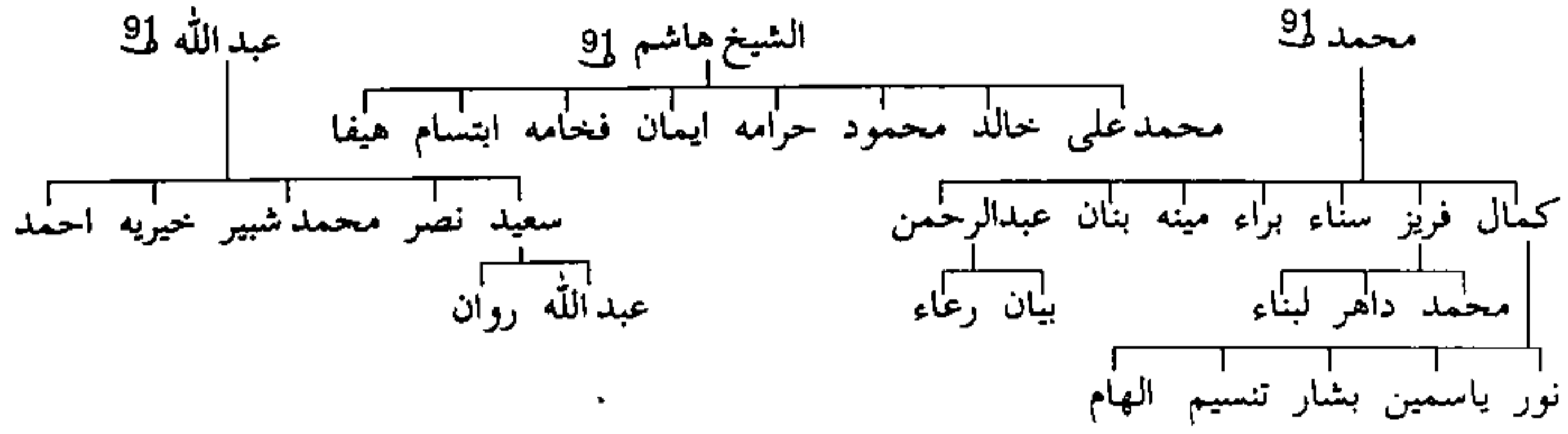




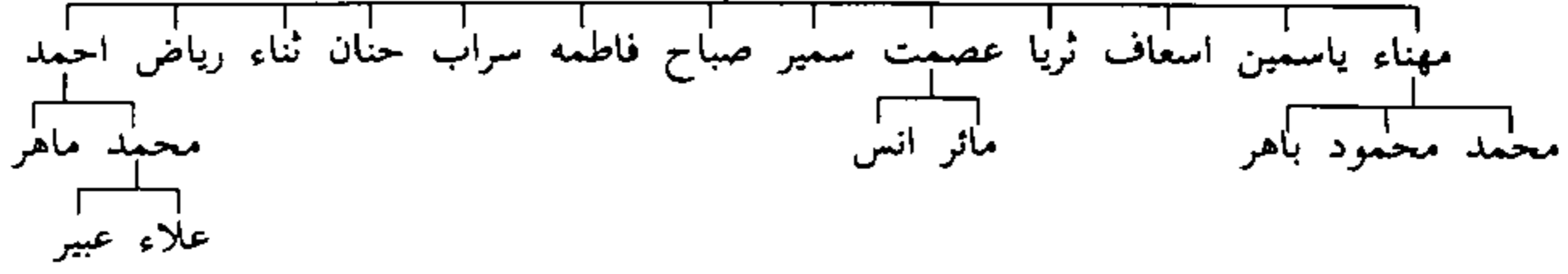




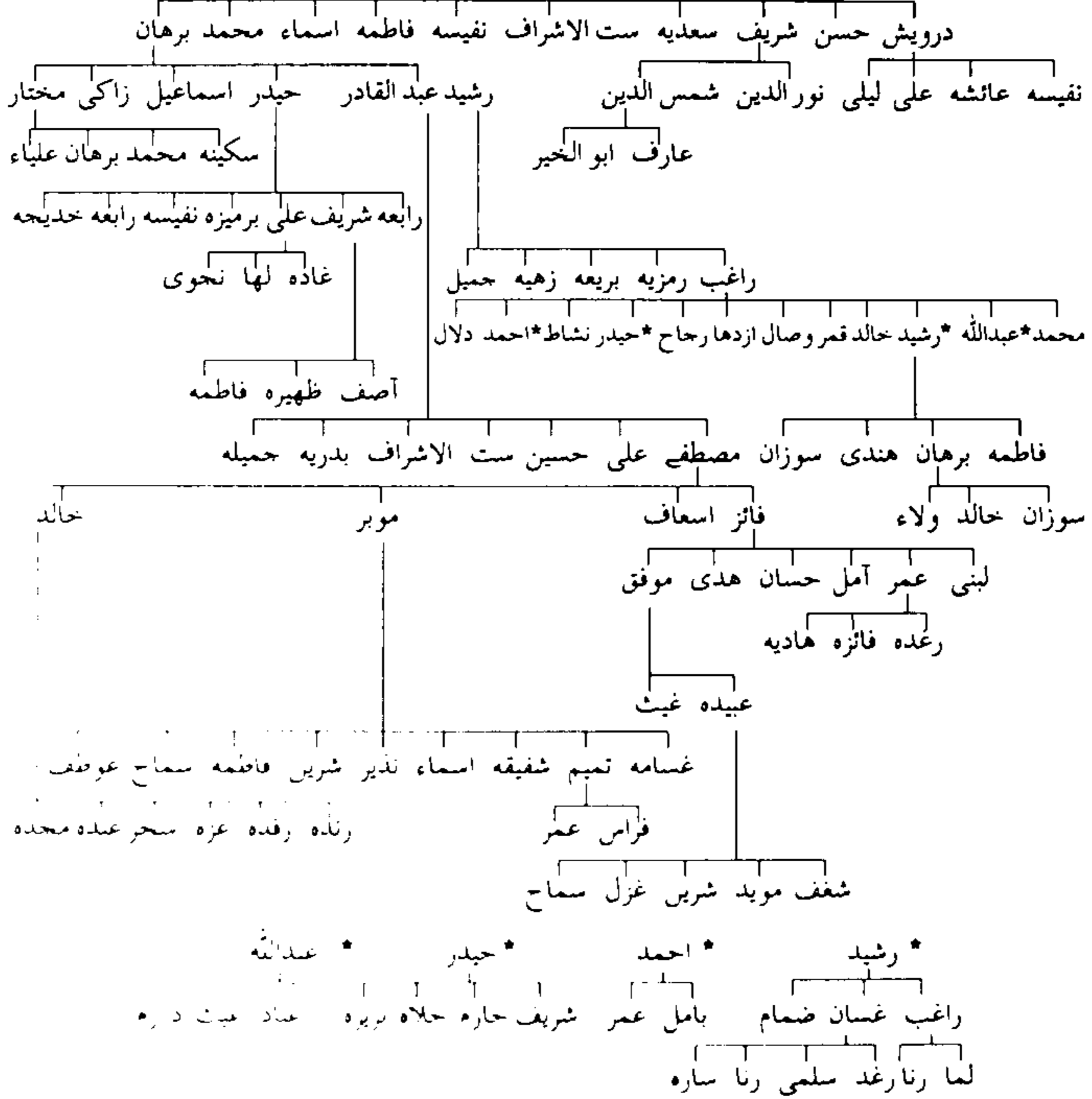




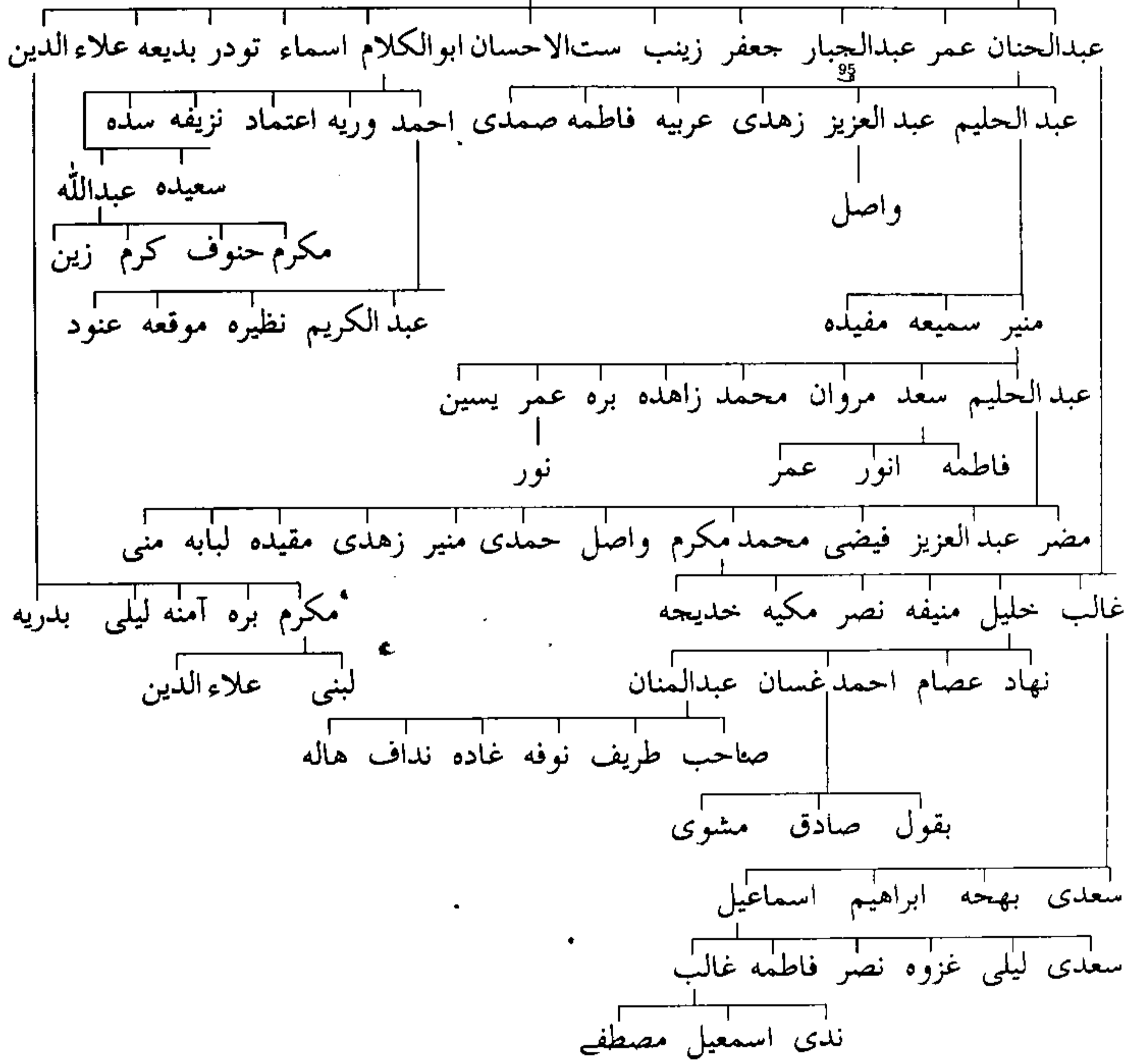
حکمت محمد 92

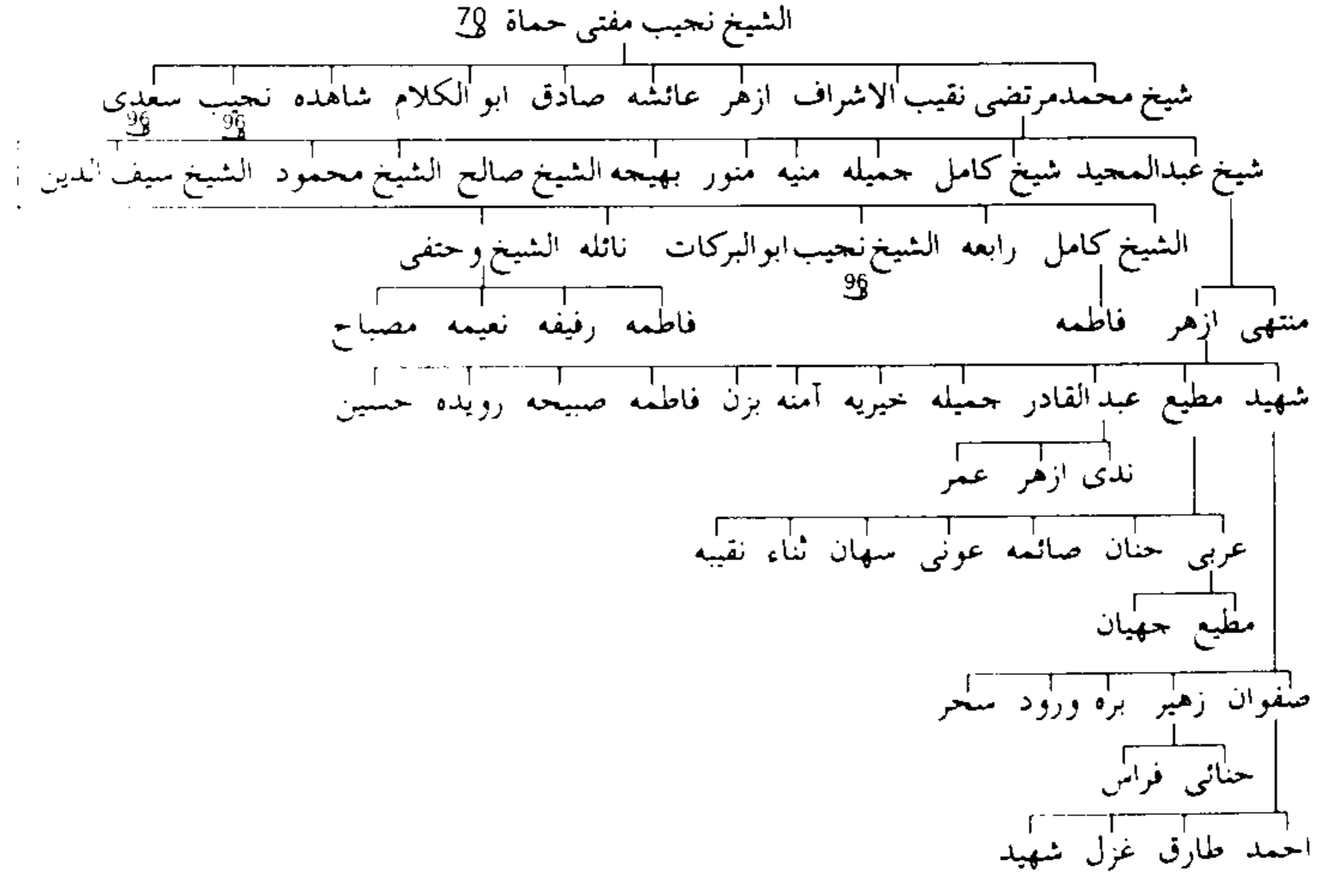
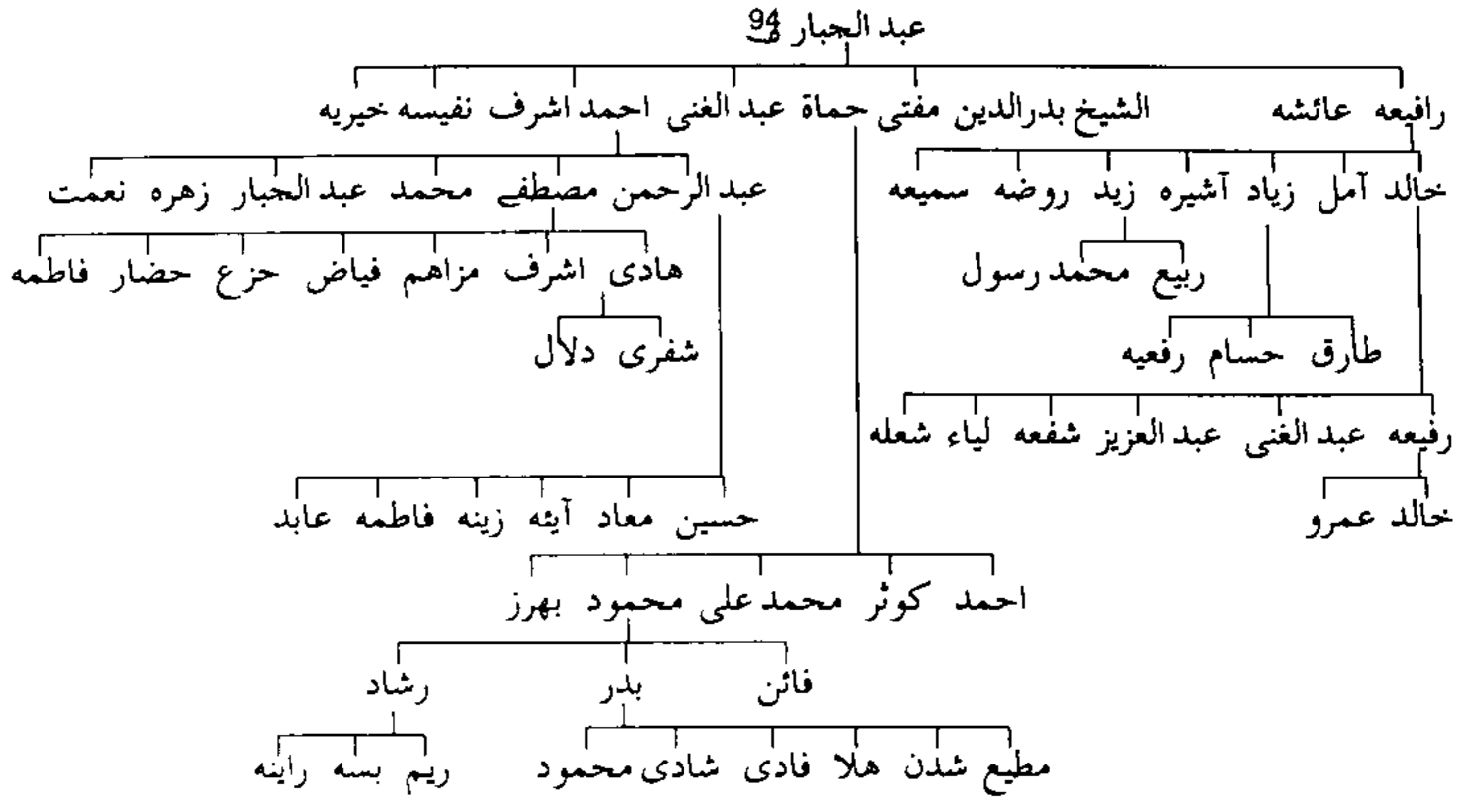


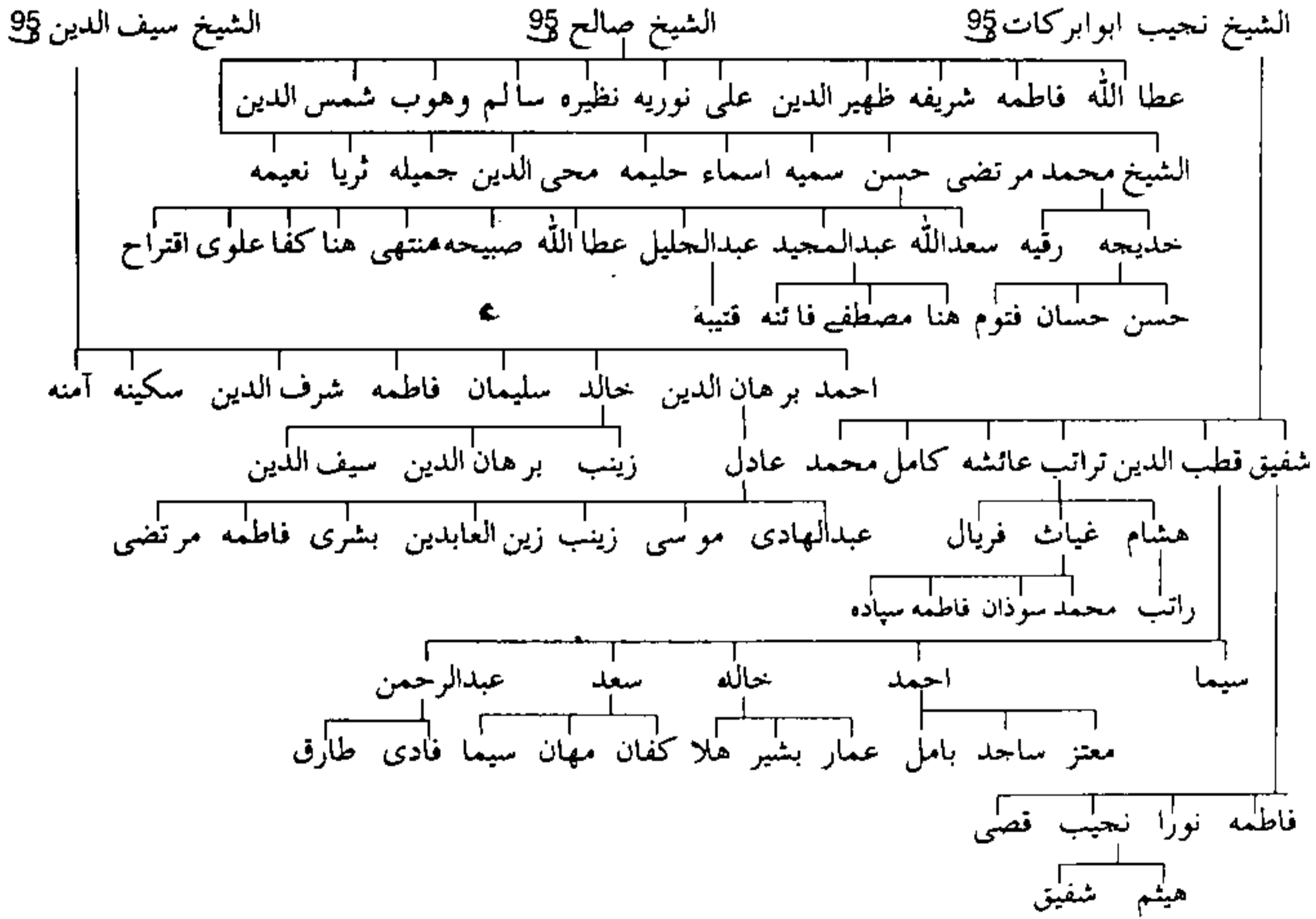
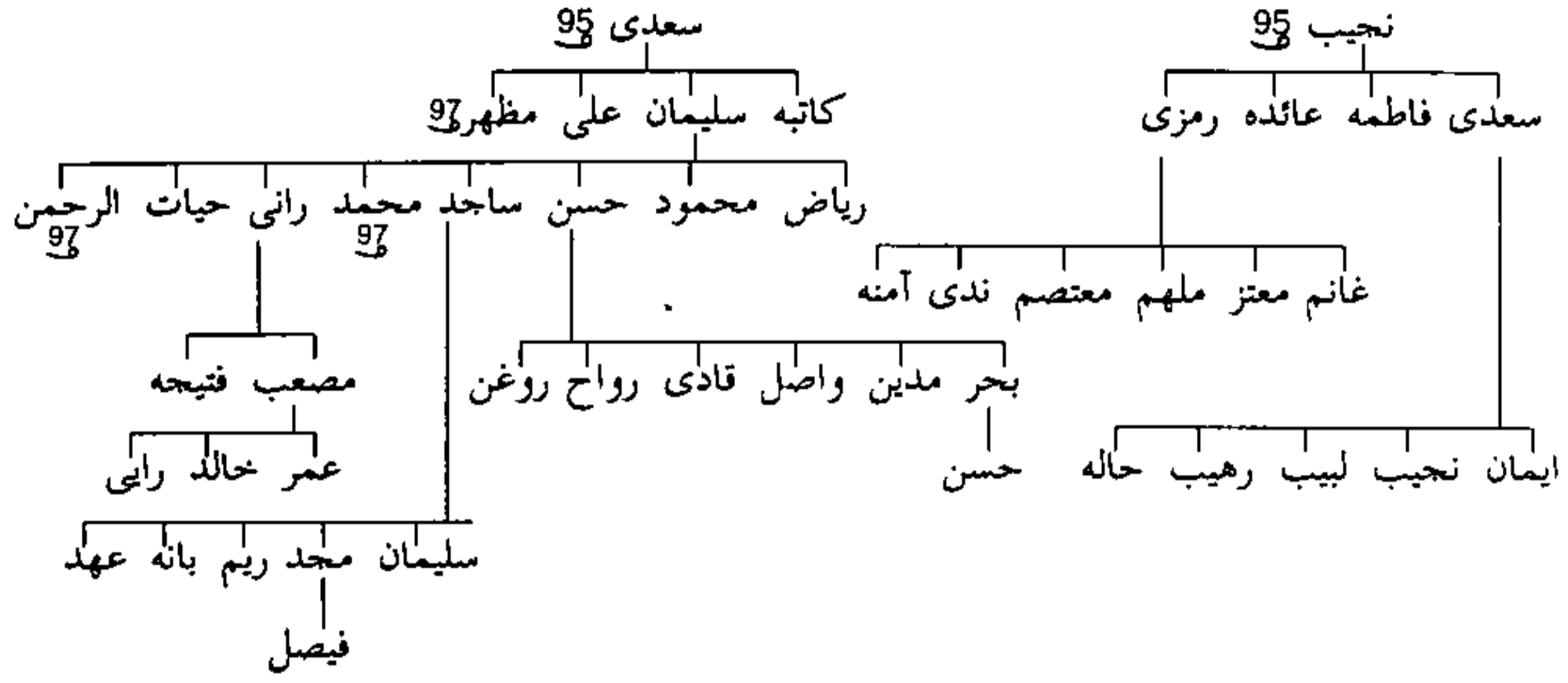
الشیخ علی مفتی حماة 79



الشيخ مكرم فقى حماة 79





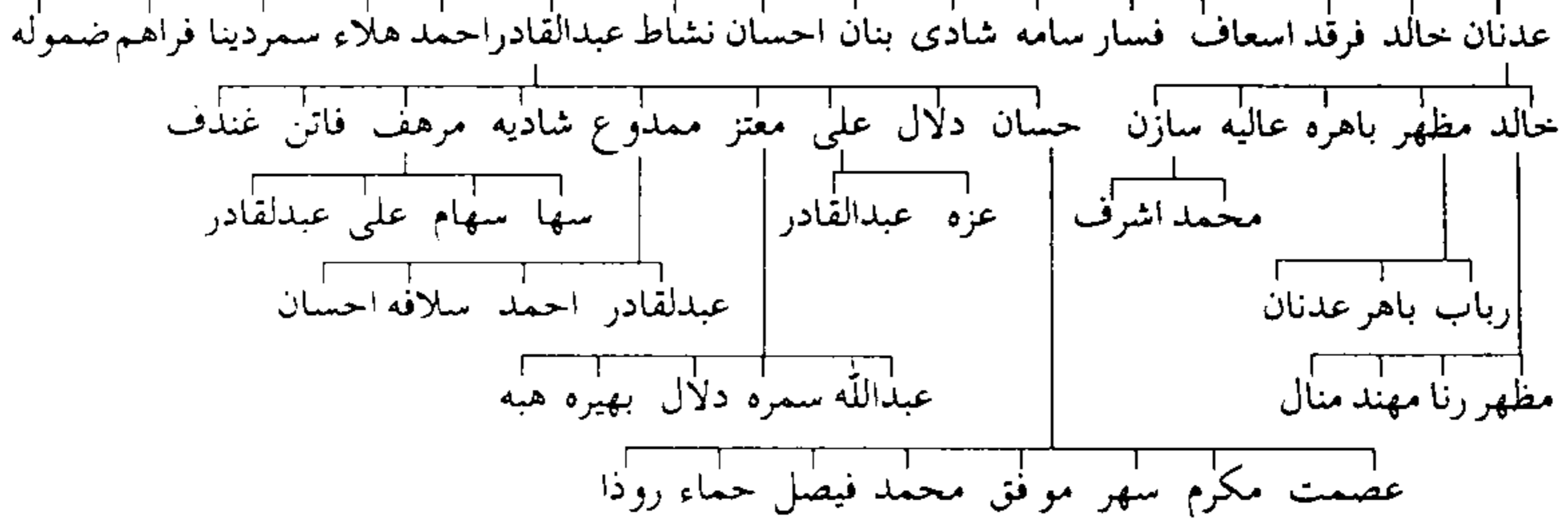


محمدؑ 96

علیؑ 96

الرحمنؑ 96

مظہرؑ 96





## حوالہ جات

- (۱) ابن ہشام ابو محمد عبد الملک بن محمد، سیرۃ ابن ہشام مطبوعہ اشرف پریس مقبول اکیڈمی طبع دوم ۱۹۶۵ء صفحہ ۲۵
- (۲) ایضاً صفحہ ۷۹
- (۳) قلندر، گل حسن شاہ، تعلیم غوثیہ، مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۷۶ء صفحہ ۶۷
- (۴) ایضاً صفحہ ۶۷
- (۵) ایضاً صفحہ ۷۰
- (۶) ایضاً صفحہ ۷۷
- (۷) ایضاً صفحہ ۷۸
- (۸) ابن تغری بردی، النجوم الزاہرہ، فی ملوک مصر وقاہرہ، مطبوعہ مصر طبع اول جلد اول صفحہ ۳۹۸
- (۹) حموی، امام یعقوب، معجم البلدان (عربی)، مطبوعہ بیروت جلد اول ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۲۶
- (۱۰) ارمان سرحدی، غوث اعظم، مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور، اشاعت اول ۱۹۶۱ء صفحہ ۲۳
- (۱۱) شطونی، نور الدین علی بن یوسف، بحیۃ الاسرار مطبوعہ لاہور طبع دوم سال اشاعت ۱۹۶۲ء صفحہ ۶ تا ۹
- (۱۲) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد ۱۲ صفحہ ۹۲۸ مطبوعہ زیر اہتمام پنجاب یونیورسٹی لاہور
- (۱۳) شطونی، نور الدین علی بن یوسف، بحیۃ الاسرار و معدن الانوار (عربی) مطبوعہ مصر ہامشہ بختاب فتوح الغیب سال طباعت ۱۳۳۰ھ صفحہ ۲
- (۱۴) ابن رجب، الذیل علی طبقات حنابلہ، مطبوعہ بیروت جلد چہارم صفحہ ۷۰
- (۱۵) السامرائی، شیخ یونس ابراہیم، الشیخ عبد القادر الکیلانی حیاتیہ و آثارہ مطبوعہ مطبوعہ الامم، بغداد صفحہ ۶
- (۱۶) داراشکوہ، شہزادہ، سفینۃ الاولیاء مترجم محمد وارث کامل، مطبوعہ اردو پریس لاہور، طبع اول ۱۹۶۱ء صفحہ ۶۰
- (۱۷) تادنی، محمد سخی، قلائد الجواہر، مترجم زبیر افضل عثمانی، مطبوعہ مشہور آفٹ پریس نفیس اکیڈمی کراچی طبع اول ۱۹۷۸ء صفحہ ۲۰
- (۱۸) جامی، عبدالرحمن، لائحۃ الانس، مترجم ٹمس بریلوی، مدینہ پبلشنگ مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی اشاعت اول ۱۹۶۲ء صفحہ ۷۰



(۱۹) تادنی محمد سٹی، قلائد الجواہر مترجم زبیر افضل عثمانی مطبوعہ مشہور آفسٹ پریس نیس اکیڈمی کراچی طبع اول ۱۹۷۸ء صفحہ ۳۲

(۲۰) ایضاً صفحہ ۲۸

(۲۱) اردو دائرہ معارف اسلامیہ مقالہ عبدالقادر جیلانی جلد ۱۲ طبع اول ۱۹۷۳ء صفحہ ۹۲.۵

(۲۲) ابن رجب، الذیل علی طبقات حنابلہ، مطبوعہ بیروت جلد چہارم صفحہ ۷۰، ۷۱

(۲۳) تادنی، محمد سٹی، قلائد الجواہر مترجم زبیر افضل عثمانی، مطبوعہ مشہور آفسٹ پریس نیس اکیڈمی طبع اول ۱۹۷۸ء صفحہ ۱۳۸

(۲۴) ایضاً صفحہ ۱۳۸

(۲۵) ایضاً صفحہ ۱۳۸

(۲۶) ایضاً صفحہ ۱۳۸، ۱۳۹

(۲۷) شطونی، نور الدین علی بن یوسف، بحجت الاسرار، مطبوعہ لاہور طبع دوم ۱۹۶۲ء صفحہ ۲۸۱

(۲۸) قادری چشتی، جان محمد، مآثر العارفین مطبوعہ لاہور صفحہ ۱۱۵

(۲۹) دہلوی، عبدالحق شیخ، اخبار الاخیر مترجم مولانا محمد فاضل مطبوعہ مدینہ پبلیشنگ کراچی صفحہ ۲۳

(۳۰) جیلانی، عبدالقادر، فتح الربانی مطبوعہ مشہور آفسٹ پریس، مدینہ پبلیشنگ کمپنی کراچی ۱۹۶۹ء صفحہ ۲۵۳، ۲۵۴

(۳۱) نور میاں سید نواب، مجموعہ رسائل، مطبوعہ کان پور ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۳

(۳۲) دہلوی، شاہ ولی اللہ، جمعہات مترجم عبداللہ شاہ مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور ۱۹۸۸ء صفحہ ۱۶

(۳۳) الدرونی، شیخ ابراہیم عبدالغنی، المختصر فی تاریخ شیخ الاسلام سیدنا عبدالقادر الجیلانی واولادہ مطبوعہ افریشیا پرنٹنگ پریس کراچی صفحہ ۳۰

(۳۴) جامی، عبدالرحمان، نجات الانس مترجم شمس بریلوی، مطبوعہ نیس اکیڈمی کراچی مدینہ پبلیشنگ ۱۹۸۲ء صفحہ ۷۵

(۳۵) قادری، غلام سرور مفتی، خزینۃ الصفیاء مترجم اقبال احمد فابوقی، مطبوعہ کنہاٹن پرنٹر مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور ۱۹۹۰ء صفحہ ۲۳۰

(۳۶) ندوی، ابوالحسن علی سید، تاریخ دعوت و عزیمت، مطبوعہ ایجوکیشن پریس کراچی، ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۵۸

(۳۷) یافعی، امام محمد عبداللہ، خلاصۃ المغاخر فی مناقب شیخ عبدالقادر مترجم محمد فاروق قادری مطبوعہ مختیار پرنٹر لاہور ۱۹۸۳ء صفحہ ۹۶

(۳۸) تادنی، محمد سٹی قلائد الجواہر مترجم زبیر افضل عثمانی، مطبوعہ نیس اکیڈمی کراچی ۱۹۷۸ء صفحہ ۲۰

(۳۹) شطونی، نور الدین علی بن یوسف، بحجت الاسرار، مطبوعہ لاہور طبع دوم ۱۹۶۲ء صفحہ ۶

(۴۰) ارمان سرحدی، غوث اعظم، مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۶۱ء صفحہ ۲۱

- (۴۱) ایضاً صفحہ ۲۲
- (۴۲) شطونی، نور الدین علی بن یوسف، بحجتہ الاسرار، مطبوعہ لاہور طبع دوم ۱۹۶۲ء صفحہ ۱۶
- (۴۳) ایضاً صفحہ ۲۲
- (۴۴) تادنی، محمد یحییٰ، قلائد الجواہر مترجم زبیر افضل عثمانی، مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی ۸ ۱۹۷۸ء صفحہ ۷۶
- (۴۵) دہلوی، شیخ عبدالحق محدث، زبدۃ الآثار مترجم اقبال احمد فاروقی مطبوعہ مسعود پرنٹر مکتبہ نبویہ لاہور ۱۹۷۵ء
- (۴۶) مجدد الف ثانی، شیخ احمد، مکتوبات ربانی مترجم مولانا محمد سعید مطبوعہ جوہر آفسٹ پریس صفحہ ۱۸  
دہلی مکتوب نمبر ۱۲۳ صفحہ ۱۶ حصہ دوم طبع اول ۱۹۷۱ء
- (۴۷) الہدیہ ابن شیخ عبدالرحیم، سیر الاقطاب مترجم معین الدین دردائی، مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی ۲ ۱۹۷۲ء صفحہ ۱۶۳
- (۴۸) عارف باللہ عبداللہ علی، خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب ۲۵ وال باب
- (۴۹) یافعی، امام محمد عبداللہ، خلاصۃ المفاجر مترجم سید محمد فاروق قادری، مطبوعہ مختیار پرنٹر، المعارف لاہور ۱۹۸۳ء صفحہ ۱۷۵
- (۵۰) ایضاً صفحہ ۱۱۱
- (۵۱) ابن کثیر عماد الدین، البدایہ والنہایہ مترجم مولانا اختر فتح پوری، مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی جلد ۱۲، ۱۹۸۹ء صفحہ ۳۶۱
- (۵۲) جیلانی شیخ عبدالقادر، فتوح الغیب مترجم عبدالرحمان طارق مطبوعہ ادارہ اسلامیات وفاق پریس لاہور مقالہ نمبر ۱۶۲ ۱۹۸۱ء صفحہ ۱۶۲
- (۵۳) (ایضاً) فتح الربانی مترجم عاشق علی میرٹھی، مطبوعہ مشہور آفسٹ لیتھو پریس مدینہ پبلشنگ کراچی ۱۹۶۹ء صفحہ ۱۳۳ مجلس ۲۰
- (۵۴) (ایضاً) فتوح الغیب مترجم عبدالرحمان طارق، مطبوعہ ادارہ اسلامیات وفاق پریس لاہور مقالہ نمبر ۱۶۵ ۱۹۸۱ء ص ۱۶۶
- (۵۵) ایضاً مقالہ نمبر ۷۵ صفحہ ۱۹۱
- (۵۶) ایضاً مقالہ نمبر ۷۵ صفحہ ۱۹۲
- (۵۷) (ایضاً) فتح الربانی، مطبوعہ مشہور آفسٹ لیتھو پریس مدینہ پبلشنگ کراچی ۱۹۶۹ء صفحہ ۱۵۳ مجلس ۲۱
- (۵۸) ابن کثیر عماد الدین، البدایہ والنہایہ، مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی جلد ۱۲ طبع اول ۱۹۸۹ء صفحہ ۳۶۱
- (۵۹) مولوی نذیر احمد سیاب، غوث الاعظم، مطبوعہ شیخ برکت علی اینڈ سنز لاہور سال نذر، صفحہ ۳۱
- (۶۰) اردو دائرہ معارف اسلامیہ طبع اول جلد ۱۲، الشکاء پنجاب لاہور ۱۹۷۳ء صفحہ ۳۲-۳۱
- (۶۱) سندھی، ڈاکٹر عبدالمجید، پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں مطبوعہ زاہد پبلیشرز لاہور سبک ٹیل پبلیشرز صفحہ ۷۵

(۶۲) اردو دائرہ معارف اسلامیہ دانش گاہ پنجاب لاہور ۳۱۹۷ء طبع اول جلد ۱۲ صفحہ ۹۲۸

(۶۳) سورہ حشر آیت نمبر ۲۸

(۶۴) ابو داؤد مشکوٰۃ شریف

(۶۵) امام ابو حنیفہ، شرح فقہ اکبر

(۶۶) دہلوی شاہ عبدالعزیز، فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۱۲

(۶۷) دہلوی اسماعیل، صراط مستقیم

(۶۸) دہلوی، شاہ عبدالحق محدث، اخبار الاخیار، مترجم مولانا محمد فاضل، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی صفحہ ۳۹۸

(۶۹) دہلوی شاہ عبدالعزیز، ملفوظات عزیزیہ، اردو ترجمہ صفحہ ۱۲، مطبوعہ پاکستان ایجوکیشنل پبلشرز کراچی

(۷۰) ملا محمد، وجیز الصراط صفحہ ۸۳

(۷۱) الدرونی، ابراہیم عبدالغنی، المختصر فی تاریخ شیخ الاسلام سیدنا عبدالقادر الکیلانی واولادہ، مطبوعہ افریشیا پرنٹنگ پریس کراچی صفحہ ۳۰

(۷۲) ملا عمر، وجیز الصراط صفحہ ۸۳

(۷۳) سروردی شہاب الدین، عوارف المعارف مترجم شمس بریلوی، مطبوعہ مشہور آفسٹ پریس مدینہ پبلشنگ کراچی ۷۱۹۷ء صفحہ ۳۱۳

(۷۴) تادنی محمد علی، فلائد الجواہر مطبوعہ نفیس اکیڈمی مشہور آفسٹ پریس مدینہ پبلشنگ کراچی ۸۱۹۷ء صفحہ ۱۵۱

(۷۵) قادری جان محمد، آثار العارفین، مطبوعہ لاہور سال ندارد صفحہ ۱۱

(۷۶) الذہبی، امام ابو عبد اللہ محمد، تذکرۃ الحفاظ، مطبوعہ اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور طبع اول ۱۹۸۱ء صفحہ ۹۳۹ طبقہ ۱

(۷۷) ابن رجب، الذیل علی طبقات الختابلہ، مطبوعہ بیروت جلد چہارم صفحہ ۷۰

(۷۸) تادنی، محمد علی، فلائد الجواہر، مترجم زبیر افضل عثمانی، مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی سال اشاعت ۸۱۹۷ء صفحہ ۱۵۷

(۷۹) الذہبی امام ابو عبد اللہ محمد، تذکرۃ الحفاظ، مطبوعہ اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور طبع اول سن طباعت ۱۹۸۱ء صفحہ ۹۳۹ طبقہ ۱

(۸۰) ابن رجب، الذیل علی طبقات الختابلہ مطبوعہ بیروت جلد چہارم صفحہ ۷۰

(۸۱) الذہبی، امام ابو عبد اللہ محمد، تذکرۃ الحفاظ، اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور طبع اول ۱۹۸۱ء صفحہ ۹۳۰

(۸۲) ابن کثیر، عماد الدین، البدایہ والنہایہ مترجم اختر فتح پوری مطبوعہ نفیس اکیڈمی طبع اول ۱۹۸۹ء جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۸

(۸۳) الذہبی، امام ابو عبد اللہ محمد، تذکرۃ الحفاظ، مطبوعہ اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور طبع اول ۱۹۸۱ء صفحہ ۹۳۰

- (۸۴) ایضاً صفحہ ۹۴۰
- (۸۵) ابن رجب، الذیل علی طبقات الحنابلہ، مطبوعہ بیروت جلد ۳ صفحہ ۷۱
- (۸۶) ایضاً صفحہ ۷۱
- (۸۷) تادنی، محمد سخی، قلائد الجواہر، مطبوعہ نفیس اکیڈمی، مشہور آفسٹ کراچی مدینہ پبلشنگ طبع اول ۱۹۷۸ء صفحہ ۱۵۸
- (۸۸) ایضاً صفحہ ۶۳۳
- (۸۹) رضوی، عبدالحی، تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، مطبوعہ خادم پرنٹرز اردو بازار لاہور ۱۹۸۹ء صفحہ ۲۶۶
- (۹۰) تادنی محمد سخی، قلائد الجواہر، مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی، طبع اول ۱۹۷۸ء صفحہ ۱۶۶
- (۹۱) ابن رجب، الذیل علی طبقات حنابلہ، مطبوعہ بیروت جلد ۳ صفحہ ۲۶۶
- (۹۲) تادنی، محمد سخی، قلائد الجواہر صفحہ ۱۶۳، ۱۶۴
- (۹۳) ایضاً صفحہ ۱۶۶
- (۹۴) ابن رجب، الذیل علی طبقات حنابلہ مطبوعہ بیروت جلد ۳ صفحہ ۲۶۶
- (۹۵) تادنی، محمد سخی، قلائد الجواہر صفحہ ۱۶۷
- (۹۶) ایضاً صفحہ ۱۶۹-۱۷۰
- (۹۷) ایضاً صفحہ ۱۷۰
- (۹۸) ابن رجب، الذیل علی طبقات حنابلہ، مطبوعہ بیروت جلد ۳ صفحہ ۲۶۵
- (۹۹) ایضاً صفحہ ۲۶۵
- (۱۰۰) تادنی محمد سخی، قلائد الجواہر، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۸ء صفحہ ۱۷۰
- (۱۰۱) ایضاً صفحہ ۱۷۱
- (۱۰۲) رضوی، عبدالحی، تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء صفحہ ۲۶۸
- (۱۰۳) تادنی محمد سخی، قلائد الجواہر، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۸ء صفحہ ۱۷۱
- (۱۰۴) ایضاً صفحہ ۱۷۲
- (۱۰۵) ایضاً صفحہ ۱۷۲

(۱۰۶) ملا، علی قاری، نزہۃ الخواطر الفاتر فی مناقب شیخ عبدالقادر، مترجم اقبال احمد مطبوعہ

سنی دارالاشاعت فیصل آباد صفحہ ۲۸

(۱۰۷) ایضاً صفحہ ۲۸

(۱۰۸) ایضاً صفحہ ۲۹

(۱۰۹) تادنی، محمد سخی، قلائد الجواہر، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۸ء صفحہ ۱۷۳

(۱۱۰) ایضاً صفحہ ۱۷۳

(۱۱۱) ملا علی قاری، نزہۃ الخواطر، مترجم اقبال احمد فاروقی مطبوعہ فیصل آباد صفحہ ۲۹

(۱۱۲) تادنی، محمد سخی، قلائد الجواہر، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۸ء صفحہ ۱۷۷

(۱۱۳) عماد الدین مسعود گیلانی، نسب الشیخ محی الدین عبدالقادر الکیلانی، مطبوعہ دمشق صفحہ ۶

(۱۱۴) ملا علی قاری، نزہۃ الخواطر الفاتر، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۸ء صفحہ ۲۹

(۱۱۵) عماد الدین مسعود الکیلانی، نسب الشیخ محی الدین عبدالقادر الکیلانی، مطبوعہ دمشق صفحہ ۶

(۱۱۶) عقیف الدین حسین شاہ، مفتاح العارفین، زبان فارسی پشتو قلمی نسخہ، مکان دربار سدرہ شریف صفحہ ۱

(۱۱۷) تادنی محمد سخی، قلائد الجواہر مترجم زبیر افضل عثمانی، مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۷۸ء صفحہ ۱۸۰

(۱۱۸) عقیف الدین حسین شاہ، مفتاح العارفین، قلمی نسخہ مکان دربار سدرہ شریف صفحہ ۲

(۱۱۹) ایضاً

(۱۲۰) ایضاً

(۱۲۱) اطہر القادری، شہزادہ غوث الثقلین، مطبوعہ لاہور

(۱۲۲) ایضاً

(۱۲۳) عقیف الدین حسین شاہ، مفتاح العارفین، قلمی نسخہ مکان دربار سدرہ شریف

(۱۲۴) ایضاً

(۱۲۵) ایضاً

(۱۲۶) ایضاً

(۱۲۷) اطہر القادری، شہزادہ غوث الثقلین، مطبوعہ لاہور

(۱۲۸) محمد شفیع صابر، تاریخ صوبہ سرحد مطبوعہ آفتاب عالم پریس پشاور ۱۹۸۶ء صفحہ ۹۳۸

(۱۲۹) ایضاً صفحہ ۹۳۹

(۱۳۰) ایضاً صفحہ ۹۳۹

(۱۳۱) ایضاً صفحہ ۹۴۰

(۱۳۲) یہ واقعات و حالات شہزادہ غوث الوری نقیب الاشراف سجادہ نشین سدرہ شریف علامہ سید محمد انور گیلانی خانوادہ رزاقیہ کے چشم و چراغ سے لئے۔

(۱۳۳) ایضاً

(۱۳۴) ایضاً

(۱۳۵) ایضاً

(۱۳۶) مؤلف کے چشم دید حالات و واقعات۔

- 103 Mullah Ali Qari, Nuzha-tul-Khawatir-ul-Fatir Fi Managab  
Sheikh Abdul Qadir, published by Iqbal Ahmad Sunni Darul  
Aishaat, Faisalabad Page 28.
- 104 -do- Page 28.
- 105 -do- Page 29.
- 106 Tadni , Muhammad, Yahya, Kalaid-ul-jawahir, Karachi (1978) Page 173.
- 107 -do- Page 173.
- 108 Mullah Ali Qari, Nuzha-tul-Khawatir, Translated by  
Iqbal Ahmad Farooqi, Faisalabad Page 29.
- 109 Tadni , Muhammad , Yahya, Kalaid-ul-jawahir, Karachi Page 177.
- 110 Imad-ud-Din Masood Gilani, Nasab Al-Sheikh Mohy-ud-Din  
Abdul Qadir Al-Kilani, Published by Damuscus Page 6.
- 111 Mulla Ali Qari, Muzha-tul-Khatir-ul-Fatri Karachi (1978) Page 29.
- 112 Imad-ud-Din Masood Al-Kilani, Nasab Al-Sheikh  
Mohy-ud-Din Abdul Qadir-Al-Kilani. Damuscus Page 6.
- 113 Afif-ud-Din Hussain Shah, Miftah-ul-Arefeen, Language  
Persian Pashto, (Hand Written),  
House Darbar Sidhra Shareef Page 1.
- 114 Tadni , Muhammad , Yahya, Kalaid-ul-jawahir translated by  
Afzal Usmani, Nafees Academy Karachi (1978) Page 180.
- 115 Afif-ud-Din Hussain Shah, Miftah-ul-Arefeen (Hand Written)  
House Darbar Sidhra Shareef Page 2.
- 116 -do- Page 2.
- 117 -do- Page 2.
- 118 Atharul Qadri, Shahzada Ghaus-ul-Saqlain, Lahore.
- 119 -do-
- 120 Afif-ud-Din Hussain Shah, Miftah-ul-Arefeen,  
(Hand Written) House Darbar Sidhra Shareef.
- 121 -do-
- 122 -do-
- 123 -do-
- 124 Ataharul Qadir, Shahzada Ghaus-ul-Saqlain. Lahore
- 125 Muhammad Shafi Sabir, Tareekh-e-Suba Sarhat, published by  
Aaftab Alam Press, Peshawar (1986) Page 938.
- 126 -do- Page 939.
- 127 -do- Page 939.
- 128 -do- Page 940.
- 129 All these events were collected from Syed Muhammad Anwar  
Gillani Naqeebul Ashraaf Sajjadah Nasheen Sidrah Shareef  
D-i Khan.
- 130 -do-
- 131 -do-
- 132 -do-
- 133 Events seen by the Author himself.

- 77 Ebne Rajab, Alzail Alla Tabqat-e-Hanabila, Beruit, volume-4 Page 70.
- 78 Al-Zahbi, Imam Abu Abdullah Muhammad, Taskara-tul Hafaaz , Islamic Publishing House, Lahore, Edition-I(1981) Page 940.
- 79 Ibn-e-Kaseer, Amad-ud-Din ,Albidaya Wanehaya, Translated by Akhter Fatehpuri, Nafees Academy Edition-I(1989) volume 13 Page 117.
- 80 Al-Zahbi, Imam Abu Abdullah Muhammad, Tadkara-tul Hafaaz , Islamic Publishing House, Lahore, Edition-I(1981) Page 940.
- 81 -do- Page 940.
- 82 Ibn-e-Rajab, Alzail, Alla Tabaqtul Hanabila, Beruit, volume-4 Page 71.
- 83 -do- Page 71.
- 84 Tandi, Muhammad Yahya, Kalaid-ul-jawahir, Nafees Academy, Mashoor off-set Karachi, Madina Publishing, Edition-I Page 158.
- 85 -do- Page 633.
- 86 Rizvi Abdul Mujtaba Maulana, Tadkara Mashaikh-e-Qadria Rizvia, Published by Khadim Printers, urdu Bazar , Lahore(1989) Page 266 .
- 87 Tadni Muhammad Yahya, Kalaid-ul-jawahir, Nafees Acadmey Karachi Edition-I (1978) Page 166.
- 88 Ibn-e-Rajab. Alzail. Alla Tabaqaat-e-Hanabila, Beruit vol: 4 Page 266.
- 89 Tadni, Muhammad Yahya, Kalaid-ul-jawahir Page 163 & 164
- 90 -do- Page 166.
- 91 Ibn-e-Rajab, Alzail, Alla Tabaqtul Hanabela , Beruit, Vol : 4 Page 266.
- 92 Tadni . Muhammad, Yahya, Kalaid-ul-jawahir Page 167.
- 93 do- Page 169 & 170.
- 94 do- Page 170.
- 95 Ibn-e-Rajab, Alzail, Alla Tabaqaat-e-Hanabela, Beruit Vol : 4 Page 265.
- 96 do- Page 265.
- 97 Tadni . Muhammad .Yahya, Kalaid-ul-jawahir, Karachi(1978) Page 170.
- 98 do- Page 171.
- 99 Rizvi, Abdul Mujtaba, Tazkara Mashaikh-e-Qadria Rizvia Lahore(1989) Page 268.
- 100 Tadni . Muhammad .Yahya, Kalaid-ul-jawahir, Karachi(1978) Page 171.
- 101 do- Page 172.
- 102 do- Page 172.



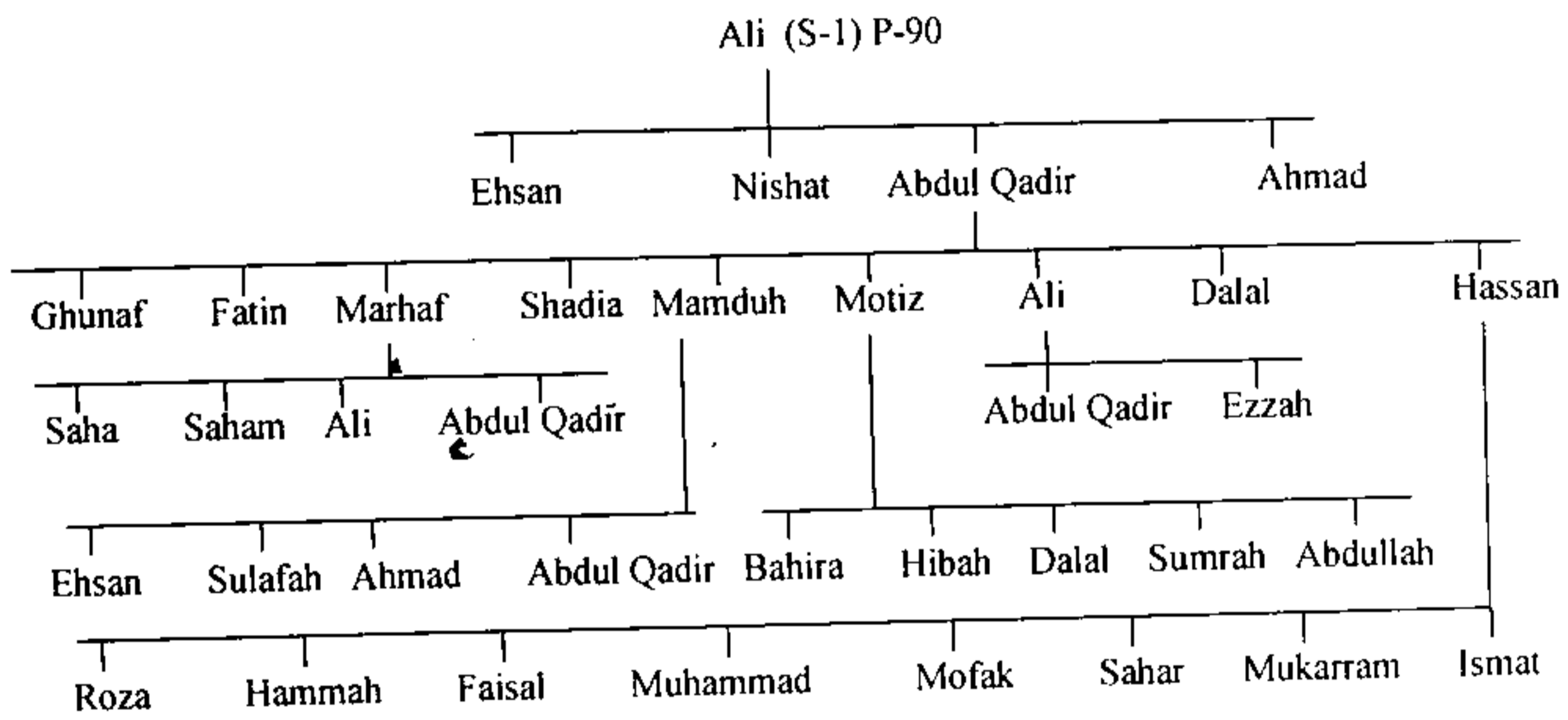
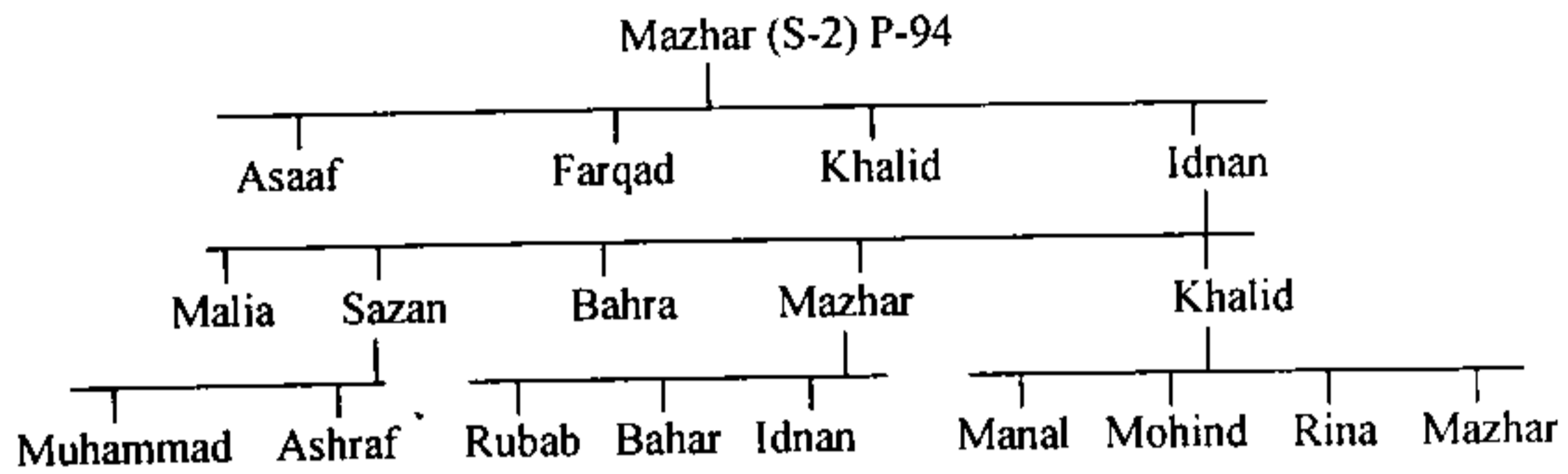
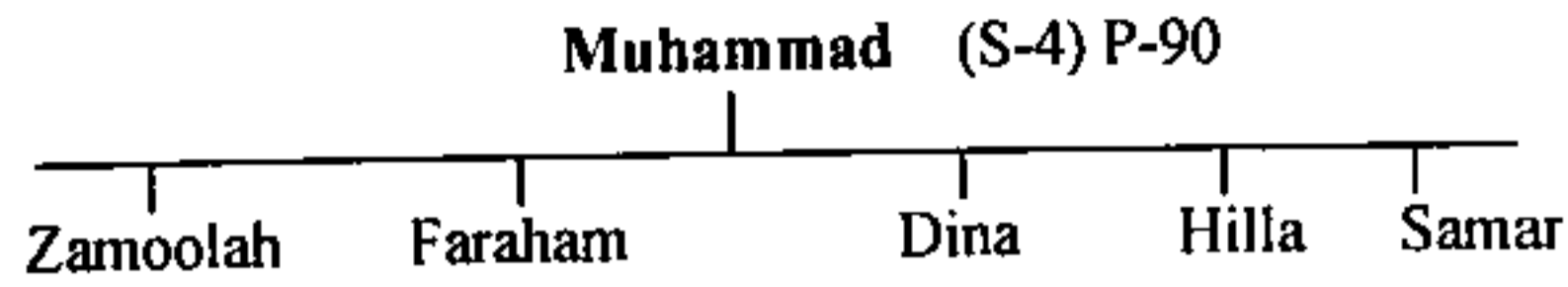
- 58 Sindhi Dr. Abdul Majeed , Pakistan main Sufiana Tehreekain ,  
Published by Zahid Bashir Printers , Lahore, Sang-e-Meel  
Publicationers Page 75.
- 59 Urdu Daira Maarf Islamia ,Edition-I Volume-12 , Danish  
Gah Punjab , Lahore (1973) Page 928.
- 60 Surah Hashr Verse(Ayat) No 28.
- 61 Abu Dawood Mishkat Shareef.
- 62 Imam Abu Hanifa Sharah Fiqah Akber.
- 63 Shah Abdul Aziz Delhvi , Fatewa Azizia , Page 12.
- 64 Ismail Dehlvi , Sirat-e-Mustaqeem.
- 65 Delhvi Shah Abul Haq Mohadis,Akbar-ul-Akhyar ,Translated by  
Maulana Muhammad Fazil,Published by Madina PublishingKarachi  
Page 498.
- 66 Delhvi Shah Abdul Aziz , Malfoozaat-e-Azizi,(Urdu Translation)  
Published by Pakistan  
Educational Publisheres , Karachi Page 127.
- 67 Mullah Muhammad , Wajeez-ul-Sirat. Page 83.
- 68 Al-Darooli,Ibrahim Abdul Ghani, Al-Mukhtasir Fi Tarikh , Sheikh  
-ul-Islam Syedna Abul Qadir,Al-Kilani-wa-Auladohu, Afreshia  
Printing Press Karachi Page 30.
- 69 Mullah Umar,Wajeez-ul-Siraat, Page 83.
- 70 Soharwardi Shahab-ud-Din, Waref-ul-Maaraf, Translated by  
Shams Barelvi,Published by Mashoor off-set Press,  
Madina Publishing Karachi (1977) Page 313.
- 71 Tadni Muhammad Yahya, Kalaid-ul-jawahir,Nafees Academy  
Mashoor Off-set Press,Madina Publishing Karachi (1978) Page 151.
- 72 Qadri Jan Muhammad, Maa sarul-Aaraifeen, Publishing Lahore 117.
- 73 Al-Zahbi,Imam Abu Abdullah Muhammad, Tazkara-tul-Hafaaz,  
Published by Islamic Publishing House, Lahore  
Edition-I (1981) volume-17.(Tabqa 17) Page 939.
- 74 Ibn-e-Rajab, Alzail,Alla Tabqat-ul-Hanabela, Published  
Beruit Volume-4 Page 70.
75. Tadni, Muhammad Yahya, Kalaid -ul-Jawahir ,translated  
By Zubair Afzal Usmani, Nafees Academy, Karachi (1978) Page 157.
76. Al-Zahbi Imam Abu Abdullah Muhammad ,Taskara-tul  
Hafaaz ,Islamic Publishing House,Lahore, Edition-I (1981)  
(Tabqa 17) Page 939

- 38 Tadnee , Muhammad Yahya, Kalaid ul-Jawhir, Translated by  
zubair Afzal Usmani, Nafees Academy, Karachi(1978) Page 20.
- 39 Shat Naufi ,Noor-ud-Din Ali Bin Yousaf, Bahaja-tul-Asrar  
Lahore Edition-II (1962) Page 6.
- 40 Arman Sarhadi Ghaus-ul-Azam , Published by Ilmi Printing  
Press Lahore Edition-II (1961) Page 21
- 41 " " Page 22
- 42 Shat Naufi, Noor-ud-Din Ali Bin yousaf, Bahaja-tul-Asrar Page 16.
- 43 Page 22.
- 44 Tadni, Muhammad Yahya, Khalaid-ul-Jawahir, translated by  
Zubair Afzal Usmani, Nafees Academy, Karachi(1978) Page 76.
- 45 Dehlvi, Sheikh Abdul Haq Mohadis, Zubda-tul-Aasaar , Translated  
by Iqbal Ahmad Farooqi Published by Masood Printers , Maktaba  
Nabvia , Lahore (1975) Page-18.
- 46 Mujadid Alf Sani Sheikh Ahmad , Maktoobaat Rabbani, Translated  
by Maulana Muhammad Saeed Published by Jauhar off-set  
Press, Dehli (Maktoob No.123) Part-II Edition-I(1971) Page 165.
- 47 Al-Hadia Ibn-e-Sheikh Abdur Raheem , Siarul Aqtaab, Translated  
by Moeen-ud-Din Dardai , Published by Nafees Academy  
Karachi (1972) Page 163.
- 48 Arif Billah Abdullah Balkhi , Kharaq-ul-Ahbab Fee Marefata-ul-  
Aqtaab (25th Baab).
- 49 Yafae, Imam Muhammad Abdullah, Khulasa-tul-Mafakhir translated by  
Syed Muhammad farooq Qadri, Bakhtiar printers  
Al-Marrafi, Lahore (1983) Page 175.
- 50 " " Page 111
- 51 Ibn-e-Kaseer Amad-ud-Din , Albadaya-Wal-Nahaya , Translated by  
Maulna Akhter Fatehouri, Published by Nafees Academy ,  
Karachi (1989) Volume-12 Page 461.
- 52 " " Maqala No. 75 Page 191.
- 53 " " Maqala No. 75 Page 192.
- 54 Jilani Sheikh Abdul Qadir, Fat-ul-Rabbani, Majlis 21 1979 Page 153.
- 55 Ibn-e-Kaseer Imad-ud-Din , Albedaya Wal Nehaya Nafees  
Academy, Karachi Vol: 12 Edition-I (1989) Page 461.
- 56 Maulvi Nazeer Ahmad Seemaab, Ghaus-ul-Azam , Published  
by Ssheikh Barkat Ali & Sons , Lahore Page 31.
- 67 Urdu Daira Maarif Islamia , Edition I , Volume-12,  
Danishgah Punjab , Lahore (1973) Page 931 & 932.

19. Tadni Muhammad yahyah , Kalaid-ul-Jawahir,  
Translated by Zubair Afzal Usmani, Published Mashhoor  
Off-Set Press, Nafees Academy, Karachi , Edition –I (1978) Page 32.
20. “ “ “ “ Page 28.
21. Urdu Daira Maaraf-ul-Islamia ,Maqala Abdul Qadir Jilani  
Volume 12, Edition-I (1973). Page 925.
22. Ibn-e-Rajab Alzail-Alla Tabqaat-e-Hanabla, Published in  
Beruit Volume-IV Page 70 to 71.
23. Tadni Muhammad Yahyah , Kalaid-ul-Jawahir , Translated  
by Zubair Afzal Usmani , Published Mashhoor  
Off-set Press, Nafees Academy Karachi , Edition-I(1978) Page 138.
24. “ “ “ Page 138.
25. “ “ “ Page 138.
26. “ “ “ Page 138 & 139
27. Shat-Nau-Fi,Noor-ud-Din Ali Bin Yousaf , Bahja-tul-Asrar  
Lahore (1962) Edition-II. Page 281.
28. Qadri Chishti,Jan Muhammad , Maasar-ul-Araifeen ,  
Published in Lahore Page 115.
29. Dehlvi Abdul Haque Sheikh , Akhbar-ul-Akhyar, Translated by  
Maulana Muhammad Fazil ,Madina Publishing Karachi , Page-23.
30. Jilani Abdul Qadir,Fateh-ur-Rabbani,Published Mashhoor  
Off-set Press, Madina Publishing,Company Karachi (1969) Page 453 & 454.
31. Noor Mian Syed Nawab,Majmooa Rasail ,Kanpur (1913) Page-13.
32. Dehlvi Shah Wali Ullah,Hamat,Translated by Abdulah Shah,  
Idarah Islamiat , Lahore (1988) Hamah 16 Page 42
33. Al-Daroobi Sheikh Ibrahim Abdul Ghani, Al-Mukhtasir Fi Tarikh  
Sheikh-ul-Islam Syedna Abdul Qadir Al-kilani-wa-Aulad-ohu,  
Published Afreshia Printing Press, Karachi Page 30.
34. Jami Abdur Rehman , Nafha-tul-Uns, Translated by  
Shams Barelvi, Published by Nafees Academy Karachi , Madina  
Publishing , Edition-I (1982) Page 757.
35. Qadri Ghulam Sarwar Mufti , Khazina-tul-Safia , Translated by  
Iqbal Ahmad Farooqi ,Published by Combine Printers Maktaba  
Nabvia Ganj Bukhsh Road, Lahore(1990) Page 230
36. Nadvi Abu-ul-Hassan Ali Syed , Tarikh Dawat-o-Azeemat ,  
Published Education Press ,Karachi (1976) Page 258.
37. Yafae Imam Muhammad Abdullah , Khulasa-tul-Mafakhir Fi  
Manaqib Sheikh Abdul Qadir , translated by Muhammad Farooq  
Qadri,Published by Bakhtiar Printers , Lahore (1983) Page-96

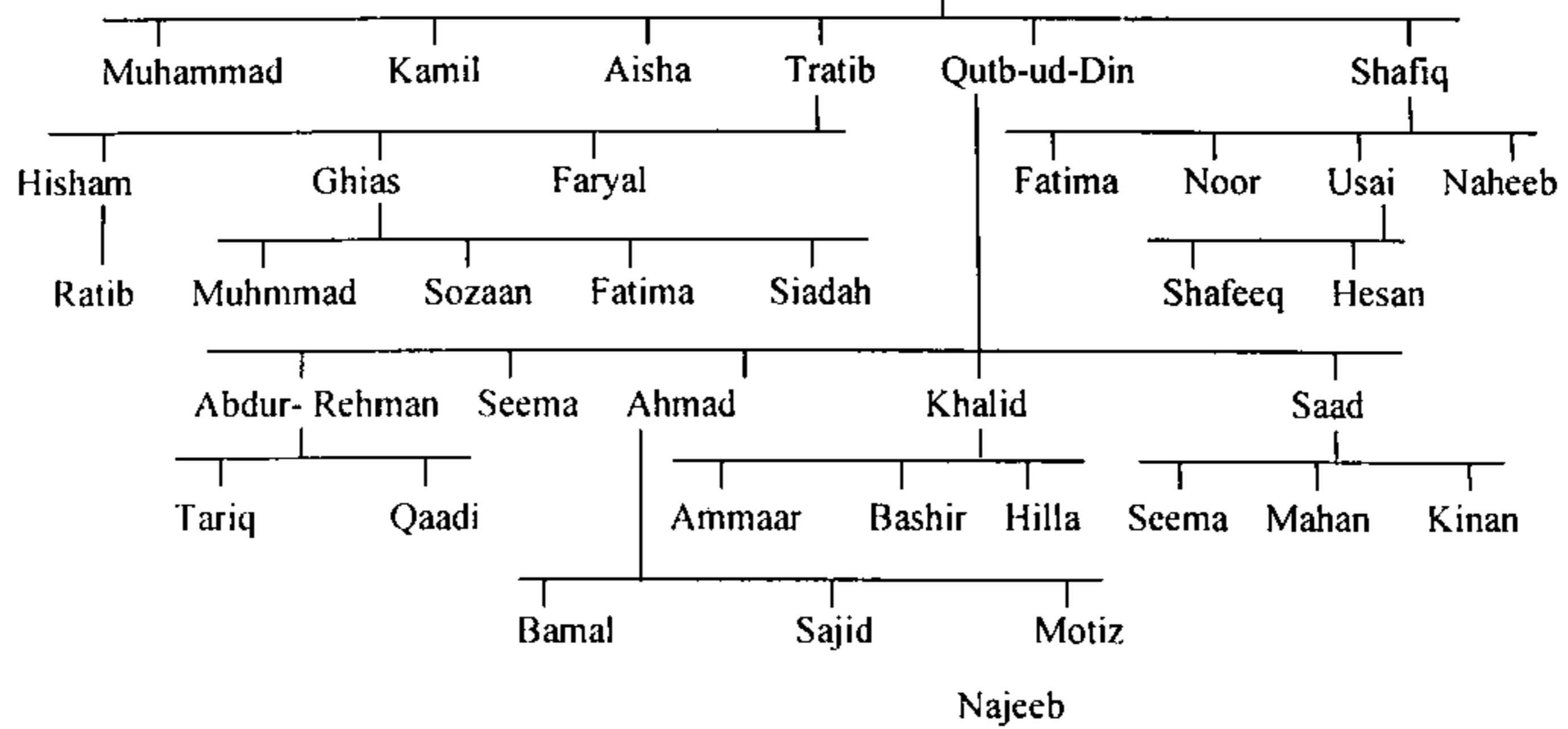
## REFERENCES

1. Ibn-i-Hisham Abu Muhammad Abdul Malik Bin- Muhammad-  
Seerat Ibn-e-Hisham, Published Asharf Press Maqbool  
Academy – 1965 – Edition II Page 25.
2. “ “ “ “ Page 79.
3. Qalandar Gul Hassan Shah , Taleem-i-Ghausia, Published  
Nafees Academy, Karachi (1976) Page 67 .
4. “ “ “ -do- Page 67 .
5. “ “ “ -do- Page 70 .
6. “ “ “ -do- Page 77 .
7. “ “ “ -do- Page 78 .
8. Ibn-e-Taghri Burdi, Al-Najum-ul-Zahra Fee Maluk Egypt Cairo  
Egypt Edition-I Volume-I Page 498.
9. Hamvi, Imam Yaqoob – Mojem-ul-Buldan,(Arabic) Beruit  
Edition-I (1979). Page 426.
10. Arman Sarhadi, Ghous-i-Azam, Published  
Illmi Printing Press, Lahore Edition-I Page 23 (1961)
11. Shat Nau Fi, Noor-ud-Din Ali-bin Yousaf, Bahja-tul-Asrar,  
Published Lahore (Page 6 to 9 ) – Edition-II
12. Urdu Diara Maraf-e-Islamia - Volume-12 Page 928.  
Auspices of Punjab University, Lahore.
13. Shat Nau Fi, Noor-ud-Din Ali-bin Yousaf, Bahja-tul-Asrar,  
and Madan-ul-Anwaar (Arabic), Published Egypt,  
Fatooh ul Ghaib, 1330 A.H Page 2.
14. Ibn-e-Rajab Alzeel Alla Tabqaat-e-Hanabla, Beruit  
Volume-IV Page 70.
15. Al-Samrai Sheikh Younas Ibrahim Al-Sheikh Abdul Qadir  
Al-Kilani Hayato-hu-wa, Asaro, ha Matba-tul-Amama,  
Baghdad Page 6.
16. Dara Shakoh, Shahzada Safina-tul-Aulia, Translated by  
Muhammad Waris Kamal, Published Urdu Press , Lahore ,  
Edition-I (1961) Page 60.
17. Fadni Muhammad Yahya , Kalaid-ul-Jawahir,  
Translated by Zubair Afzal Usmani, Published  
Mashhoor Off-set Press, Nafees Academy, Karachi ,  
Edition -I (1978) Page 20.
18. Jami, Abdur Rehman, Nufha-tul-Uns, Translated by  
Shams Barailvi, Madina Publishing, Published by Nafees  
Academy Karachi , Edition-I (1982) Page 756.

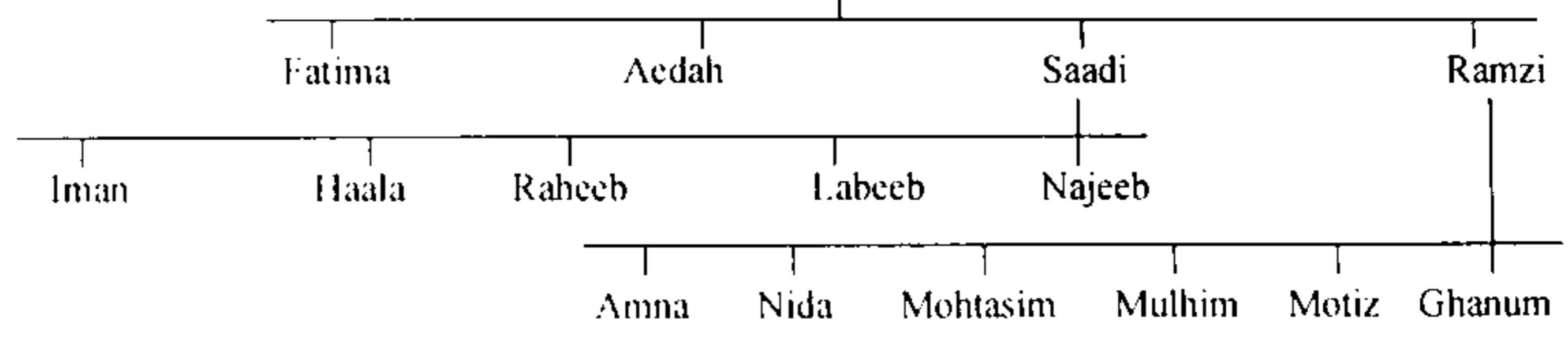


Sheikh Najeeb Abu-ul Barkaat

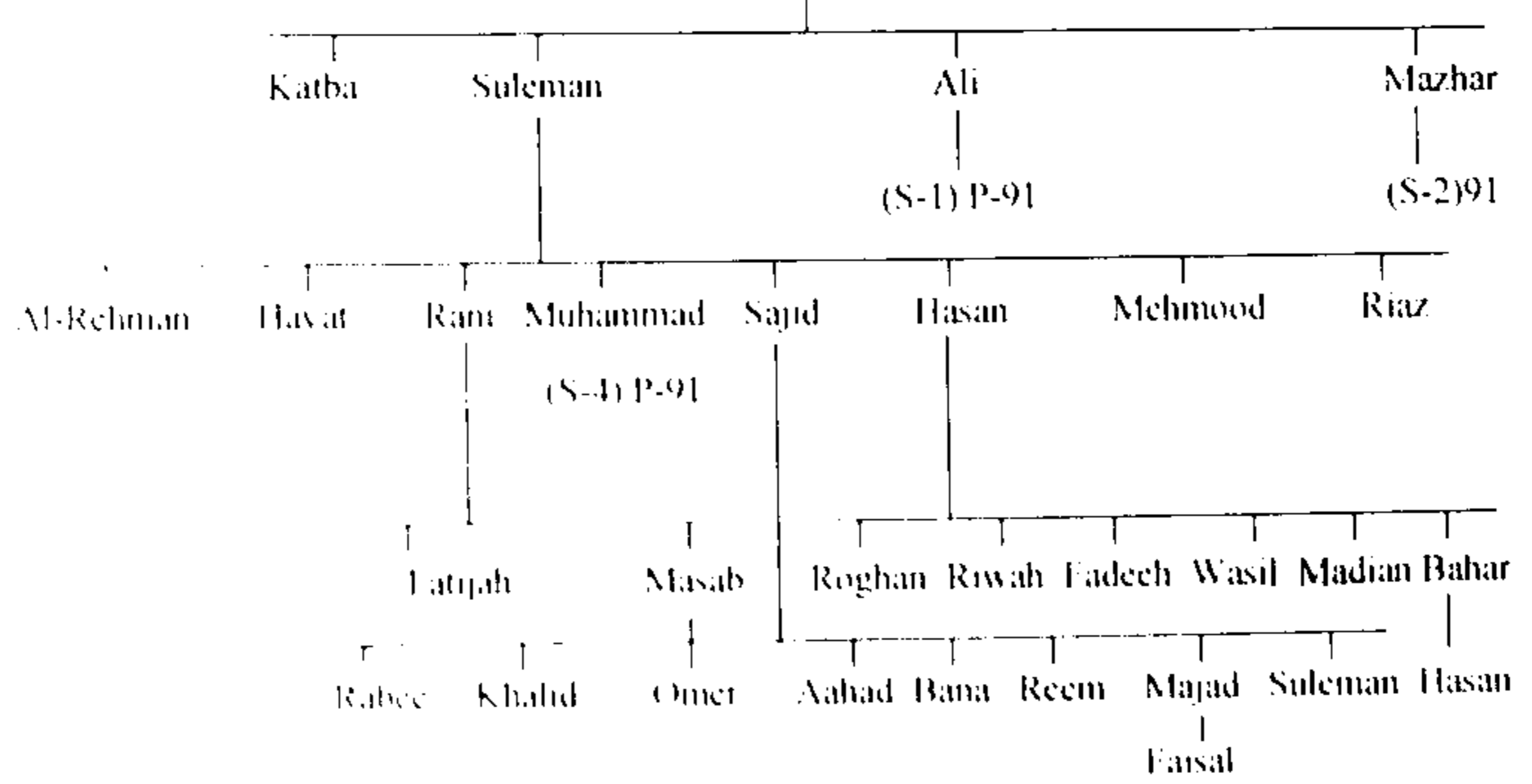
(AAA) P-88



Najeeb (AA) P-88

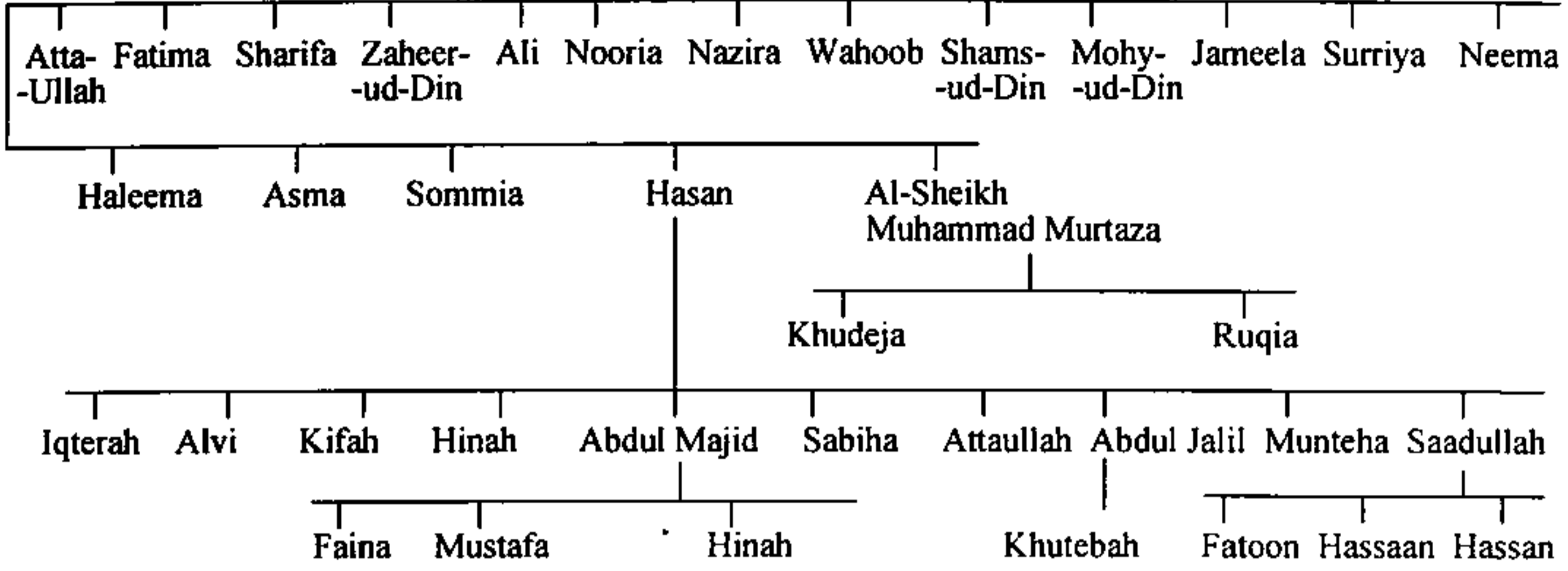


Saadi (A) P-88

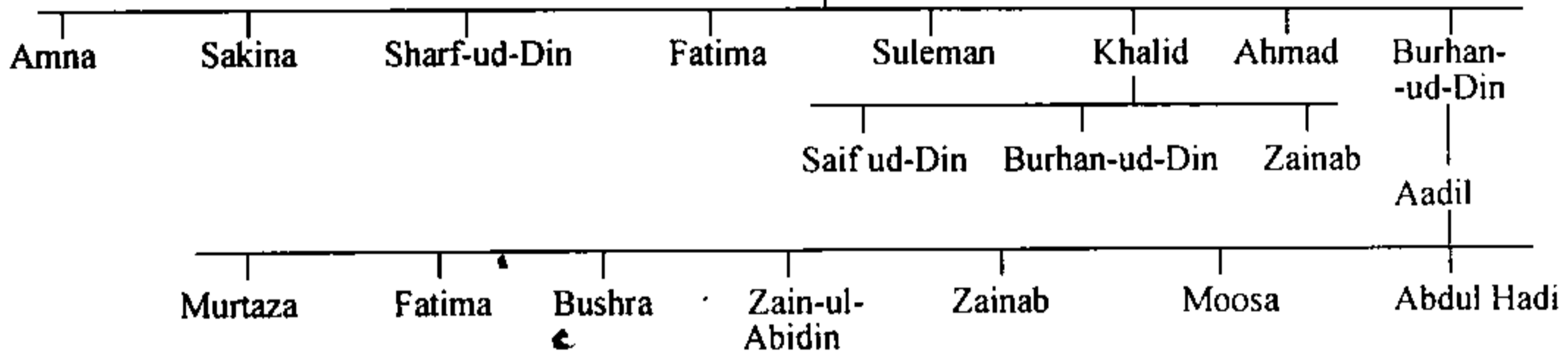


Al-Sheikh Saleh

(A-2) P-88

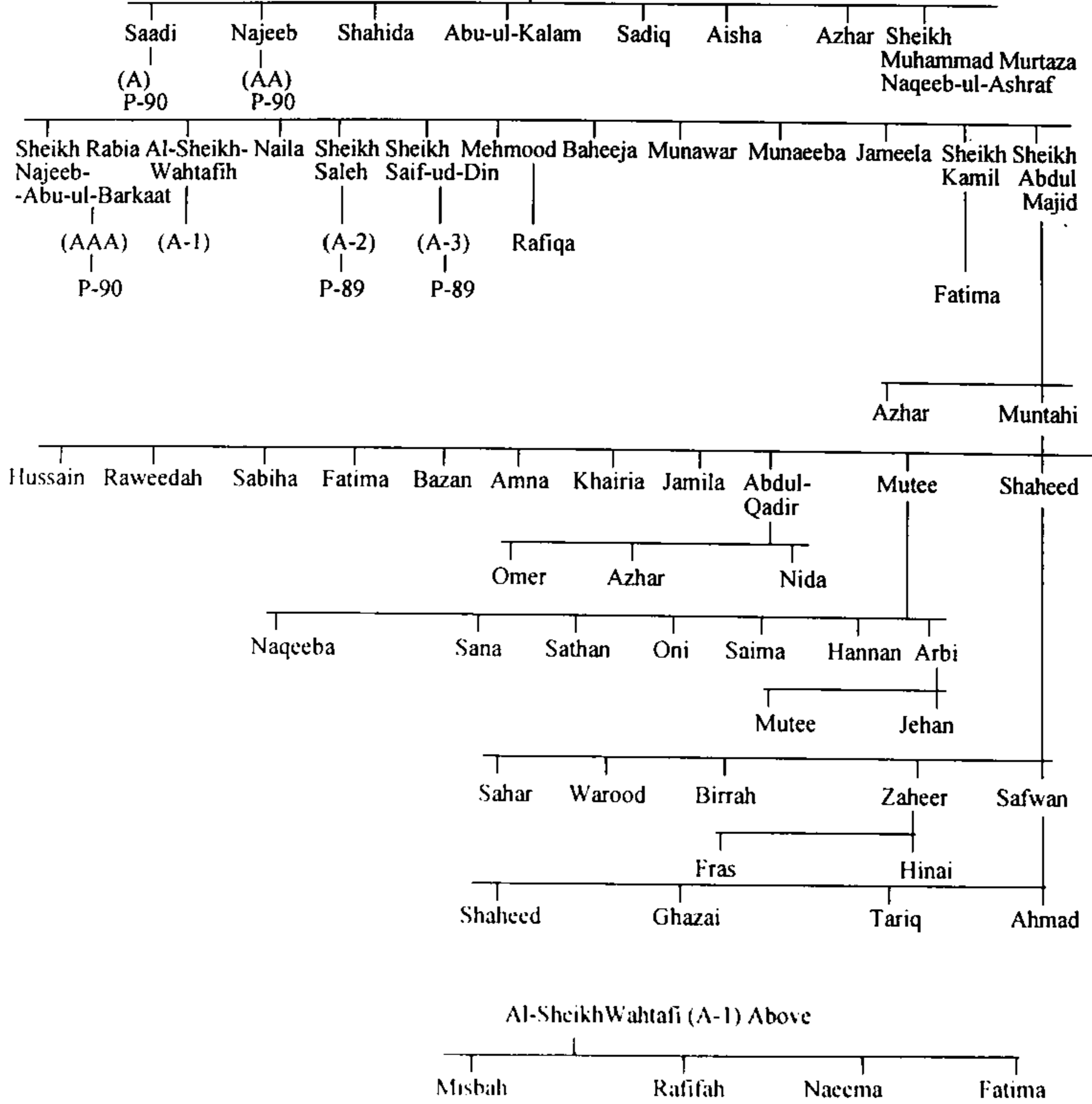


Al-Sheikh Saif-ud-Din (A-3) P-88

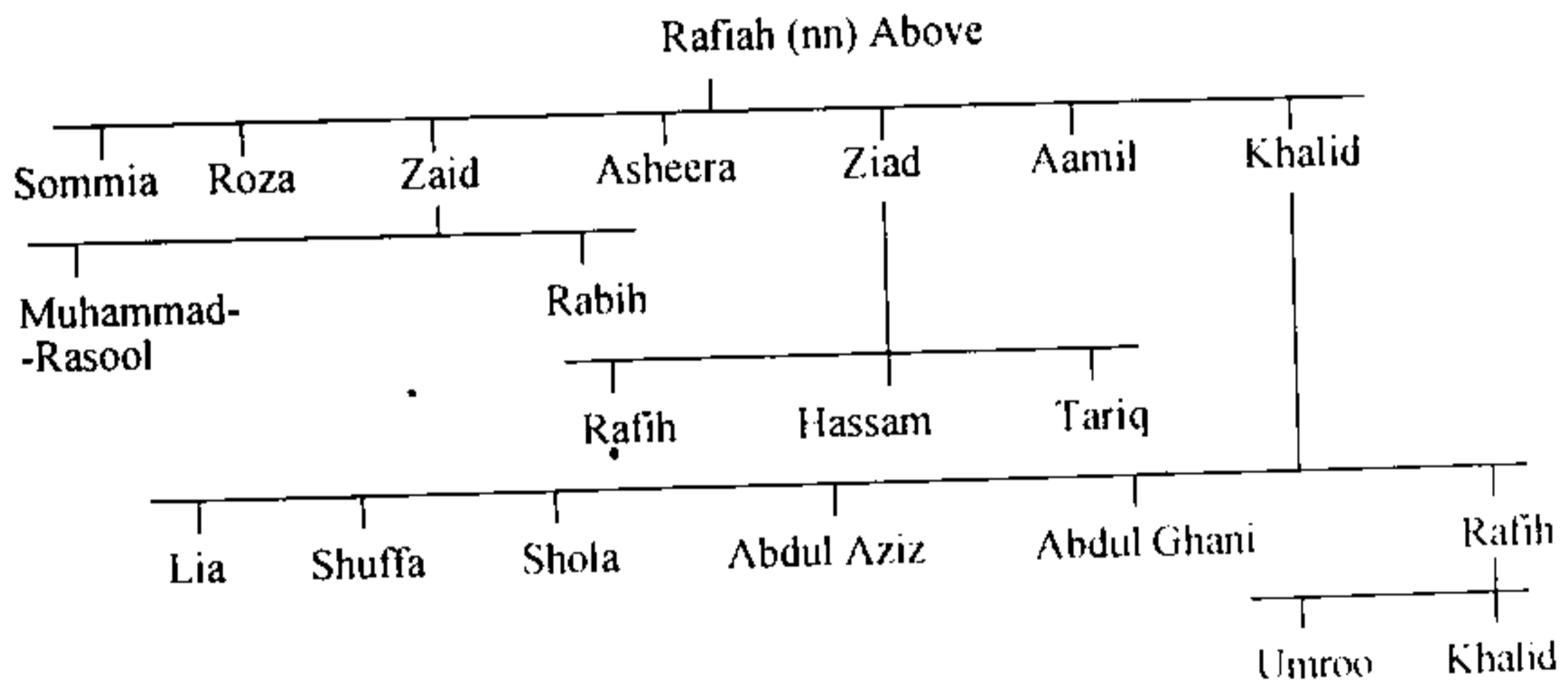
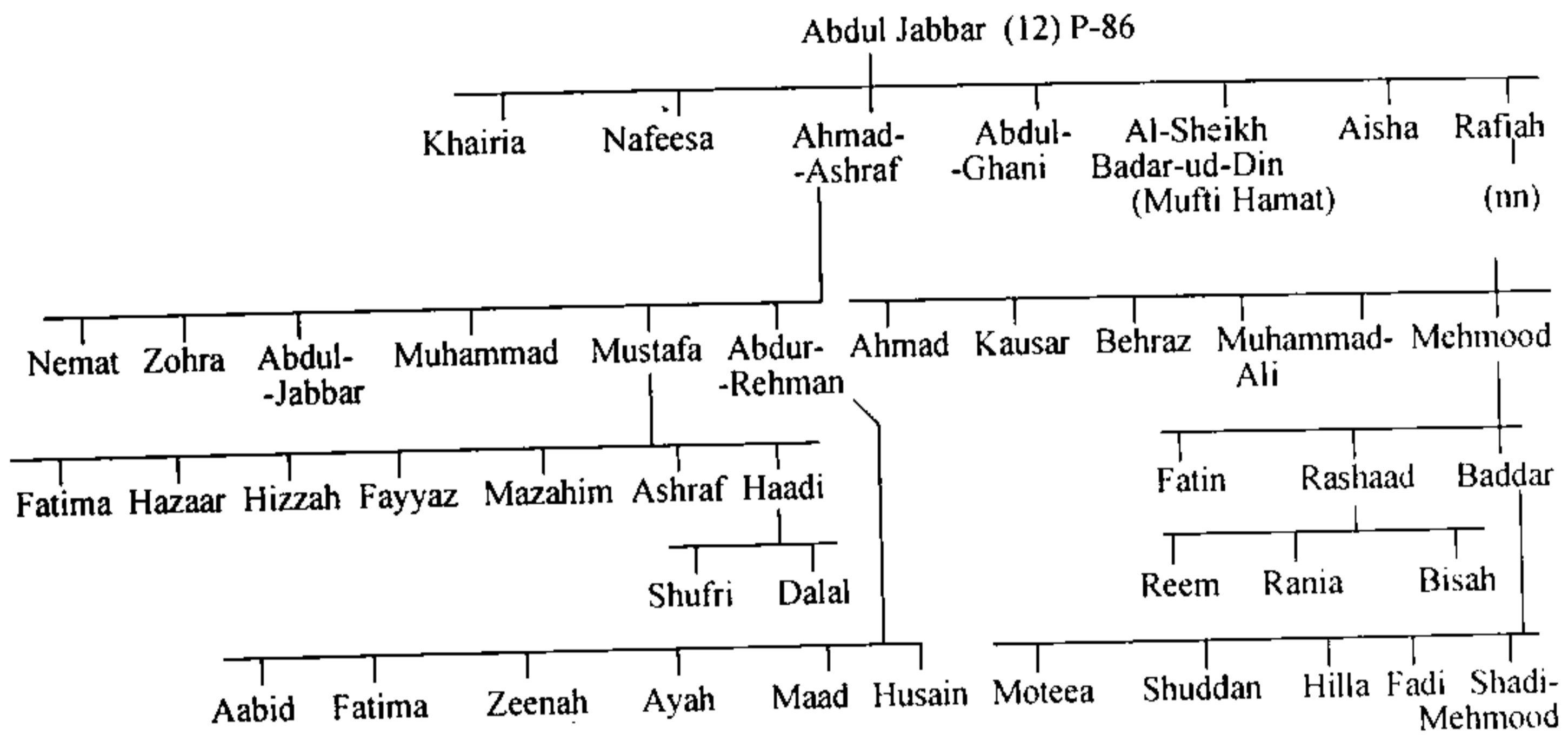
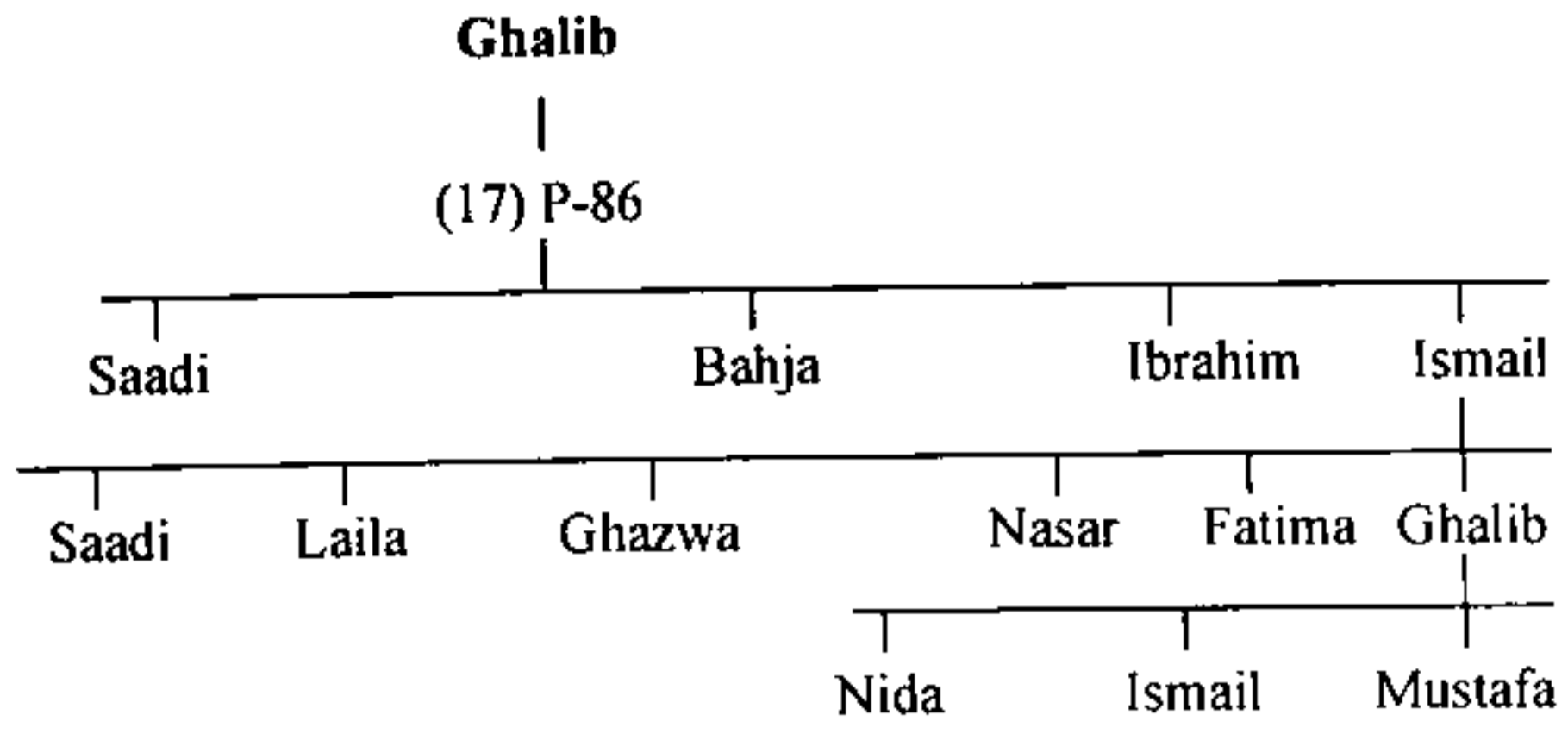


Sheikh Najeeb (Mufti Hamat)

(I-1) P-38

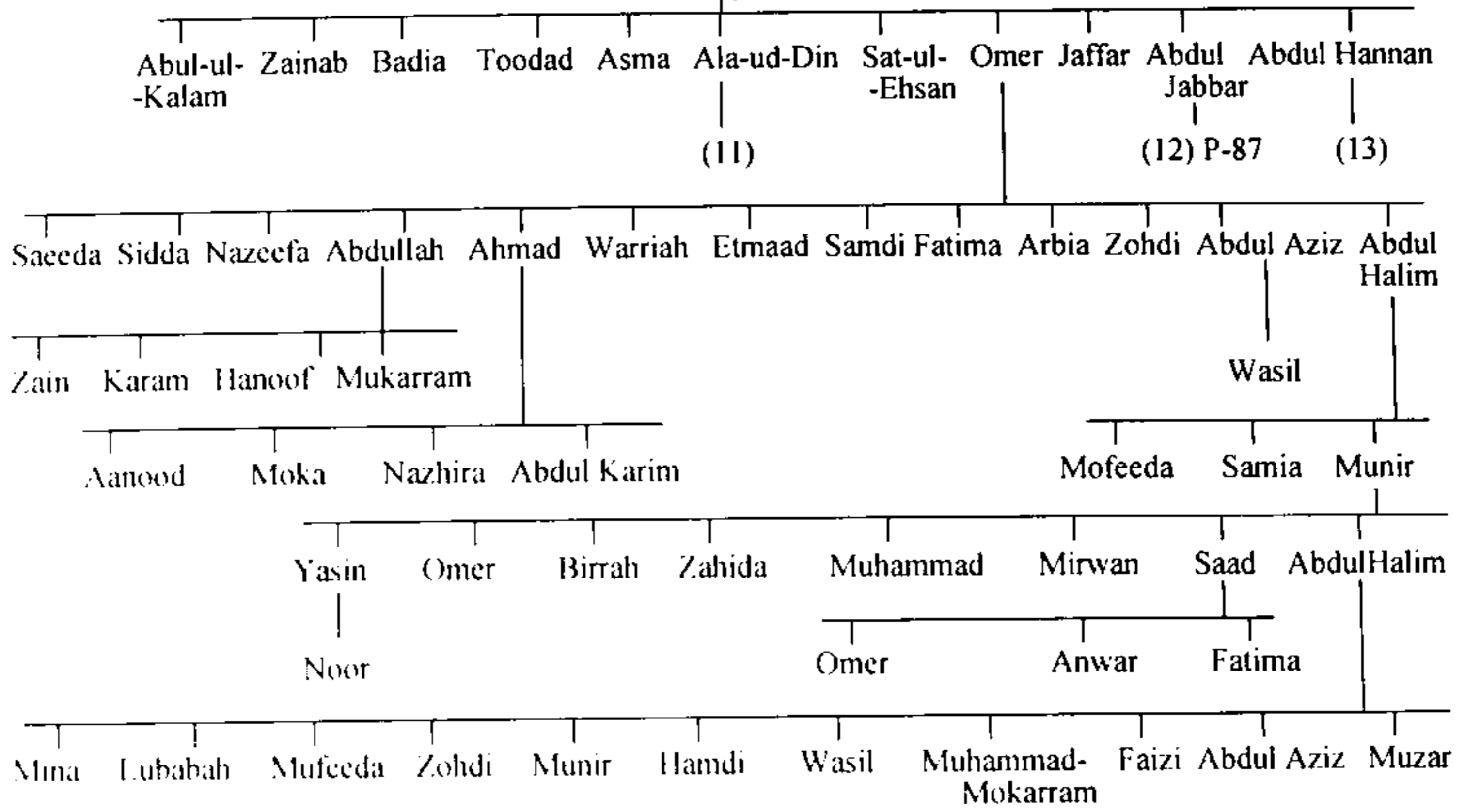




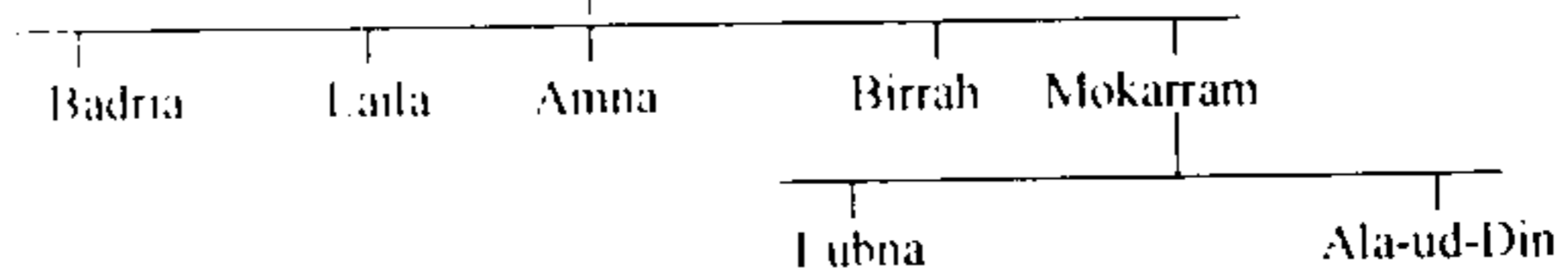


Sheikh Mukarram (Mufti Hamat)

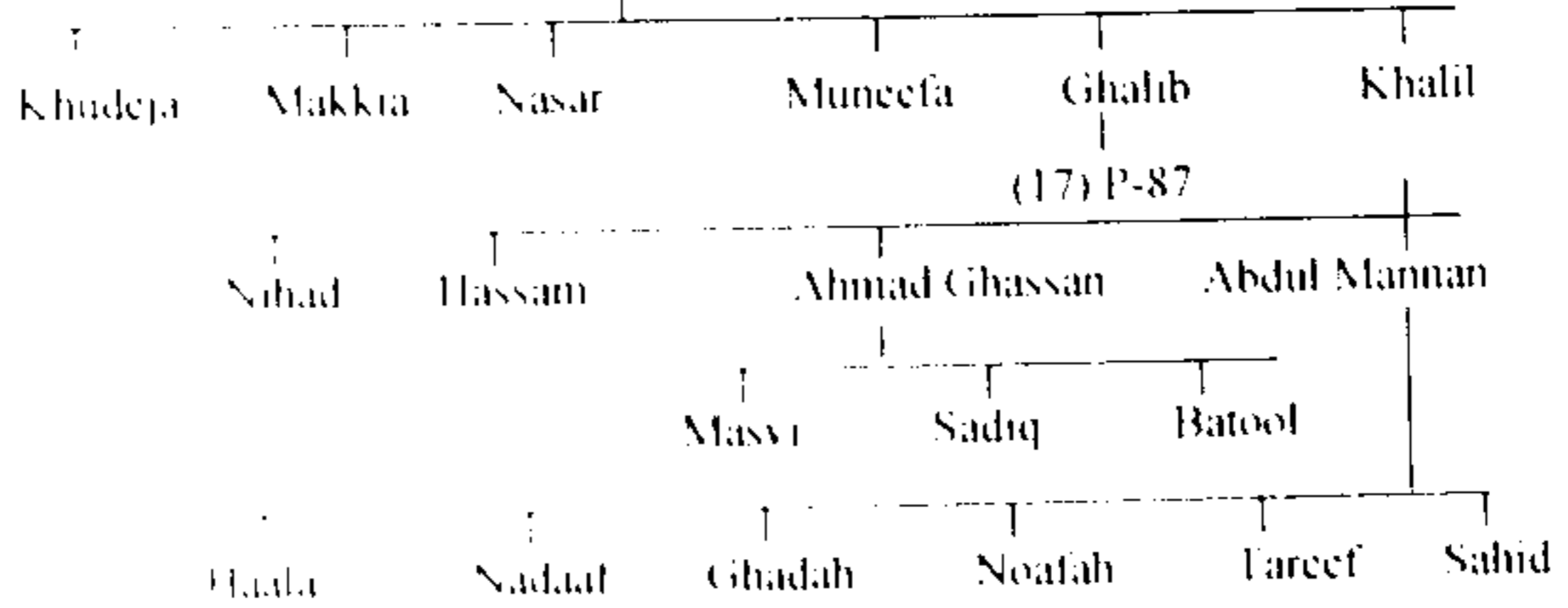
(T) P-38

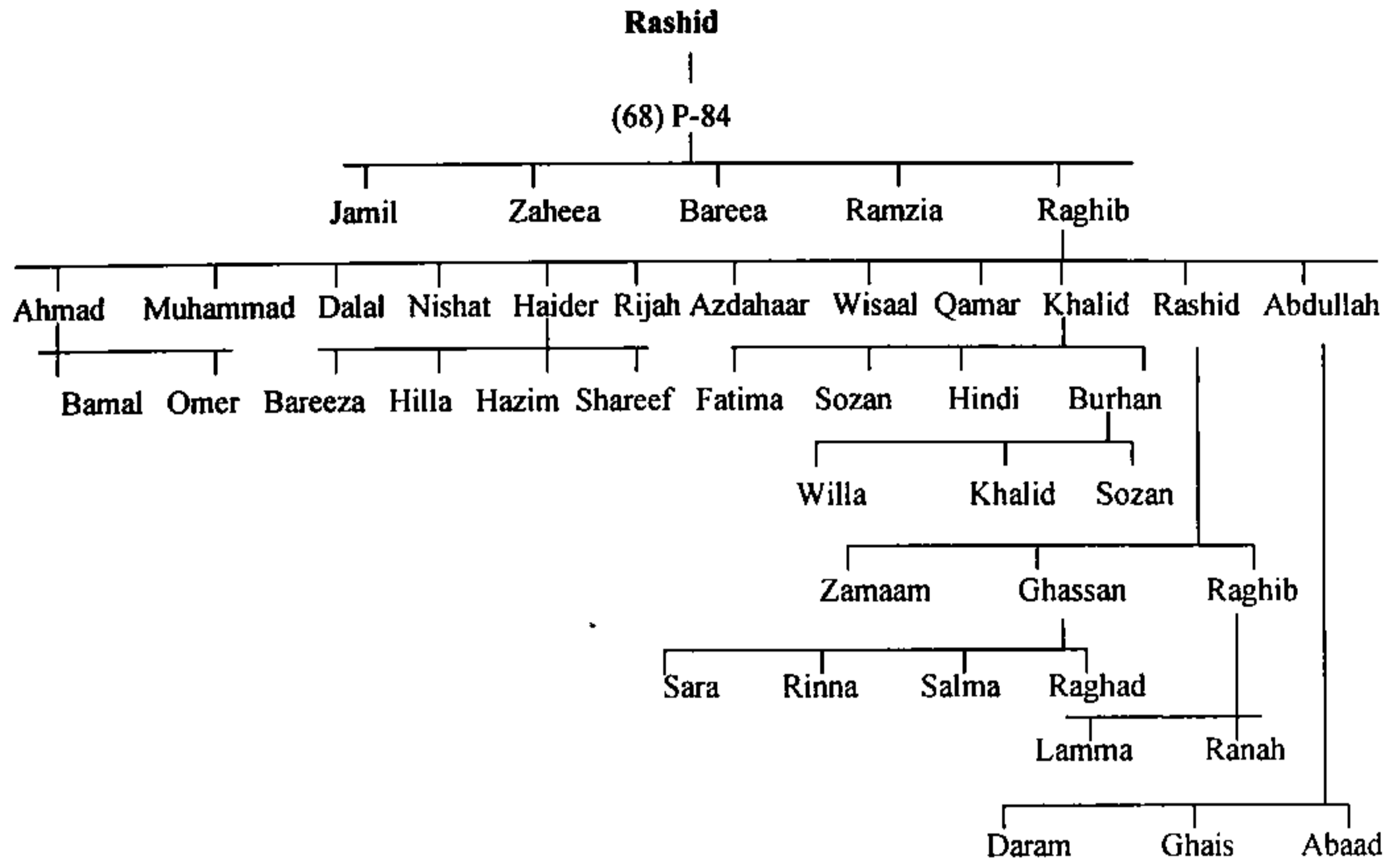


Ala-ud-Din (11) Above



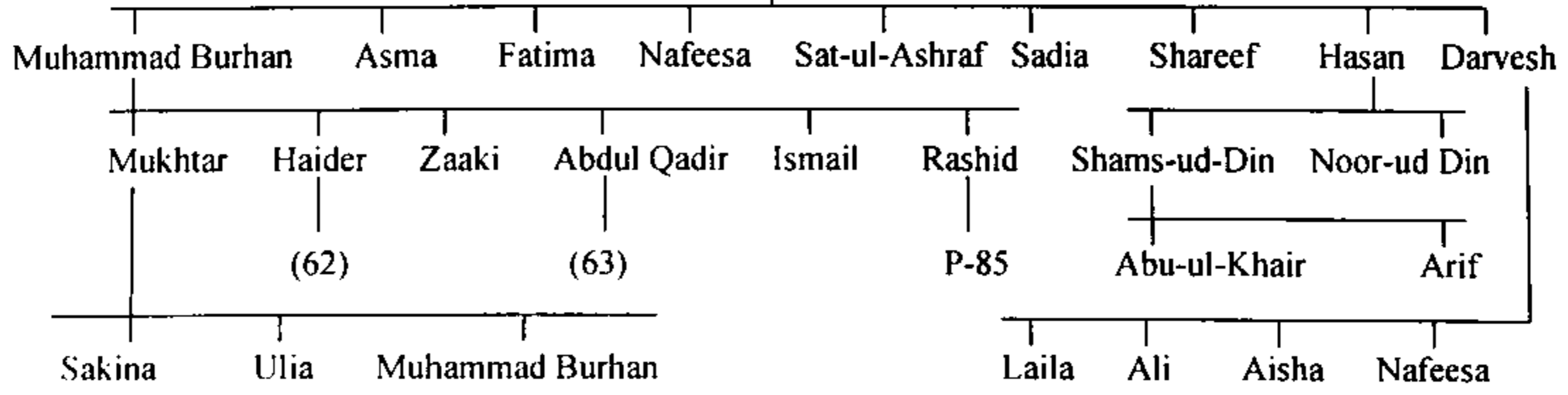
Abdul Hannan (13) Above



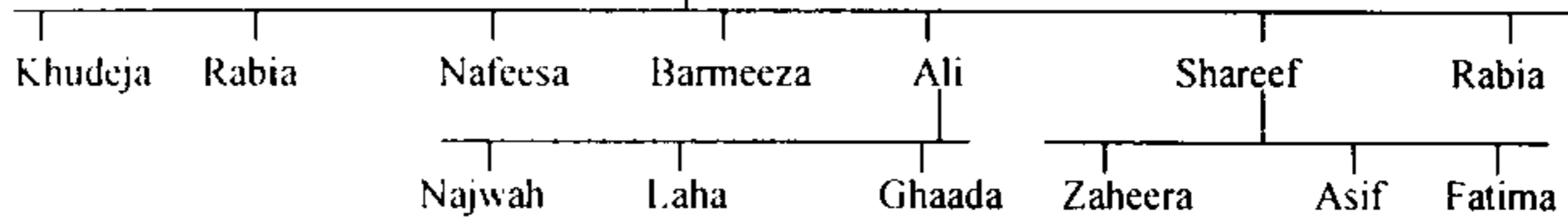


Al-Skeikh Ali (Mufti Hamat)

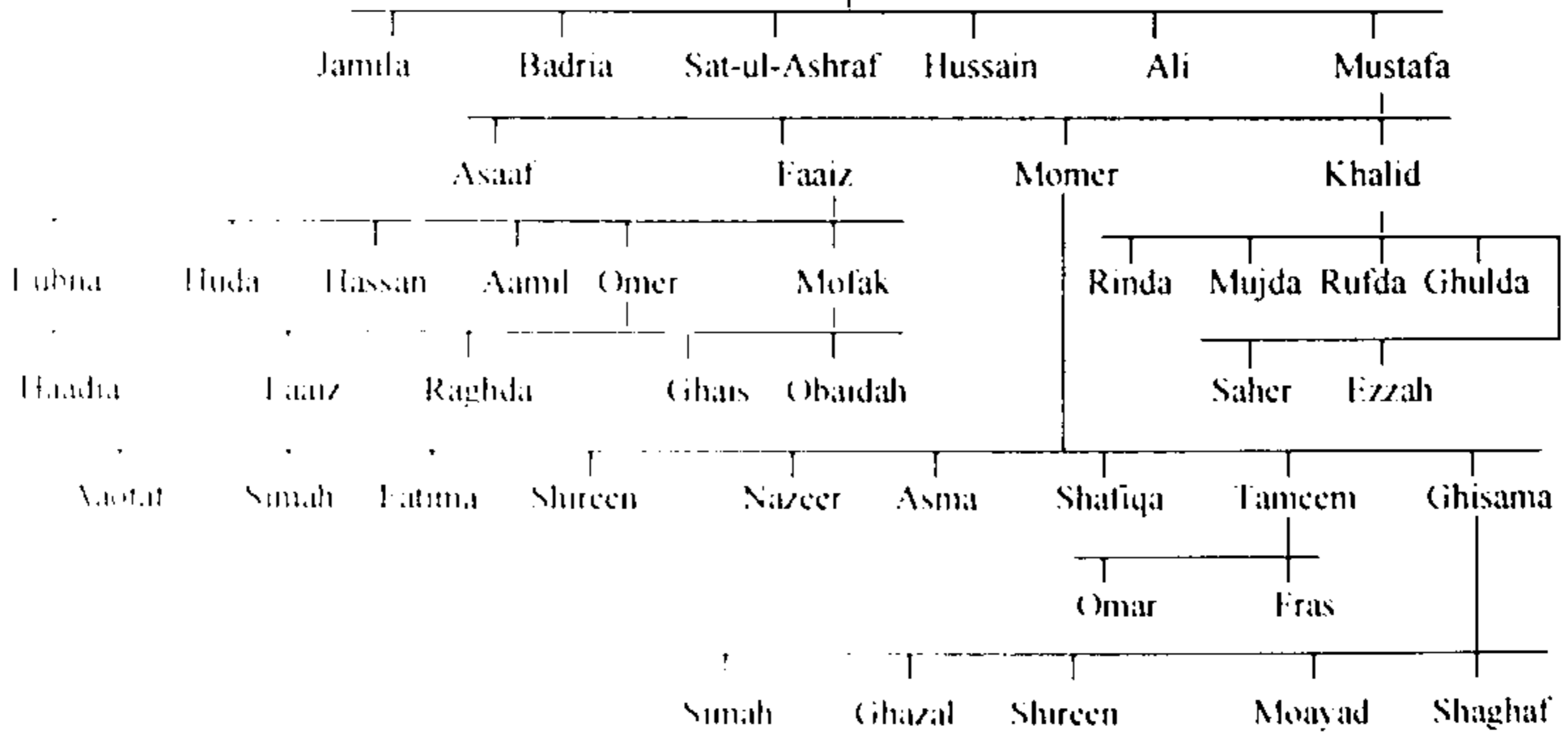
(H-2) P-38



Haider (62) Above

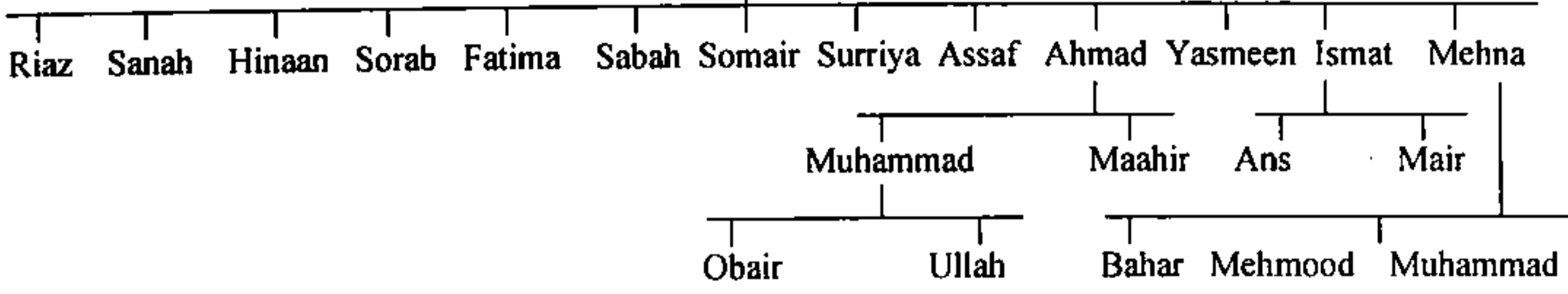


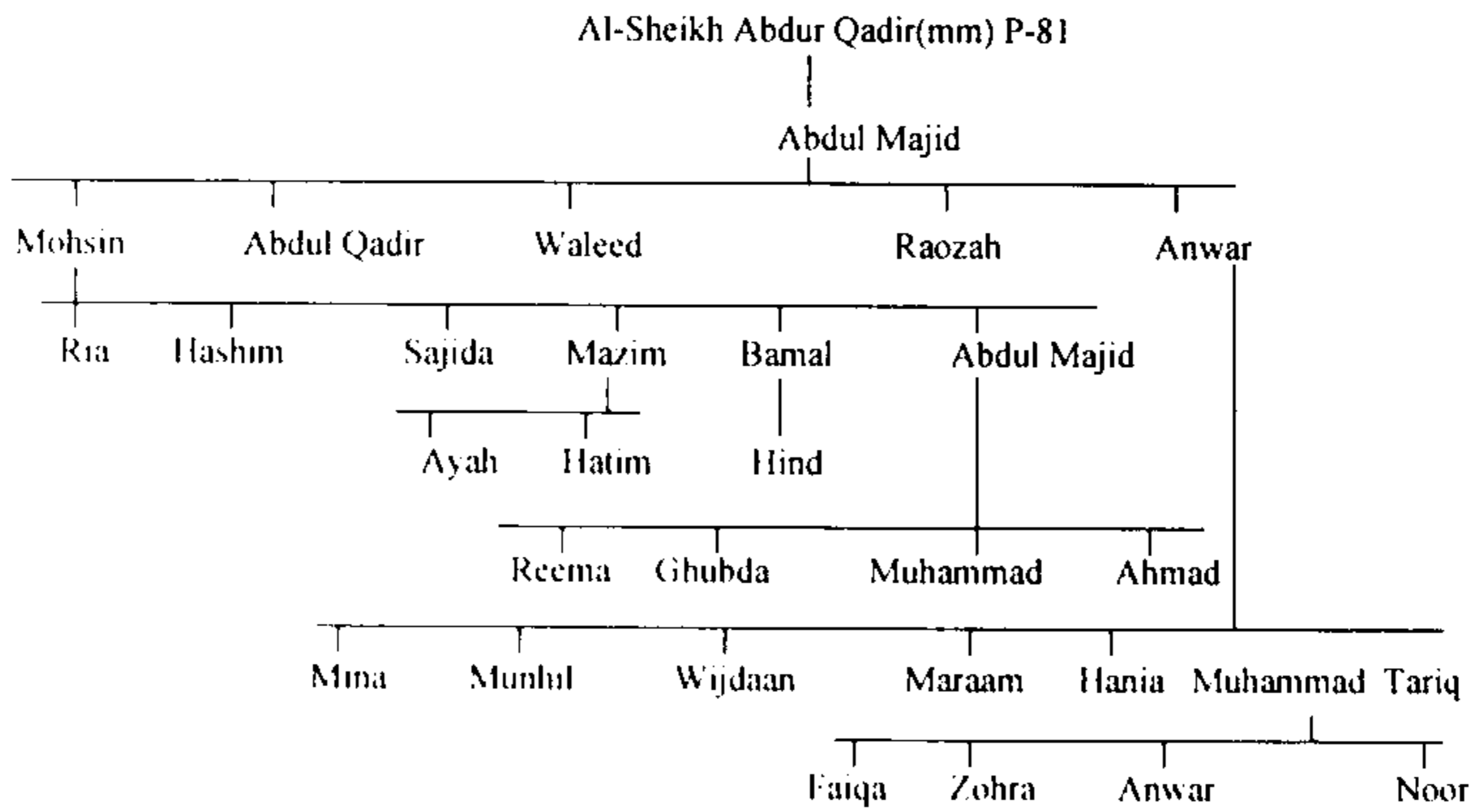
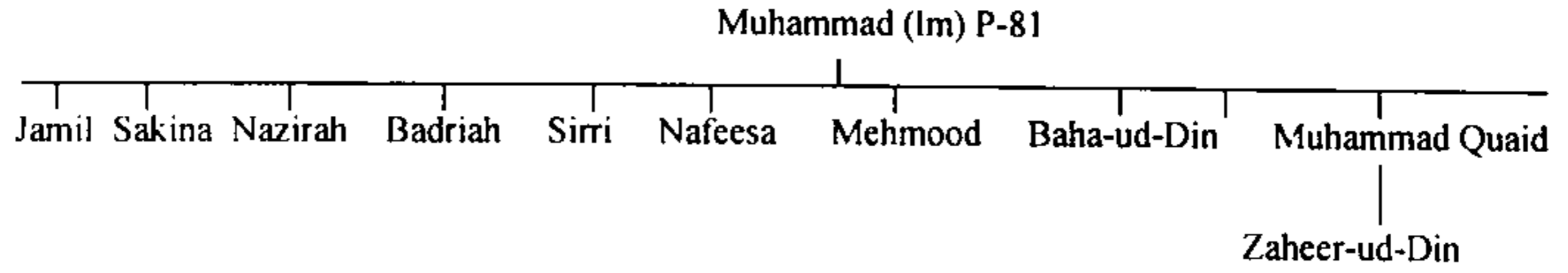
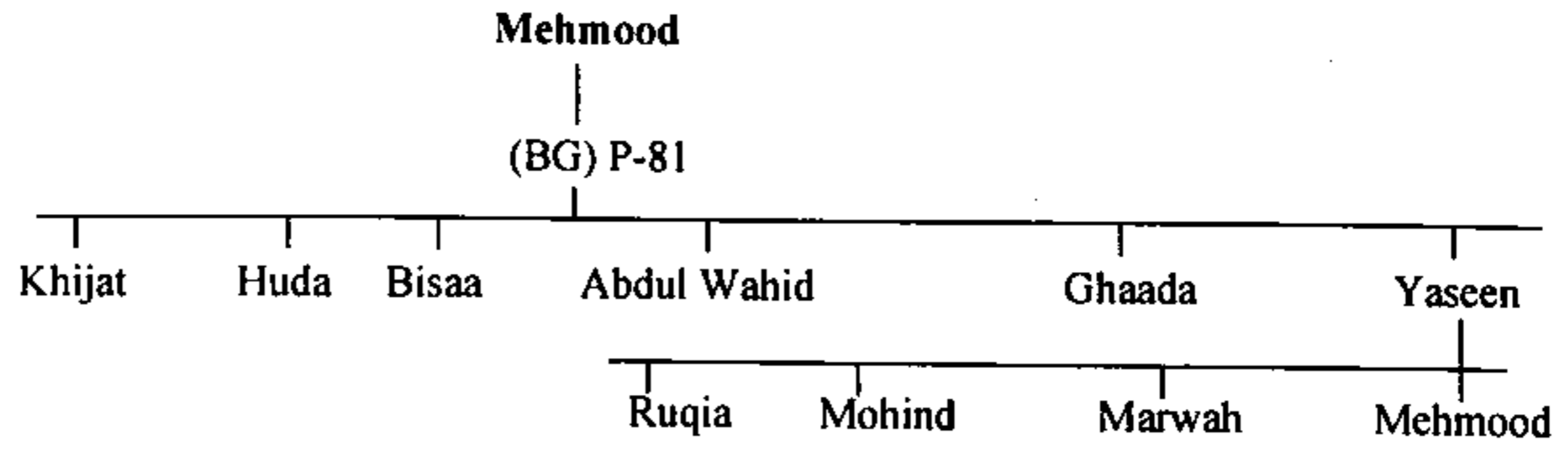
Abdul Qadir (63) Above



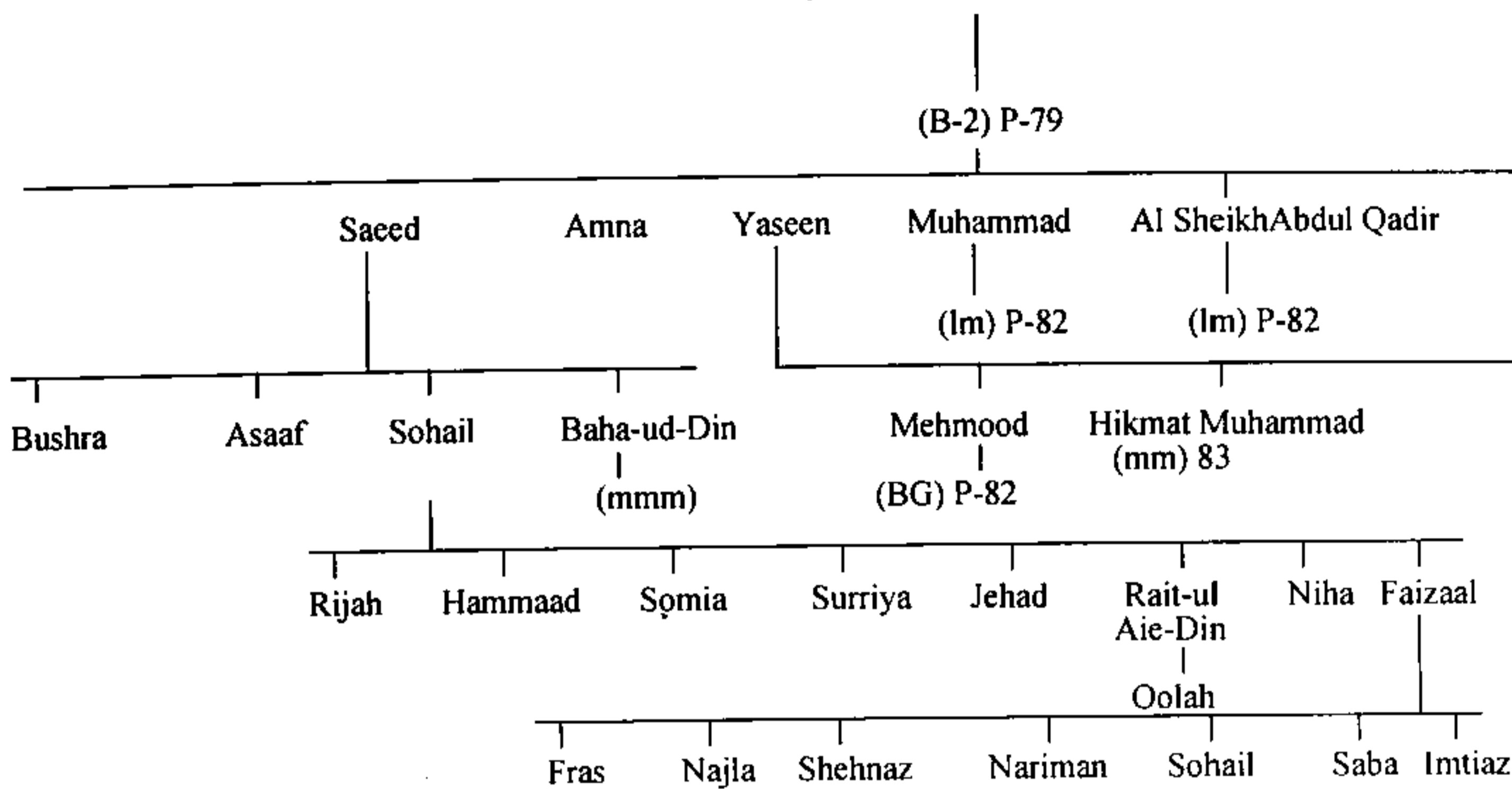
Hikmat Muhammad

(bn) P-81

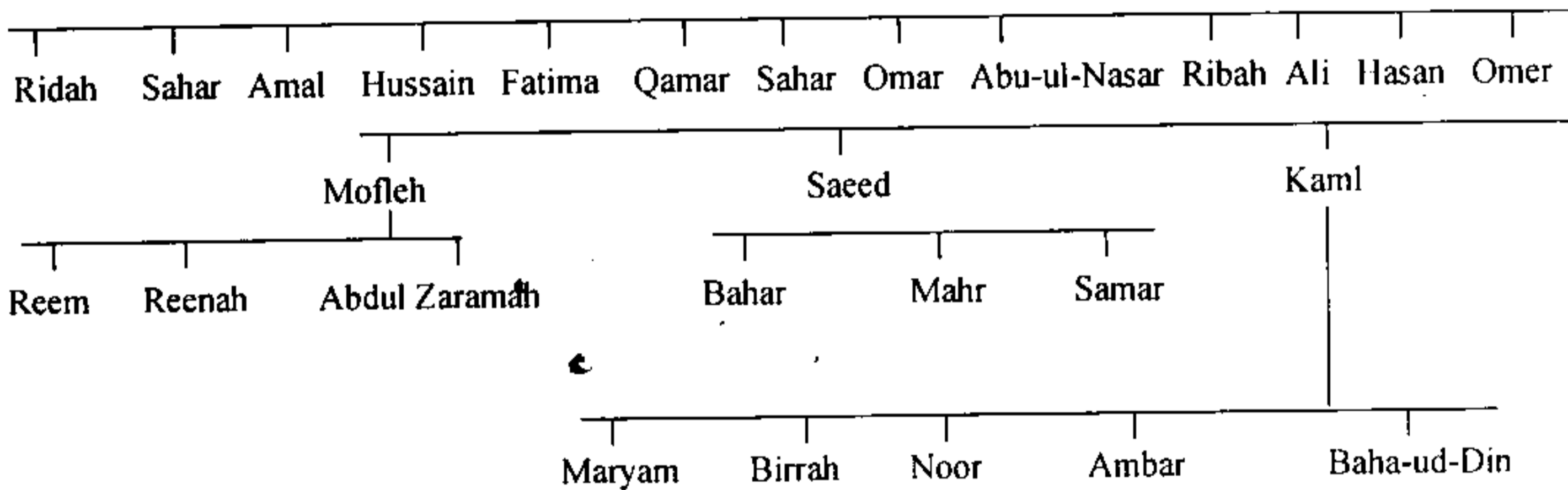




Al-Sheikh Baha-ud-Din

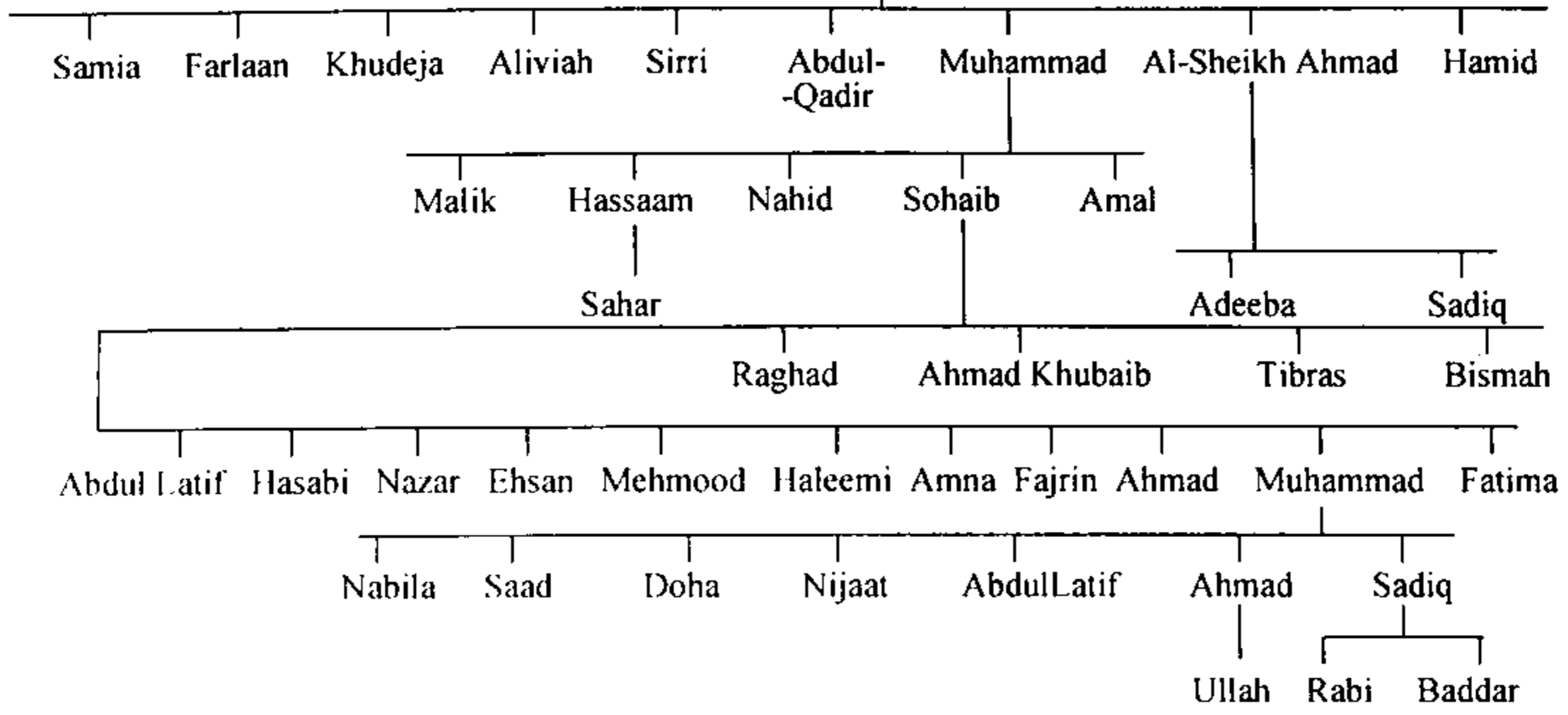


Baha-ud-Din (mmm) Above

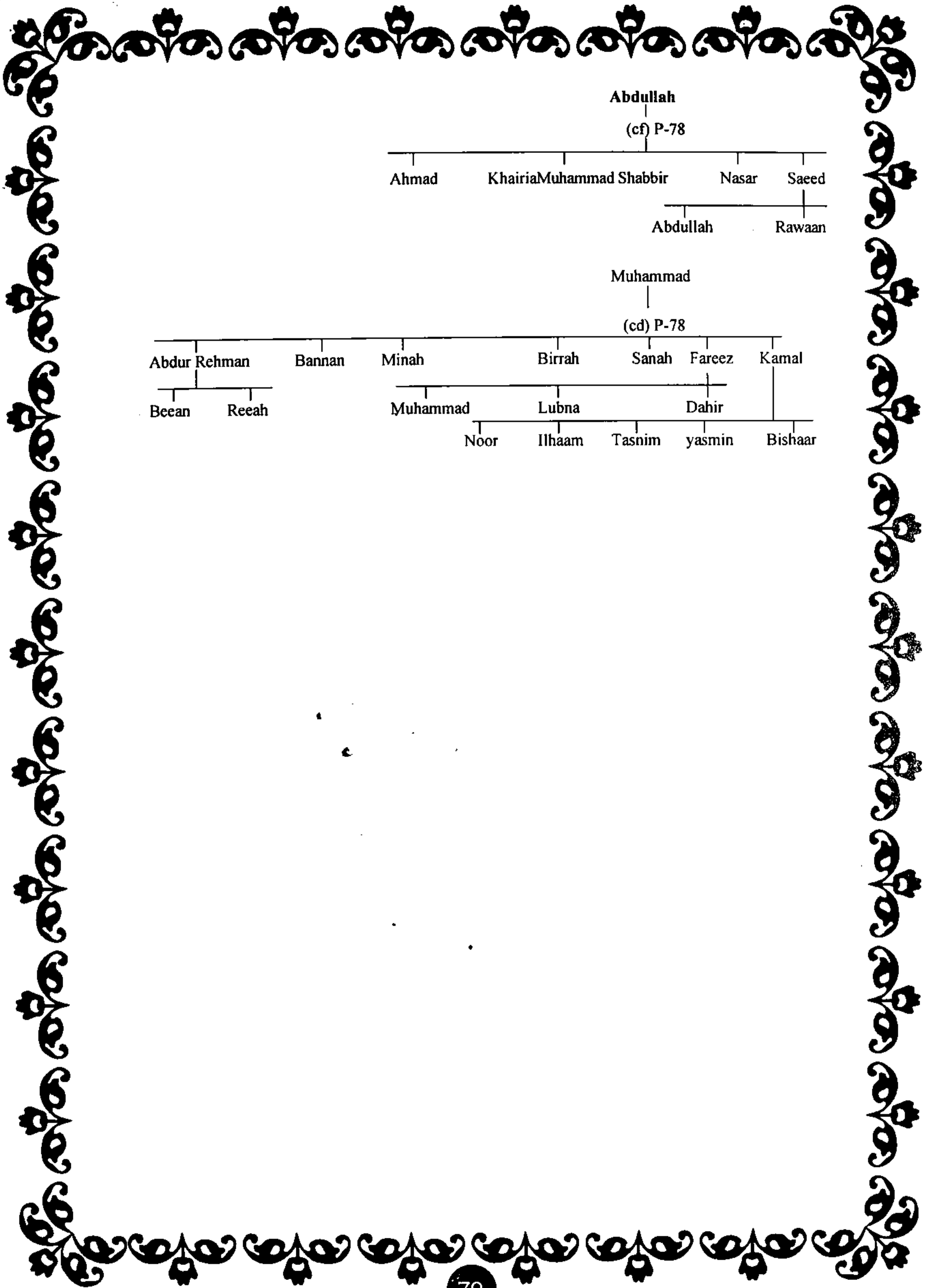


Al-Sheikh Muhammad

(B-3) P-75

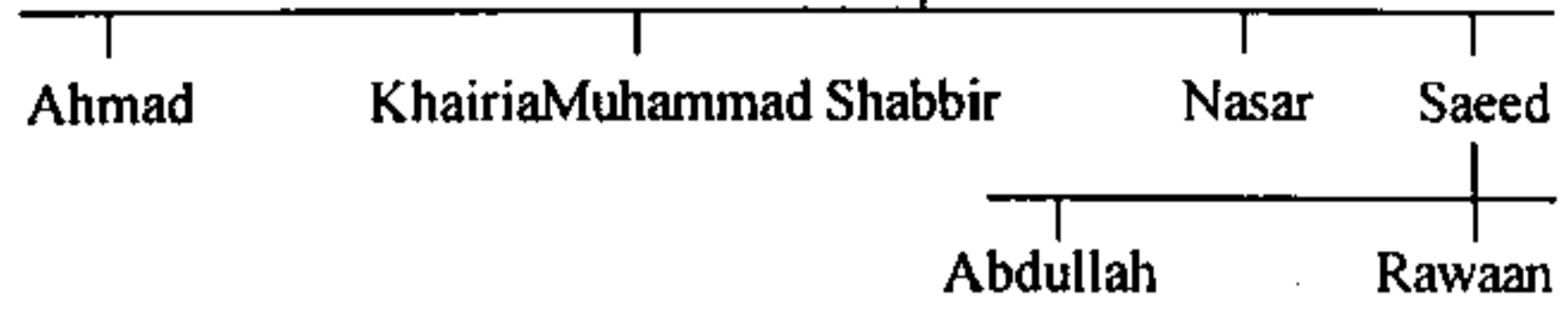






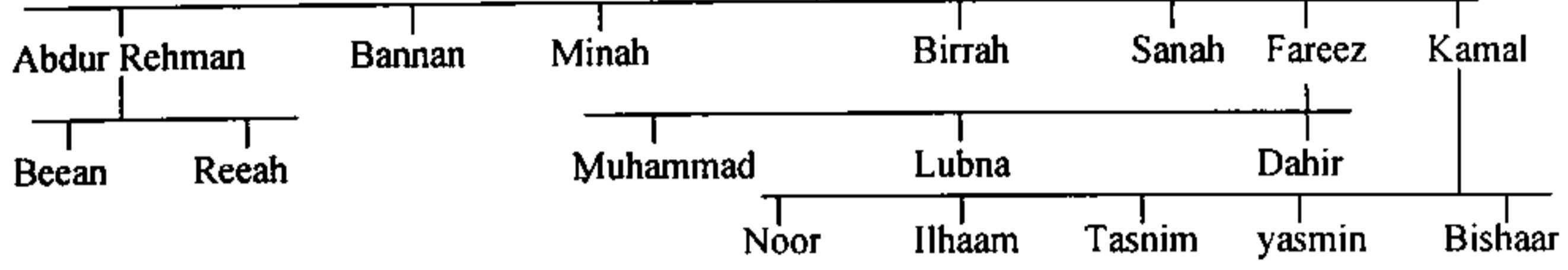
Abdullah

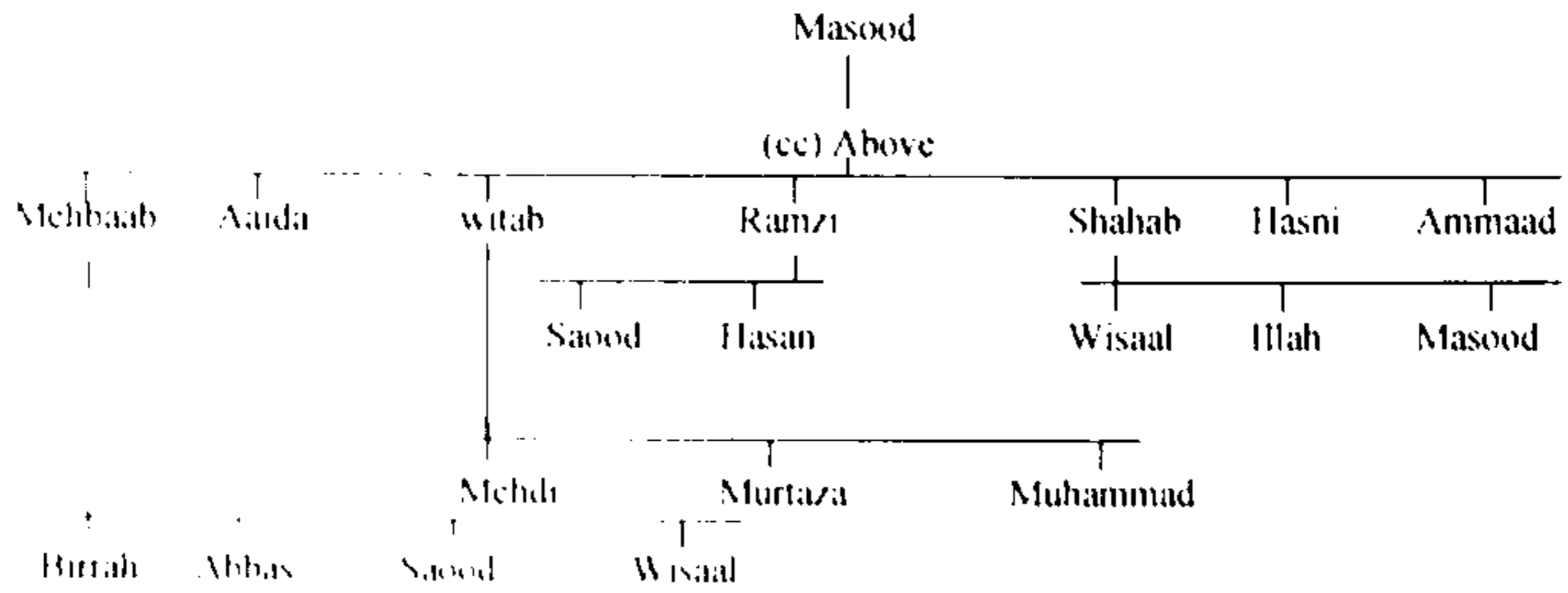
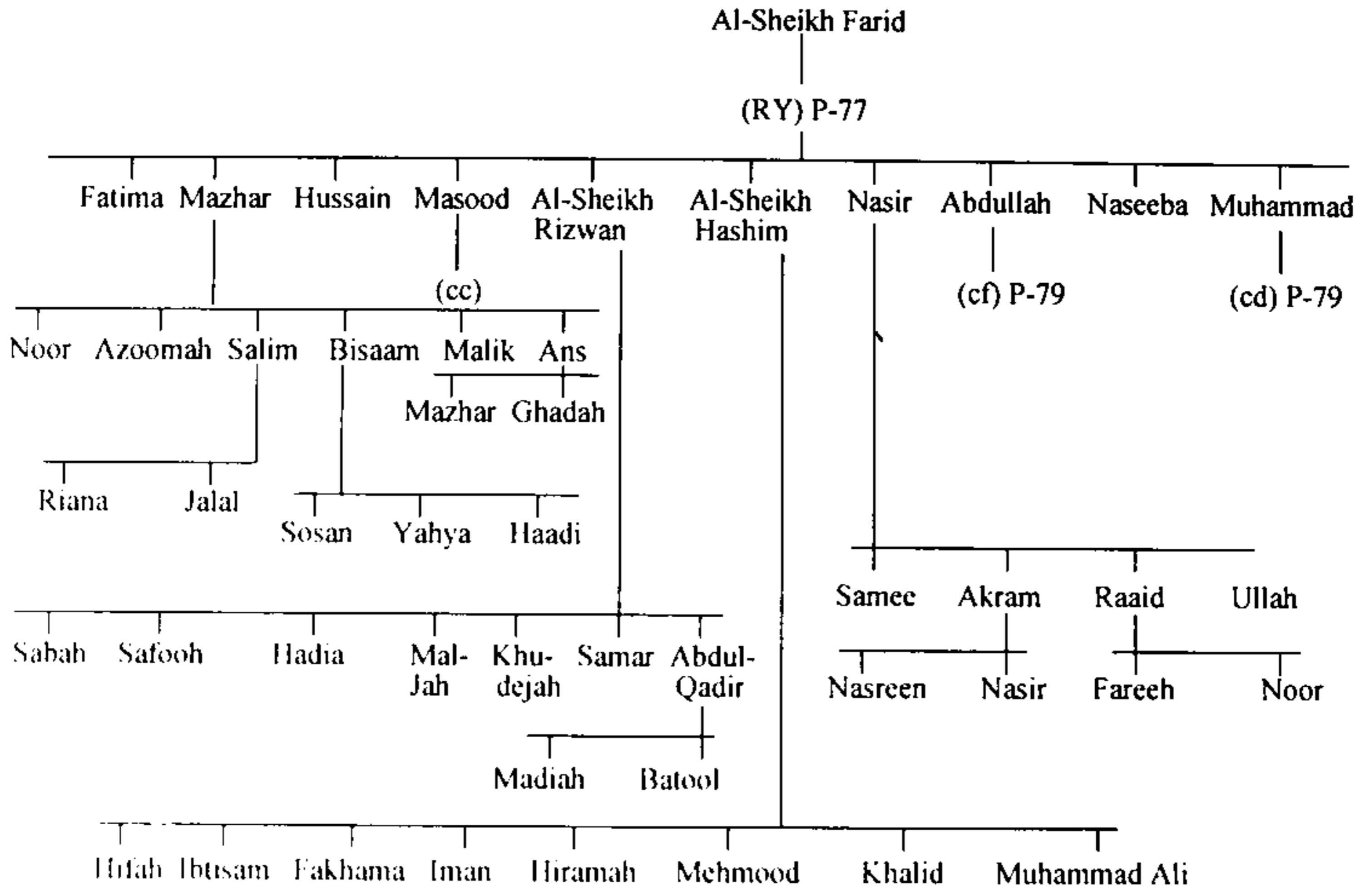
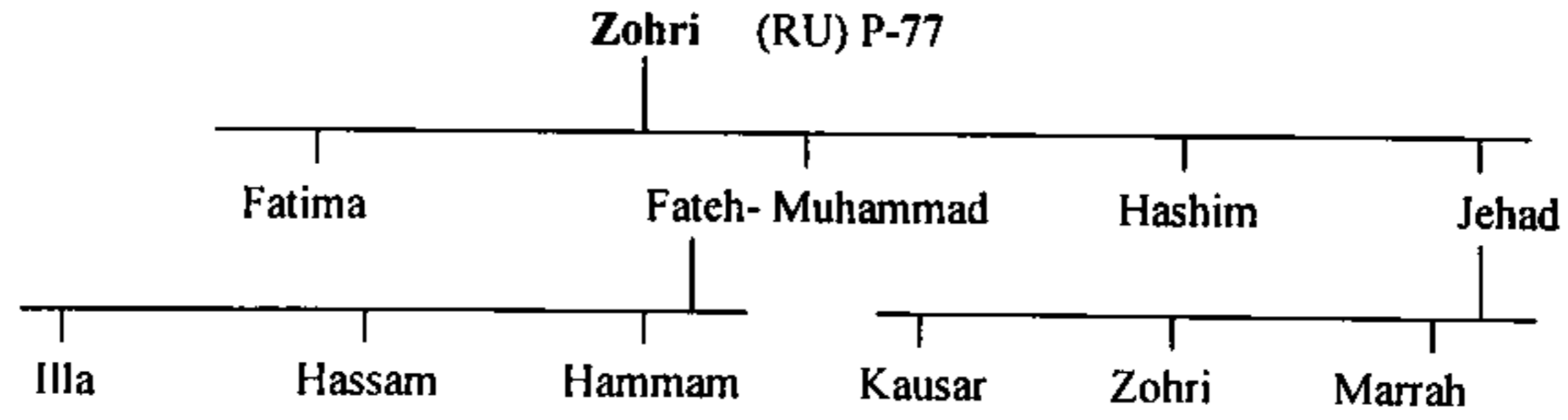
(cf) P-78



Muhammad

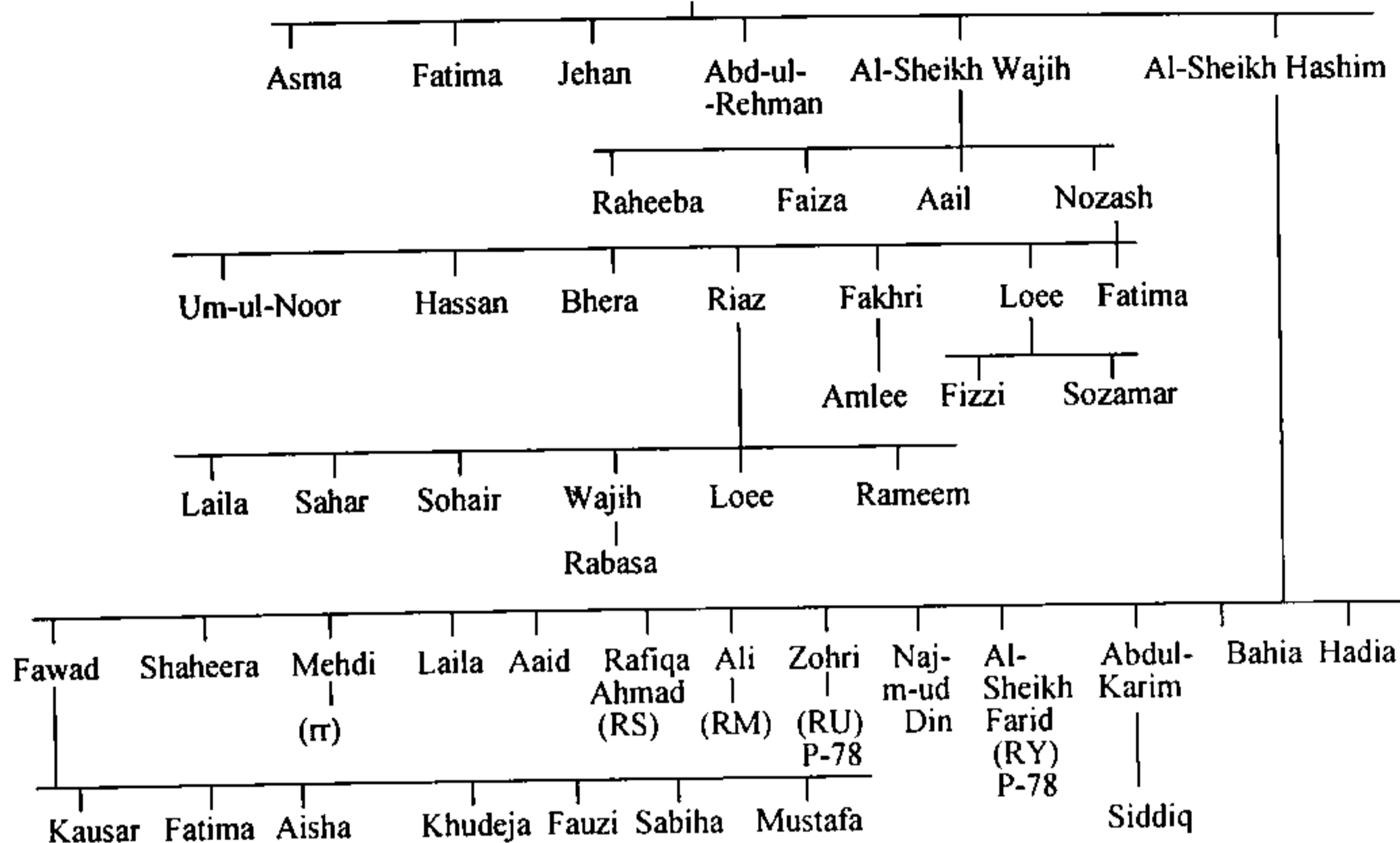
(cd) P-78



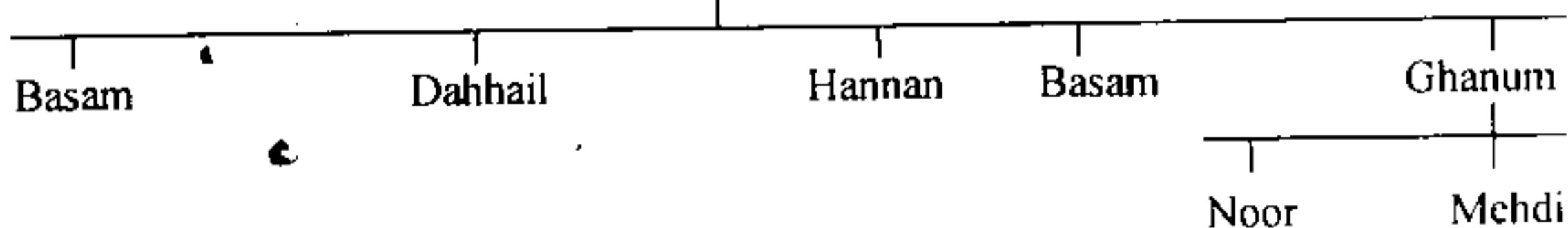


Al-sheikh Muhammad Ali

(B-1) P-75

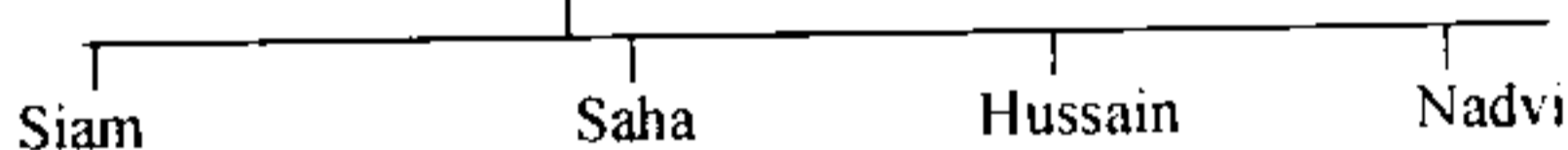


Mehdi (rr) Above

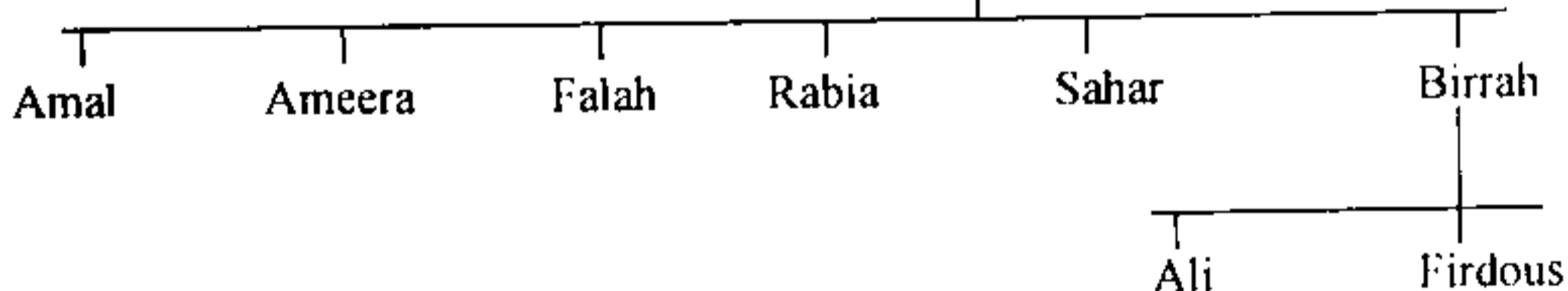


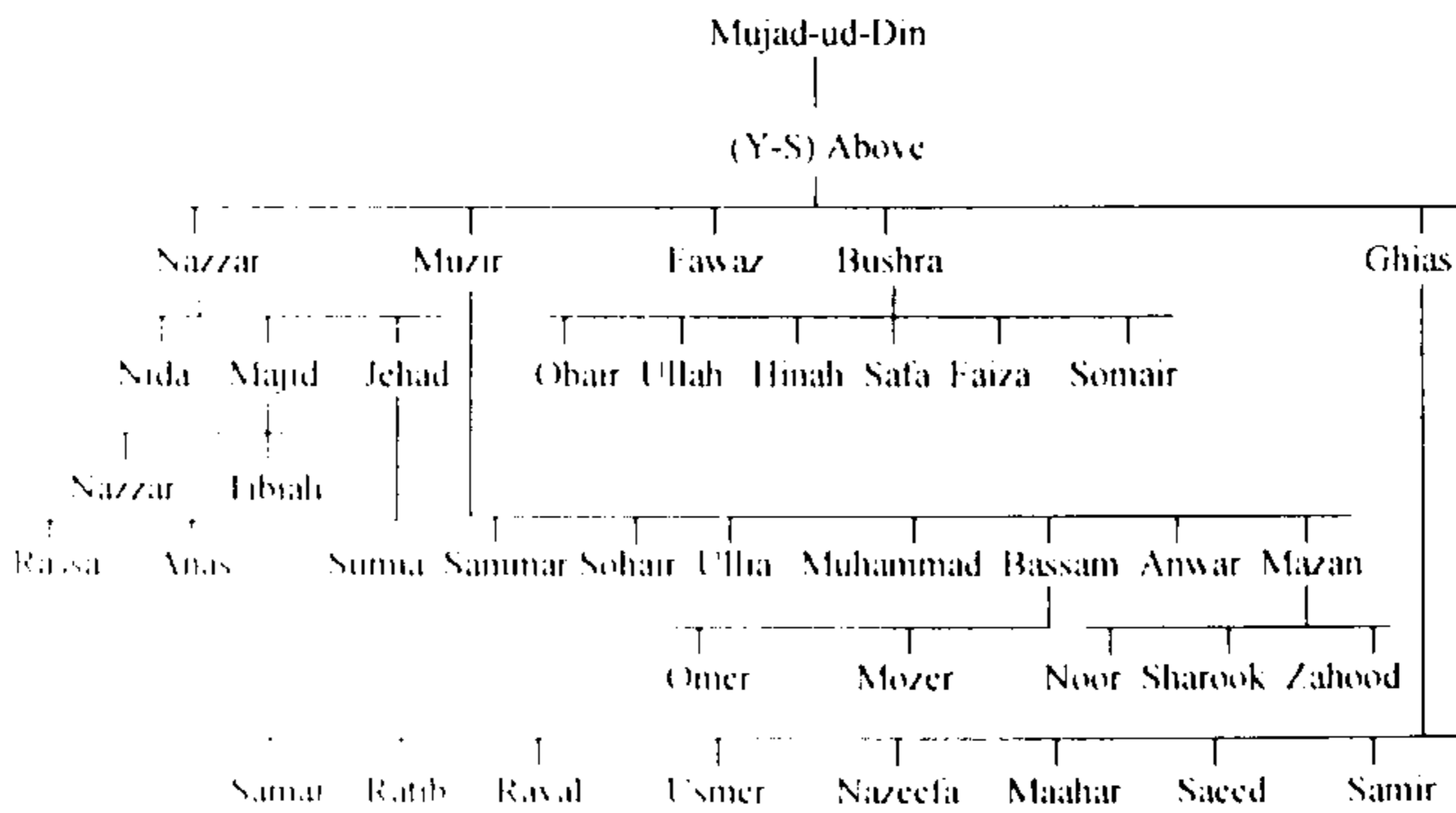
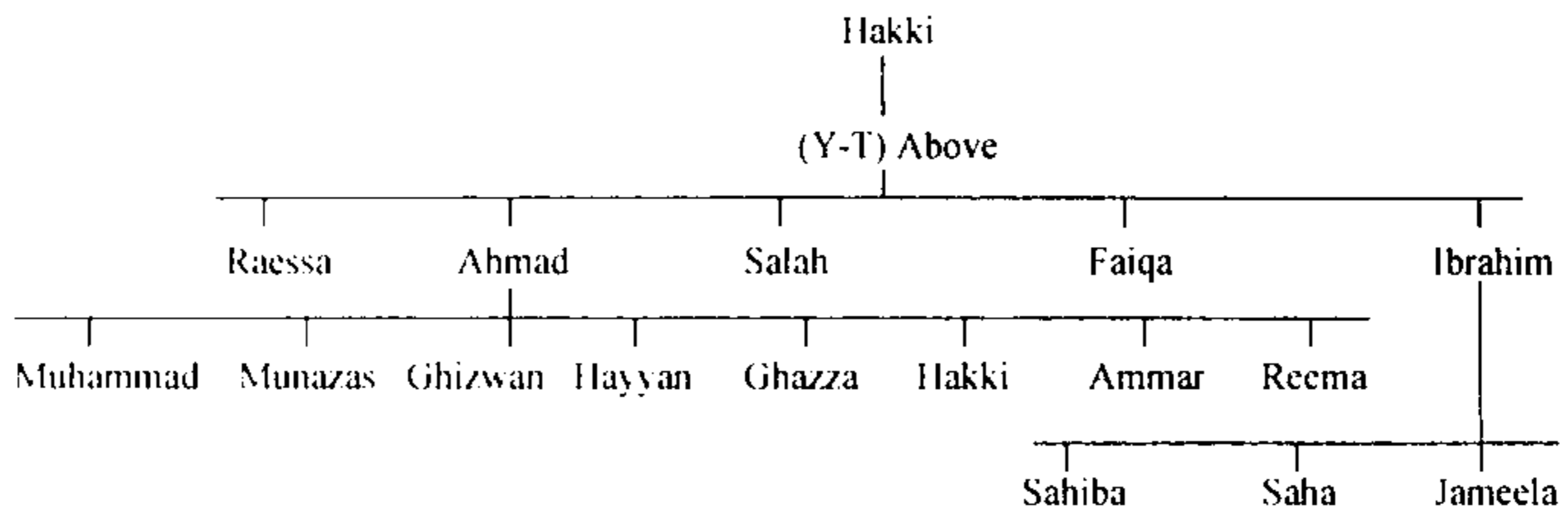
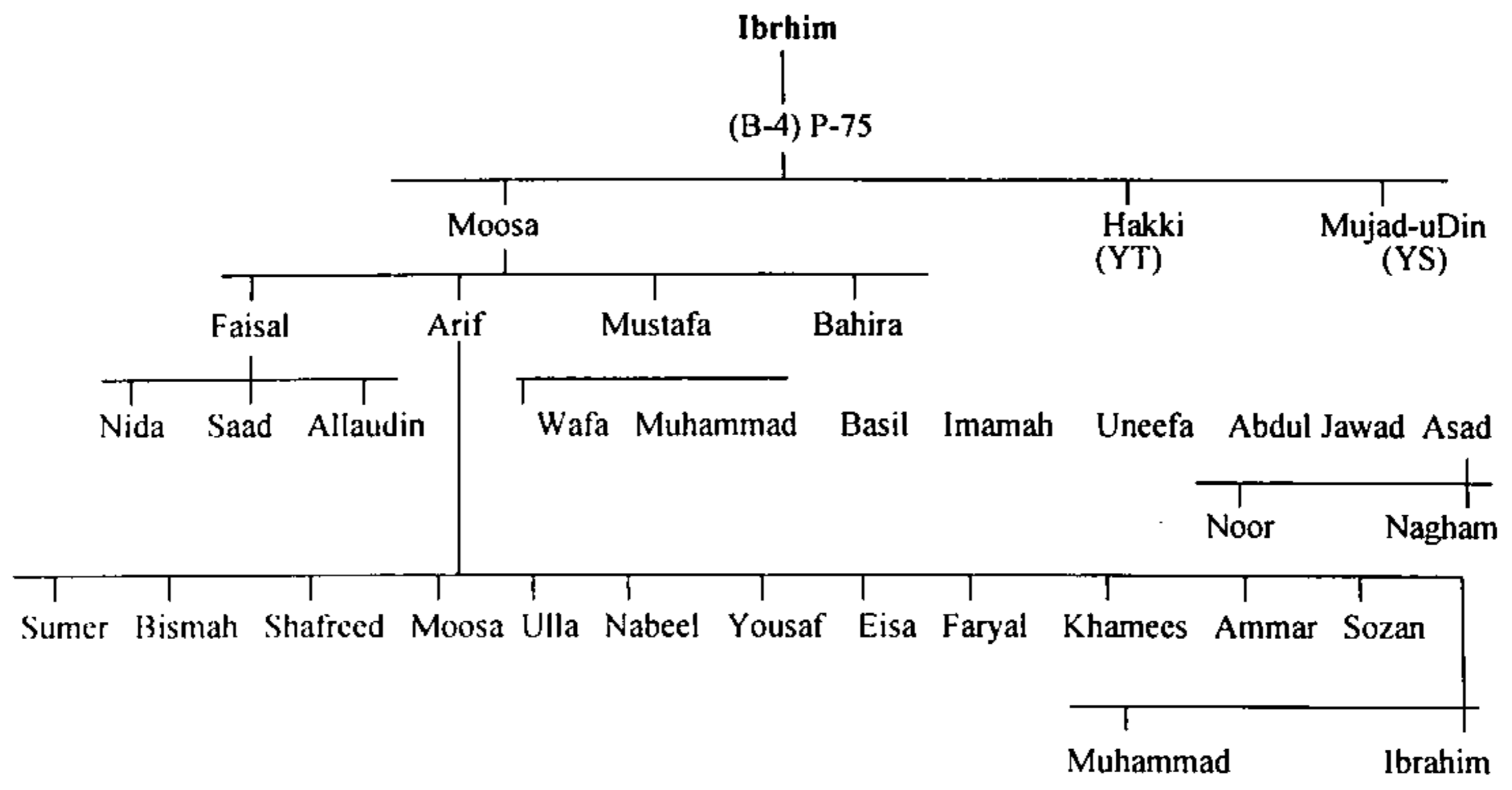
Aaid Ahmad

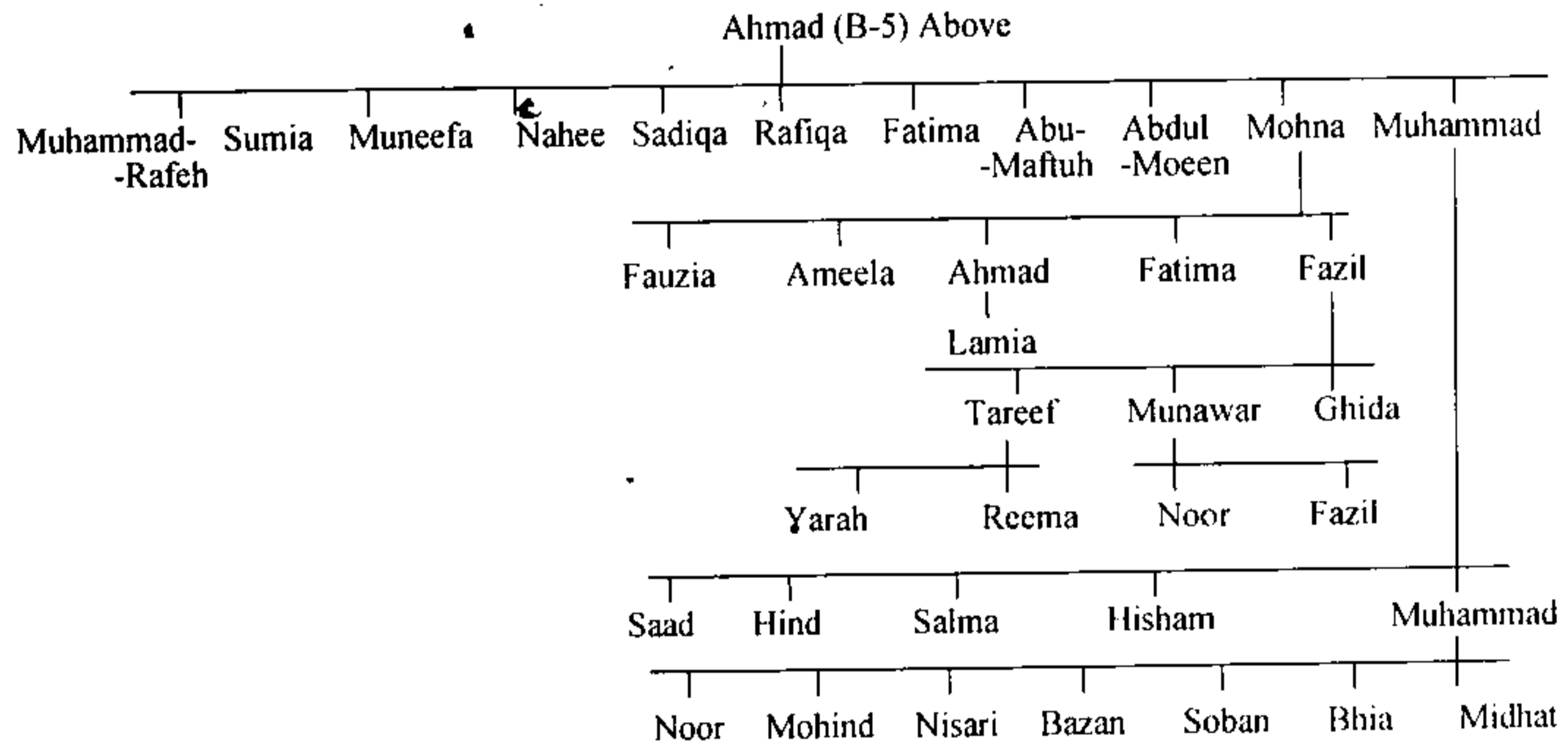
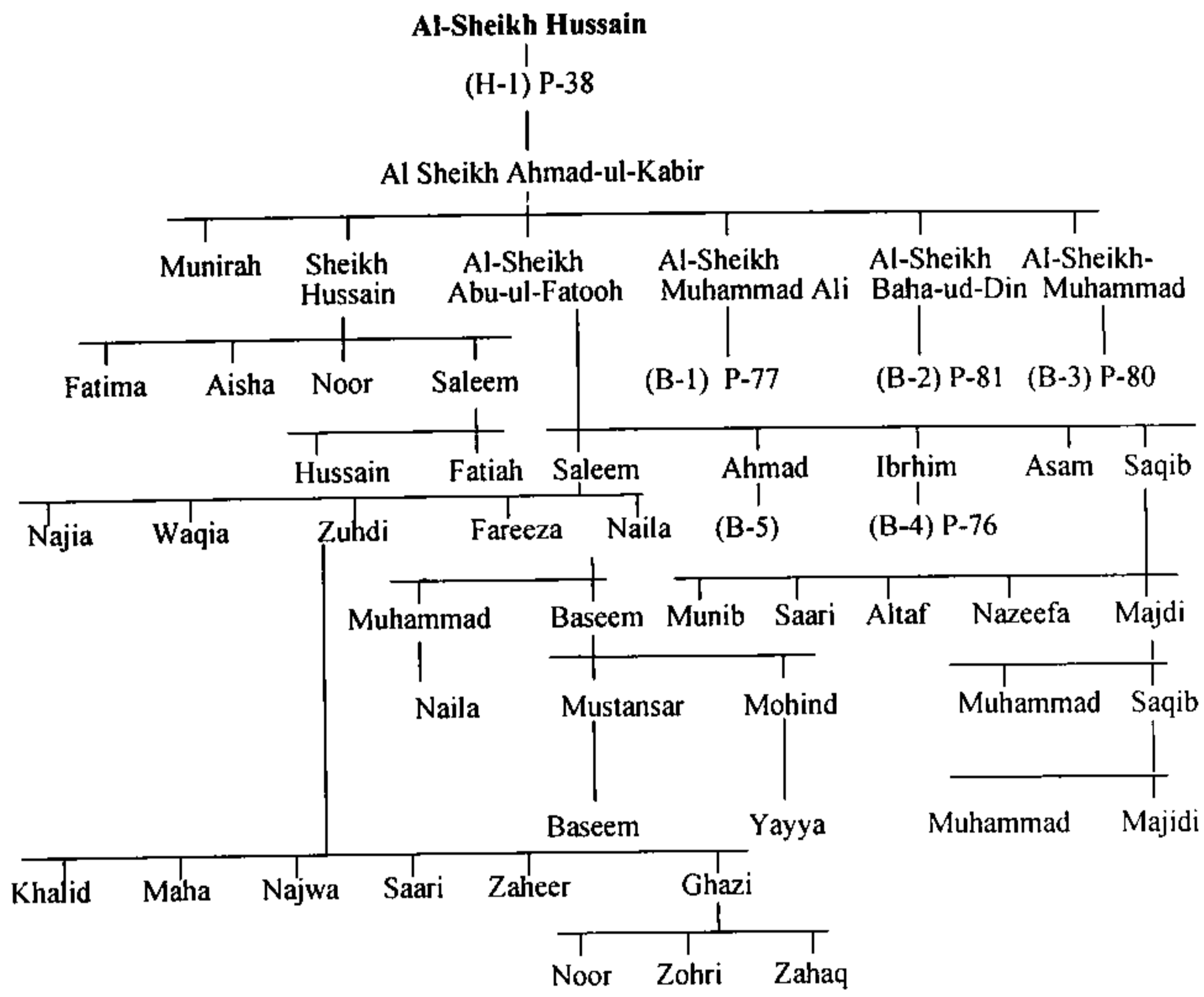
(RS) Above

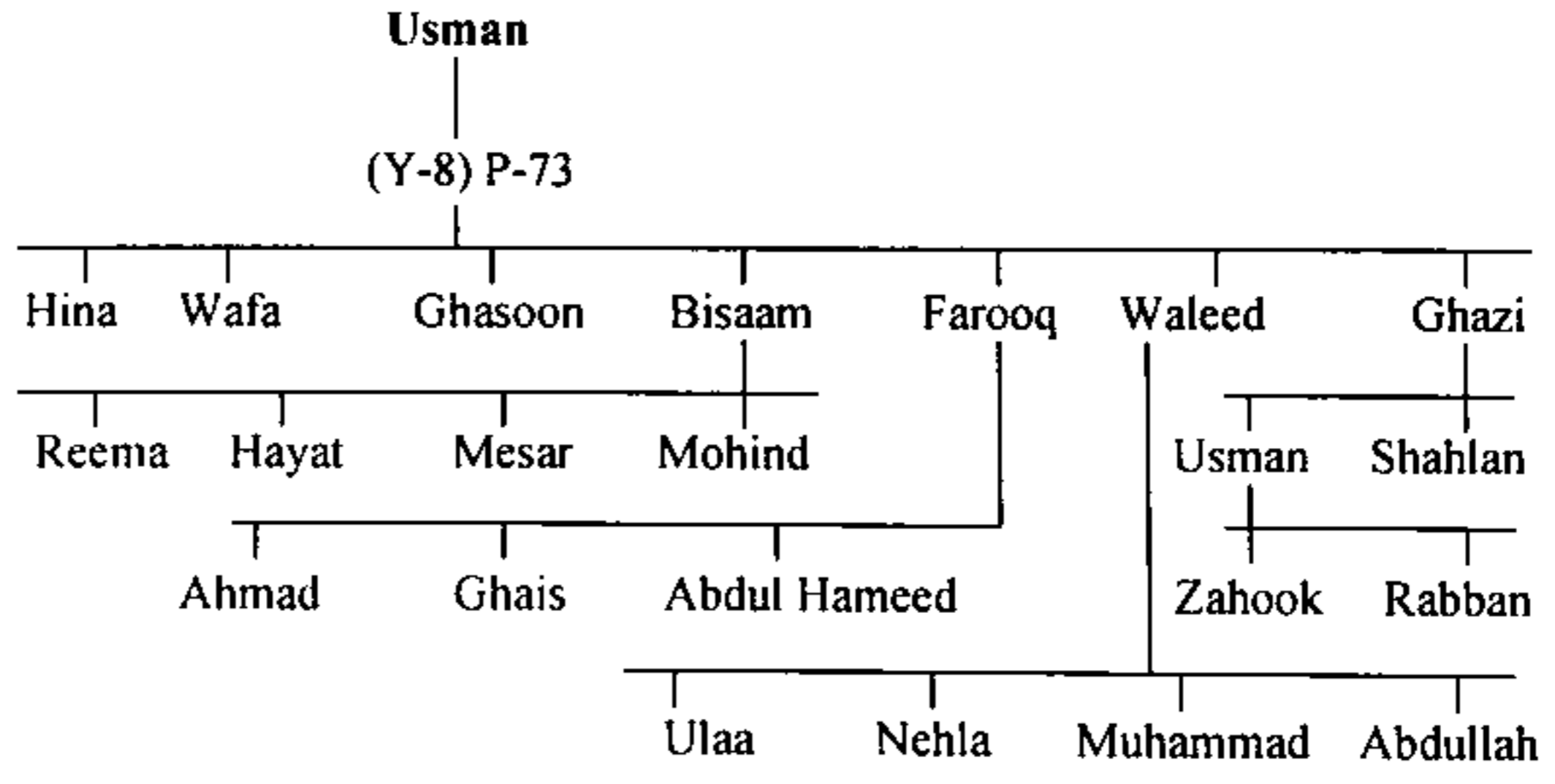


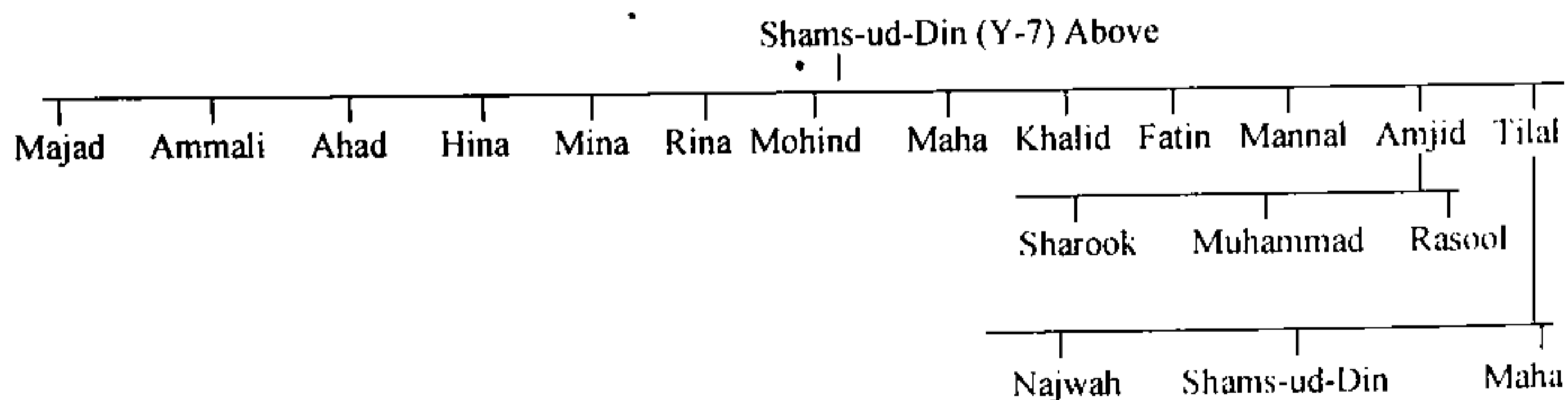
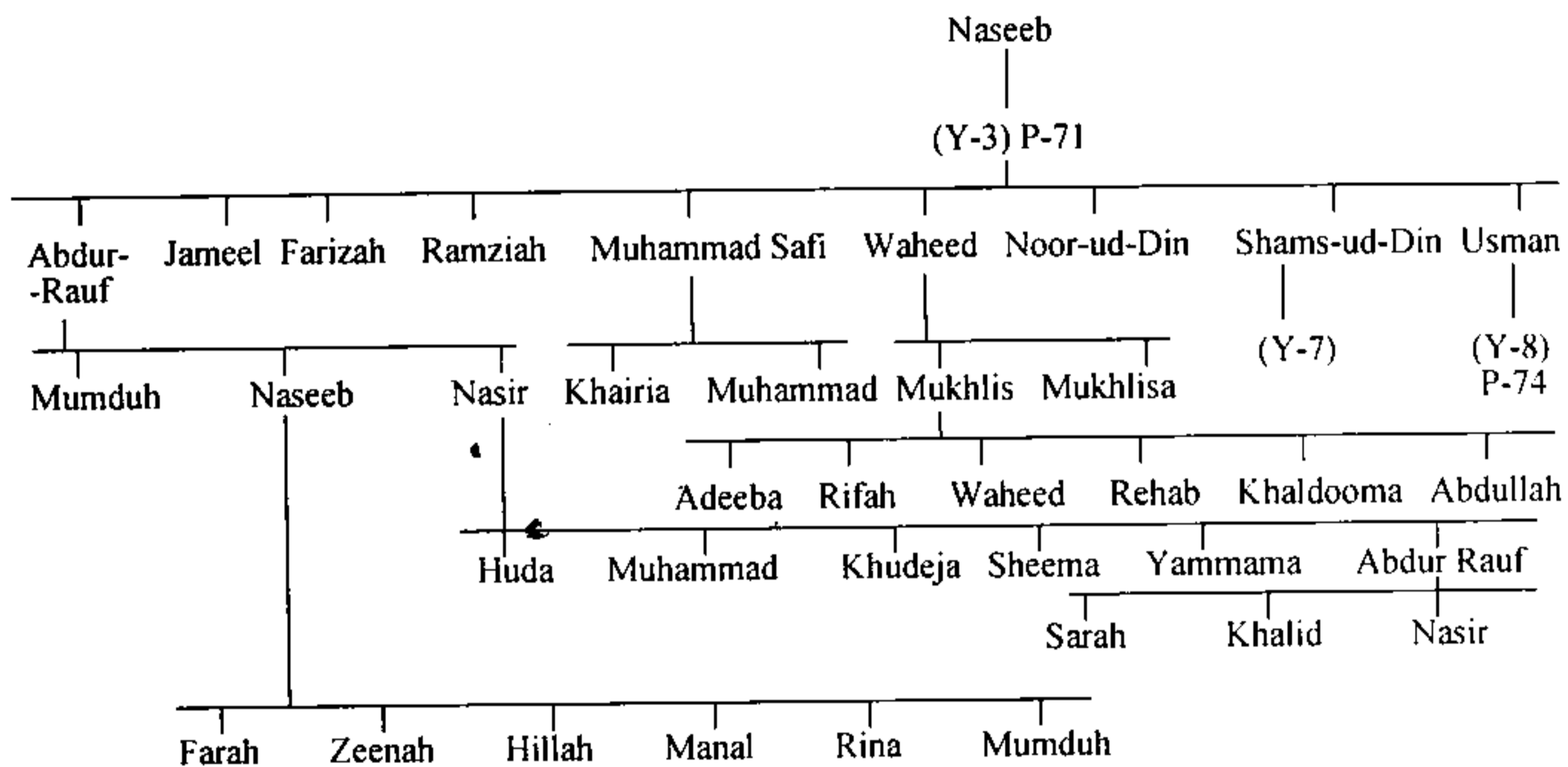
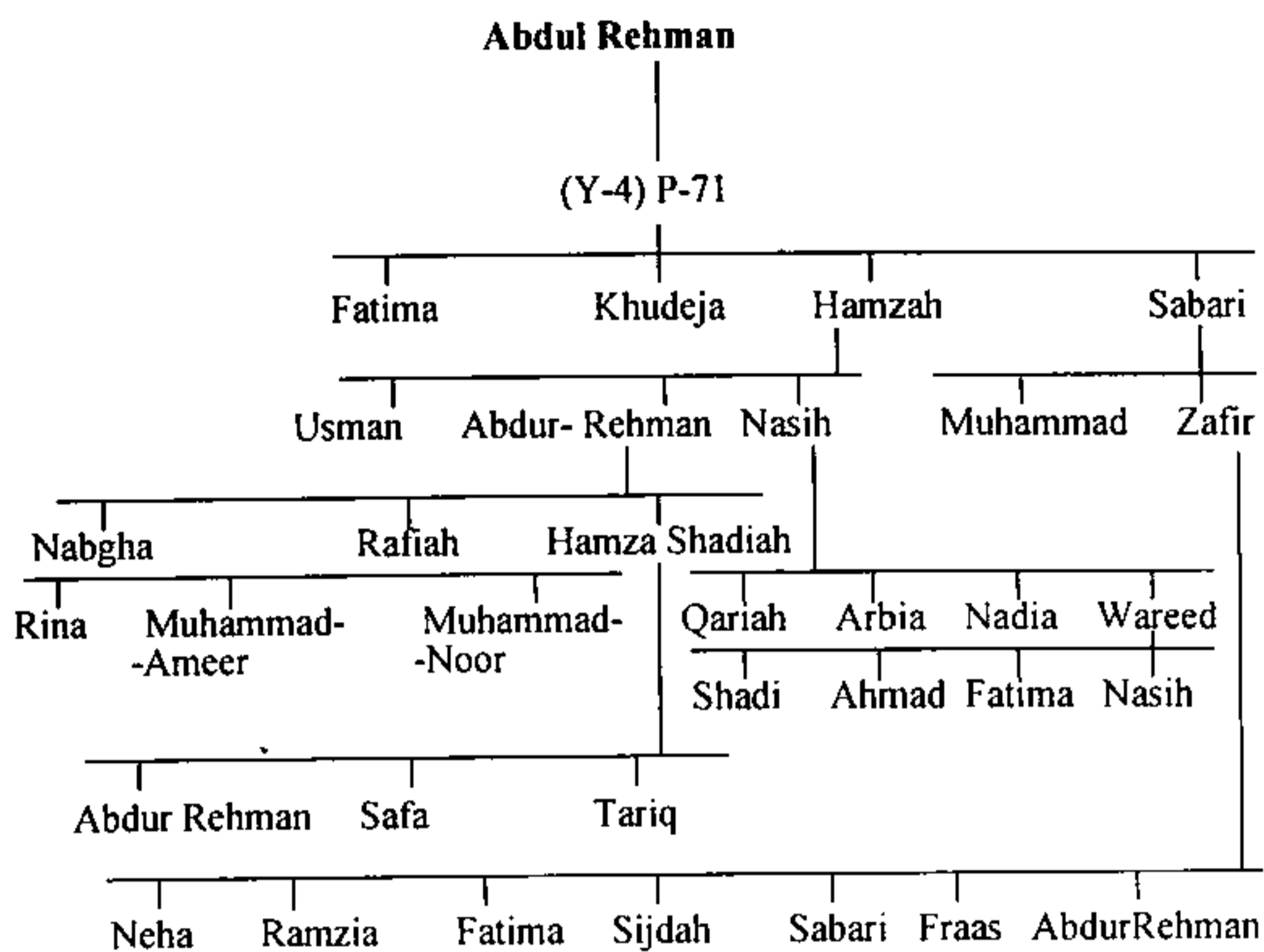
Ali (RM) Above

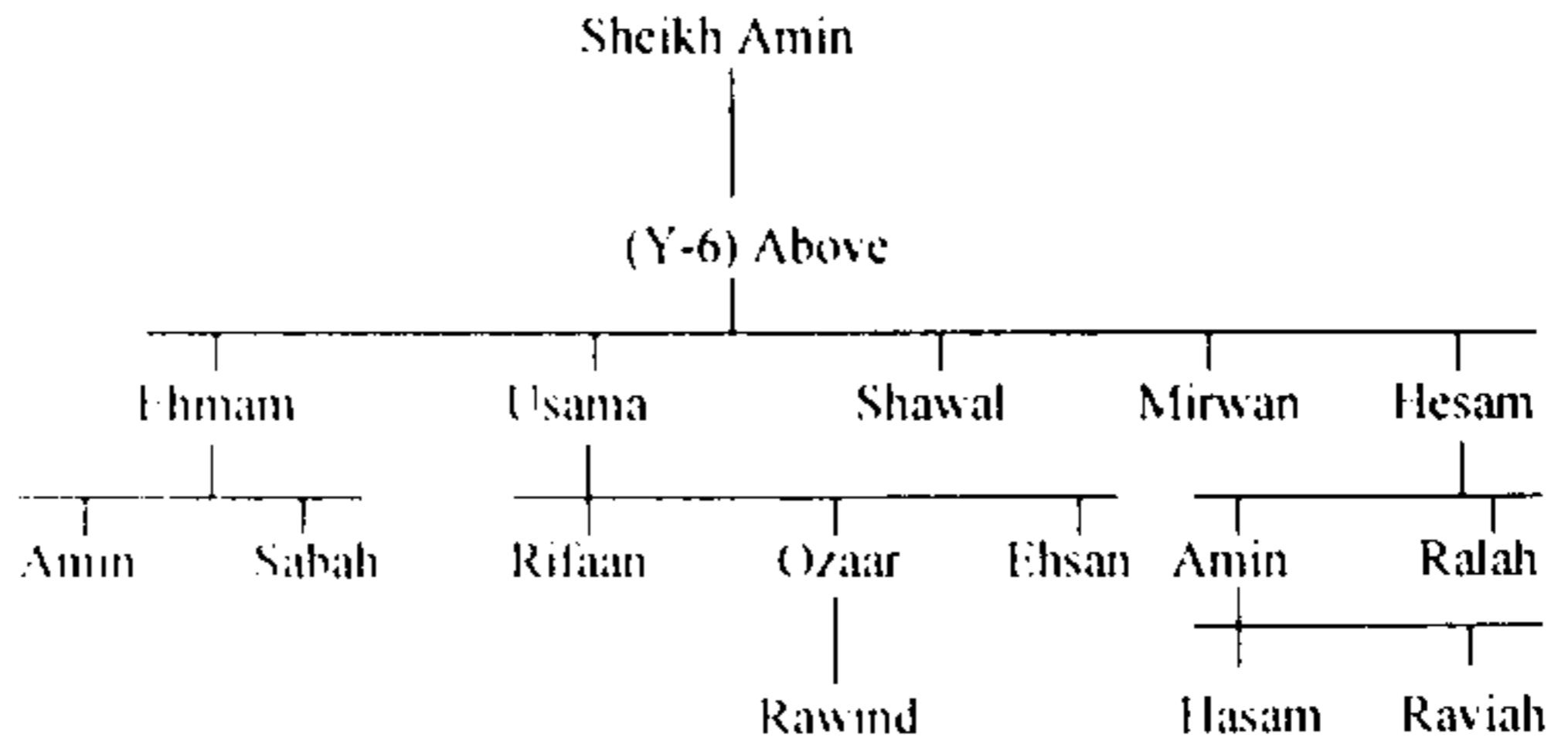
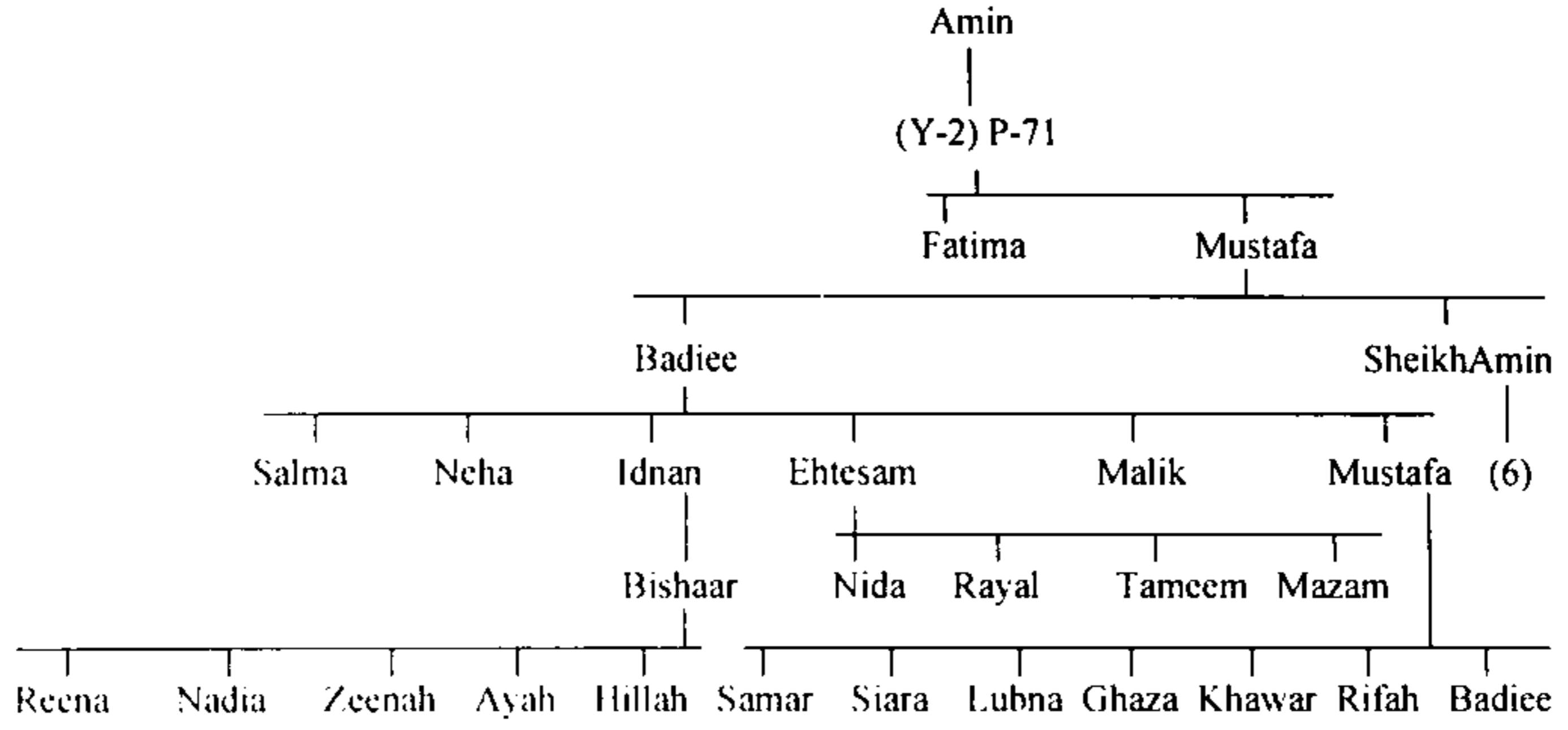
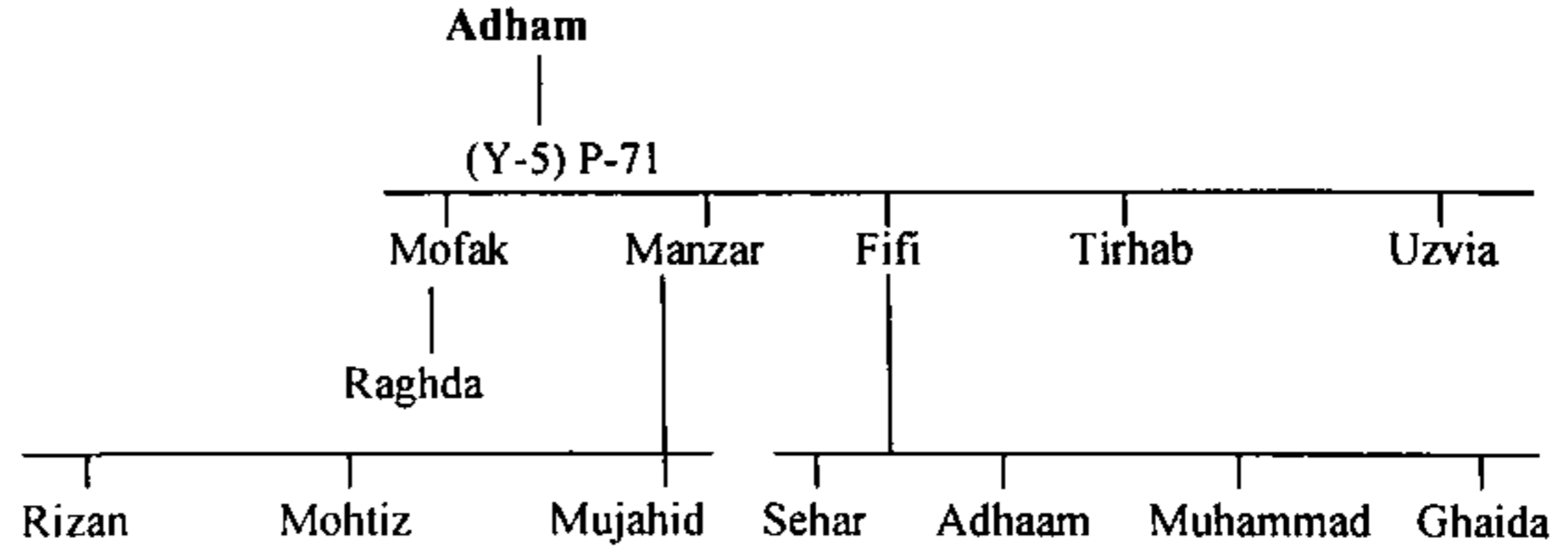






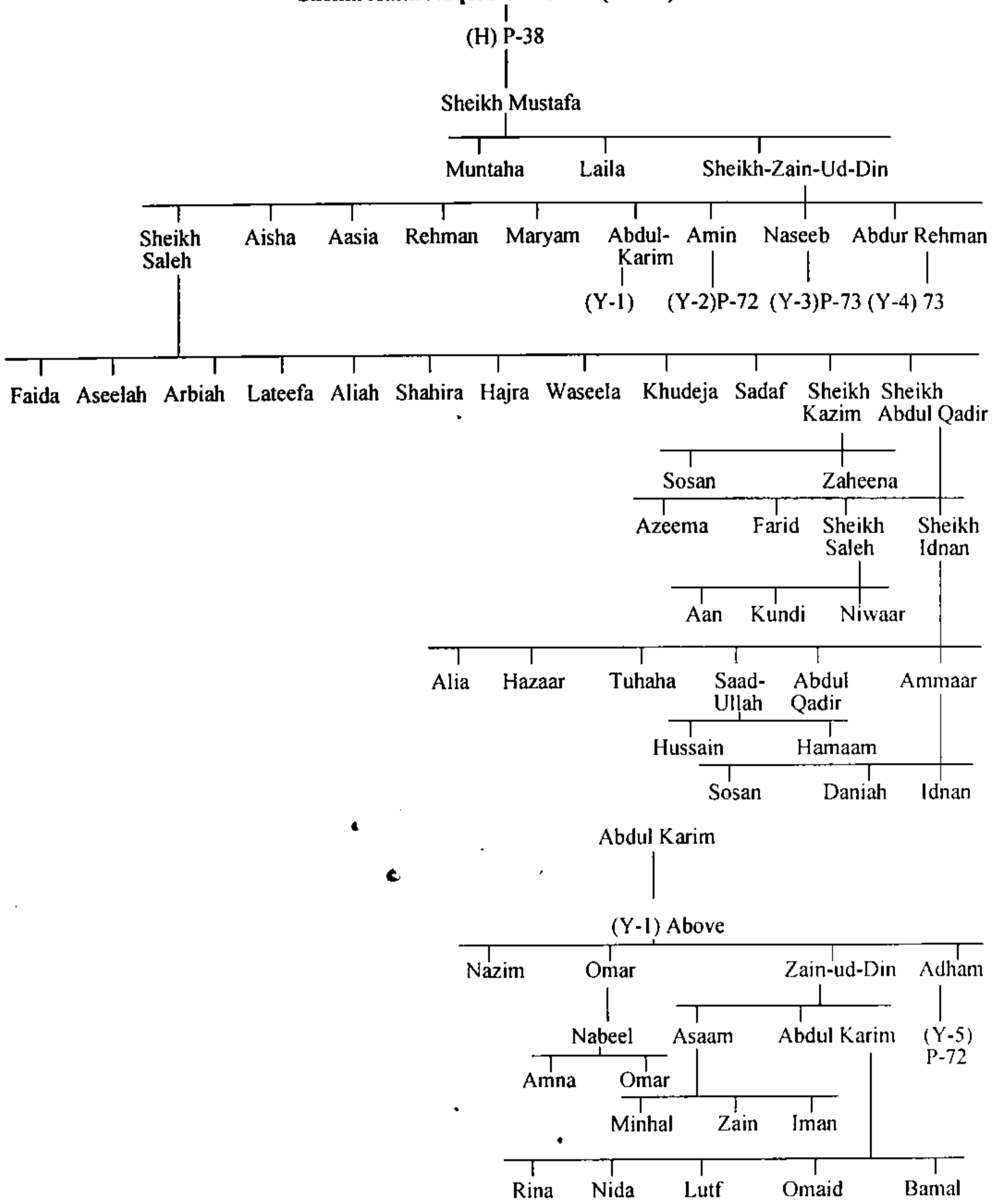


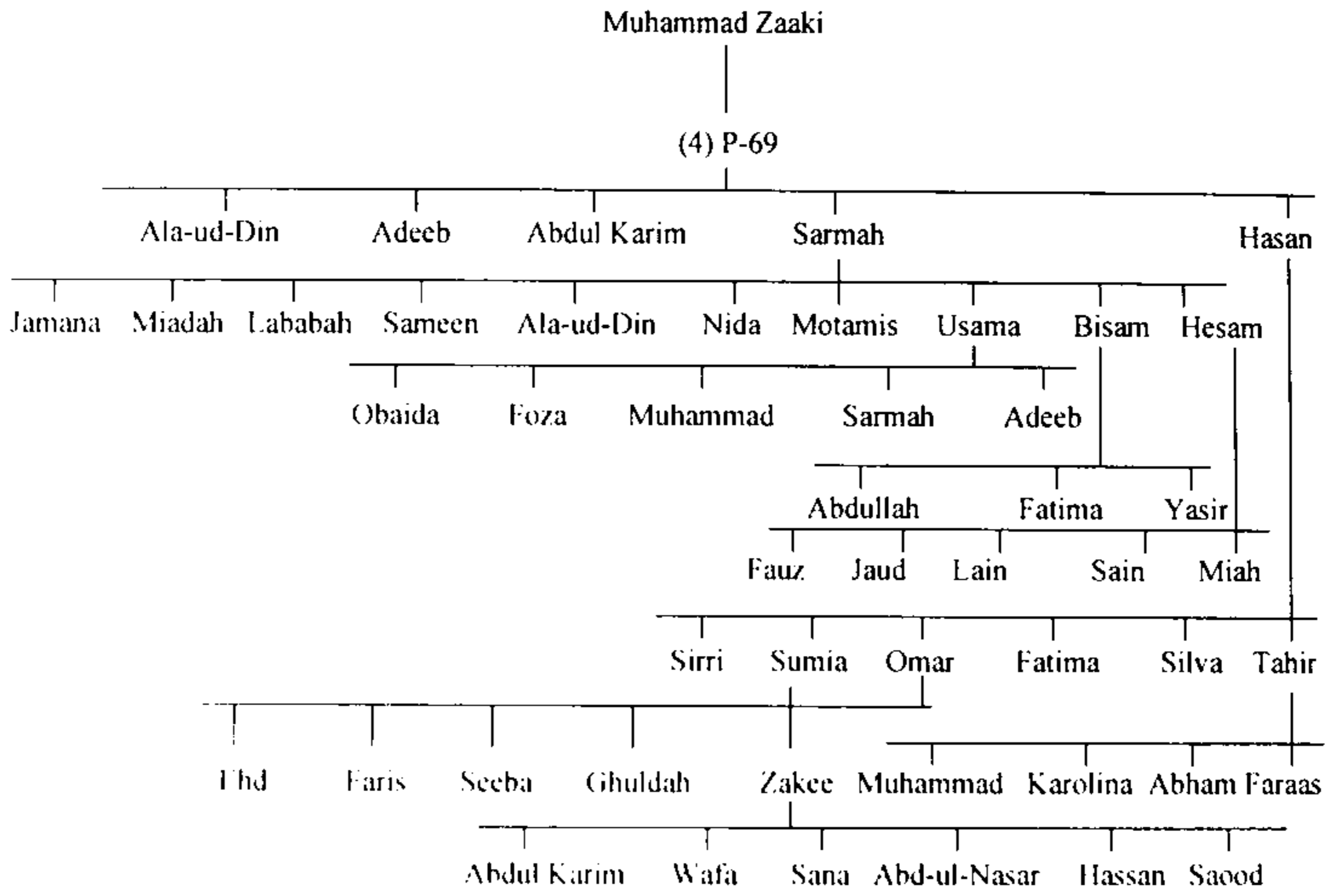
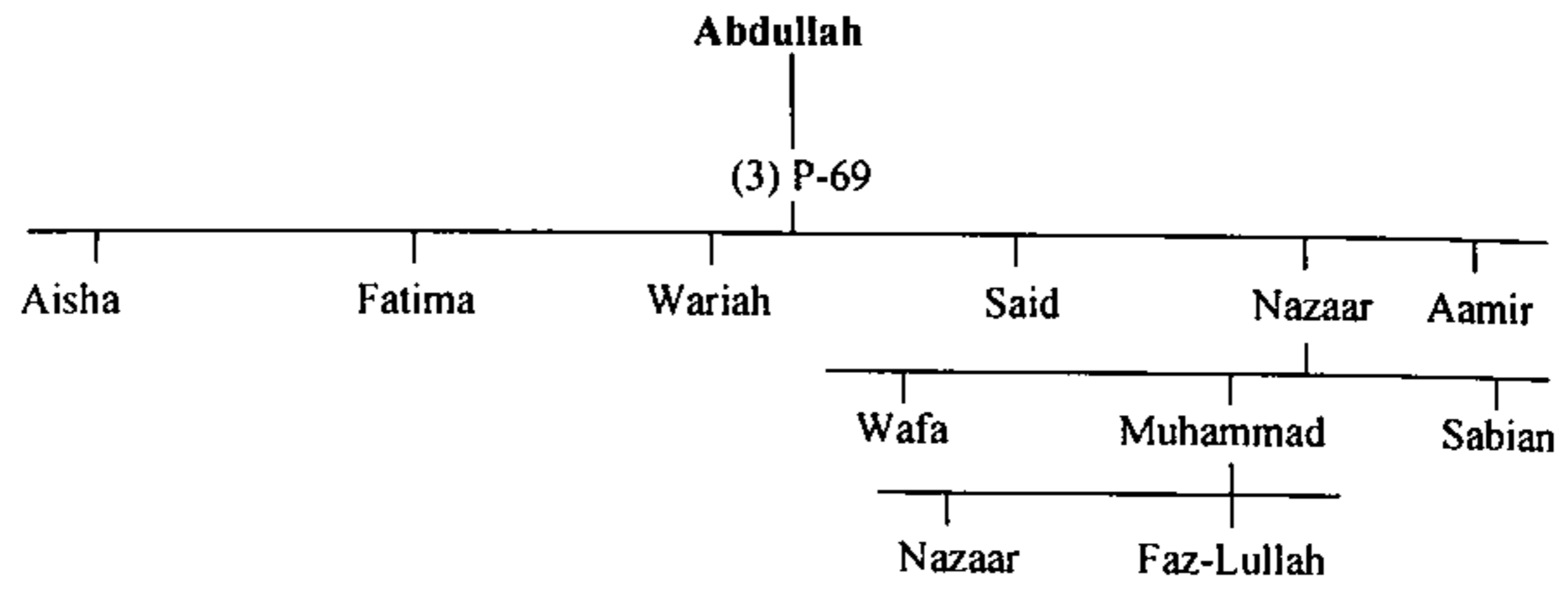


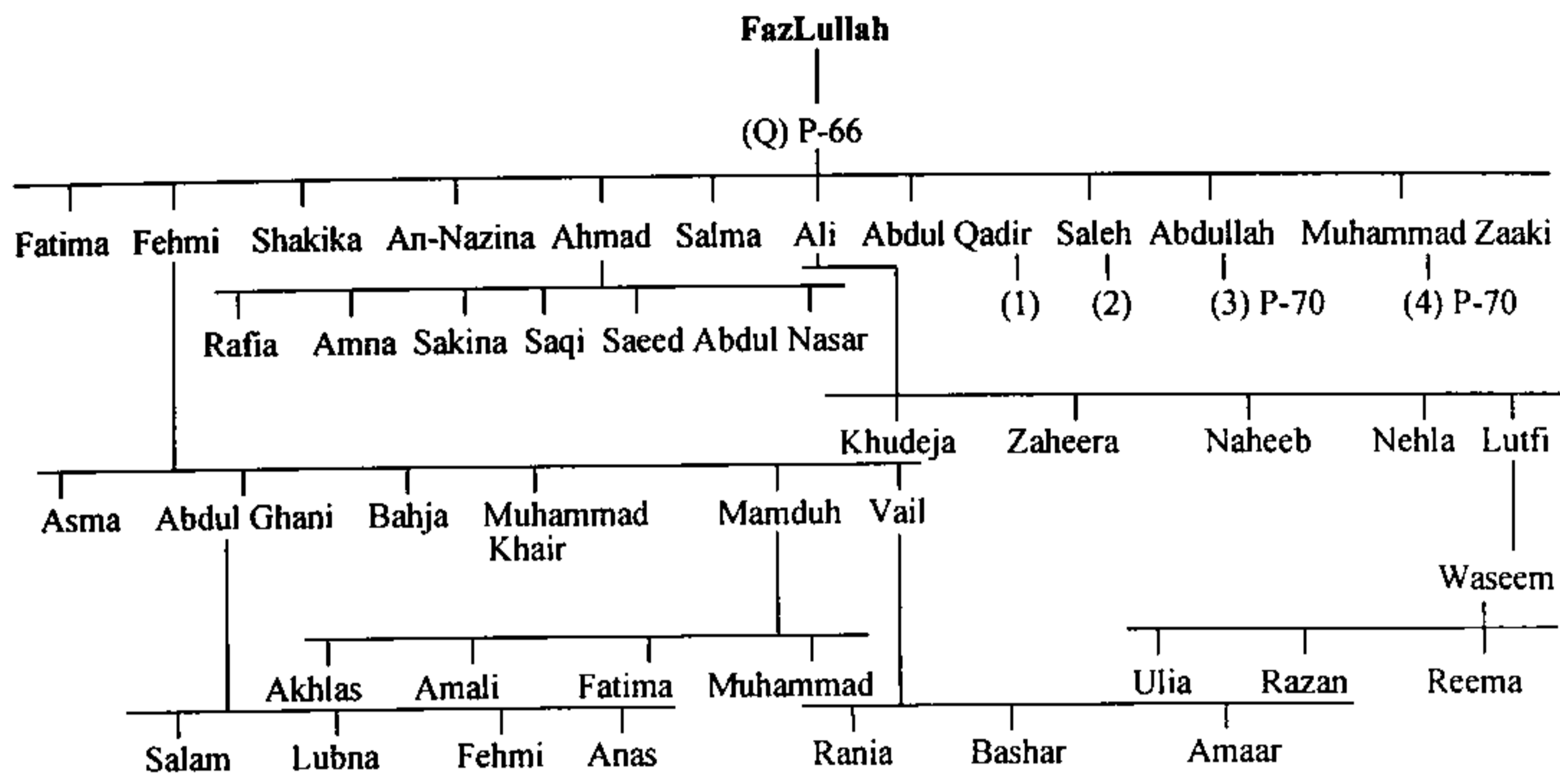




Sheikh Amin Naqeeb-ul-Ashraf (Hamat)







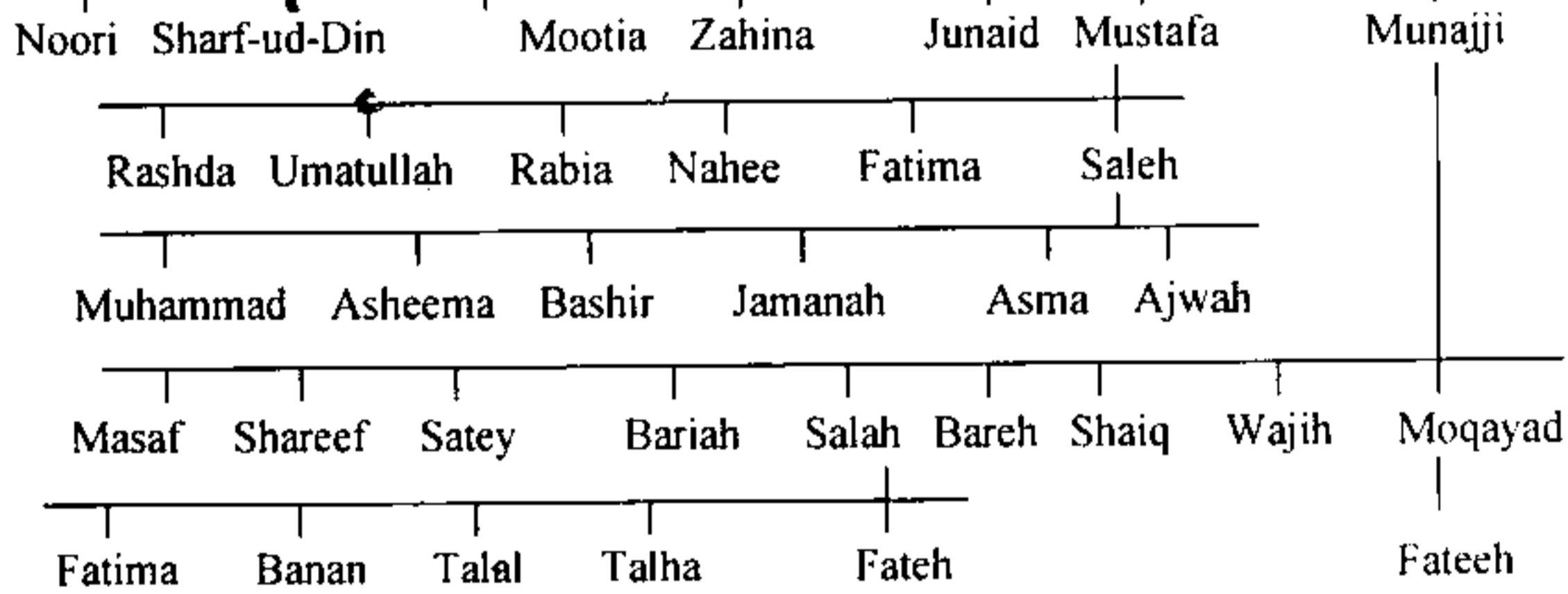
Abdul Qadir

(1) Above

Adeeba Rafīqa Fazlullah Aisha Abdur Rehman

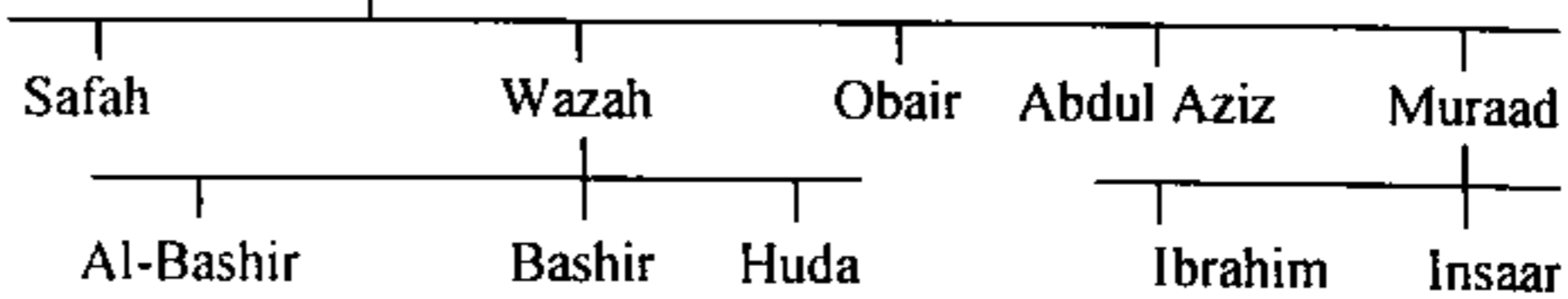
Saleh

(2) Above



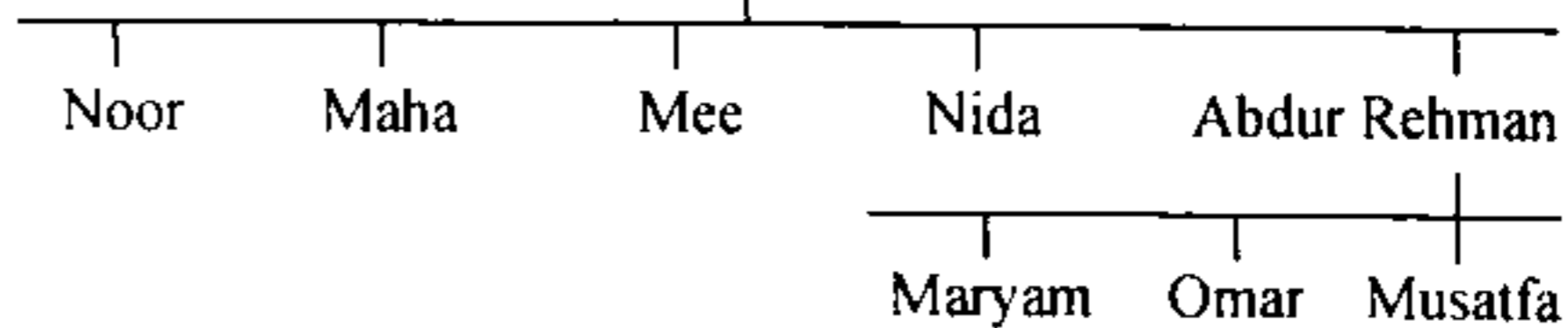
Ibrahim

(Q-9) P-67



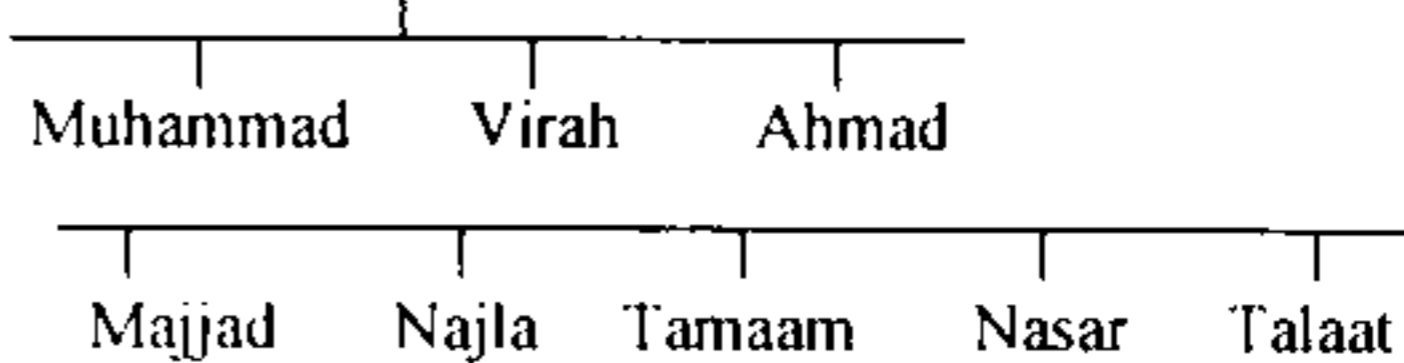
Mustafa

(Q-10) P-67



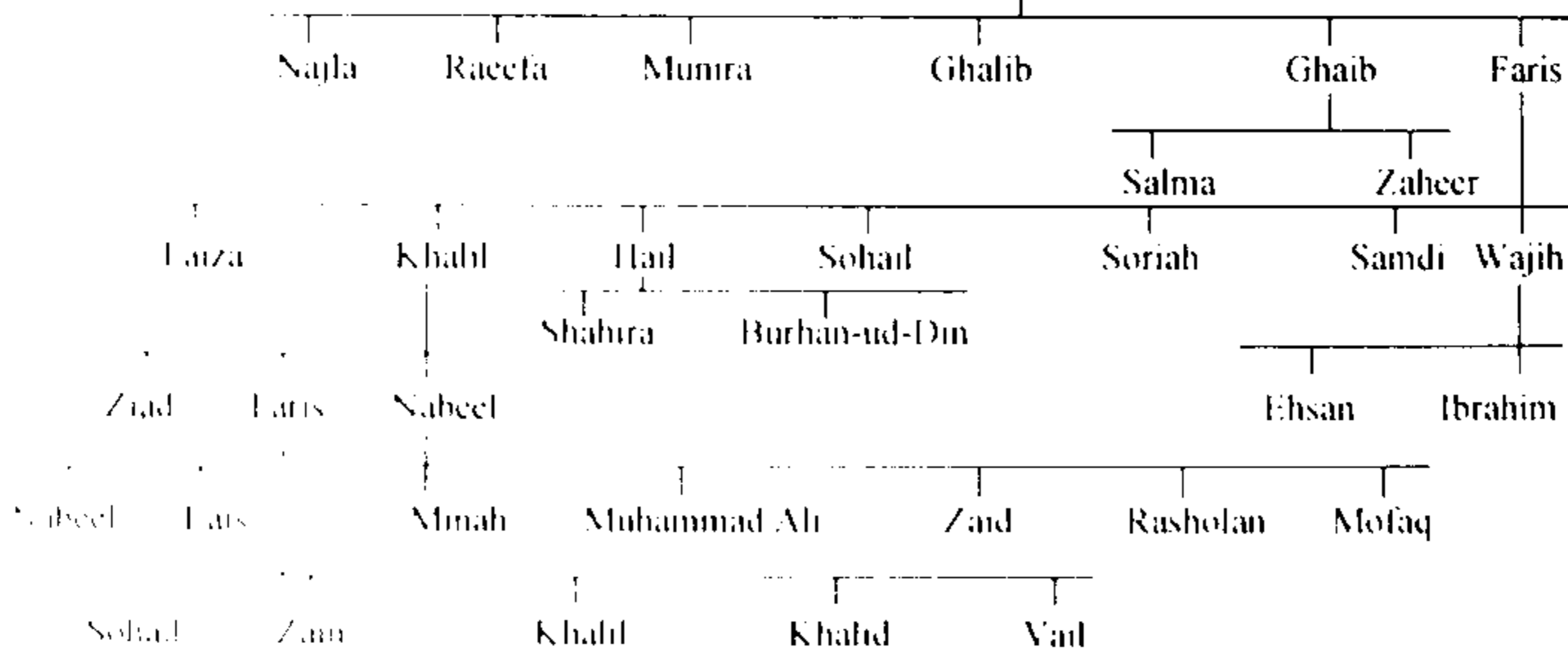
Talaat

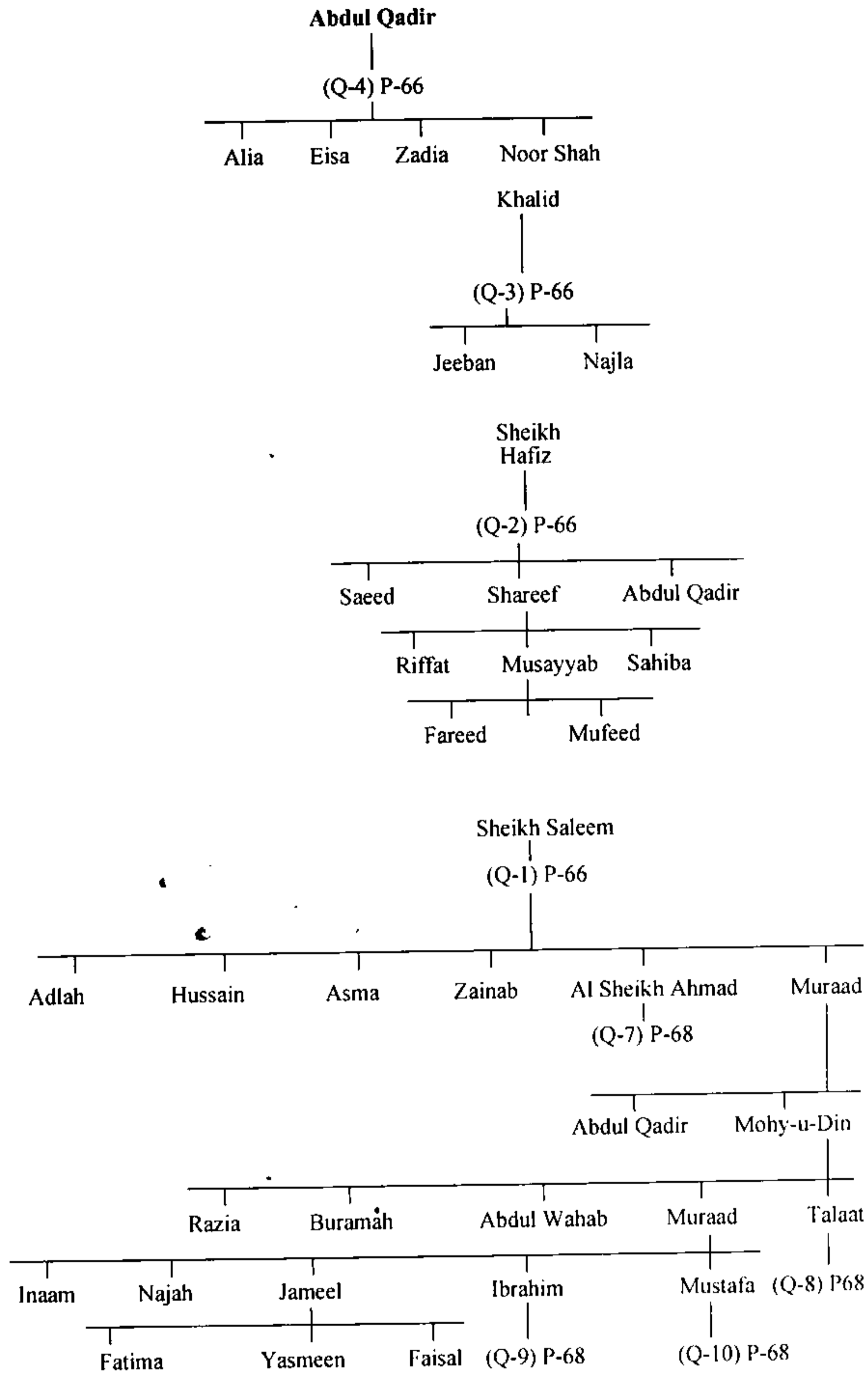
(Q-8) P-67



Al-Sheikh Ahmad

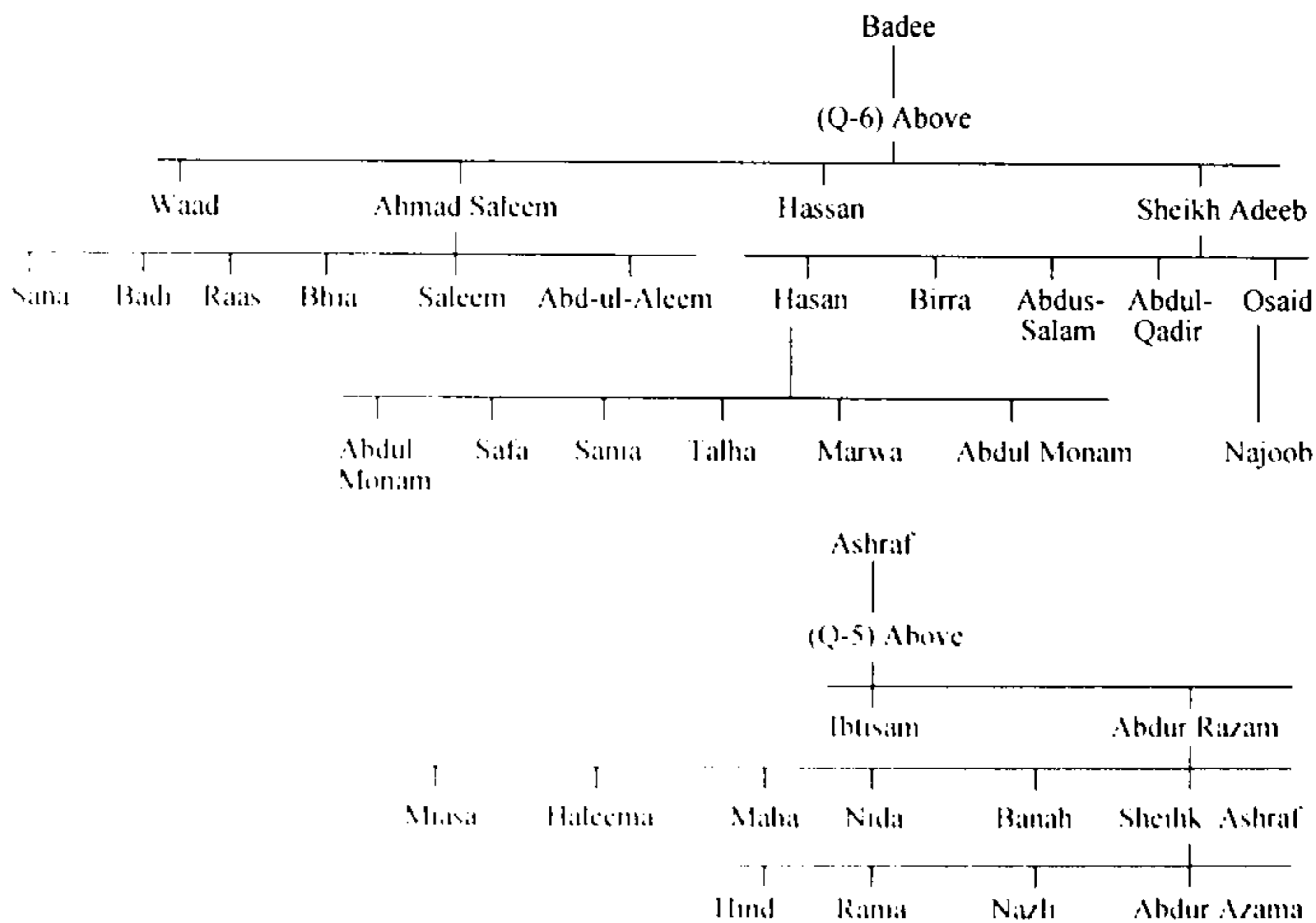
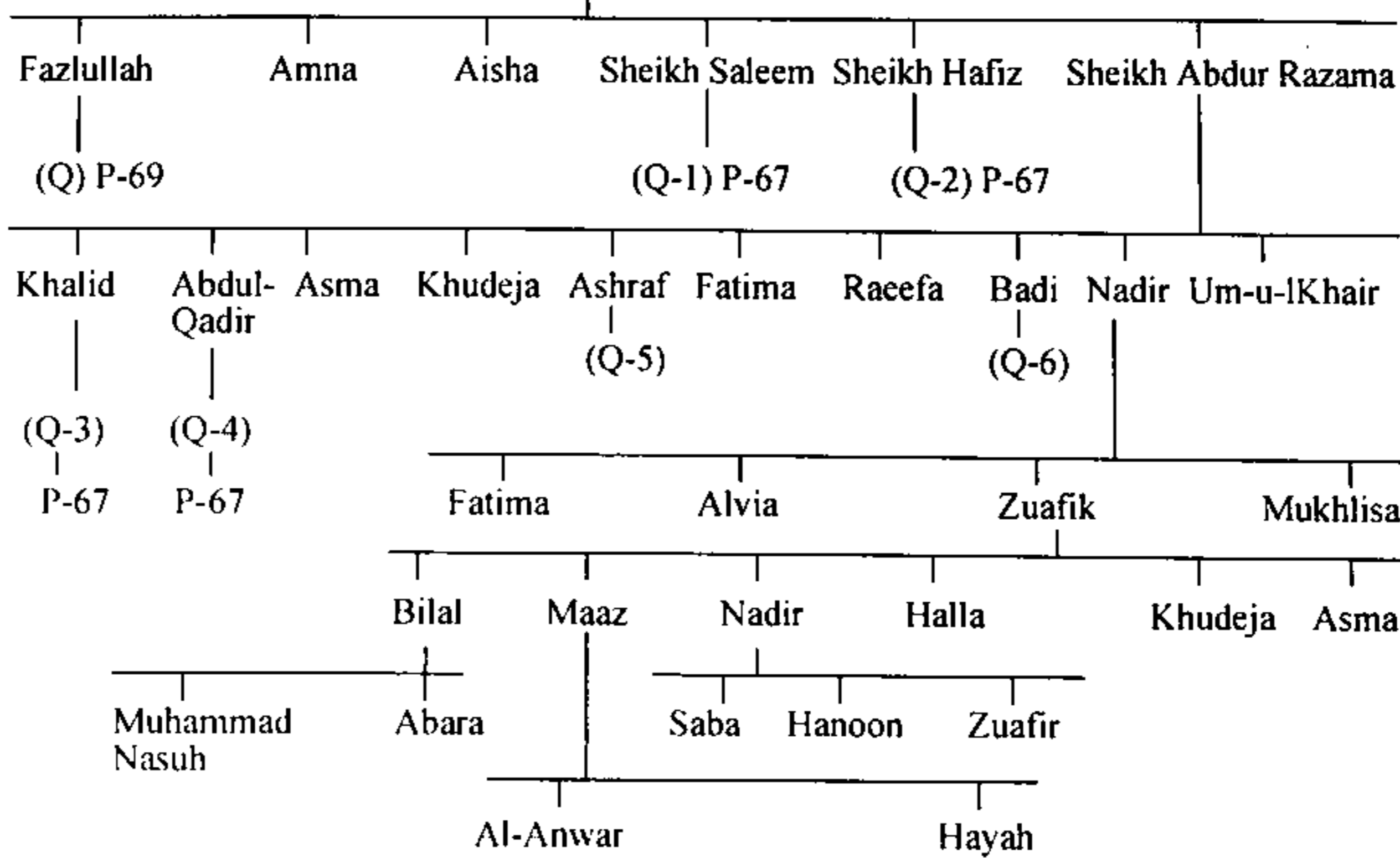
(Q-7) P-67





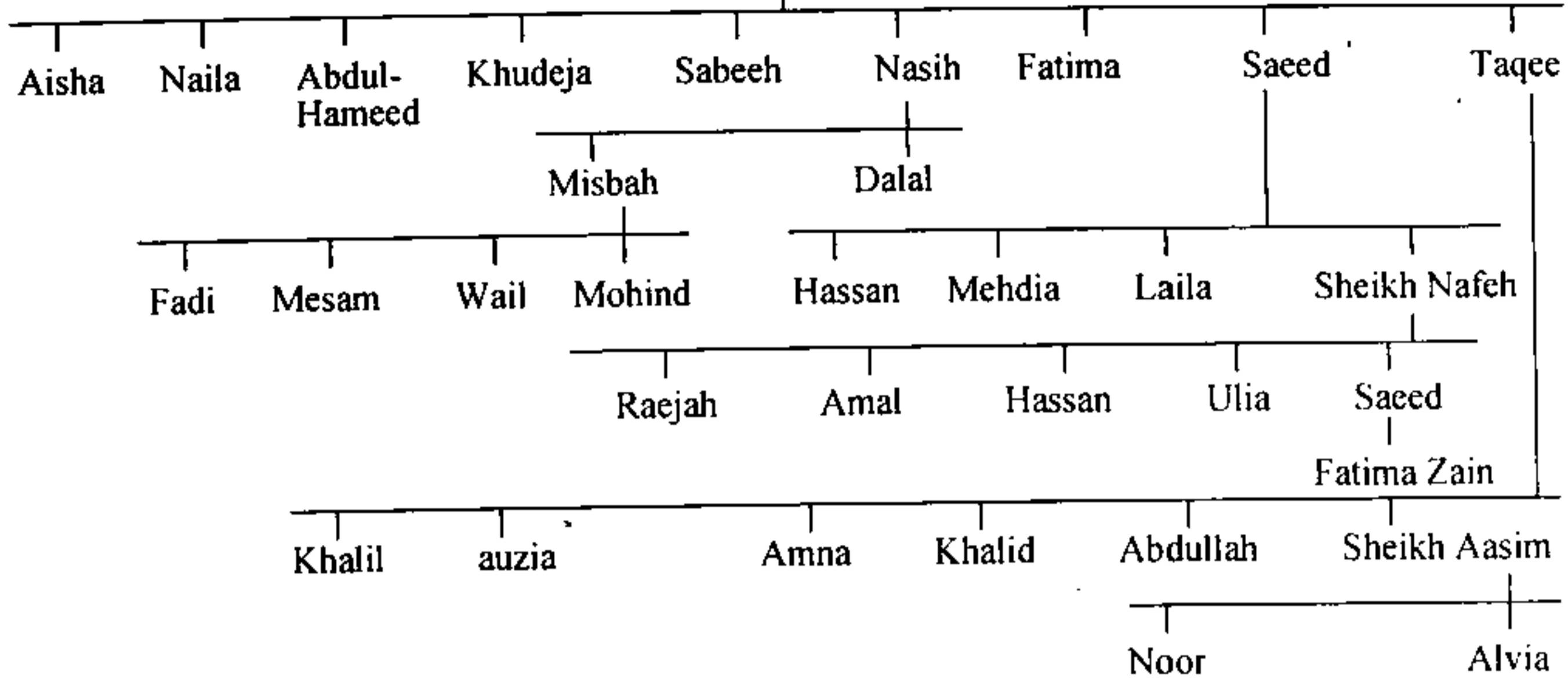
Sheikh Abdul Qadir

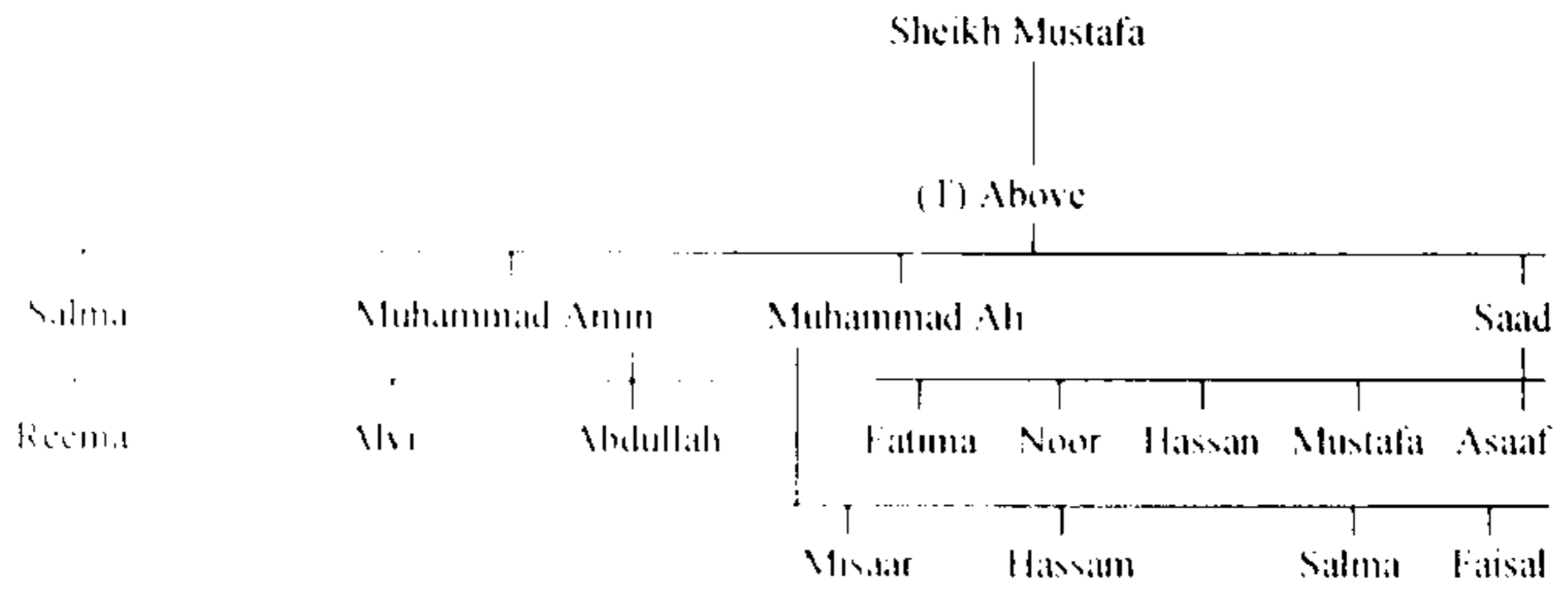
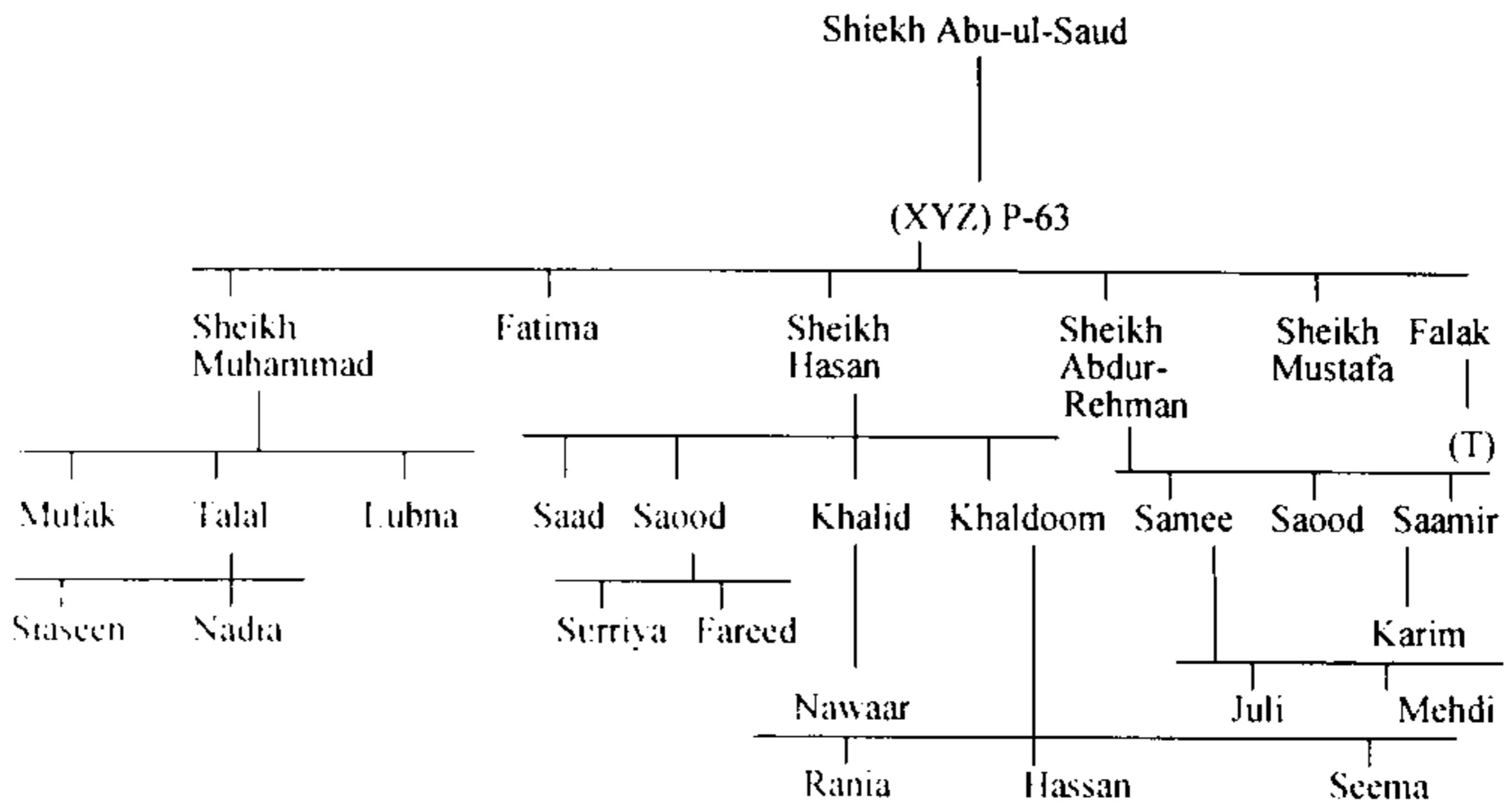
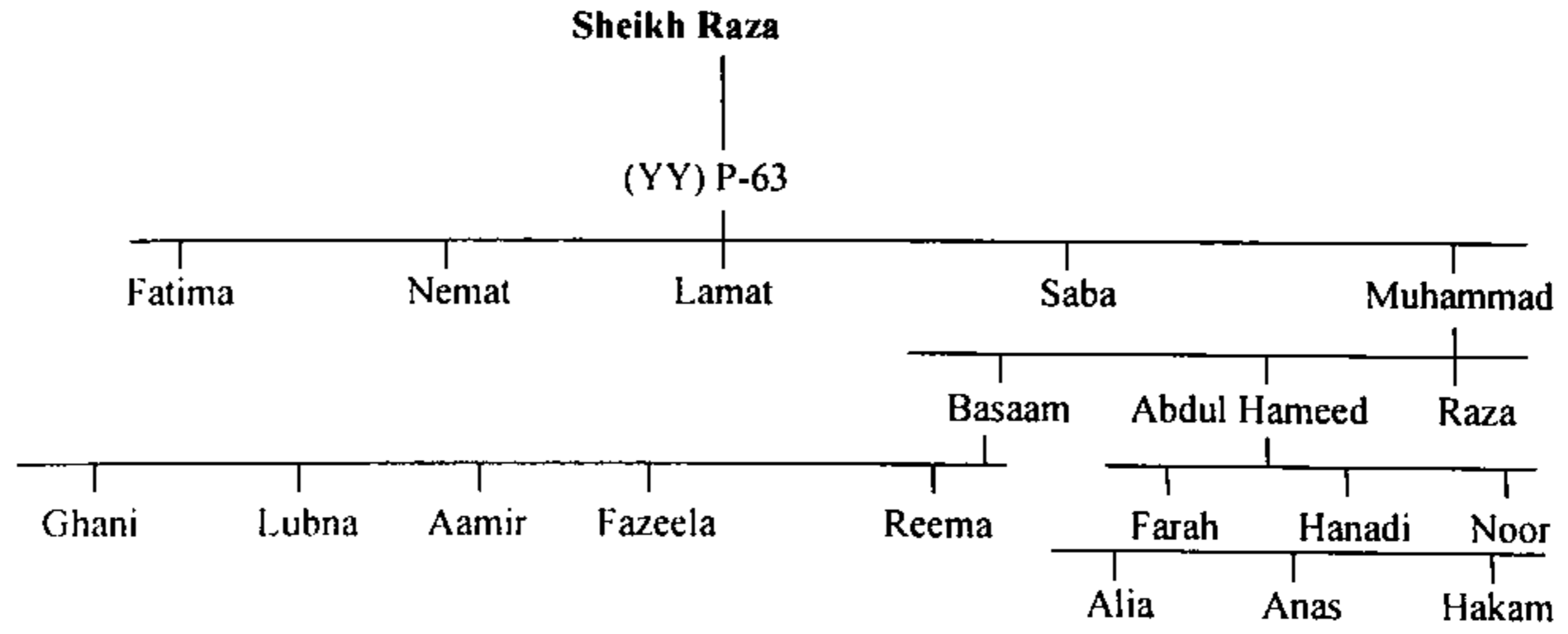
(AB) P-63



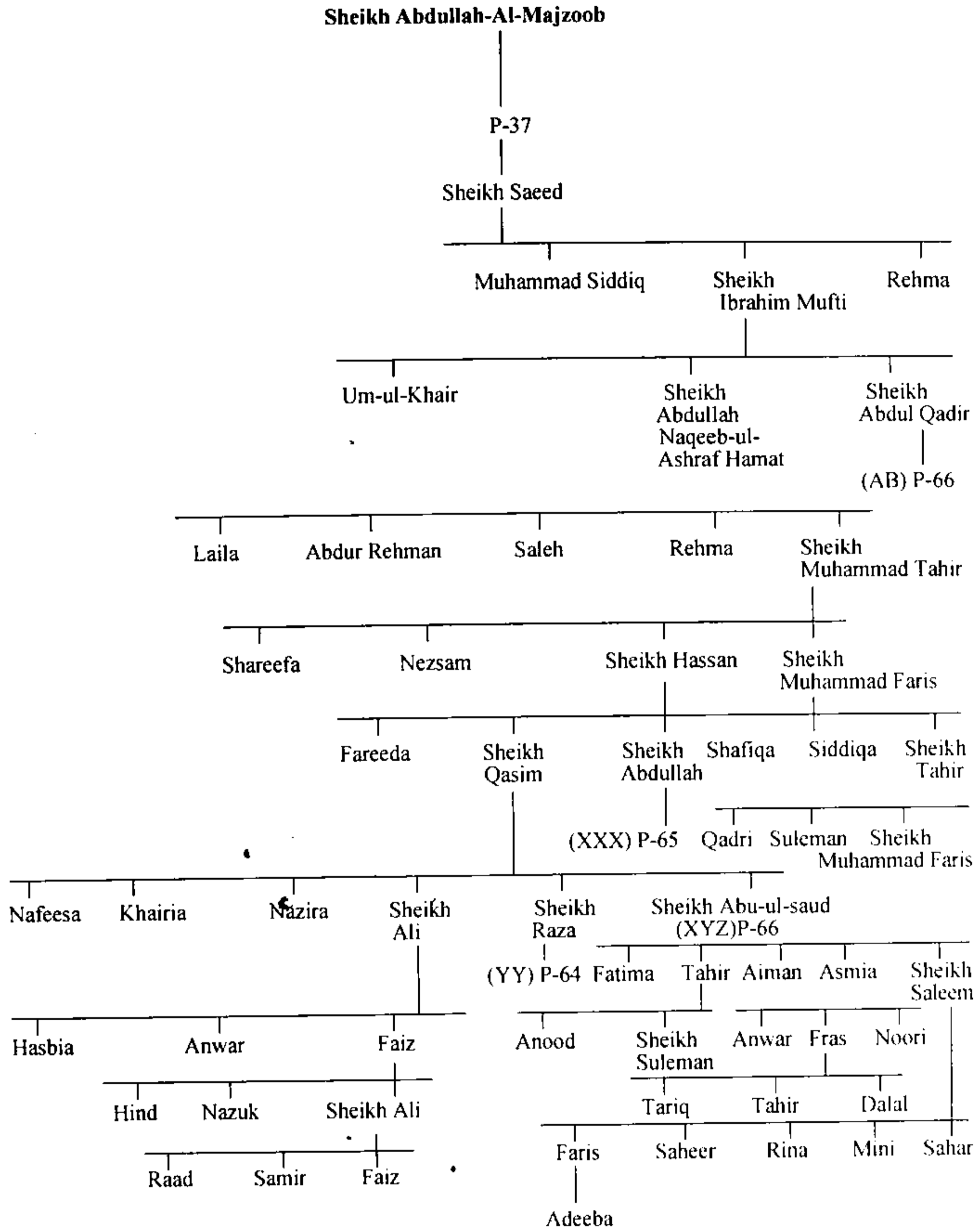
Sheikh Abdulla

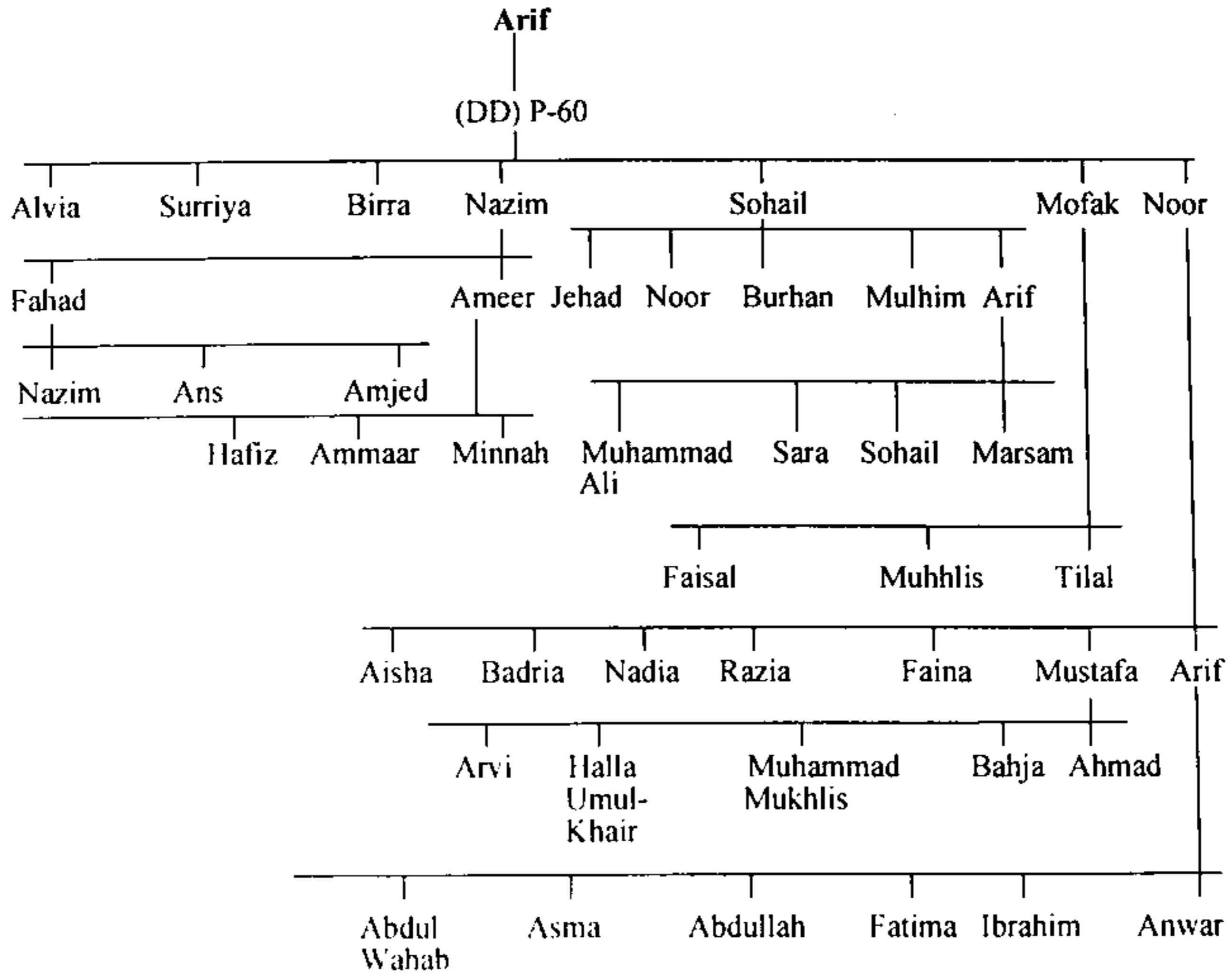
(XXX) P-63

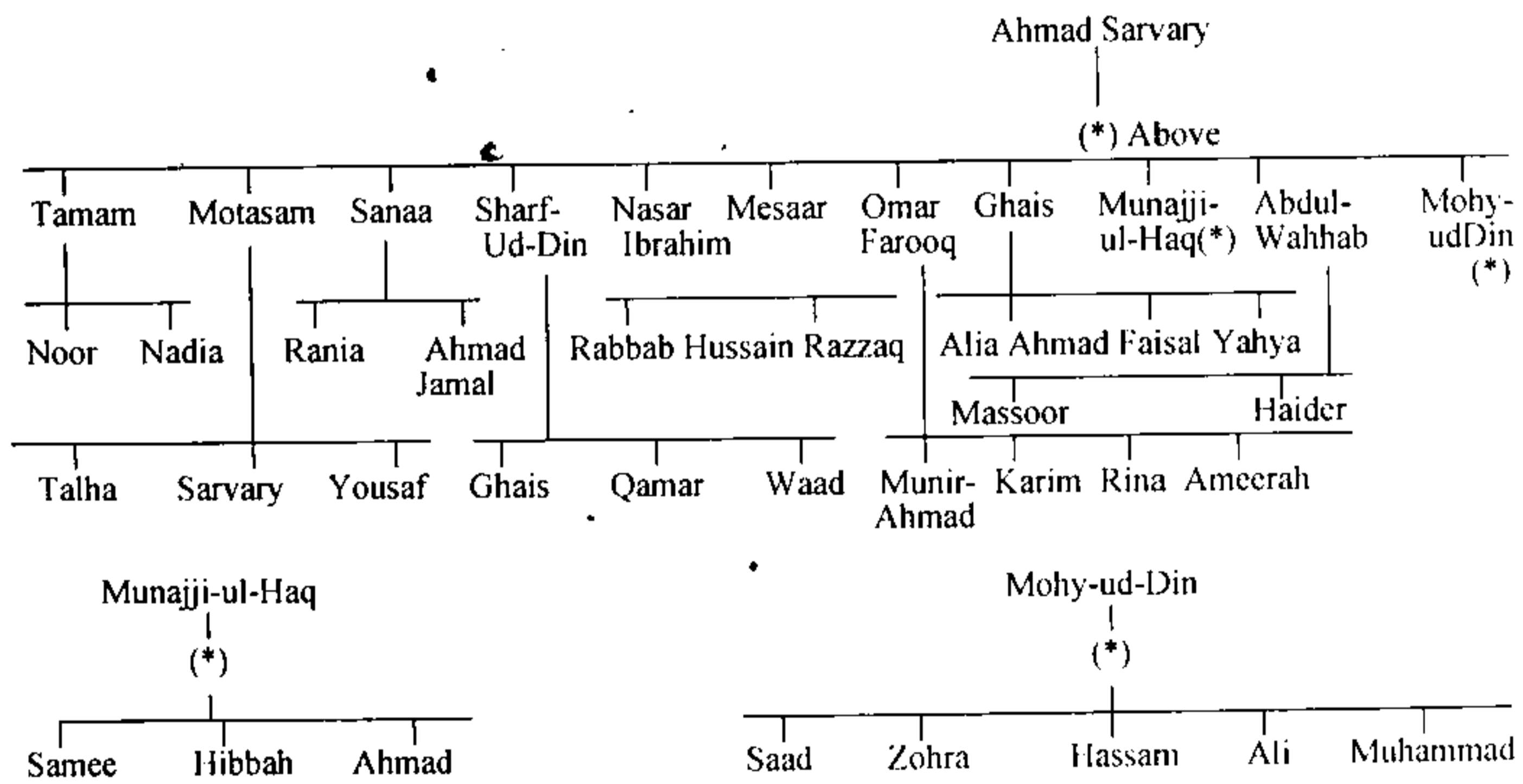
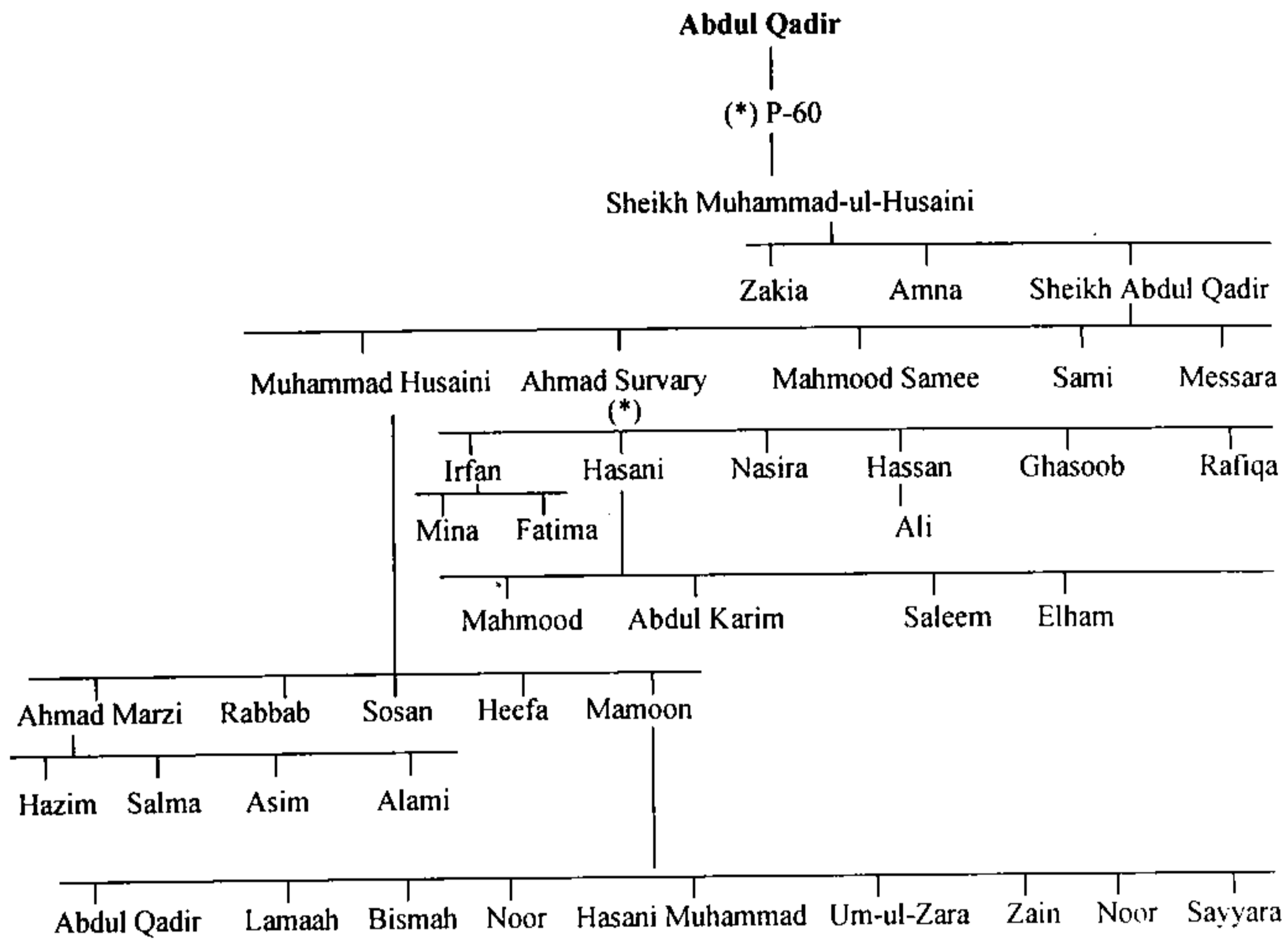




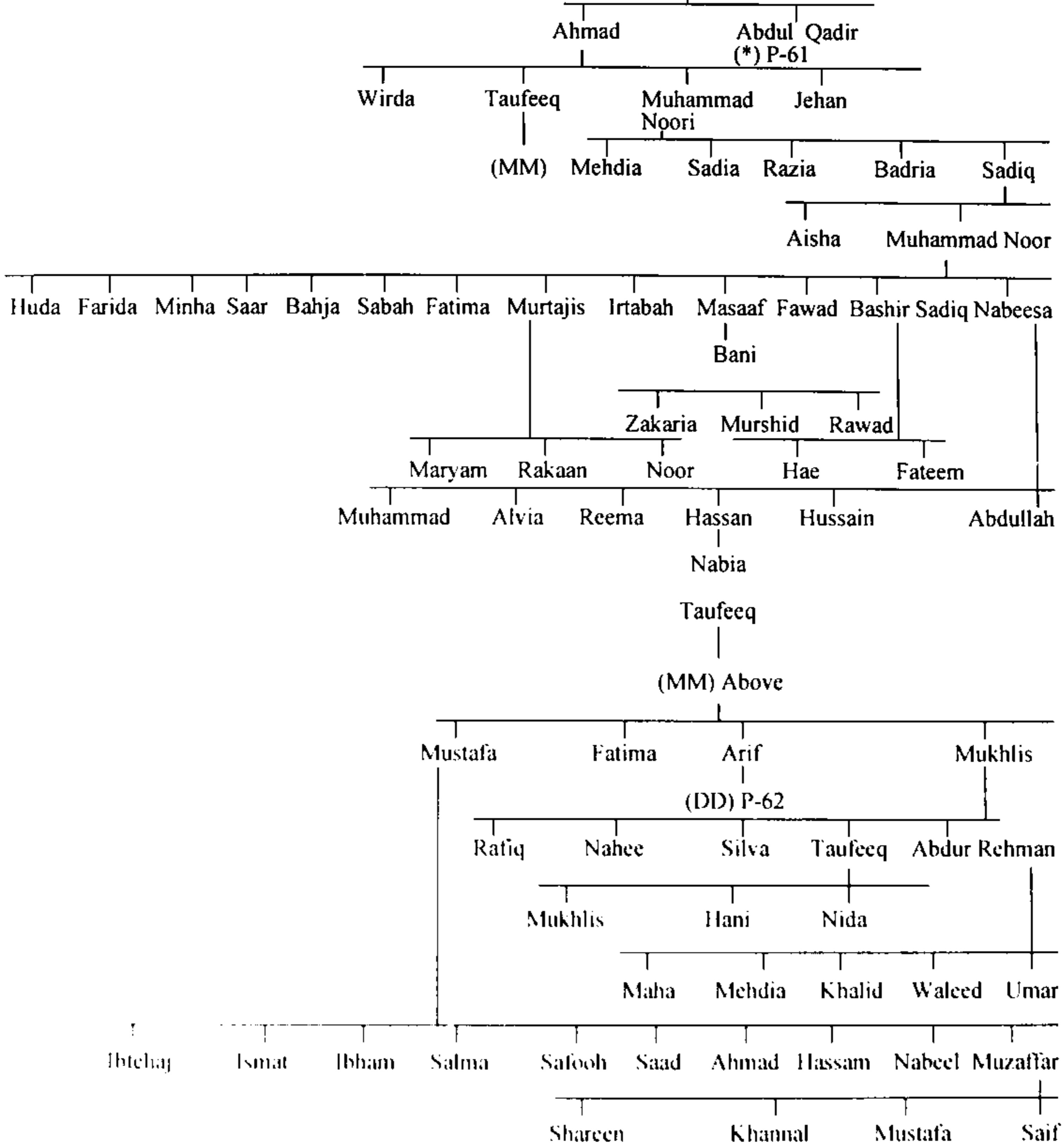


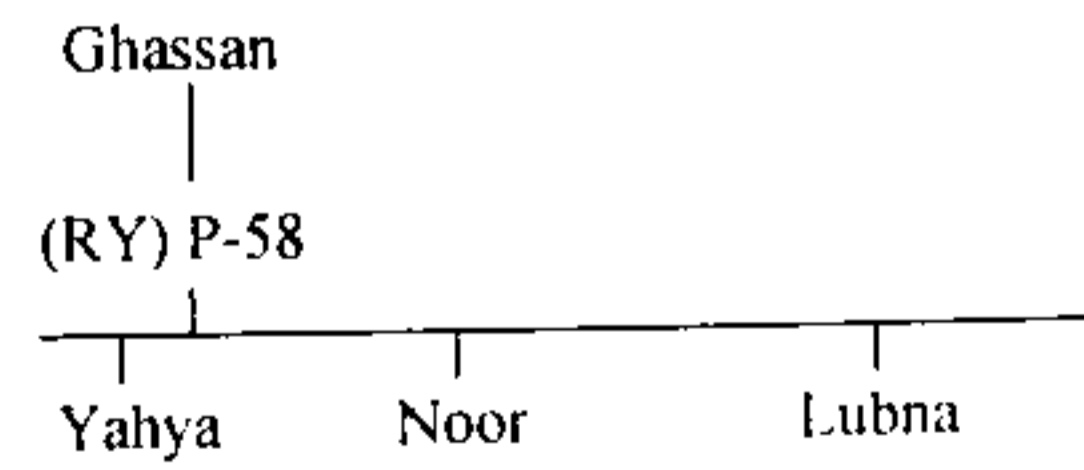
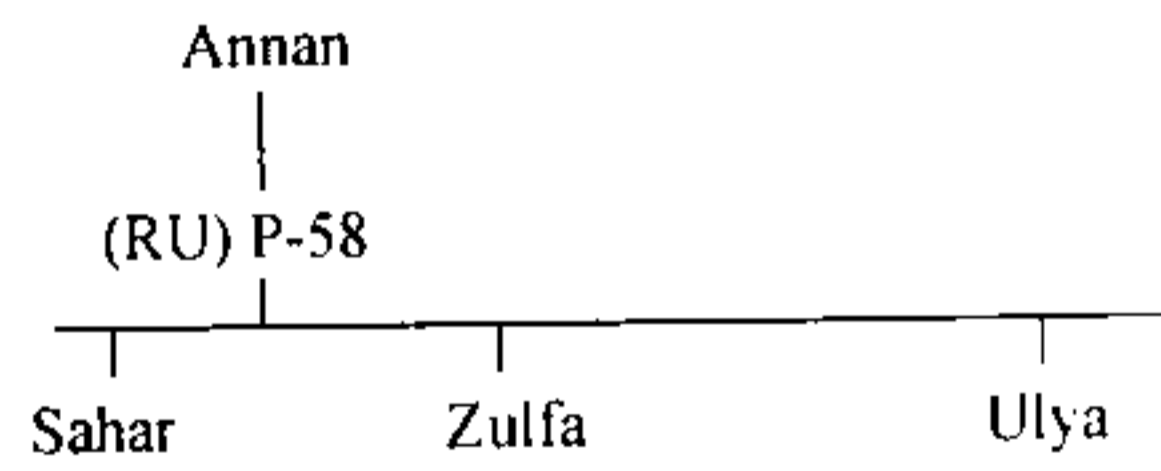
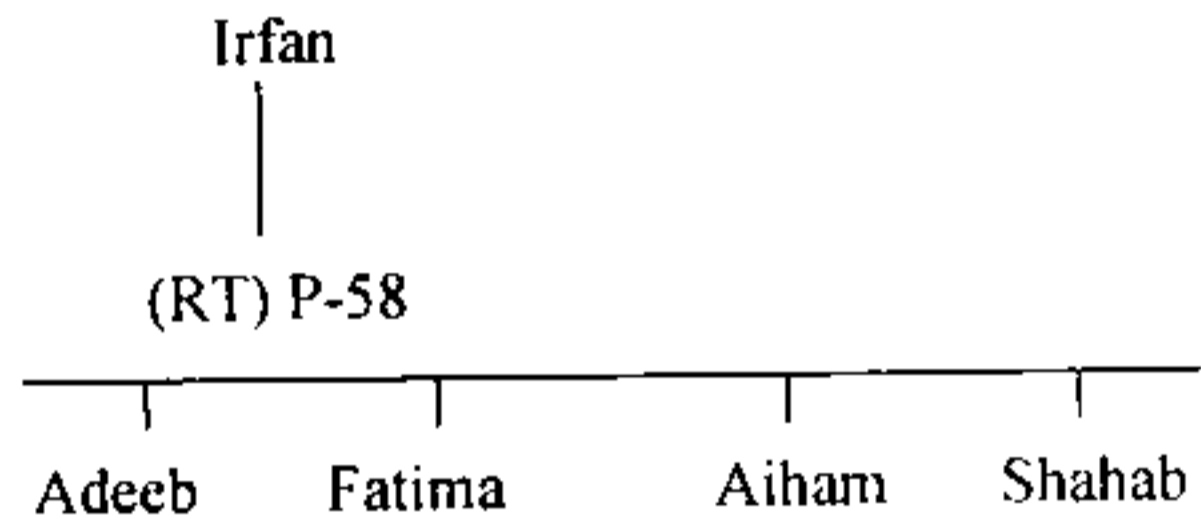
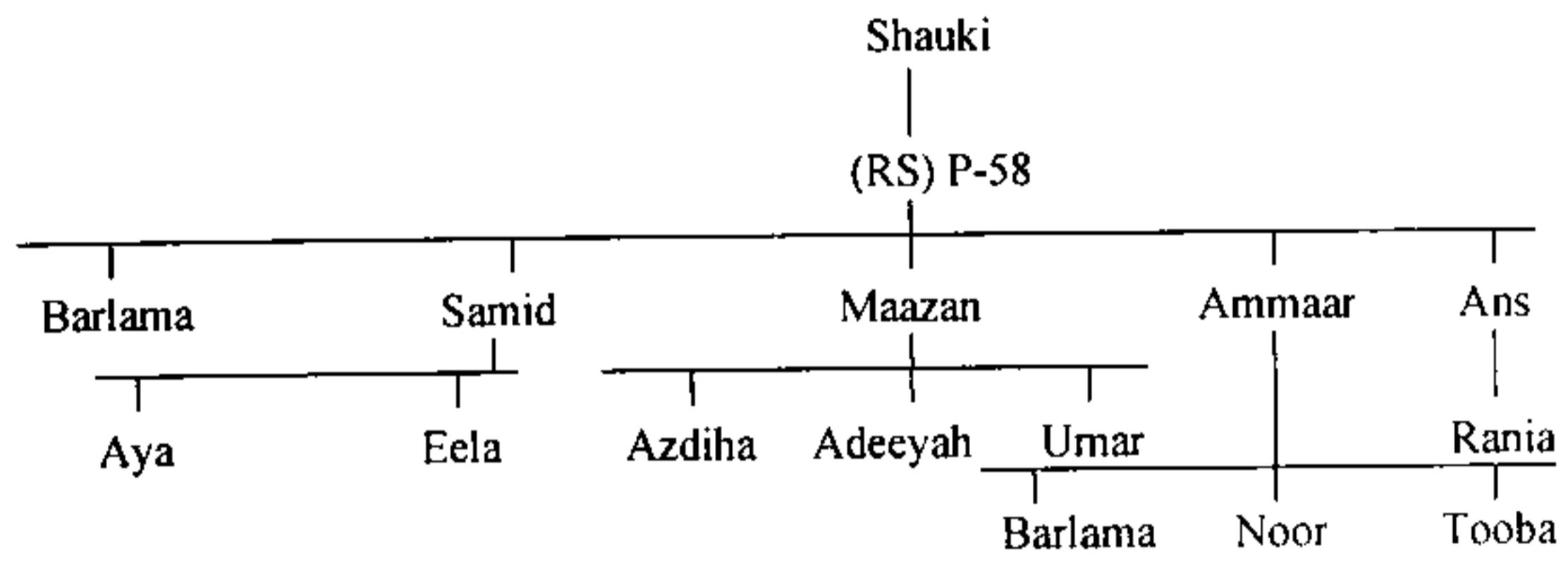
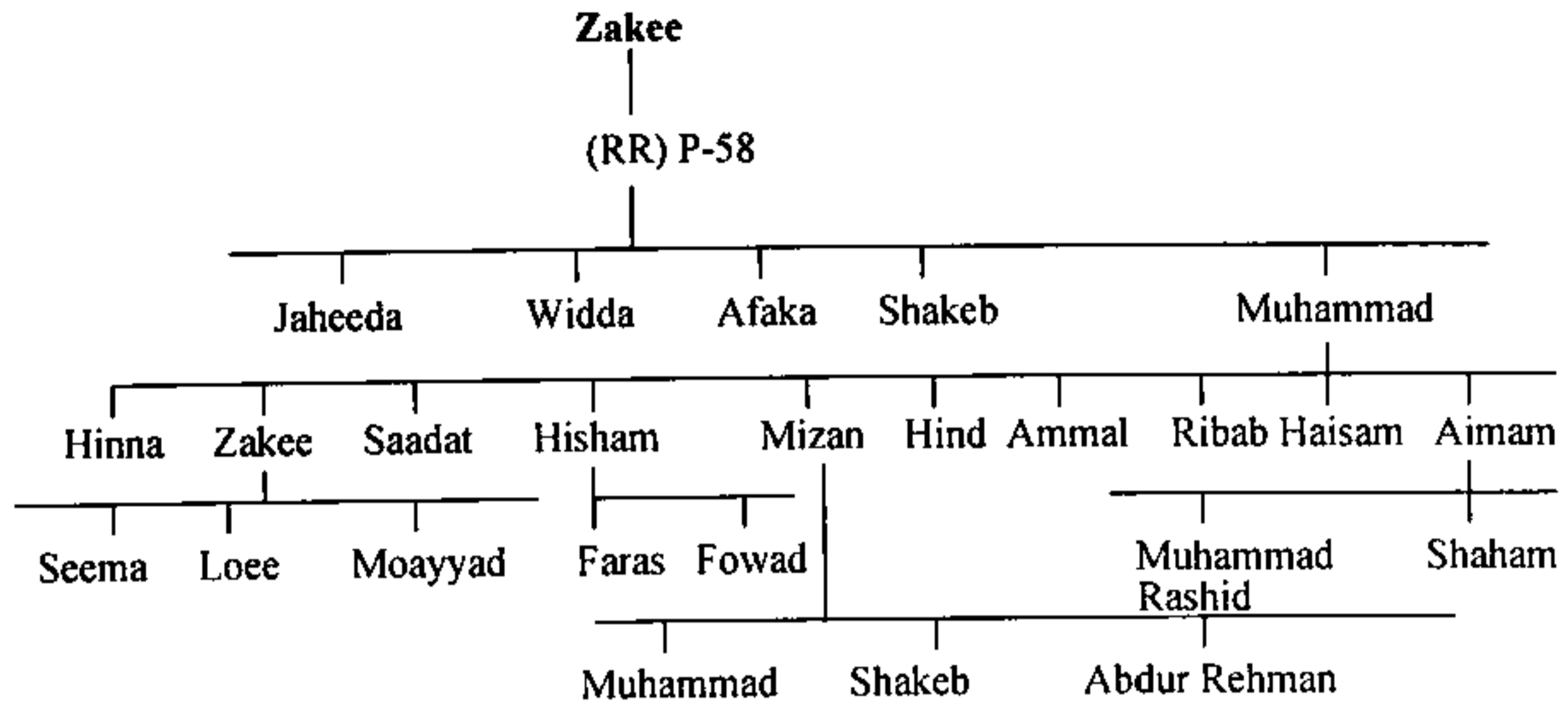




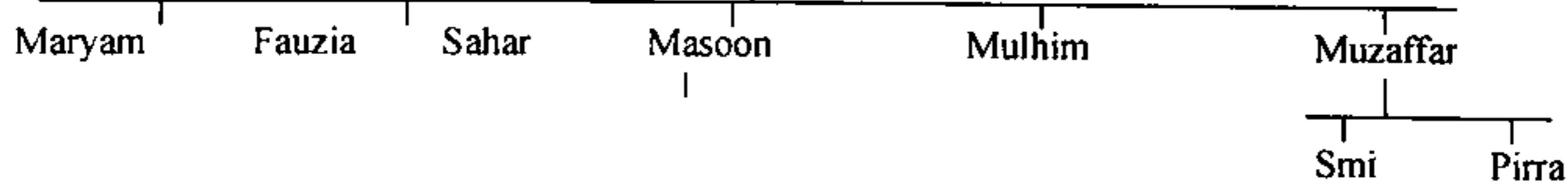


Sheikh Abdul Wahab Naqeeb-ul-Ashraf (Hamat)  
(.) P-57

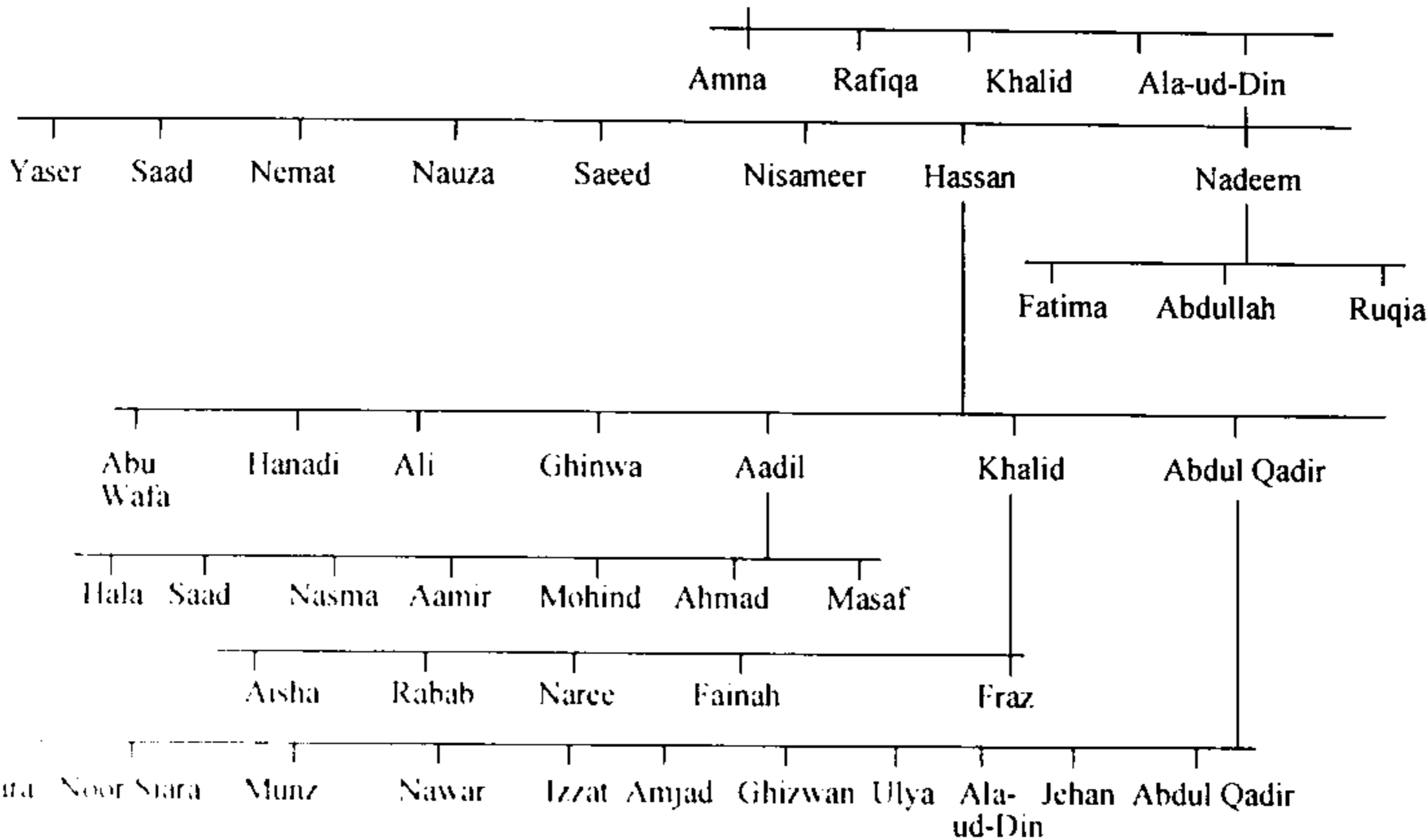




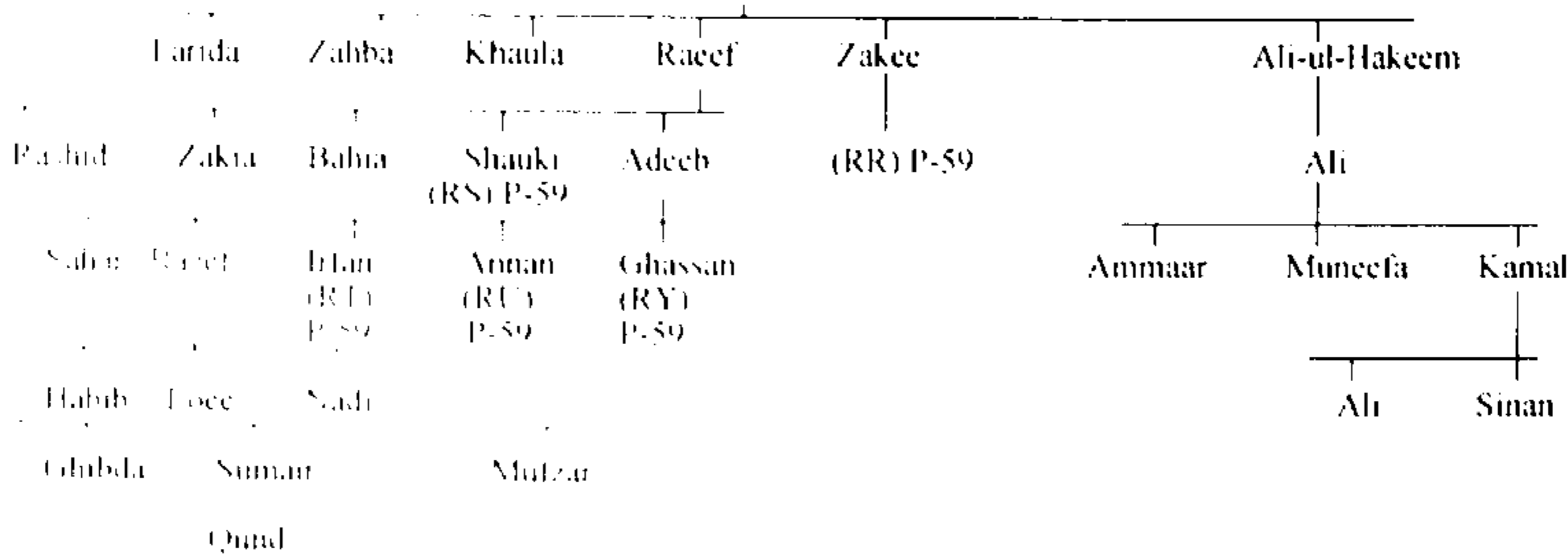
Muhammad Smi  
P57 (Contd)

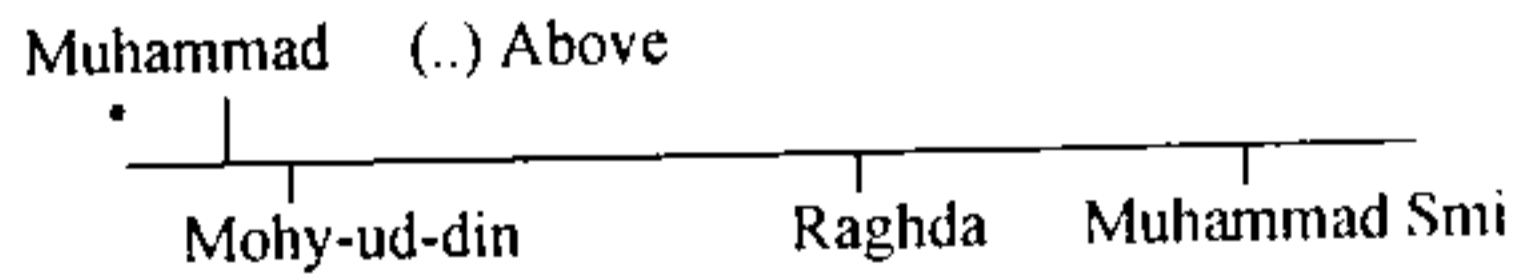
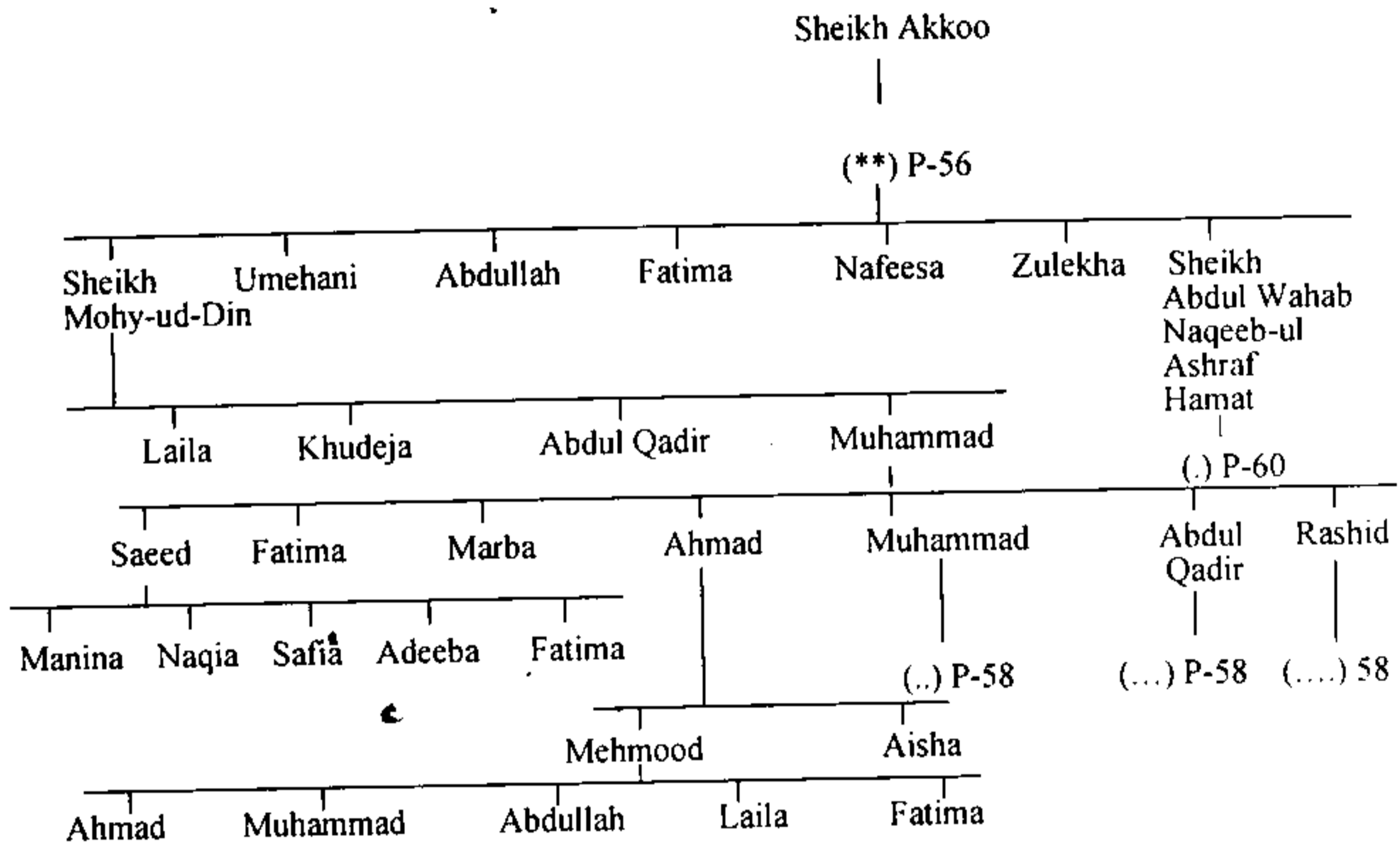
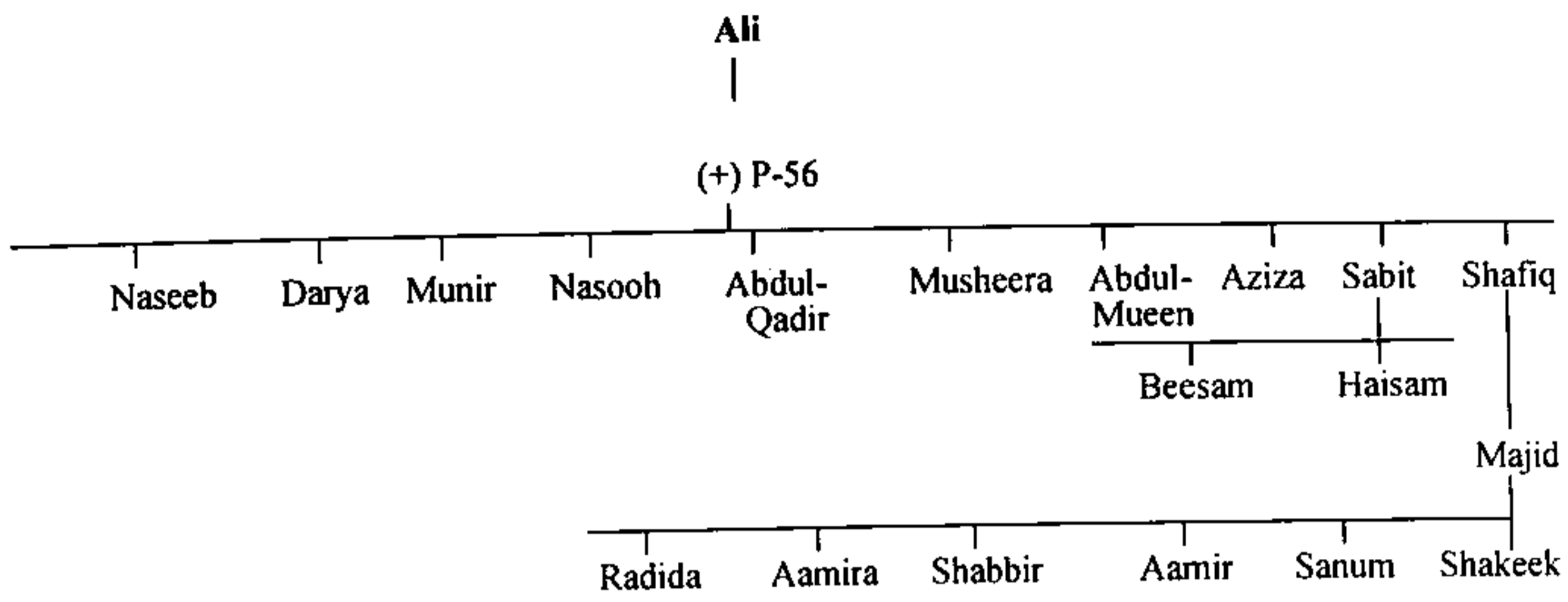


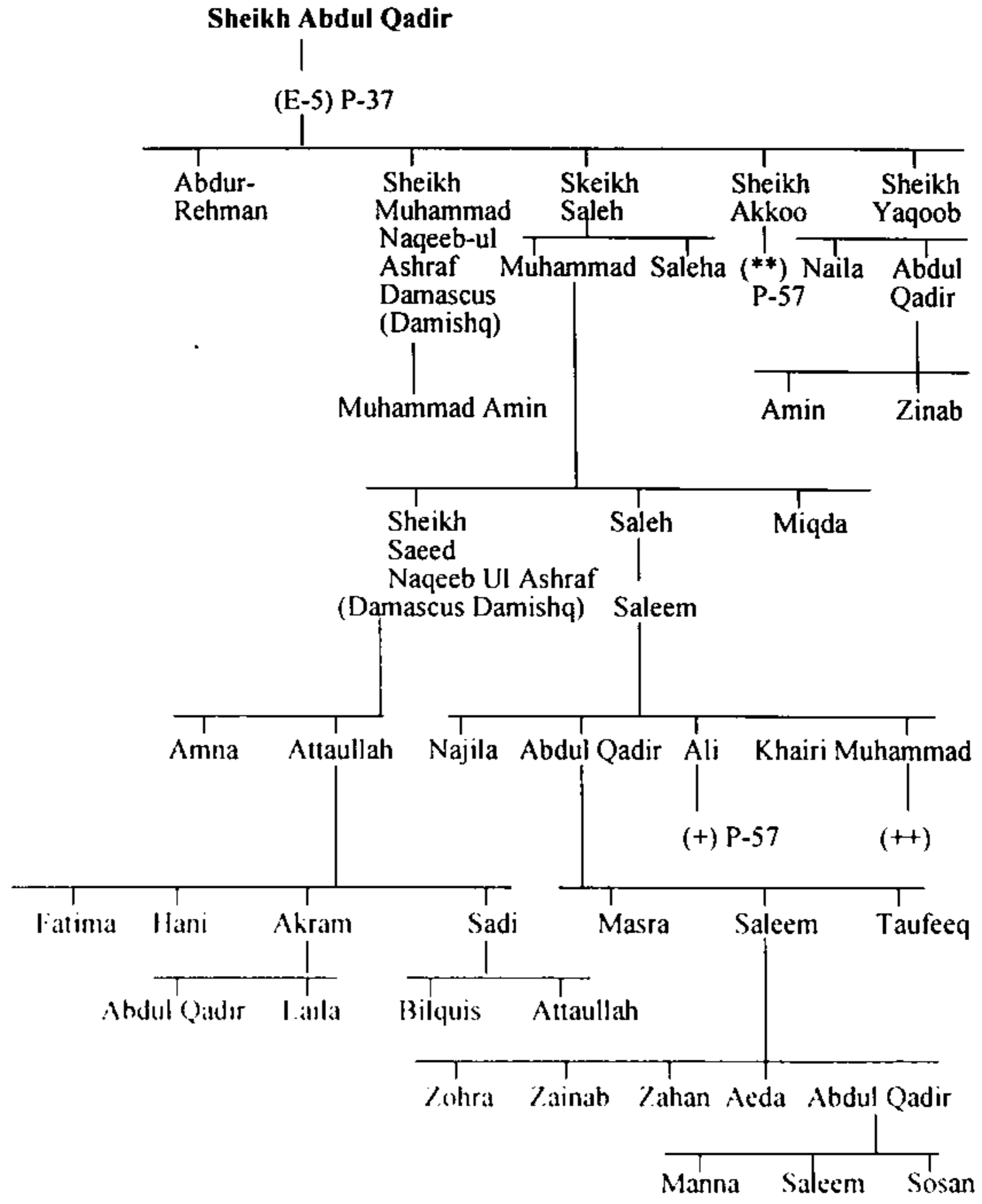
Abdul Qadir (...) P-57



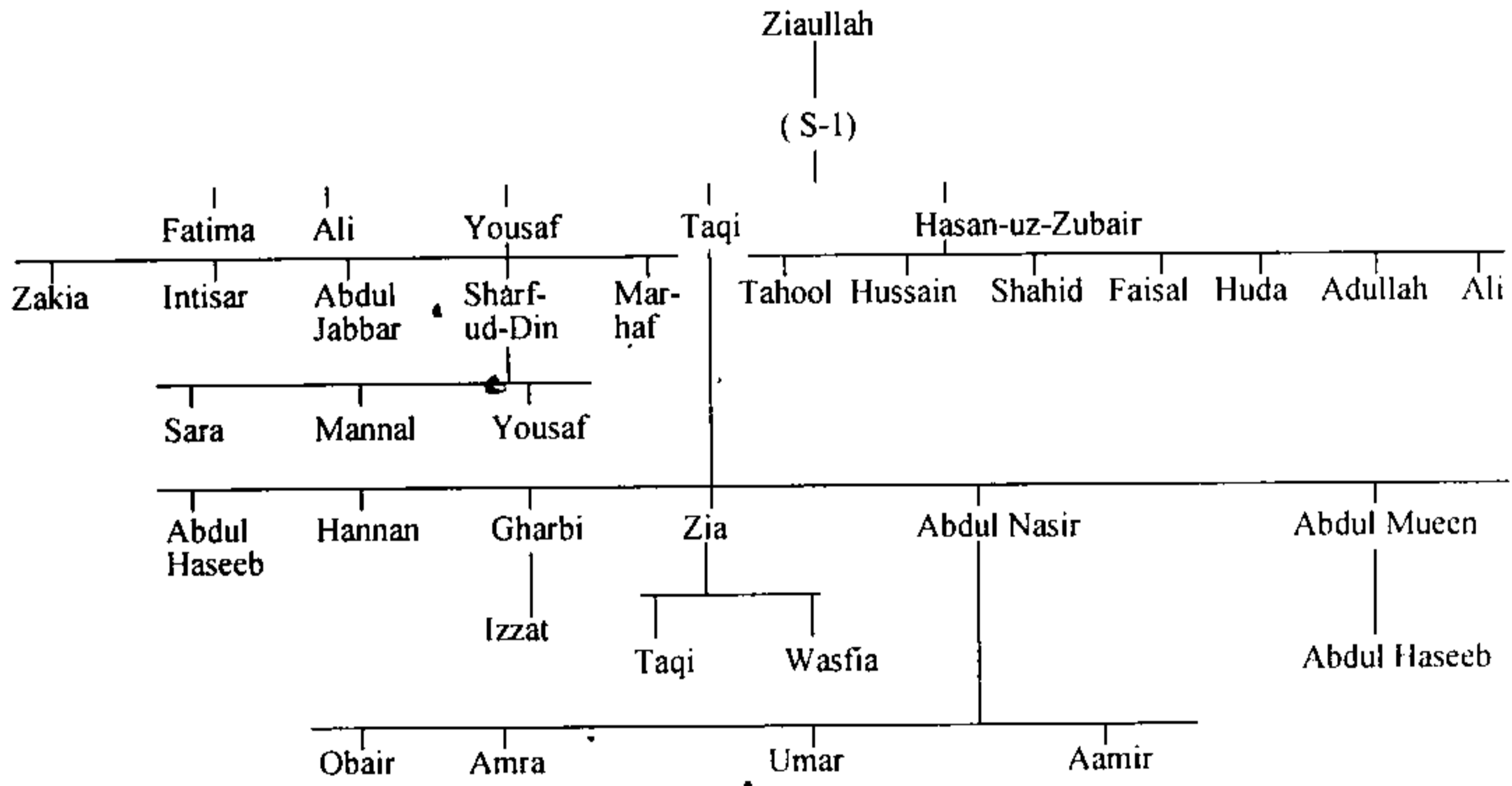
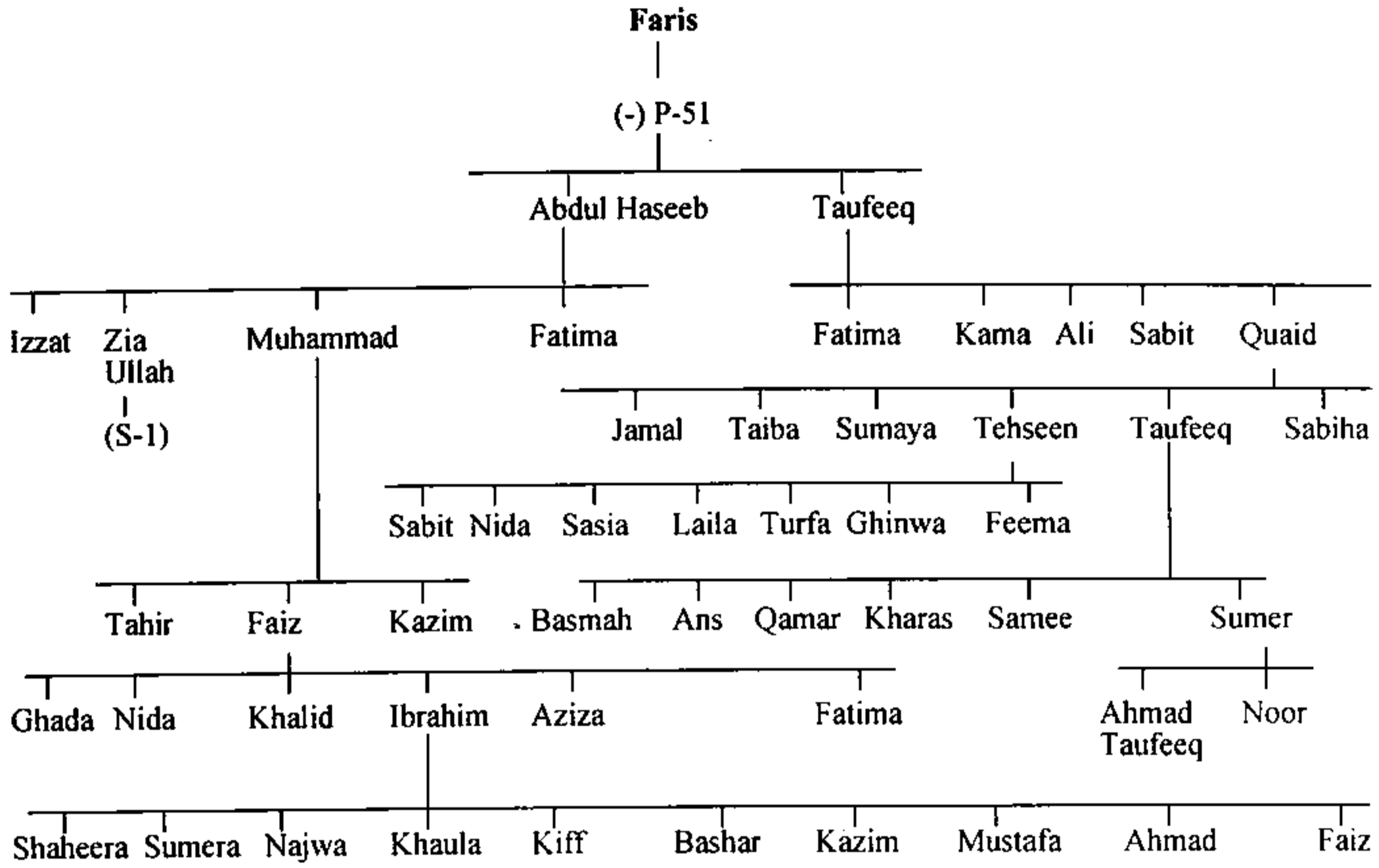
Rashid (...) P-57





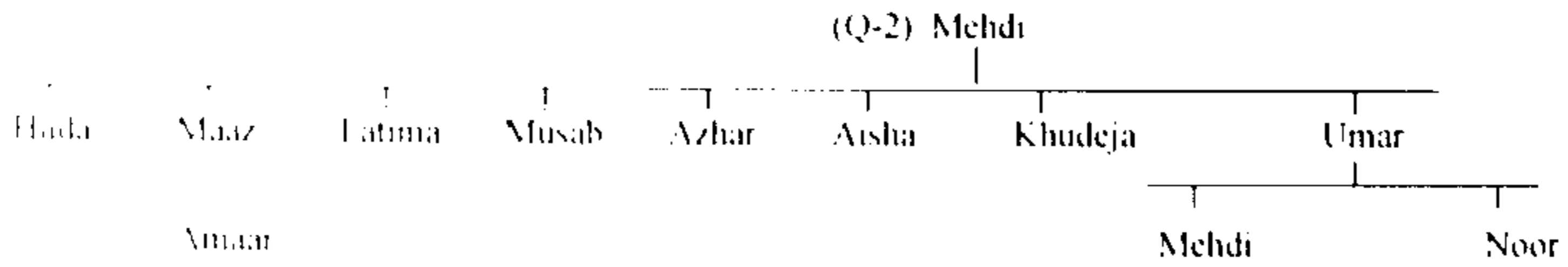
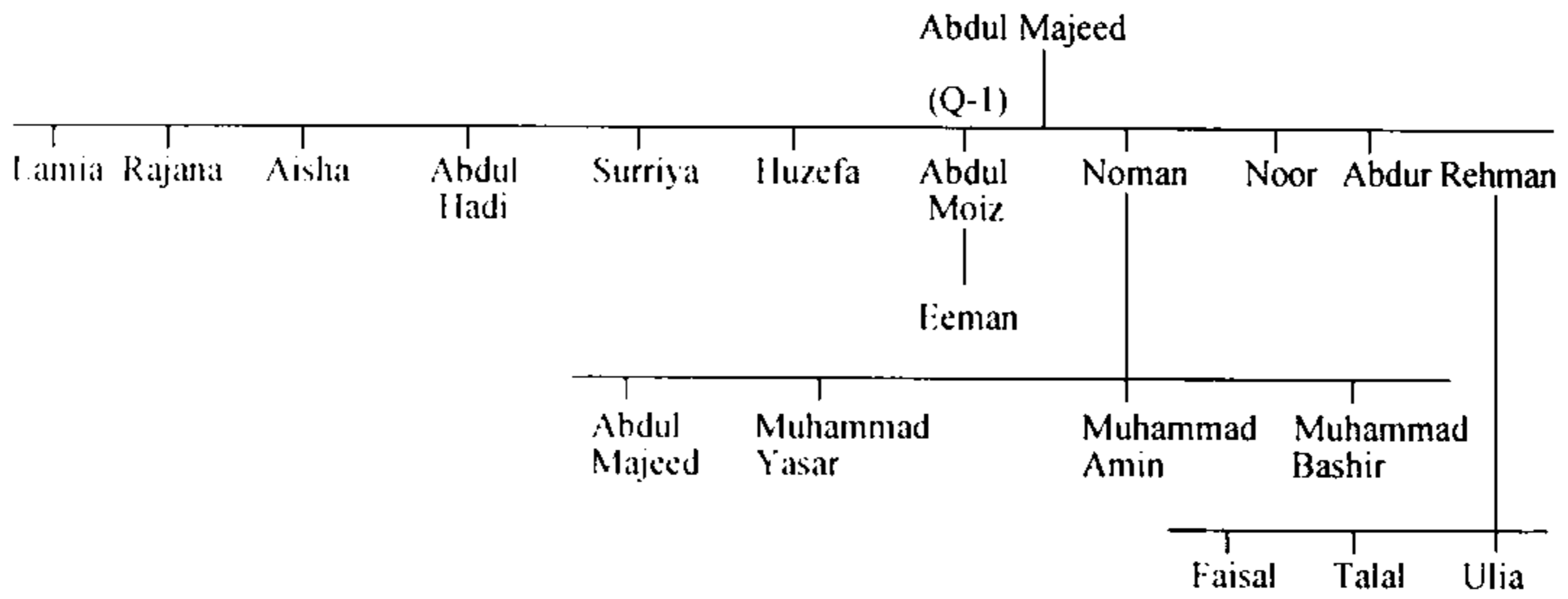
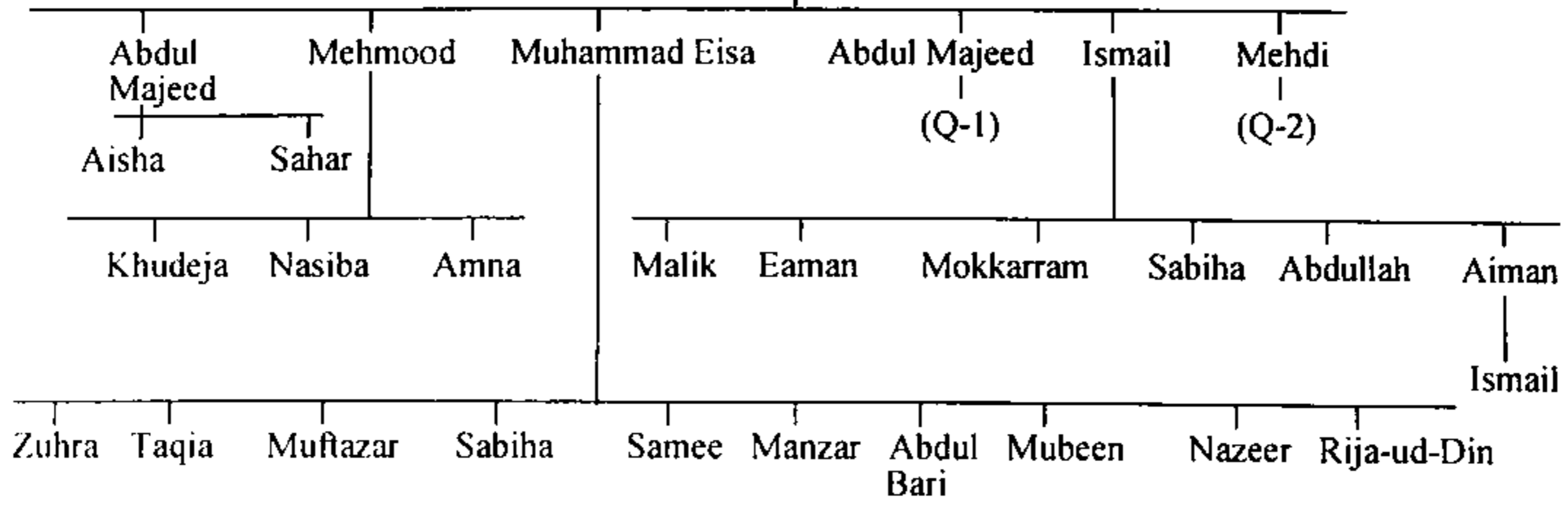


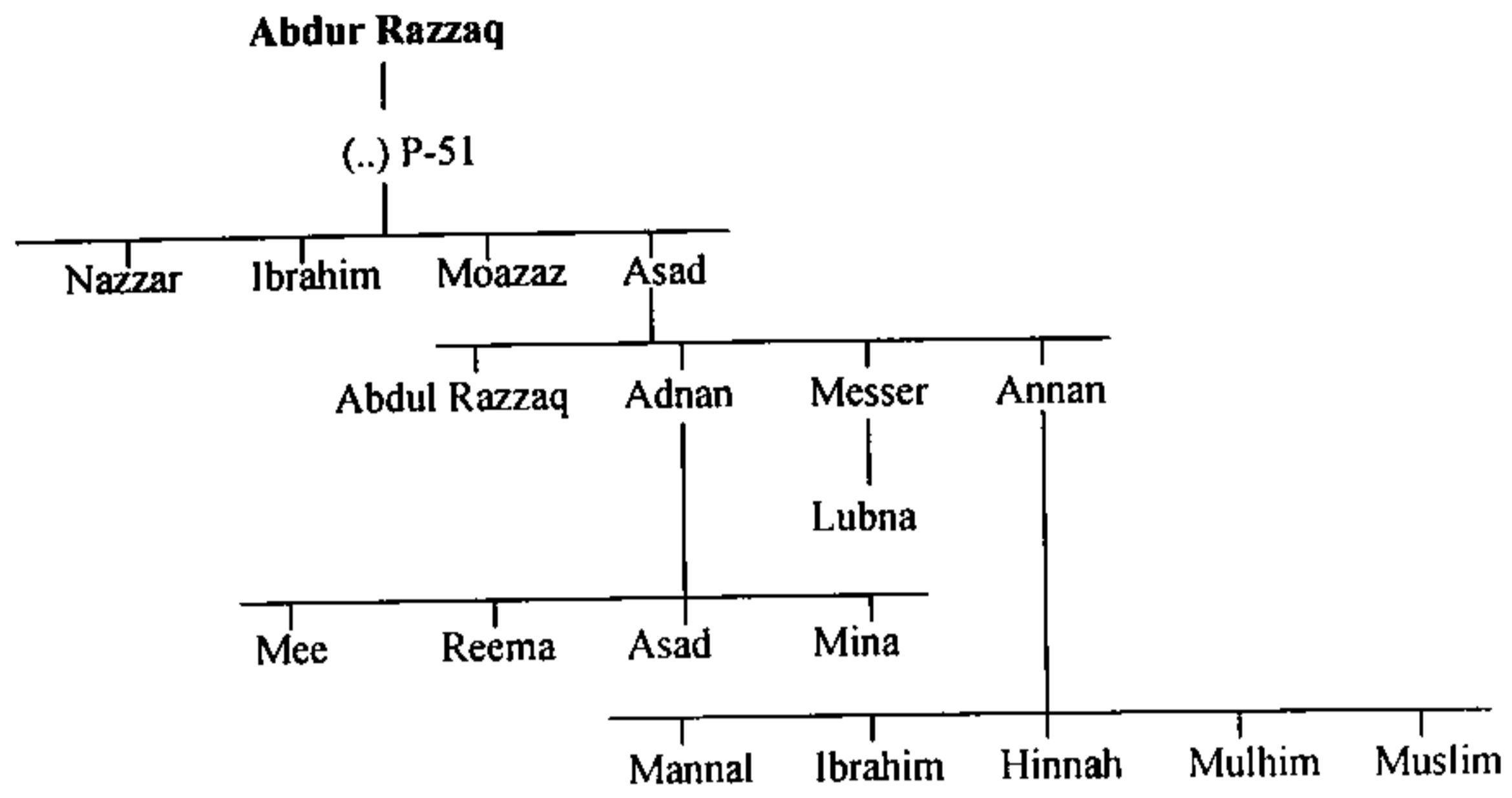


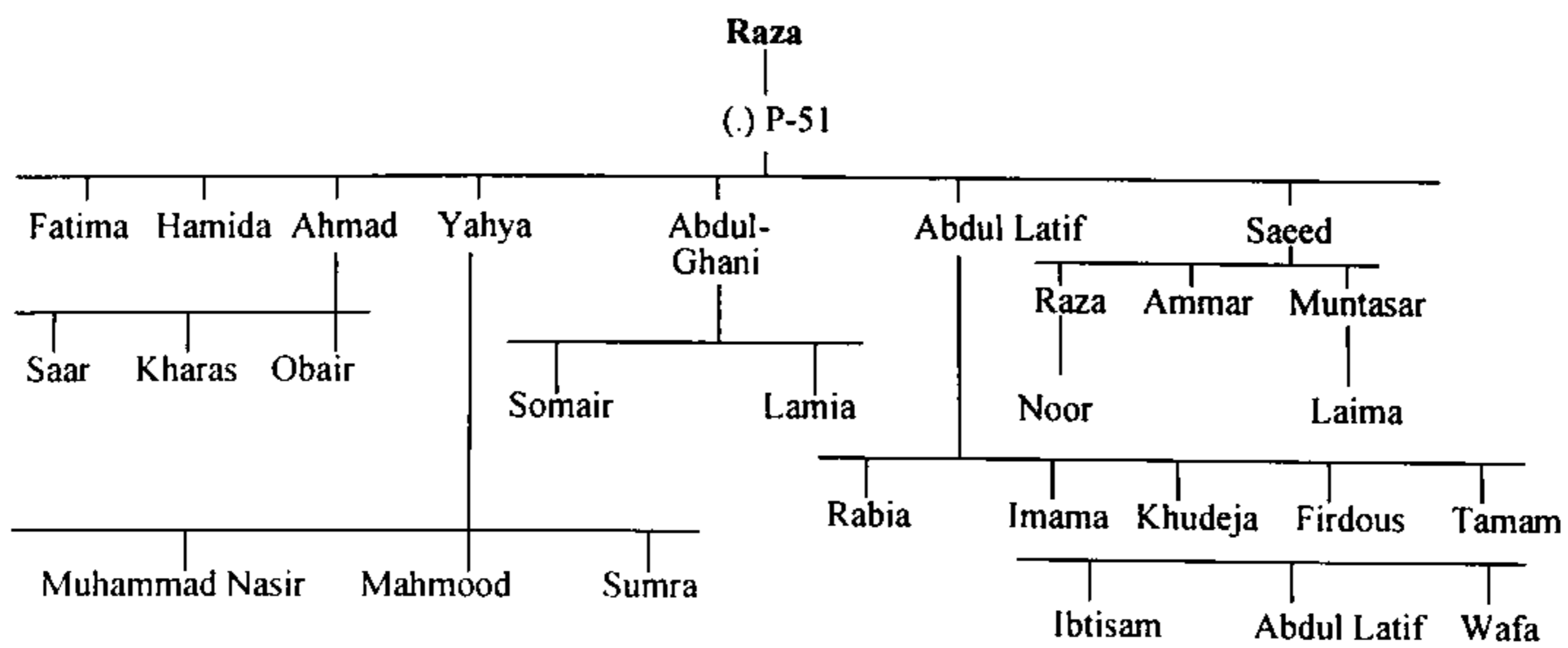


Noman

(... ) P-51

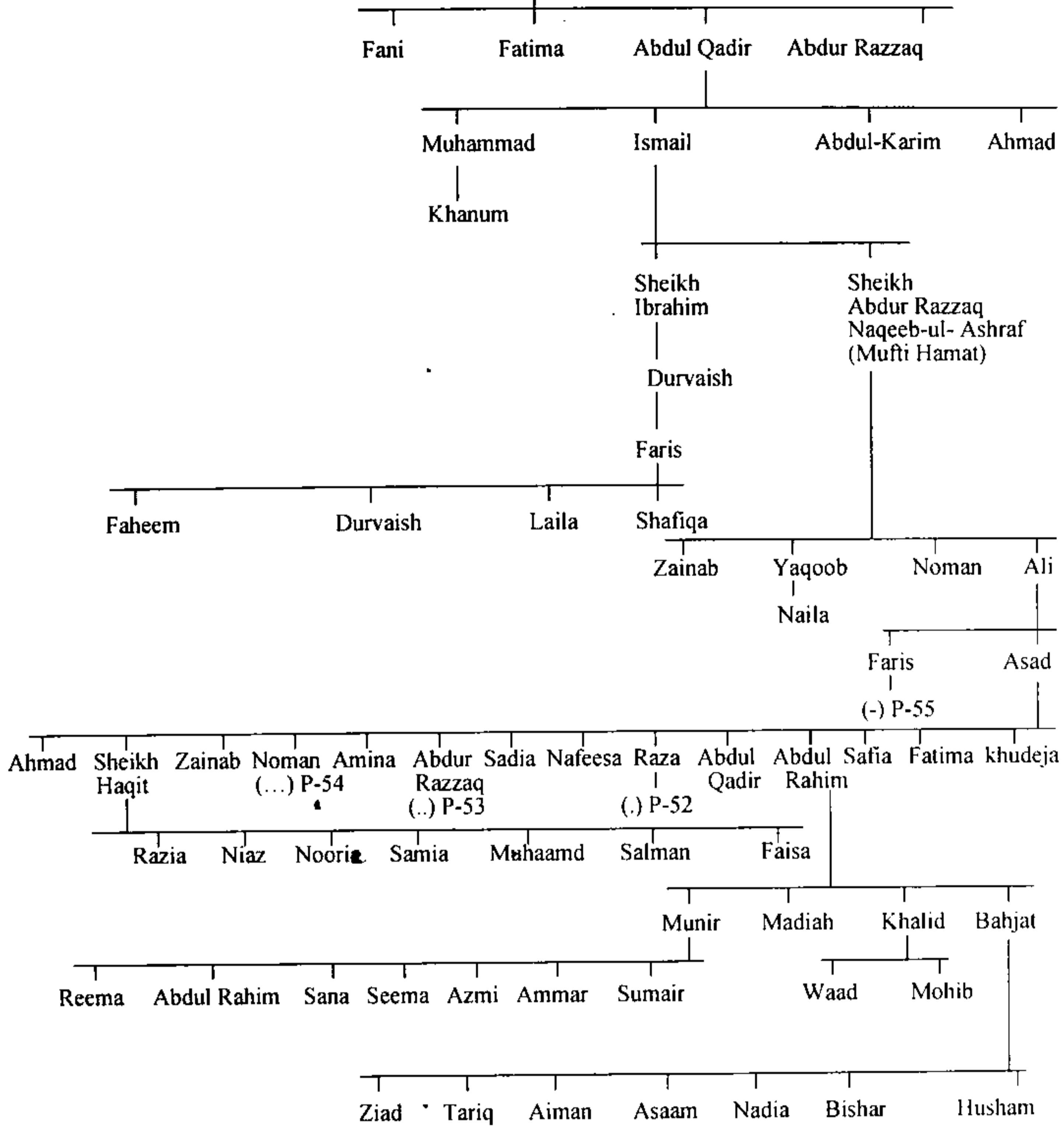






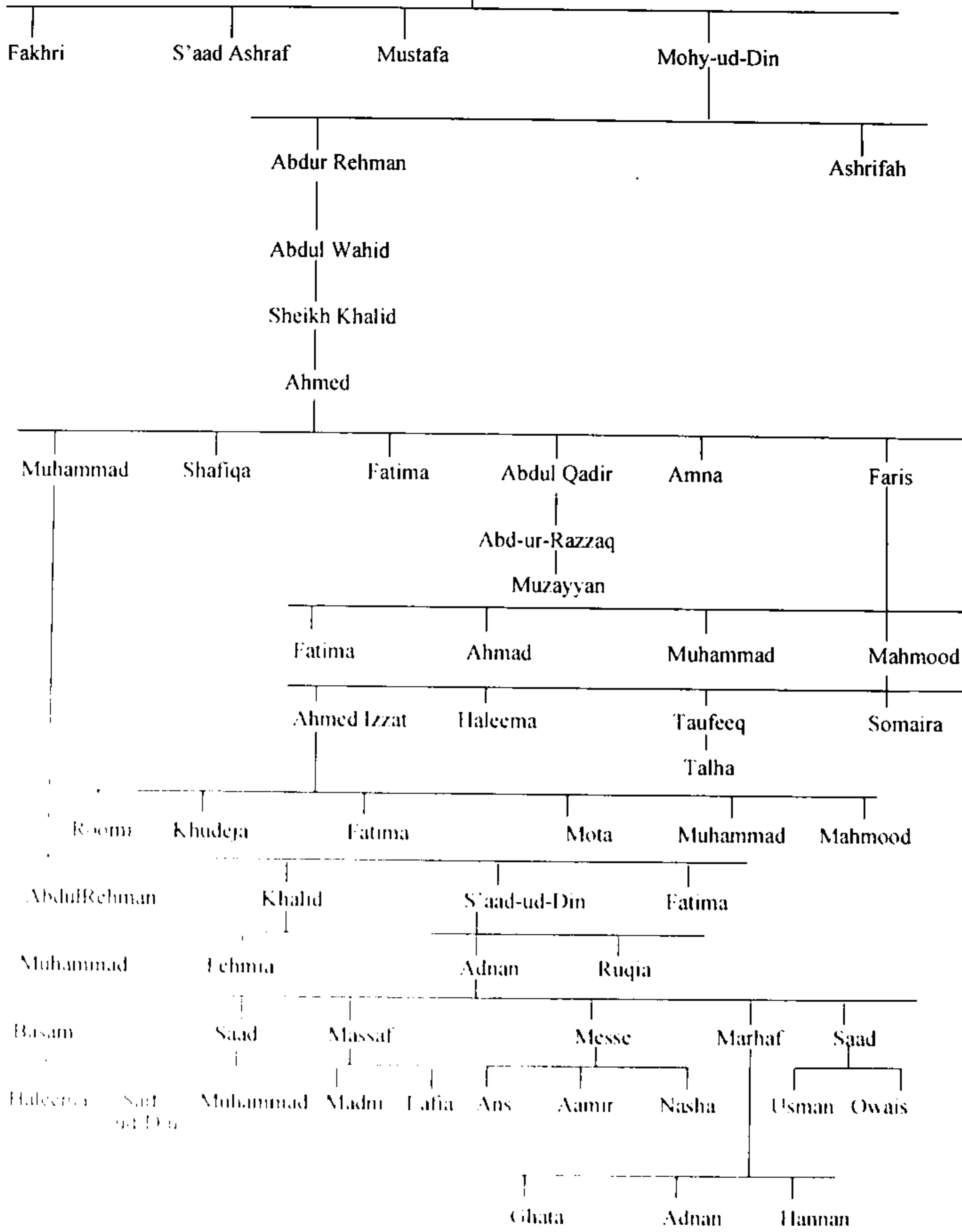
Sheikh Ibrahim Naqeeb-ul-Asraf (Hamat)

(E-4) P-37



Sheikh Taj-ul-Areiffeen

(E-3) P-37



Sheikh Hussain

(E) P-37

Sheikh  
Sharf-ud-Din

Sheikh  
Abu-ul-Nassar

Sheikh  
Saleh

Sheikh  
Yousaf

Sheikh Jalal-ud-Din

(D-1) P-37

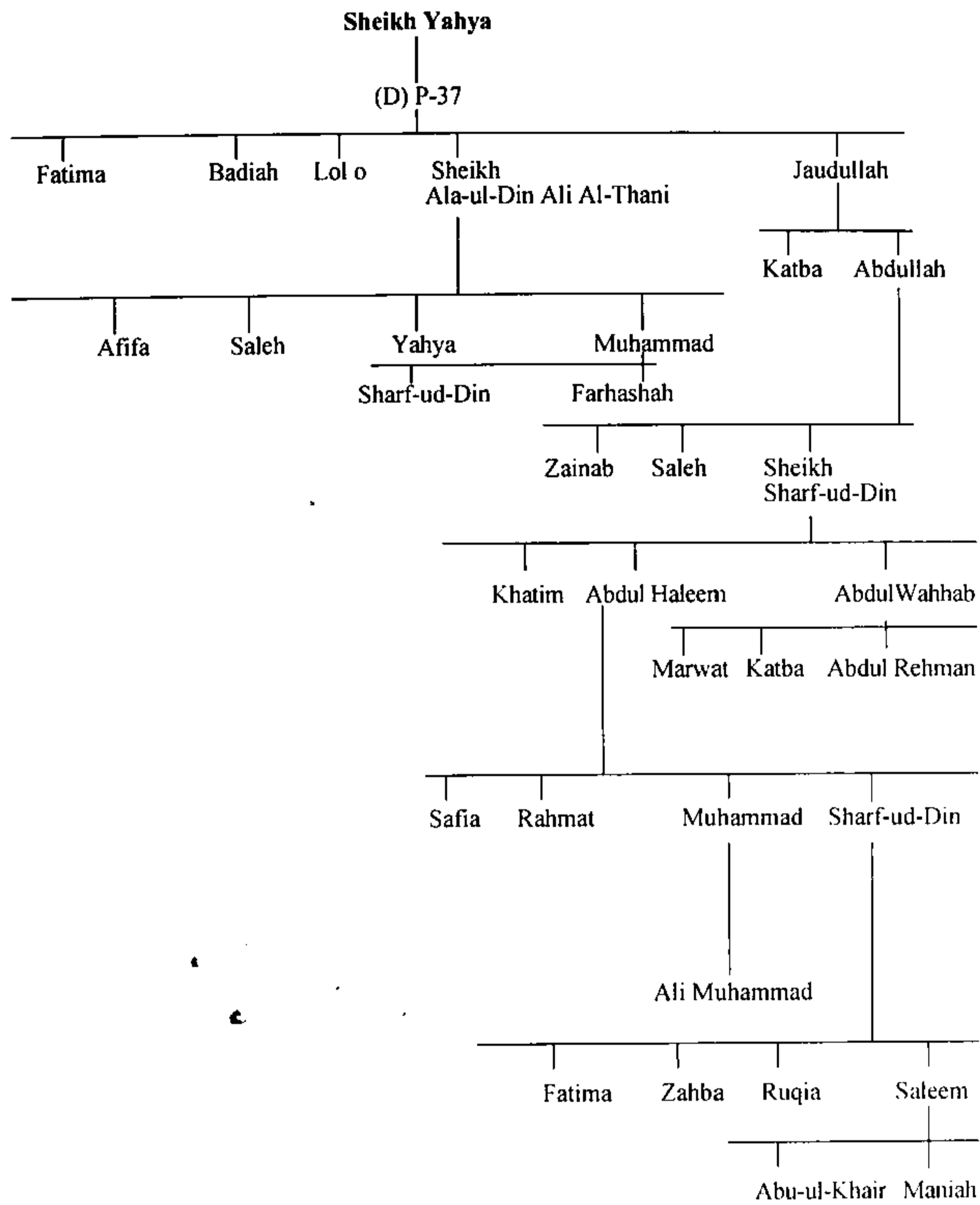
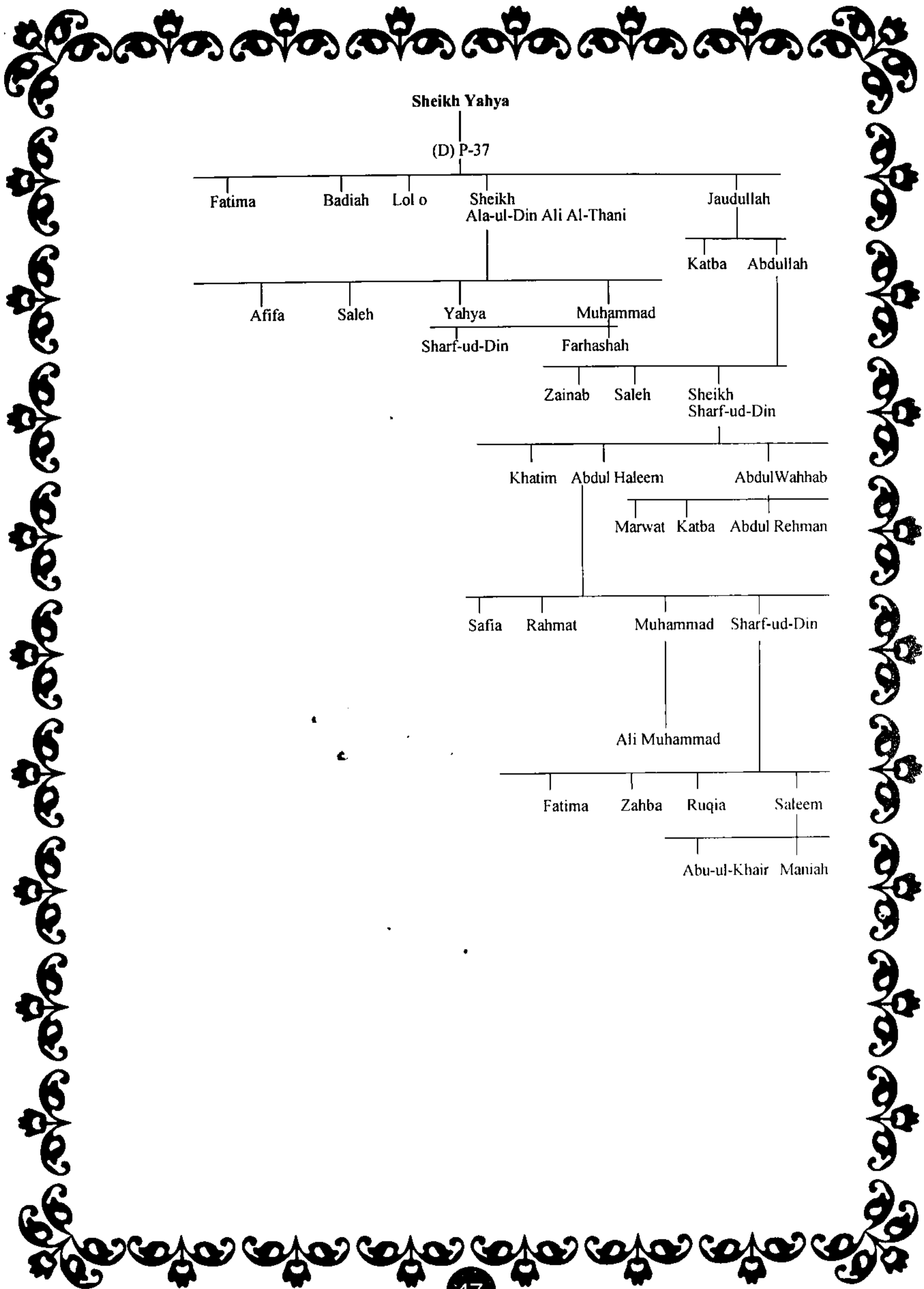
Ahmad

Minnah-Bu-Sharaf

Qasim

Khanum





Syyed Al-Sheikh Muhammad Hussain

(C) P-37

Sheikh Syyed Ali

Sheikh Nad Ali

Syyed Sheikh Karim

Sheikh Badar-ud-Din Haider

Syyed Afif-ud-Din Hussain  
Naqeeb-ul-Ashraf Hind  
(Peshawar)

Syyed Sheikh  
Abdulla (known  
as Syyed  
Badshah Jilani  
Naqeeb-ul- Ashraf  
(Peshawar Pakistan)

Sheikh  
Syyed Gul Badshah

Syyed Ahmad

Syyed  
Muhammad

Syyed  
Tajammul

Syyed  
Munawar

Sheikh  
Syyed  
Muhammad  
Anwar Al-Gilani  
(Naqeeb-ul- Ashraf,  
Sidhra Shareef)  
Dera Ismail Khan

Syyed  
Jawad  
Hussain

Syyedah  
Baseerat

Syyedah  
Abida

Syyedah  
Rashida

Syyeda  
Sajida

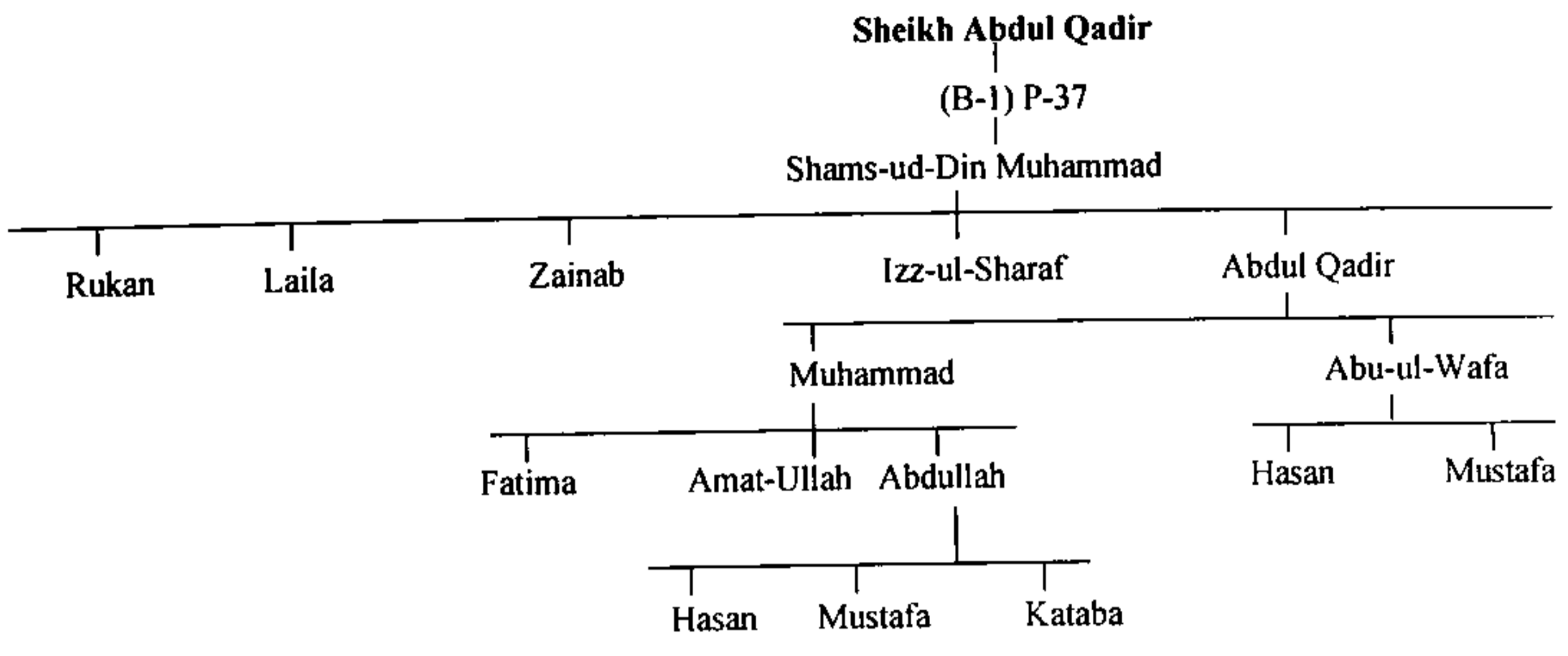
Syyed  
Hasnain Mohy-ud-Din

Syyed  
Qamar Raza

Syyed  
Amir Raza

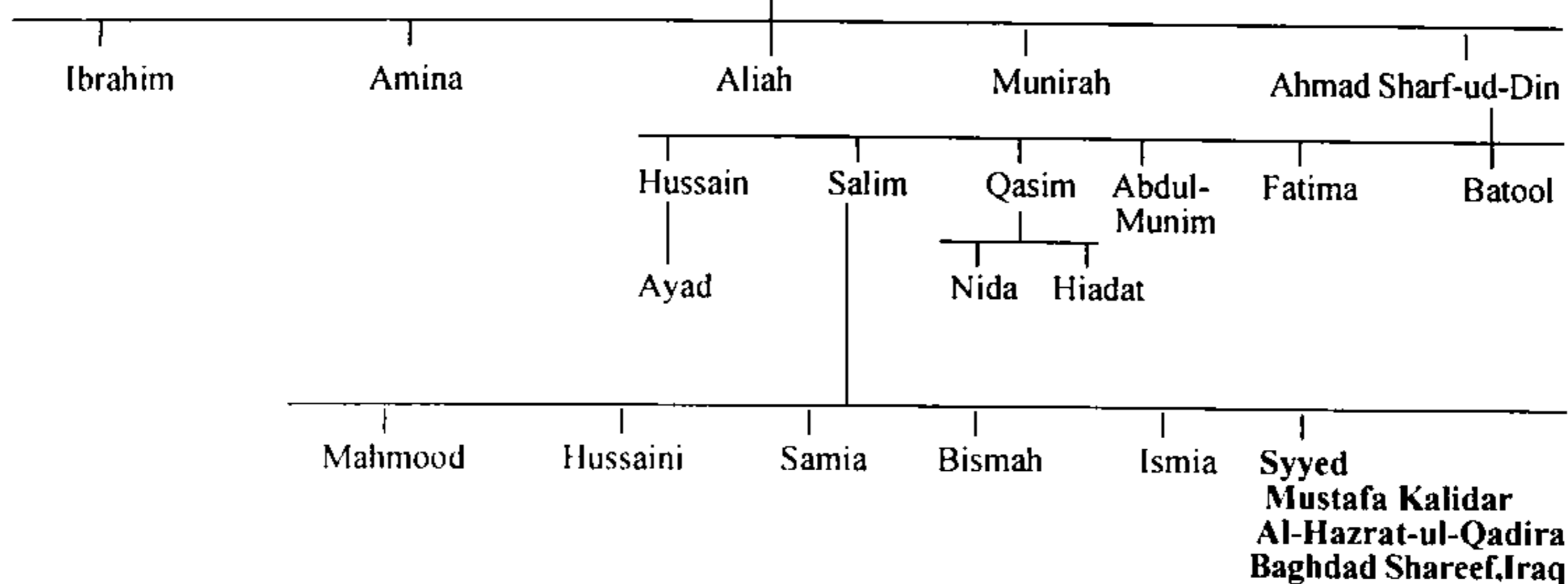
Syyedah  
Sa'dia

Syyedah  
Sahema



Mustafa

(XX) P-43



Muhammad Shams-ud-Din

(B) P-37

Sheikh  
Taj-ul-Araifeen

Sheikh  
Abdullah

Sheikh  
Shahab-ud-Din Ahmad

Farah Ullah

Amanullah

Syyed  
Mehmood

Abd-uz- Zarama

Abdul Qadir

Sultana

Abdul Qadir

Mustafa

Sheikh  
Abdullah

Sheikh  
Abdul Aziz

Fatima

Muhammad  
Durvaish

Ahmad

Abdul  
Miftah

Muhammad

Abdul Qadir

Abdul  
Miftah

Wasee

Naila

Amna

Mariya

Fatima

Abdullah

Mustafa

Miftah

Hujjat

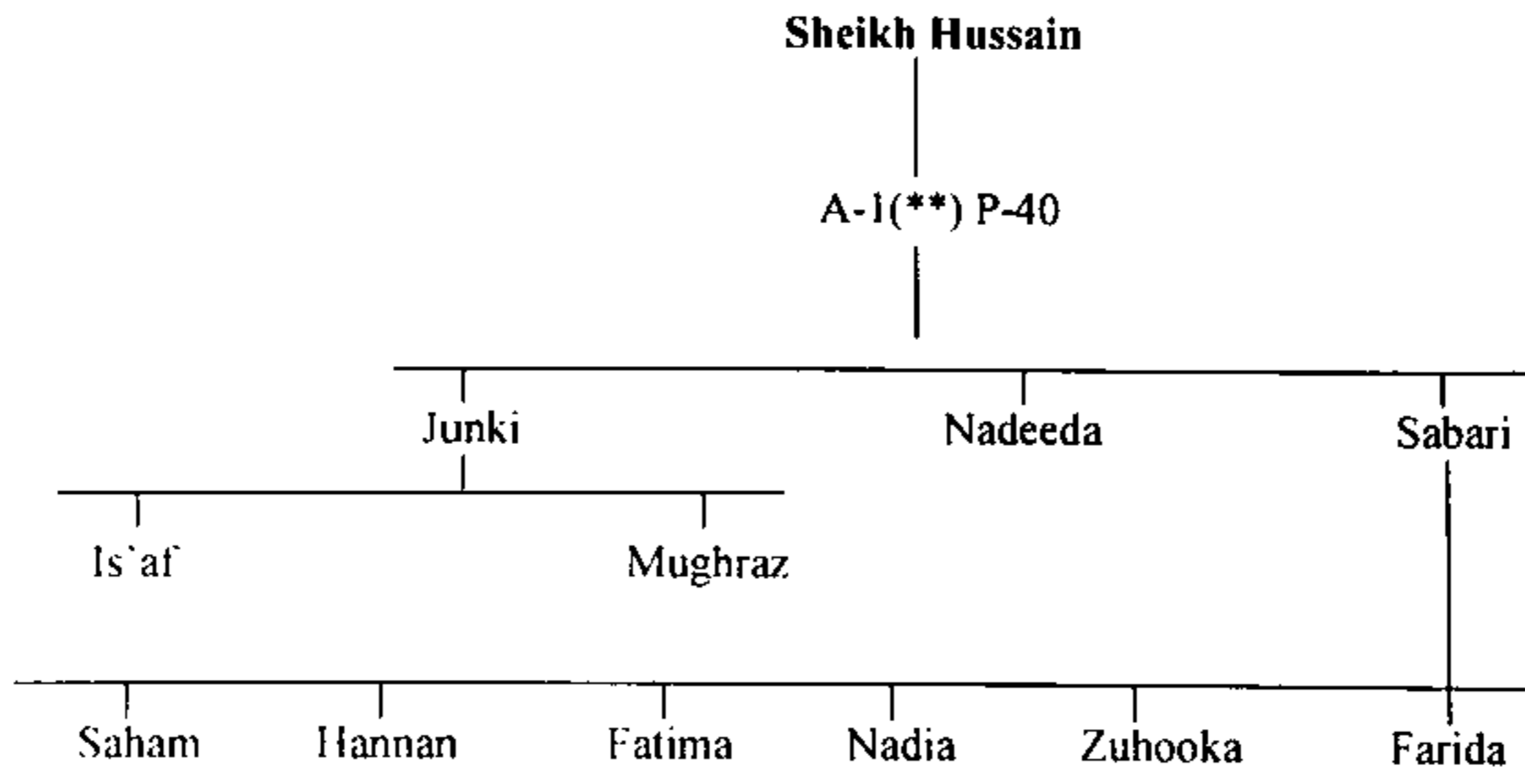
Hashim

(XX) P-44

Kamal- ud-Din

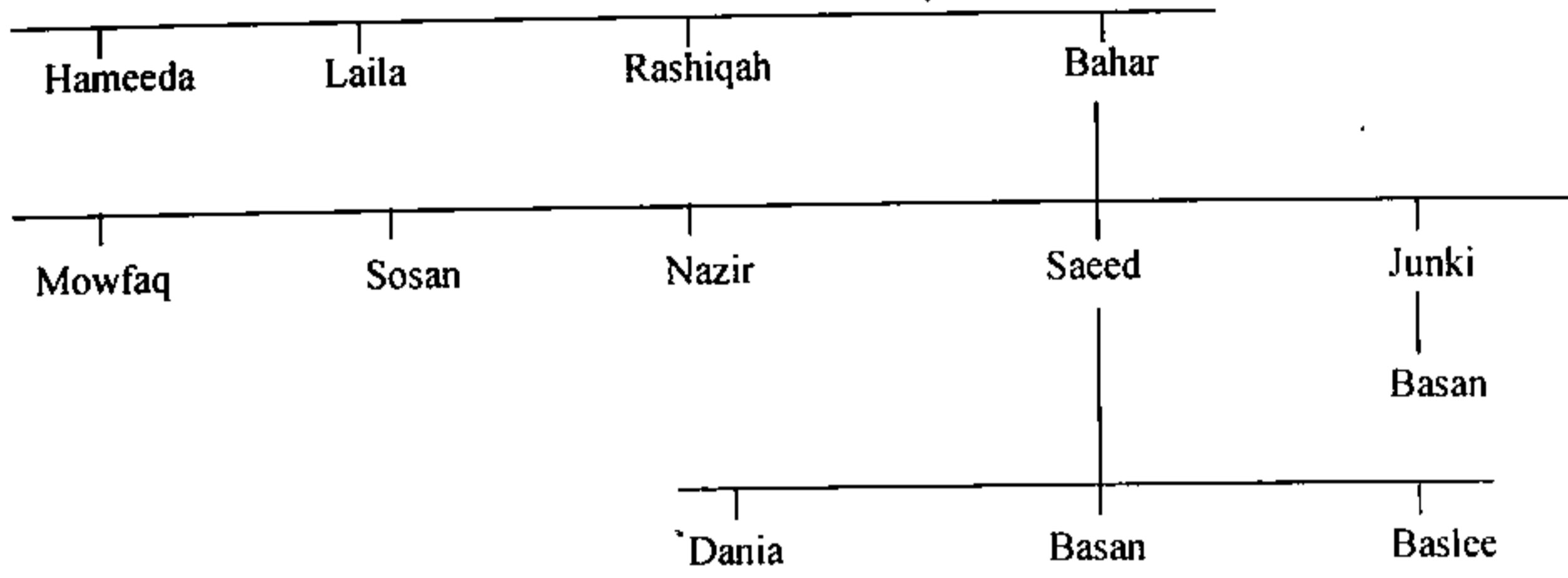
Nasaria

Muhammad Saleh



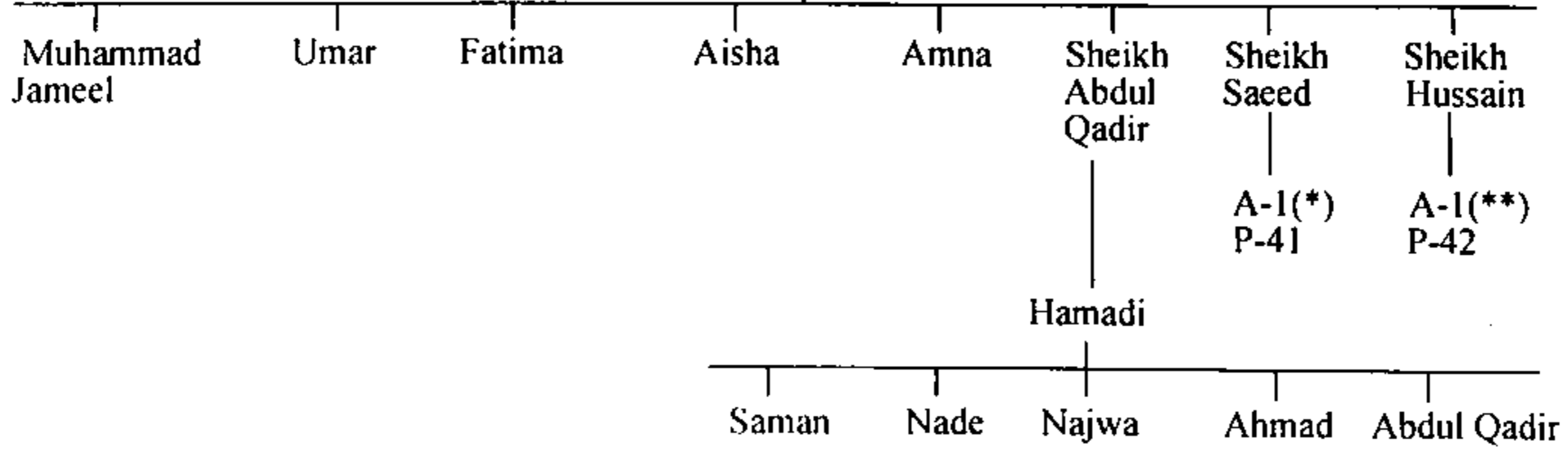
Sheikh Saeed

A-1(\*) P-40



Syyed Muhammad Ibaza

(+) P-39





Sheikh Shams-ud-Din Muhammad

(A-1) P-36

Sheikh Mohy-ud-din Abdul Qadir

Shams-ud-din Muhammad

Sheikh Yahya

Sheikh Abdul Qadir

Sheikh Sharf-ud-Din

Sheikh Afif-ud-Din

Sheikh Durvaish Husnain

Al-Ehsan

Syyed Ashraf

Syyed Al-Noor

Sheikh Ahmed

Sheikh Hussain

Sheikh Ibrahim

Sheikh Ali

Sheikh Ahmed

Muniah

Sheikh Hannan Sharaf

Sheikh Umar

Sheikh Muhammad Ashraf

Sheikh Muhammad

Sheikh Ibrahim

Maryam

Muhammad Saleh

Umer

Muhammad

Sheikh Hussain

Syyed Muhammad

Syyed Saleh

Syyed Ahmed

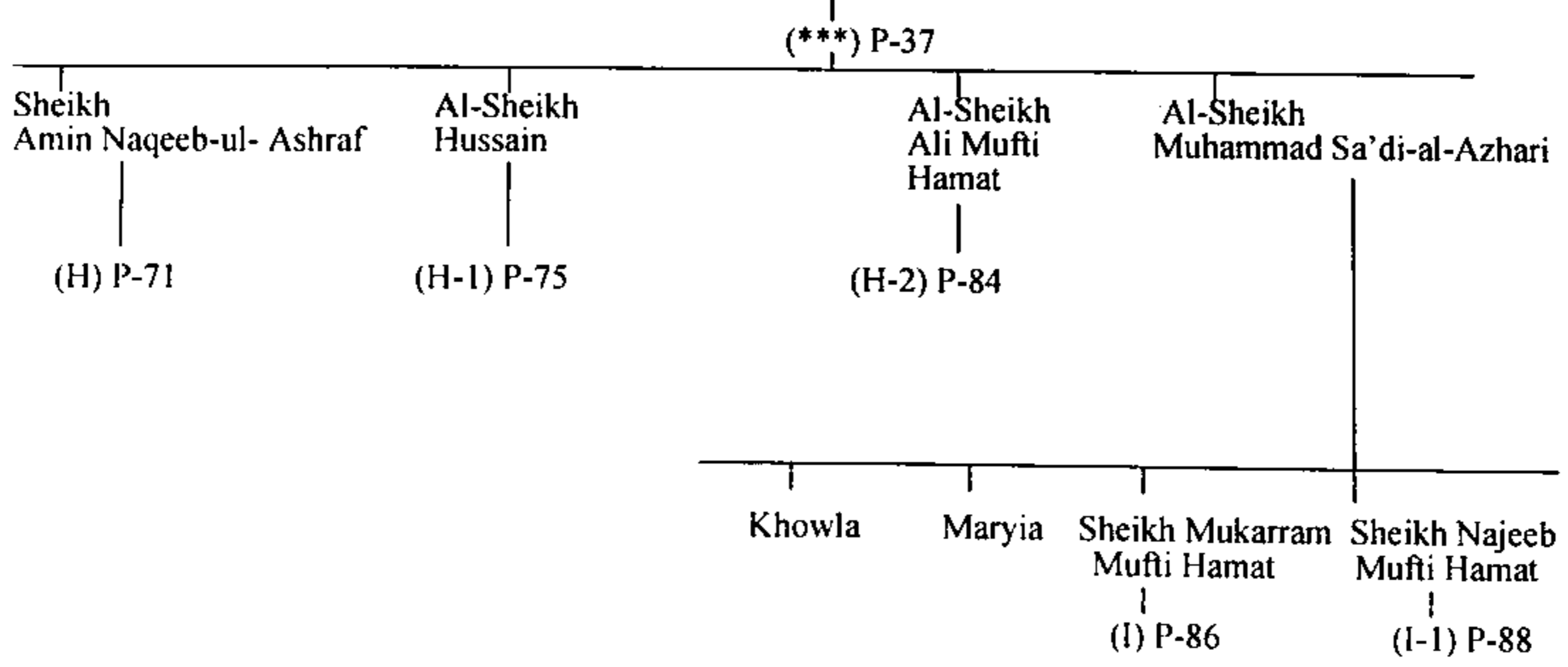
Syyed Muhammad Ibaza

Zulekha

Nafeesa

(+) P-40

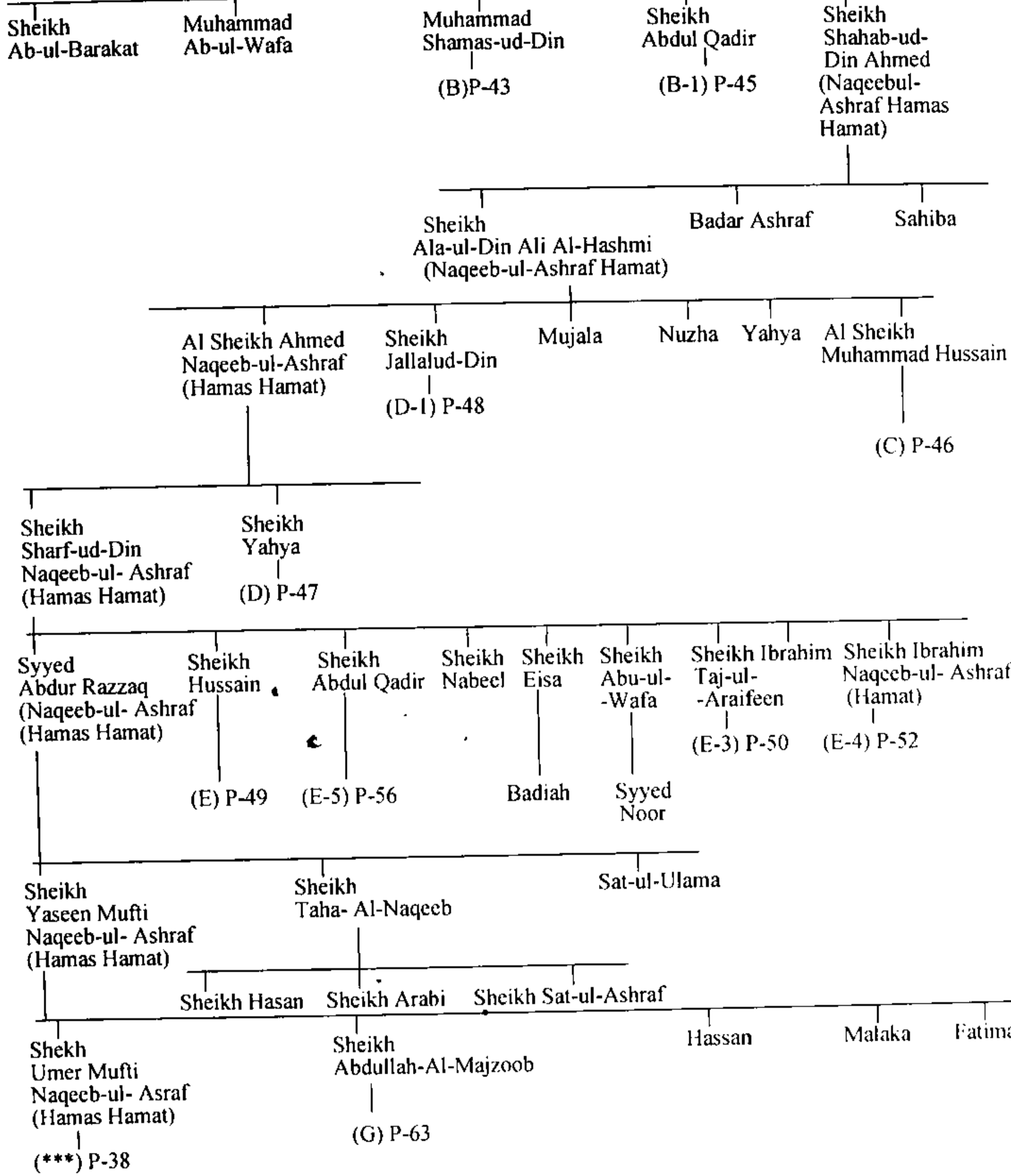
Sheikh Umer Mufti Naqeeb-ul-Ashraf (Hamam Hamat)



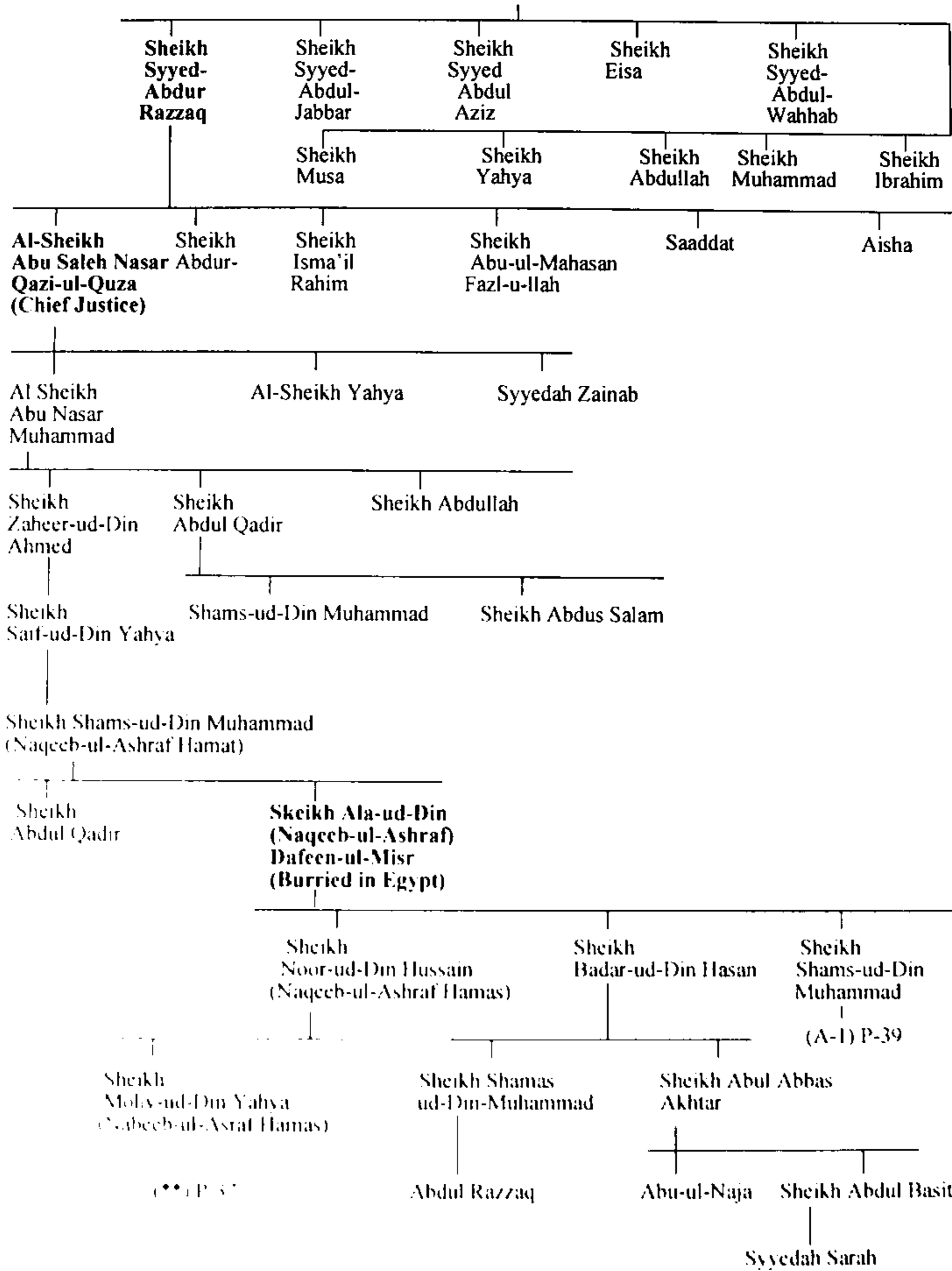
Sheikh Mohy-ud-din Yahya  
(Naqeeb-ul-Ashraf Hamas)

(\*\*) P-36

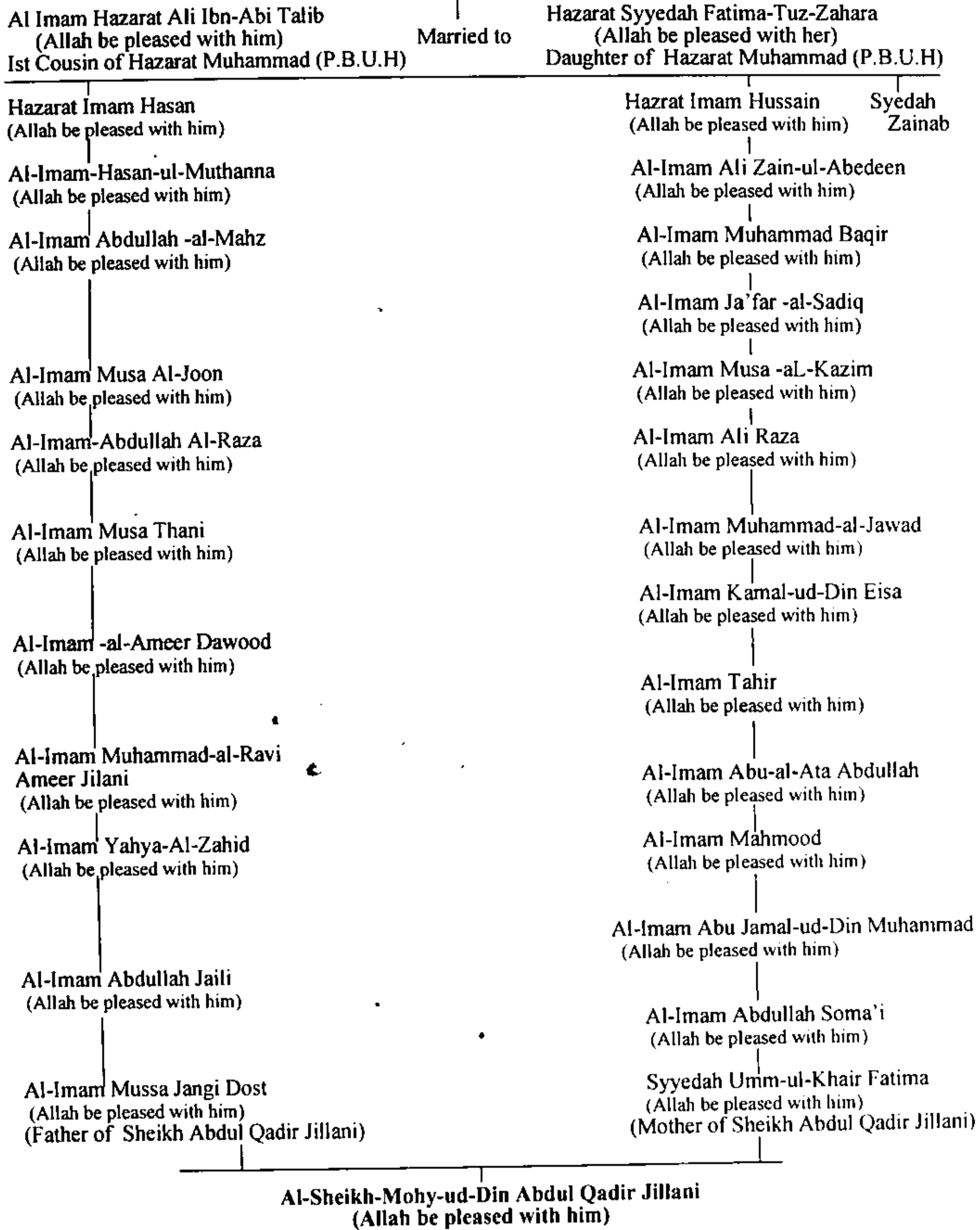
Sheikh Sharaf-ud-Din Qasim  
(Naqeeb-ul-Ashraf Hamas hamat)



**Al-Sheikh-Mohy-ud-Din Abdul Qadir Jilani**  
(Allah Be Pleased With Him)



## HAZARAT MUHAMMAD (Peace be upon him) (The Last Prophet of Allah)



A decorative border with a repeating floral motif of leaves and small flowers, framing the central text.

# GENEOLOGY

the plans of the unbelieving. Today, a road leads to Sidra Shareef, though it is not mettled and water is abundantly available for the pilgrims. He has no interest in politics and is devoted to the propagation and victory of the religion of the Holy prophet. One of his sons, Husanin Mohy-ud-Din is getting education in Lahore. Besides, religious schools in D.I.Khan, Sidrah Shareef and Lahore, many others are working under his guidance. May God continue his blessed stay with us for a long time to come.(133)

passed Tanzeem-ul-Madaris examination with distinction. Finishing from here, he spent some time at al-Azhar University but then devoted himself to the propagation of religion. At the age of 13, he was deputed successor to Syed Badshah. Using all his energies he put himself to the preaching of religion, he took after Syed Bad Shah in both body and soul and was a peace-giving presence. He was an embodiment of majesty and the Sunnah of the Prophet. He has long wavy hair to his shoulders, fair complexion, a beard according to Sunnah and wore the turban given by Syed Badshah and the Ghausia robe on his body. He is a living embodiment of love and the manners of the Holy Prophet, stands up to welcome all young and old proving that he has inherited humility from his forefathers. Every year he goes abroad on a preaching tour, visiting the holy Ghausia Shrines and after the pilgrimage to Iran, Iraq, Egypt and Syria, he visits the house of God and the shrine of the Holy Prophet. A group of disciples follows him. He speaks Arabic, Persian, Saraiki, Pashto and Punjabi in a very impressive and enchanting manner. He recites the Holy Quran in a very beautiful accent. The people of D.I. Khan say that if one wishes to listen to the recitation of the Holy Quran, he should go to Sidra Shareef. Many people offer their morning prayers after him. After the Fajr prayers, he leads the recitation of Zikr-e-Julli, every word coming out from his mouth goes straight to the hearts. For a long time, he has lived in his family residence made of mud but has got built a beautiful hall and furnished rooms for his guests. He usually tours the Punjab in August. He arranges the celebrations of the Holy Eleventh with zeal. A large number of disciples gather in Lahore Baghdadi House while scholars from all over the country visit to offer their tributes to the Ghaus-ul-Azam. With the blessings of God, a large mosque is being built beside Baghdadi house where religious education, which is distinctive characteristic of the Qadria order, will be arranged. He also arranges the Ghaus-ul-Azam Conference usually held in Al-Hamra or Jinnah Hall, Lahore where scholars read their theses on the life and teachings of Sheikh Abd-ul-Qadir Jilani. After which he addresses the congregation.

He has made a pact with God and the Holy Prophet to reform the Muslim ummah and to preach their religion and advise good and stop from evil. From early age, he had to face difficulties, miseries, objections and taunting from rivals, but he faced them with termination and defeated



### Syed Ahmed Shah Jilani.

He was the only son of Syed Gul Bad Shah Jilani, a nephew of Syed Bad Shah Jilani and the father of the present custodian of the Holy Shrine at Sidhra Sharif, Syed Muhammad Anwar Gilani. He was born in 1336 Hijra in Peshawar and was only 6 years old when his father passed away. Therefore he was brought up under the spiritual benevolence of Syed Badshah. He liked to be alone and remained busy in prayers. A strict adherent of the shariya, he spent most of the time in meditation and spiritual exercises and had little socializing, though he was full of humility and love for the people. Syed Badshah, the saint of the time, offered him his successorship but he refused. Therefor it was offered to the present custodian Syed Muhammad Anwar Shah Jilani. On 29th Muharram, 1404 Hijra (05/11/1983) on Saturday, he departed from this world. A few hours before his demise he asked some hafizes of the Quran to start reciting it and then gave some instructions as his will to his children. Then he ordered his disciples to start reciting the holy verses of the Qadria order, himself joined the gathering and thrice calling "Allah" passed away.

He had 5 sons and 4 daughters of whom Syed Muhammad Shah Jilani is settled in Peshawer while Syed Tajamul Hussain Shah, Syed Munawar Hussain Shah, Syed Muhammad Anwar Shah Jilani (the custodian of Sidhra Sharif) and Syed Jawad Hussain Shah Jilani are settled in Sidhra Sharif. His Daughters, Syeda Baseerat, Syeda Abida, Syeda Rashida and Syeda Sajida are alive. He stayed in Sidhra Sharif for 7 years and preached the religion of God and distributed spiritual blessings and gifts to his disciples.(132)

### Syed Muhammad Anwar Shah.

Born in 1378 Hijra (1957) in Muhallah Peer Jamal Shah, Koocha-e-Baghdadia, Peshawar. He received his early education from his father and grandfather while his spiritual training was undertaken by Syed Badshah - his grand father. For worldly education, he got admission in a school but his inclination was towards religious education so he was admitted in Dar-ul-Uloom Ghausia Moeenia, outside Yakka Toot Peshawer which was founded by Pir Muhammad Chishti. From here he

lift irrigation canal will be constructed on the Chashma Right Bank Canal, which flows some 12 kilometers away and waters the South-Western area of Sidra Sharif. This canal will pass on the North-Western side of Sidra Sharif. On the completion of this plan some half a million acres of land will be made arable. The supply of water is also being made certain through a pipeline from a tube-well at Wanda Jamaal, near Paniala, located at some 20 kilometers from Sadra Sharif.

Only half a century ago, the small hamlet of Sadra Sharif consisted of only twenty houses where people of the Bali tribe were settled. They had two brothers named Khadr and Sadr whereas Sadr was their chieftain. After the name of the chieftain people started calling this habitation 'Sadr' which later changed to Sadra. In 1901, the same was added to the revenue records. It is spread over an area of some 55000 kanals. The Balis were the followers of Pir Afif-ud-Din Hussein Shah. They had offered 1000 kanals of land to him. After his demise, it was transferred in the name of the shrine. Today, the unknown hamlet of the Pizoo Pass of Suleiman Range has been transformed into a great religious centre of the Muslims of the sub-continent. Every year the Urs is celebrated with great pomp and show and disciples gather from all over Pakistan to bless his soul. The praises of the prophet are sung, prayers are offered and speeches are made. Scholars from all over Pakistan participate.(130)

### Syed Gul Bad Shah Jilani.

Son of Syed Atif-ud-Din Hussain, he was born on 4th Shaban, 1917 H (1897 A.D.) in Peshawar. From very early childhood he showed his inclination to being reclusive and remained busy in prayers and meditation. He was an embodiment of humility and the service of humanity was his guiding principle. Therefore all young and old respected him. He was very careful in the matters of religion and had a great mastery in solving the problems of Fiqh. He passed away at the age of 27 in 1344 Hijra and was buried in Yakka Toot, Peshawar. He had a son named Syed Ahmed Shah who continued his line.(131)

Pakistan had become the destiny of the Muslims and, therefore, ordered his disciples to favour the Muslim League. In this way along with the publication of religion, he also participated in the Pakistan Movement though remaining behind the scene.(129) On 20th Safar, 1391 Hijra (15 April, 1971) he passed away. He had willed to be buried in Basti Sidrah. Some 30 kilometers from D. I. Khan, but for certain unavoidable reasons he was buried in Yakka Toot, Peshawar. Four and a half years later when his grave was re-opened on 11 Rajab, 1396 (10.7.96) and the coffin was taken out, it was found to be very fresh and in its original state. When the coffin was opened and the body was looked at, the beholders were surprised to see that the flowers thrown on the body were still fresh as the body was and water drops were seen trickling through the beard. For a whole day and night, the coffin was placed in the open for the visits of the people of Peshawar, the believers praised God and the non-believers looked on in surprise. But it is an immutable divine law that God protects his beloved people in such a way that life and death cease to matter and they travel from one abode to the other while no one dares to touch their bodies. It is not an old story and its eye witnesses still live to tell that a cloud stood on the coffin.

On 11-7-1976, the coffin was brought in a wagon to Sidrah Sharif (D.I.Khan) which is a barren heath some five miles off the road. People from far and near gathered there and the barren heath was transformed into a populous religious centre. A beautiful sepulchre was constructed by the heir caliph, which is unique in its architectural designs and is visible on one's way to Sidrah Sharif, Off Bannu Road. It welcomes the pilgrims from afar, as if, even after departing from this world, Syed Badshah has not left off welcoming his guests. There is a big mosque adjacent to the shrine in which there is a school, Syyed-ul-Jamayya, where disciples are educated. The shrine is spread over a large area round which there is a high wall, having only one very big gate which resembles the gate of Shahi Qila, Lahore. Inside, on the left, along the wall, there is a long row of rooms, which are used for the stay of the pilgrims during Urs days. There is a pond by the shrine which gathers rain water used for ablution as the subterranean water is very brackish. In the middle of the courtyard there is a cemented pond filled with water brought by tankers from D. I. Khan during Urs days. Thousands of pilgrims lack the facility of water. With the efforts of the heir caliph, the present Government has sanctioned a water supply plan for Sidra Sharif in which a

sons saying that, "The actual situation was that during the municipal elections, the Khilafat workers of Peshawar had spilt into two groups, one favouring Peer Baksh and led by Agha Syed Lal Badshah and the other consisted of the supporters Sardar Abd-ur-Rab Nishter. The Nishter group thought that Peer Baksh Khan wanted to strengthen his position in the next elections by calling the Quaid-e-Azam to Peshawar. This opposition was expressed later also. On the arrival of the Quaid-e-Azam, Sardar Abd-ur-Rub Nishter and his supporters welcomed the Quaid-e-Azam in Campbell Pur while the rest were present at the Peshawar Railway Station.(126) The History Of The Frontier says,"The welcome committee selected in relation with Quaid's tour was presided over by Agha Syed Lal Badshah while Peer Baksh Khan, Advocate, was its General Secretary.(127) On October 18,1936 Quaid e-Azam arrived at Peshawar Railway Station. He was wearing an English suit and white solar hat. Headed by Agha Syed Lal Badshah, the leading member of Majlas-e-Khilafat and the respectables of the city were present on the platform to welcome him. Sitting in a car, the Quaid-e-Azam was brought to Mandi Beri Yakka Toot in a large procession which passed through the streets of the city. Syed Iqbal Shah Bokhari s/o Agha Syed Lal Badshah(who is an eye witness)describes that the people of Peshawar were very happy on Quaid's arrival and were raising slogans. Quaid-e-Azam stayed in the building where nowadays Govt. Girls High School, Yakka Toot is functioning. All the facilities were arranged by Majlas-e-Khilafat.(128) This is the place where Syed Badshah met Quaid-e-Azam a great congregation was arranged at Shahi Bagh Peshawar on 19th October,1936. This was the first congregation of the frontier which was addressed by the Quaid-e-Azam. These were the days of congress'zenith. The congregation was presided over by Syed Lal Badshah who actively participated in the establishment and development of the Muslim League and also propagated the seret movement, founded by Hazrat Salman Phulwan,the custodian of Dargha Patna. It is used to hold gatherings in Rabi-ul-Awwal in every city and village and this still continues. Syed Zaffar Ali Shah takes out this procession of Milad-un-Nabi In Rabi-ul-Awal and arranges a great congregation.The purpose of narrating the above events is to establish that Syed Lal Badshah, husband of Syed Badshah's sister, was leading the Majlis-e-Khilafat, aided the Quaid on the instructions of Syed Badshah who favoured Pakistan, but did not participate directly owing to his reclusiveness. He could perceive that

1335 H. (123) his shrine is outside Yakka Tu,t in Sha'd Ba'gh colony, Peshawar. He had two sons Syed Gul Ba'dshah and Syed Ba'dshah (Syyed Abdullah).Syyed Ba'dshah was a great saint and never married. Syed Gul Ba'dshah continued the progeny as Syed Ba'dshah was the true successor of the Razzaqia family and a trustee of its values, he is next on our list.

### Syed Sheikh Abdullah(Known as Syed Badshah)

His real name was Syed Abdullah, but he was known as Syed Ba'dshah. He was born at night on Monday, 27th Zil-Haj,1302 Hijra. (124). His early education was accomplished under his father and later benefited from other great scholars of the age. He was handsome in appearance and had a great wisdom and scholarship. He was a living embodiment of meditations, prayers, spiritual exercises and patience. He used to keep his face covered and spent most of the time at home in prayers. He was always modest and never put his eyes on the members of the opposite sex. During the struggle of Pakistan, he showed his full support to its movement and ordered his disciples to favour the Muslim League. He advised his relatives to follow the Quaid-e-Azam. Agha Syed La'l Ba'dshah Bokhari who was his brother-in-law was persuaded by him to favour the Quaid and join the Muslim League. That is why Agha Syed Lal Badshah gave a warm welcome to the Quaid-e-Azam during his tour to Peshawar. He was Quaid's host and Quaid went to his home for prayer. Allah Buksh Yousafi in his book Saya'siyat-e-Serhad Kay Ibtadaee Manazil (The Early Days Of Serhad Politics)\_says that Quaid's tour to Peshawar was a result of Syed Badshah's efforts. He says that Quaid-e-Azam himself was desirous of touring the Frontier, but the circumstances were not favourable. Therefore, Mualana Shaukat Ali was informed about the whole situation, by Jamiat-e-Khilafat, yet one of our colleagues who was a lawyer(Peer Bakhsh Khan) invited Quaid-e-Azam.. Muhammad Shafi Sabir writes in his book that when Quaid-e-Azam went to England in 1931 to participate in the round table conference, Peer Bukksh met him and invited him to visit the NWFP.(125) Peer Baksh Khan was associated with the group led by Agha Syed Lal Badshah who was supported by Hazrat Syed Badshah. Muhammad Shafi Sabir , the writer of Tarikh-e-Subah Serhad (The History Of The Frontier), discusses the rea-

### Syed Afif-ud-Din Shah Hamvi Jilani

He was born in 1264 H in Hama't and was called Hamvi.(120)He gained his early education from his father and then from other great scholars. Later, he busied himself in thinking about the reform of mankind. Hama't was a center of scholarship. He worried about those who were far from Islam and knew not their way. Thus he left his native land and headed to the sub-continent. Travelling on camels, he preached all the way to follow the way of God. As a result of his preaching, thousands in Egypt, Syria, Iraq, Iran and Afghanistan entered the world of Islam. After a long travel of migration he settled in Peshawar and busied himself in preaching and reform. He was a great scholar of Hadith and Fiqh and was a unique speaker. Among his books, Miftah-ul-A'riefin is of considerable importance. It is some 15 hundred pages long and has been divided into three parts. The first part is about the unity of God, the other about prophethood and beliefs, while the third one is about mysticism. The language of a book is a combination of Persian and Pushto. This unpublished manuscript is safe at the great Qadria shrine in Dera Ismail Khan. In this book writer has also written his genealogy in his own hand and the hand writing is an evidence of the calligraphic skills of the writer. The language is difficult and shows a dominance of Pushto language on Persian. Its translation has appeared in Urdu. The writer says in the book, "This book turns an ignoramus into a scholar of and if a beggar reads it, he would become rich. If it is read by somebody depressed, he would gain peace of heart and if it is read by a seeker, nothing would remain hidden from him. If he also acts upon it, he would easily attain his object and will become perfect".(121) The book contains extensive discussion of mysticism and says, "This book makes an eunuch virile and turns a man into a lion. (122)

Miftah-ul-A'refin is his magnum opus. The prayers included in his meditations have been written in the book. A few of them are noted below:-

"O God for the great conduct of your beloved prophet include my offspring among those who are obedient to you and for a millenium save their generations from your wrath" He introduced the muslim ummah to the teaching of islam during his stay in Peshawar and propagated the teaching of the Ghaus and propagated the Qadria method. He died in

### **Syed Ali Shah Gilani**

He was the son of Syed Muhammad Hussain Shah and was a very pious and God-fearing man. He was a great scholar of the Quran and Sunnah and had absolute mastery in Fiqah. He solved the most difficult problems instantly. After his death, he was buried by the bank of Aasi Canal(116). Among his children, Syed Na'd Ali Jilani became famous and it is from him that the genealogy continues.

### **Syed Naad Ali Jilani**

A son of Syed Ali Shah Jilani. He received his early education from his father and later benefitted from several scholars. He was blessed with spiritual elevation and put himself to the publishing and propagation of Islam. He toured extensively to abolish the darkness of ignorance and way-wardness. He preached fraternity, brotherhood and equality. After him, his son Syed Karim Shah succeeded him.(117)

### **Syed Karim Shah**

He was a famous scholar of his time and traveled extensively for preaching. He took great interest in teaching and made it his way of life for the reform and instruction of the Muslim ummah. He loved all creatures created by God. He had great reverence for the Ghaus-ul-A'zam. The greatest of the age well-pride in being in his presence he had a large group of disciples and students. He died in Hama't and was buried in the ancient graveyard of the family.(118)

### **Syed Badar-ud-Din Haider Shah Munawwar Jilani**

A son of Syed Karim Shah, he received his early education in Hama't and then benefited from the great scholars of the age. He toured for the preaching of religion and loved to travel. He made great efforts for the propagation of the Qadria order. Meditation and spiritual exercises he strictly adhered to. He died in Hama't and was buried by the bank of Aasi canal.(119)

much sacrifices(sadqat) of material as well as of spirit. He never gave up the recitation of the Holy Quran. His mottoes were common talk. The writer of Qala'id-ul-Jawa'hir says, "I, too, visited him with my father in 910 H at which time he was more than fifty." (109) Among his children were Syed Shahab-ud-Din Ahmad, Syed Shams-ud-Din Muhammad, Syed Abdul Qadir, Syed Sheikh Abu-ul-Barka't and Syed Sheikh Muhammad Abu-ul-Wafa.(110)

### **Syed Shahab-ud-Din Ahmad**

He was a son of Syed Sharf-ud-Din Qasim. The events of his life could not be found in any book. According to Nuzha-tul-Khawatir and Nasb-al-Sheikh Abdul Qadir Jilani he had a son named Syed Sheikh Ali al-Hashim.(111) In Shajra-e-Qadria a son named Badr Ashraf and a daughter named Sahiba are also noted.

### **Sheikh Ila-ud-Din Ali al-Hashmi**

He was son of Syed Shahab-ud-Din Ahmad and among his children are named Syedah Mujallah, Syedah Nuzha, Syed Sheikh Jalal-ud-Din, Syed Sheikh Yahyah and Syed Sheikh Ahmad. (112) According to Miftah-ul-A'refin by Syed Afif-ud-Din Hussain Shah, another son Syed Muhammad Hussain was also born(113). After the recitation of the Holy Quran, he learnt Hadith and Fiqh. From travels to Egypt, Syria, Arabia and Hulb, he gained a lot from the Holy saints. He had a large number of disciples. He had a great respect among great and small. He was the youngest of his parents, but gained the highest status. People gained a lot from his scholarship. Many of his descendants, still live in Hama't.(114)

### **Syed Muhammad Hussain Shah.**

He was a son of Syed Ila-ud-Din Ali al-Ha'shmi and was born and buried in Hama't. He did great service for the propagation of the Qadria order and had a great mastery in religious scholarship. Among his children were Hazrat Syed Ali Shah who continued his family.(115)



al-Humvi had three sons whose names were Syed Badar-ud-Din Hassan, Syed Shams-ud-Din and Syed Noor-ud-Din Hussain. (103)

### **Sheikh Ila'-ud-Din Ali**

He was the son of Sheikh Shams-ud-Din Muhammad. He had three sons: Syed Shams-ud-Din whose Name has been noted as Shams-ud-Din Abu Abdullah Muhammad Bin Ila'-ud-Din by the writer of Kalaid-ul-Jawa'hir. The name of the second was Syed Badar-ud-Din Hassan and of the third was Syed Noor-ud-Din-Hussain. Syed Badar-ud-Din Hassan had two sons, Syed Ahmad Abu-ul-Abbas and Syed Shams-ud-Din Muhammad. Syed Ahmad Abu-ul-Abbas had two sons, Syed Abdul Basit and Syed Abu ul Najah. Both died in Hama't and buried there.(104). Syed Shams-ud-Din Muhammad Bin Syed Badar-ud-Din had a son named Syed Abd-ur-Razzaq who was a great Sheikh of his time. He was born in Hama't and was buried there (105). Sheikh Ila'-ud-Din Ali died on Thursday 24th Jamadi-ul-Aakhir, 793 H. in Cairo (Egypt) and was buried there.(106)

### **Sheikh Noor-ud-Din Hassain.**

He was son of Sheikh Ila'-ud-Din Ali and had a son named Syed Mohi-ud-Din. He had a great place in the field of scholarship. He died in Hama't and was buried there.(107)

### **Syed Mohi-ud-Din Yahyah**

He was the only son of Sheikh Noor-ud-Din Hussain and was among the leaders of the saints of the Qadria order. In Hama't and Syria he enjoyed a great reputation and respect. He was very wise and generous and treated scholars with great love. He lived beyond the age of eighty and has his shrine in Hama't. He had a son named Syed Sharf-ud-Din Qasim.(108)

### **Syed Sharf-ud-Din Qasim.**

Son of Syed Mohy-ud-Din Yahyah, he was a great leader of the saints of the Qadria order and enjoyed great reputation in Hama't and Syria. He accomplished an excellent training of his disciples. He used to offer

He died on 12, Shawal 656 H and was buried in the courtyard of the school of Sheikh Abdul Qadir Jilani. (97)

He had three sons, Sheikh Abdul Qadir the second, Sheikh Abdullah and Sheikh Zaheer-ud-Din Masood Ahmad.(98) The writer of Tazkara-e-Masha'ikh-e-Qadria Rizvia has noted the name of a fourth son, Syed Ali.(99) we note only the biography of Sheikh Zaheer-ud-Din Masood Ahmad.

### Sheik Zaheer ud Din Abu Masood Ahmad

He was born in Baghdad. He indulged in a scholarly and intellectual conversation. He gave his sermons in the second mosque and taught in the school of his ancestor, Sheikh Abdul Qadir Jilani. Sheikh Izz-ud-Din writes that he was a scholarly speaker and had learnt Hadith from Saqri. He disappeared on 27th Rabi-ul-Awal, 681 H and later his body was found in a well. (100)He had a son named Sheikh Saif-ud-Din Yahyah.

### Sheikh Saif-ud-Din Yahya.

He was very handsome and pious. He migrated from Baghdad to Hama't and settled there permanently. He died there in 734 H. His grave is on the bank of Aa'see Canal. Among his children were Syed Shams-ud-Din Gilani al-Humvi. In Nuzhat-ul-Khawahir al-Fa'tir, the year of his death has been noted to be 734. He wrote very sorrowful verses on the disappearance of his father.(101)

Tr. The morning light at Fajr after the darkness of the night was in fact the light of his brightness.

Tr. We do not know the cause of his disappearance but we have the image of his beauty in our hearts.

### Sheikh Shams-ud-Din Muhammad

He was the son of Syed Saif-ud-Din Yahyah. He was a great scholar and a large group from Jerusalem learnt Hadith from him. His dates of birth and death are not available. He had two sons: Sheikh Abdul Qadir and Sheikh Ila'-ud-Din Ali.(102) In Nuzhat-ul-Khawa'tir, Mulla Ali Qa'ri says that Sheikh Abdul Qadir died childless and Ila'-ud-Din Ali Gilani

recited by him;

**Translation**

I thank God Almighty who freed me from the post of the Qazi and I also thank Mustunsir and I pray for him more than all those who pray for him (90).

According to Ibn-e-Rajab he was the first to be appointed Qazi-ul-Quzzah in his family(91). He also wrote a book of Fiqah titled "Irshad-ul-Mubtadeen". Many learnt from him. Sarsari wrote a ulogy, "Kaseeda-e-Lamia" to praise his wisdom and knowledge in religious decisions. One verse of which goes like this:

**Translation**

In this age Sheikh Abu Sa'leh Nasr is the Imam of the age in Fiqh and he is a help in every need. He often recited this verse.

**Translation**

" I am alone in the grave and under debt because I have been impoverished with the burden of debts. I have sat myself by such a merciful person that it is easy for him to free me.(92)

Abu Musa Yahya and Abu Nasr Muhammad were among his children.(93) According to Zubda-tul-Mawa'leed, one of his sons was also named Ahmad. As the genealogy under consideration goes on with Abu Nasr Muhammad, we shall continue with him.

**Sheikh Abu Nasr Muhammad Bin Abu Saleh Nasr**

Born in Baghdad, he received his early education from his father (94) and also studied Hadith with Hassan Bin Ali Bin Murtaza al-Alvee. Abu Ishaq Yousaf Bin Abi Ha'mid, Abu-ul-Fazal Muhammad Bin Umar Armavi.(95).

Ibn-e-Rajab notes in his Tabqat that he was a grand scholar and a pious man. He remained busy in education in the school of his ancestor and spent his life in scholarship(96). He was a researcher, teacher and scholar of Hadith of the highest order. For this he was appointed Mufti of Iraq. When his father was Qazi-ul-Quzza, he was given the place of a justice in the capital, but he sat in his court only once and then resigning his post started teaching in the school at Ba'b-ul-Uzj. Later, due to his piousness he refused the post of Qazi- ul-Quzzah. Hafiz Damyatee, etc., learnt Hadith from him. He resembled his ancestor the Ghaus-ul-A'zam.

religious jurist, a teller of Hadith, a very pious man and a great sermoner. He was the care-taker/ custodian of the school of his ancestor Sheikh Abdul Qa'dir Jilani .(88) He gave his decisions fearlessly and had no concern with the spoilers of religion. He even took the caliph to task on making any mistake and cared nothing for the people of authority in the court. One story of his dealing in this way is very famous which has been noted in Kala'id-ul-Jawahir," One day I was writing something on the administration of Government at the residence of the Minister where the judge Muhammad Bin Munhib Bin Zaeir was also present. Suddenly a very impressive man dressed in fine clothes entered and all greeted him and busied themselves in his service. Thinking that he was a great jurist I followed lead, but when I inquired I was told that he was Ibn-e-Karam the Governor of the Mint and had a great influence in the court. When he passed through the people and sat on the plinth opposite I ordered him to stand up from his place and when he came near I said to him , "My death find you. When you entered I had stood up thinking you a jurist whereas you are not even a Muslim." Then I ordered him to be off and he went away from there in silence. I had been allotted some scholarship from the court which I used to collect at Badram, but that year by chance I went to the Shrine of Ahmad Bin Humble on the appointed day and desired to collect the scholarship of my return. I was told that my scholarship was with Ibn-e-Karam, the Jew and to collect it from there). But. I decided never to go to collect my scholarship from a Ka'fir. Then trusting God I came home reciting some verses and this continued till that cursed man met his end (89). After the death of the caliph Na'sir, Za'hir who was a pious and God-fearing man and about whom Ibn-e-Kaseer says that among the Banu Abbas, he was like Umar Bin Abd-ul-Aziz, again gave the responsibility of Qazi-ul-Qaza to Sheikh Abu Saleh Nasr, but he refused saying " I will not accept this appointment until you include Zawi-ul-Arham in the inheritance." The caliph accepted this condition and ordered to convey their rights to the deserving. He was also appointed the care-taker of Auqaf-A'm and given every kind of authority. He had the authority to make all kinds of amendments in the Madaras-e-Hanfia, Jamia-us-Sultan and Jamia Ibnul Mutlib. He was also the administrator of Darsgah-e-Nizamia. During his term as Qazi, Azan was called at Bab-ul-Adl and prayer was offered. He used to wear a dress made with cotton and gave his decisions after much consideration. He followed his fore-fathers and stood firm on truth. When Mustunsir removed him following verses were

Qazi-ul- Quzza; Hazrat Sheikh Abul Qasim Abd-ur-Raheem; Hazrat Sheikh Abu Muhammad Ismail; Hazrat Sheikh Abu Al Mahasin Fazl-ul-Lah; and Hazrat Sheikh Jamal-ul-Lah Hayat-ul-Mir. The names of the daughters are: Hazrat Bibi Saadet, Hazrat Umm-e-Muhammad Aisha. Our genealogy continues with Hazrat Abu Saleh Nasr, whose biography is next given.

### **Sheikh Abu Saleh Nasr Bin Syed Abdur Razzaq**

His full name was Abdullah Nasr, alias Abu Saleh and title Ima'd-ud-Din. He was born on 12 Rabi-ul-Aakhir, 564 H, in Baghdad. Maulana Abdul Mujtaba Rizvi has noted the date to be 24 Rabi-ut-Thani, 562 H. His father's name was Syed Abdur Razzaq and that of the mother was Taj-un-Nisa Ummul Karum, daughter of Fada'yal-ul-Turkeni. She was herself a scholar of the Hadith and a very pious woman. He passed away in Baghdad on Sunday night on 16 Shawal 633 H and was buried in the graveyard near the shrine of Imam Ahmad Bin Humble (85). According to Shajra-e-Qadria Rizvia, he passed away at the age of 70 on 27 Rajab, 632 A.H. (86).

His early education was undertaken by his father, Sheikh Abdur Razzaq and Hadith and Fiqah was undertaken by the uncle Sheikh Abdul Wahab. He had a great experience and expertise in debates and religious decisions (Fatwah). He was a great scholar and thinker. He had an amiable, gentle, generous and understanding personality. He was one of those who were never cowed down. The writer of Kalaid-ul-Jawahir writes: "He was appointed as Qazi-ul-Quzza in Madinat-ul-Islam and gave his religious decisions according to the Humalite fiqh. In 622 when he was appointed at this post, he was awarded a robe and conveyance by Caliph Zahir B'Umrillah. In three mosques of Madinat-ul-Islam, sermons were delivered in his name. He was a living embodiment of "advise good and stop from evil". He used to quote Hadith and dictated them in his gatherings. He used to walk to the central Mosque on Fridays and used to give decisions in the caliph's court by the very orders of the caliph. For his integrity and character he remained as he was before appointment to this post and served as Qazi-ul-Quzza during the life of the caliph. When Mustansar Billah became caliph, he remained on this post for only two months and on 23 Zehad, 623 H, he was removed from his post (87). He swore a spiritual allegiance at the hands of his father. Ibn-e-Rajab writes in the Tabkat, "He was Qazi-ul-Quzza, the Sheikh of the age, a

narrated the same to many.” (79)

The writer of Roz-ul-Za’hir describes that many scholars like Dahbi, Ibn-e- Najjar, Abdul Lateef and Taqi-ul-Bulda’ni have cited references on his authority. Imam Muhammad Al Dahbi writes, “ When Abu Abdullah Bin Dabeesi cited Hadith on his authority he did so with many praises. Mujadid-ud-Din Bin Ibn-e-Najjar, Dia Maqdasi, Najeeb Abdul Latif, Taqi Buldani, his son Qazi-ul-Quzza, Abu Saleh Nasr, etc., learnt Hadith from him. He gave permission to Sheikh Shams-ud-Din Abdur Rehman Bin Abu Umar, Ibn-e-Shiba’n and a group to narrate Hadith on his authority. (80)

For his greatness as a scholar in the matters of Hadith, he enjoyed a distinctive place among many Muftis and scholars of Iraq. He loved education and was a man of many parts. Many people benefited from him. The writer of Tazkra-tul-Huffa’z writes: *“I received through him the Hadith by Hazrat Abu Hurera that the Holy Prophet said that first of all the reckoning of prayers will be made from a man. If that is satisfactory then other good deeds of his will be accepted; and if it is found lacking, God will ask to see if his nawafil are enough and to compensate for his prayers from that account. This lacking can refer to both the number and quality of devotion of the prayer. God will make up for this lacking in both senses from his nawafil.”* (81)

He was a pious, God fearing, humble, patient and contented man. Noble etiquette and chastity were his habits. He was an embodiment of modesty. Hafiz Ibn-e-Rajab writes in his Tabqat that for 30 years he never raised his eyes to the sky and this he did out of his humility and God-fearing nature. (82) He also wrote a book which is famous by the name of Jila-ul-Khuwatir. He died on 6 Shawal, 603 Hijra. He was buried near Hazrat Imam Ahmad Bin Humbal near Bab-e-Harb (83). With reference to Ibn-e-Najjar, the writer of Kala’id-ur-Jawahir has noted, *“When the next day his funeral prayer was announced in the streets of Baghdad, many people gathered and his funeral prayer was offered outside the city from where his person was brought by the people on their shoulders to the great mosque of Rasa’fa and there too the prayer was offered. After that, the funeral prayer took place at Turbet-e-Khulfa, then by the Tigres, then in the neighborhood of Ba’b-e-Hareem and later at Khubia funeral prayers were offered. After that, the funeral prayer was offered near the shrine of Hazrat Imam Humble and he was buried there”* (84). He had five sons and two daughters, namely, Hazrat Abu Saleh Nasr,

Rajab has noted the numbers of male issues to be 22. (71) The writer of *Mua'sir-ul-A'raifin* has noted the names of all 4 wives and given a detail of children the number of which is 49. (72) However, of his children, Hazrat Sheikh AbdulWaha'b, Hazrat Sheikh E'sa, Hazrat Sheikh Abu Bakar Abdul Aziz, Hazrat Sheikh Abdul Jabbar, Hazrat Sheikh Abd-ur-Razzaq Halvi, Hazrat Sheikh Ibrahim, Hazrat Sheikh Muhammad, Hazrat Sheikh Abdullah, Hazrat Sheikh Yahya and Hazrat Sheikh Musa became famous. Here, only Hazrat Shaikh Abd-ur-Razzaq and his descendants will be discussed.

**Hazrat Sheikh Abd-ur-Razzaq** (MAY ALLAH BE PLEASED WITH HIM)

His full name was Abd-ur-Razzaq Bin Sheikh Abu Muhammad Abdul Qadir Bin Abu Saleh, alias Abu Bakr and title was Muhaddis-e-Baghdad. A reputed and respectable Hafiz of Quran and Hadith and a Humalite by belief, he was born in 528 Hijra, in Baghdad. (73) The same date has been noted in *Tibq't-e-Hinabla* and *Shajra-tul-Kamleen*, (74). His education was undertaken by Sheikh Abdul Qadir Jilani himself. He learned Hadith from his father in his early age. Allama Ibn-e-Najjar writes in his history that he had learnt Hadith from his childhood from his father, along with many others and also achieved a lot on his own. (75) He had a great love for the knowledge of Hadith and, therefore, collected a large number of important and essential books of this discipline. He received much learning from Muhammad Bin Sarma, Abu-ul Fazul Ummavi, Abu ul Qasim Bin Banna, Hafiz Abul Fazl Bin Nasir, Abu Bakar Bin Zaghvani, Abu-ul Karam Bin Shahr Zori and many others of the same rank. (76) Ibn-e-Rajab writes in his *Tabka't* that he had great aptitude in *Ilm-e-Ma'rfat* (Spiritual Knowledge), but was more interested in Hadith (77).

Hafiz Muhammad Bin Abdul Wahid Humbli says, "*He was called Halbi with reference to an eastern district of Baghdad. I never saw a wiser, keener and more determined man in Baghdad.*" Imam Shaha'b-ud-Din Abu Sha'ma writes in his History, "*He was a pious, God-fearing and accomplished man and was contented with little.*" (78) Ibn-e-Kaseer writes that "He was pious and God-fearing and there was none better among the children of Hazrat Abdul Qadir. He never accepted riches and statuses which others accepted. He took little care of the world and attended to the reality of after-life. He learnt Hadith from many and

recited to praise the great saint and important events of his life are narrated. This continues till the sunset prayer after which the custodian of the shrine along with those present recites aloud the religious formulas. Then Fa'teha is recited on food and sweets and shares are distributed among those present. After the Isha prayers, people leave." (66)

It is a distinctive feature of his *Urs* that it is celebrated every month rather than every year. Besides the sub-continent, the holy 11<sup>th</sup> is celebrated in all corners of the world and leaders of all orders distribute *Naya'z* for the blessing of his soul(67). Imam Ibn-e-Taimia, Sheikh-ul-Islam, who was considered very strict in religious matters and is accepted as an Imam by the Ehl-e-Hadith, used to participate in the ceremony of the holy 11<sup>th</sup> and expressed his respect. Alama Sayyad Abbas alUza'vi writes, "*Alama Ibn-e-Taimia used to send gifts and money from Damscus to the shrine of Hazrat Jilini during the later dates of Rabi-ul-Awal for education and food and this caravan used to consist of 20 camels*". (68)

In this regard there is a slight difference of opinion among scholars; some say that the 11<sup>th</sup> was a part of the routine of the Ghaus-ul-Azam. Ima'm Ya'fai says, "*The Holy 11<sup>th</sup> is the ceremony of the passing away of the Holy Prophet which Hazrat Ghaus-al-Azam celebrated during his worldly life.*" This ceremony of blessing became so popular that all started celebrating it on the 11<sup>th</sup> of every month. Firstly, the same ceremony of blessing became famous as the holy 11<sup>th</sup> of the Ghaus-al-Azam. (69) Mulla Muhammad, the son of Mulla Jevun, the teacher of Aurangzeb Alamgir, writes in his book, "*the Urs of other holy saints is celebrated after a year, but that of Hazrat Ghaus-al-Azam is celebrated every month.*"

Mulla Ali Qa'ri says: "*The holy 11<sup>th</sup> is neither a Farz nor Sunnah but rather a good deed and a way to achieve nearness to God and is a routine of the holy saints which brings blessing and benefit to the doer.*"

### Descendants

Sheikh Shahab-ud-Din Soharwardy writes in *Awa'rif-ul-Muarif* that the Ghaus-ul-Azam married with the consent of Hazrat Muhammad (peace be upon him) and had four wives.(70) Ibn-e-Najjar writes in his *History* with the authority of Ghaus-ul-Azam's son, Sayyed Abdul Razzaq, "My father had 49 children of which 27 were sons and 22 daughters." Ibn-e-



## THE HOLLY ELEVENTH

He passed away on 11<sup>th</sup> of Rabi-ut-Thani 561 A.H. His shrine is in Baghdad. In 941 CE. Sultan Suleman got a beautiful dome built on his shrine that is now one of the most frequented and revered shrines of the Muslim world.(59) His date of passing away has gained a special importance among the holy days of the passing away of Saints in the Muslim world. Giarhween Shareef is the name of a day of celebration for blessing the soul of Ghaus-ul-A'zam which is specially arranged and celebrated by the Muslims of the world, great Saints and mystical orders. Such a blessing is permitted in the light of the Quran and the Sunnah. The saying of God is: "*and the people who came after them request 'O, God forgive us and our brothers who believed in you before us'.*"(60) It is further elaborated upon in the Hadith. *When the Holy Prophet was asked, 'are our dead blessed when we sacrifice and perform Hajj in their name?', he replied 'Yes, they are pleased just as when one of you is presented with some thing and he is pleased'.*" (61)

Hazrat Imam Abu Hanifa, Imam Ahmad, and other saints believe that blessing is conveyed to the dead in this way.(62) Hazrat Shah Abd-ul-Aziz Muhaddis Dehlvi says that praying for and blessing the spirits is right and fair. (63) So much so that Ismail Dehlvi writes in Sirat-e-Mustaqeem that if the purpose is to benefit the dead then it should not be considered limited to feeding the hungry but rather blessing with Surah-e-Fatiha and Surah-e-Akhlās is much better (64).

Since the Muslims have been greatly benefited by Ghaus-al-Azam and the other Holy Saints, it is a matter of pride and a way of salvation to arrange gatherings to bless them. That is why for centuries the Muslims of the world have performed this pleasant duty. Hazrat Sheikh Abdul Haque Mohaddis Dehlvi says, "*We saw our leader and mentor, the great saint Hazrat Sheikh Abd-ul-Wahab Qadri observing and defending the day of the passing away of the Ghas-ul-Azam.*" He further writes: "*Sheikh Amaan of Pani Putt, who had a great place among the holy saints, used to celebrate the Urs of Ghausal Azam on the 10<sup>th</sup> of Rabi-ut-Thani.*"(65) Hazrat Shah Abdul Aziz Muhaddis Dehlvi says that the ceremony of the 11<sup>th</sup> has been celebrated at the shrine of the Ghaus-al-Azam in Baghdad for many years. "*On the 11<sup>th</sup> of the moon the king and scholars and saints visit the shrine of Ghaus-al-Azam. The completion of the recitation of the Quran takes place by afternoon prayer and then eulogies are*

## Books

Ghuniah-Tu-Talibin  
Fatooh-Ul-Ghaib  
AL-Fatah-Ur-Rabbani (A Collection Of Sermons)  
Maktoobat-E-Ghausia  
Ilha'ma't-E-Ghausia  
Diwan-E-Mohi-Ud-Din  
Qaseedah-E-Khumriya  
Qaseedah-E-Mehboobiya  
Qaseedah-E-Qutbia  
Qaseedah-E-Roomiya  
Qaseedah-E-Ta'libiya  
Jila-Ul-Khawatir Fil Batin Wul Zahir  
Ywaqit-Ul-Hikm  
Durood-E-Kibria  
Hamd  
Durood-E-Akseer-E-A'zam  
Duwa-E-Bud Riqnat-Ul-Eman  
Duwa-E-Fath-Ul-Basa'ir  
Saboo' Shareef  
Chehel Qa'f  
Asma-E-Suba' Ma' Tawajjuaha't  
Basha'ir-Ul-Khairat  
Tohfa-Tul-Muttaqeen Wa Sabeel-Ul-A'refin  
Hizbul Rija' Wul Inteha  
Al-Kibriyat-Ul-Ahmar Fil-Sala't-E-Al-Un-Nabi(57)  
Mara'tib-Ul-Wajood  
Mera'j-E-Latif-Ul-Ma'nee  
Sir-Rul-Israr Wa Mazhar-Ul-Anwa'r Fi Ma Yah Taj-O-Eleh-Il-Abrar  
Margoulth in Encyclopaedia of Islam refers to these books saying that these are a great evidence of Ghaus-ul-Azam's scholarship and mastery over religious matters

1. Jila'-ul-Khwatir
2. Ywaqit-ul-Hakim
3. Al-Fewza't-ul-Rubba'nia
4. Hizb-e-Busha'ir-ul-Khaira't
5. Al-mawa'hib-ur-Rehmania (58)

down below

This is how he instructed his sons about the rights of the people, “ *It is my will that: you should adopt the fear and obedience of God and keep the laws of the shariah; keep your hearts pure and show courage in the matters of your desire, keep your spirits open and wide and be able to bestow what you can; abstain from hurting and establish amicable relations with your peers; keep advising the people and not fight with your companions; make selflessness a duty and avoid giving away in excess.* ( Fatooh-ul-Ghaib) (52).

In explaining mysticism and giving his instructions, he said in Futuh-ul-Ghaib, “Tasawuf consists of 8 qualities: generosity of Abraham, passions of Job, prayers of Zakairah, poverty of Isaiah, weeds of Moses, asceticism of Jesus and faqar of Muhammad. (53)

He discouraged monasticism and describing the reality of the world, he said, “*Don't keep your state so in this world that it be sitting and you standing, but rather use it in such a way as on the door of a king you be sitting and it be standing with a tray of delicacies on its head. The world serves him who stands at the door of Allah and who stands on the door of the world is disgraced by it.* (54)

He had a different way of instructing the caliphs and administrators. Hafiz Ummad-ud-Din, Ibn-e-Kaseer writes in his History that: “*He advised all caliphs, ministers, sultans, judges, nobles to do good and shun evil and courageously rebuked them openly in gatherings. He would object to whoever followed an aggressor as his revered one and never cared for any offerder in the matters concerning God*”. (55)

Teaching the status of a Wali he said, “*Unless a man has the following 12 qualities, he ought not to step up to the place of a Wali. Those 12 qualities are: the first: hiding of faults and taking pity, he should learn from God. The second two: friendship and loving kindness he should learn from the Holy Prophet; the third two qualities of truthfulness and righteousness he should learn from Hazrat Abu Bakr: the fourth two qualities of advising to do good and abstain from evils, should be learnt from Hazrat Umar; the fifth two qualities of modesty during waking up at nights and feeding the hungry should be learnt from Hazrat Uthman; and the last two qualities of bravery and scholarship should be learn from Hazrat Ali.*” (56)

cumference of all the Worlds was granted to Hazrat Ali and from him this status by succeeding descent became forever focused in the person of Sheikh Abdul Qadir Jilani” (46)/46. Hazrat Imam Yaf’i writes in Khulasa-tul-Mafakhir: “All the spiritual orders have benefitted from the court of Ghaus-ul-Saqlain. Khawaja Moeen-ud-Din Chishti Ajmairi received his benefit when he reached Baghdad and resided with him. Hazrat Shahab-ud-Din Soharwardi, the founder of the Saoharwardia order, benefitted by living in his presence”(47).

Hazrat Arif Billah Abdullah Balkhi writes in Khariq-ul-Ahbab fi Ma’rifat-ul-Aqta’b that one day, in a public gathering Sheikh AbdulQadir Jilani turned to Bokhara and said that he was receiving a pleasant fragrance from that direction, and that after 157 years of his death a perfect man would be born in that direction who would be named Baha-ud-Din Naqshaband and he would partake of his special blessings. Thus he writes that with the ‘spiritual attention’ of the Ghaus The Great Name (Ism-e-A’zam) was stamped on the heart of Hazrat Baha-ud-Din Naqshbad (48). It is clarified by the above that all the spiritual orders accepted his greatness and bent their heads before his teachings. Hazrat Miran Shah Mir says: “*Qadami hazehi ala rakabati kullay waliellahey*” means that his way was the best. The step means method and the bending of the saints means that they accepted that the teachings of Hazrat Ghau-ul-Azam were the best. Hazrat Sheikh Jamal-ul-Arafin says, “I asked of Hazrat Khizr about Hazrat AbdulQadir Jilani who replied that his status was the highest among all saints and that he saw such a light on his head whose rays spread to East and West” (49).

### TEACHINGS OF GHAUS-UL-AZAM

Hazrat Ibrahim Bin Sa’d-ud-Din says that the Sheikh used to sit on a throne wearing his robe of scholars. His voice was loud and people listened to his message attentively and obeyed him with pleasure(50). Ibn-e-Kaseer says in his History that when the Sheikh went to Baghdad, he first of all studied the revealed knowledge( Fiqh, hadith and exegesis) and then achieved perfection in spiritual knowledge. He had a distinction in sermonizing and description of facts. He stopped from evil and advised to do good and had no fear in saying the truth to any one. He told the truth to the face of nobles and ministers. He was a great scholar, saint, and a pious man(51). The essence of his teachings is briefly set

and with authentic references proved that he had uttered these words with the will of God and this claim was based on reality. When he said in his sermon "*Qadami hazehi al rakabati kullay waliullahe*" there were some fifty great saints present in that gathering and then Sheikh Ali bin al Haiti stood up, went up to the pulpit and put his foot on his neck. Then all present followed him.

Hazrat Abu Salah Nasr, Qazi-ul-Qazzah, with reference to his father Abu Bakar Taj-ud-Din Sayyed Abdul Razaq and his uncles Abu Abdul Rehman Abdullah, Abu Abdullah Abdul Wahab, and Abu Ishaq Ibrahim relates that they told him that they were present in the gathering in which these words were uttered and 50 great saints of Iraq were also present(42). Sheikh Lolo Armani who was a Qutub of that time says that when the Sheikh said that his foot was on all saints' necks some 313 saints of Gods in all countries had bent their heads. Among them 17 in Makkah, 60 in Iraq, 40 in Persia, 30 in Syrya, 20 in Egypt, 27 in the west, 23 in Yemen, 11 in Ethiopia, 7 in wall of Yajuj Majuj, 7 in Sarandib, 47 in Koh Qaf and 24 in the isles of Bahr-e-Muheet (43).

Sheikh Khalefa-tul-Akabir says "When I had a vision of the master of the two worlds in dreams I desired a confirmation of this from him. He replied: "*What he says is true and why should he not say that because he is the Qutab of the age and I myself am his supervisor*" (44). The robe of a Qutab was granted to him by the Last Prophet himself. Allama Yahya Ta'dni says, "After the handshake he granted that robe which the Prophet had on and told that it was the robe of a Qutub which is granted to an Abdal".

This saying of his was submitted to by all the saints of the world and they bent their necks. In Lata-e-ful-Ghra'ib, Hazrat Khawaja Gaisu Daraz says that at the time when Ghausaul Azam said in Baghdad that his foot is on all the saints' necks, Sultan-ul-Hind, Hazrat Khawaja Moeen-ud-Din Chishti was busy in meditations in the mountains of Khurasan. He bent his neck at once right there and then and said, "Your foot be on my neck and eyes". Seeing his obedience, Abdul Qadir Jilani said, "Moeen-ud-Din, the son of Ghias-ud-Din has now superseded all the saints in obedience; he will soon be the Sultan of India"(45).

Hazrat Majaddid Alif Thani writes in his letters, "Certainly the Ghaus-ul-Azam is the nucleus of Sainthood; whoever was ever granted some great spiritual status received it by virtue of the 'spiritual attention' of Sheikh Abdul Qadir Jilani"; and also that "The status of being the Cir-

the hidden and the revealed of men, subjugation of jinns, knowledge of the secrets of the angelic world, revelation of the secrets of the subdued universe, Knowledge of the hidden secrets of the world to come, bringing about changes in people's beliefs, all of which have filled pages in various books. Only one deed will be discussed here.

In Ghib'ta-tul-Nzair Allama Ibn-e-Hajr Askalani who is an Imam of traditions and genealogies writes that during his infancy Sheikh Abdul Qadir Jilani did not use to take milk during the hours of fasting in the month of Ramadan. Allama Shatnaufi relates the same with some additions: "*It became famous in the city that among the Syyeds a child has been born who does not take milk in Ramadan during the hours of fasting*" (37). It is related in *Kalaid-ul-Jawahi* that his mother told that "*He did not take milk in the month of Ramadan during the day. Once on the 29th of Ramadan the moon could not be seen it being so cloudy. People came and asked me if my son had taken milk that day. I told them that he had not, from which they came to know that it was a day in Ramadan so all fasted.*" (38). Whereas we can conclude from the above that from infancy he performed miraculous deeds and that he was a born saint. It also proves his Sayyed descent. His sainthood had already been prophesied by the great saints of the age a fact which has been discussed by the author of Bahja-tul-Asrar in these words: "*Soon a child will be born on the soil of Persia whose miraculous deeds will be many and whose deeds should be recognized by all and he will be the Qutub of the age and will say that his step was on the neck of all saints*" (39). In Mukashifat-e-Auliya Musa Soharwardi writes: "*In a state of revelation one day Hazrat Junaid Baghdadi said 'Qadamehi alrakabati, Qadamehi alrakabati', i.e., his step is on my neck. After remaining in this state for some time, in reply to a question he told 'this meant that at the end of the 5th Hijra a saint would appear in the world. His alias will be Mohi-ud-Din and birth place will be Gilan. He will settle in Baghdad and with the will of God he will pronounce, 'Qadami Hazehi al Rakabati Kullay Waliullahe'. Thus in the revelation it occurred to me: 'why should his step be not on my neck. Thus with this thought I uttered these words 'his step is on my neck'*" (40).

In Manakib-e-Ghausiya and Targhib-ul-Manazir it is written that at the time of his death Imam Hassan Askari, while conferring his robe of successorship, instructed to give it to a saint who would appear in the 5th C (41).

Allama Shatnaufi has discussed this at length in his book Bahjat-ul-Asrar

of God” (31).

Hazat Shah Wali-Ullah writes:

“ The real association of Ghaus-ul-Azam is with Hazrat Owais Qarni, which so includes the blessings of Divine Peace that, in the person of the Greatest, like the S of the Divine Self (the point of Zal of Za't-e-Ilahiya), with love for the inhabitants of the ethereal world, he himself becomes the desired one; and with this status of the loved one, without his will and attention that manifestation of God descends on him, which is the origin of creation and is the collection of wisdom, and by virtue of which such limitless blessings proceed from him, that is, the administrative affairs of the world take place automatically. That is why the Ghaus-ul-Azam uttered proud words and through him the subjugation of the physical universe has taken place” (32).

He was a man of divine acts and revelations. From childhood miraculous deeds started taking place. All the historical records are agreed upon the multiplicity of his miraculous deeds. So much so that scholars like Imam Ibn-e-Taimiya and Sheikh-ul-Islam Izz-ud-Din bin Abd-us-Sala'm have accepted that his miraculous deeds attained great recurrence (33). Ibrahim ad-Durubi says that Sheikh Ibn-e-Taimiya declares the authenticity of Sheikh Abdul Qamar Jilani's miraculous deeds. Imam Yaf'i says, “His miraculous deeds are numberless and I have been told by those who are the Imams of the time of his miraculous deeds consistently or almost continually happening (34). Mufti Ghulam Sarwat Qadri writes in Ghazinat-ul-Asfia that the number of miraculous deeds that happend with the Ghaus never happend with other holy saints (35). Syed Abdul Hassan Nadvi says a beautiful thing in this regard, *“It is undeniable that books are full of the details of his miraculous deeds but his greatest miracle was giving a new life to dead hearts. With the effectiveness of his words and the intensity of his heart God gave a new life-in-faith to millions. His person was like zaphyr to the garden of Islam which breathes a new life to the graveyard of the heart and it started a new movement of faith and spirituality in the world of Islam.”*(36)

His miraculous deeds can be summed up thus: curing: the common diseases, of lepers, of invalids, and of born blinds; making green dried up date trees, stopping storm and rain, presenting out of season fruit, precognition, knowledge of hidden things, taking away knowledge, making blood of coins, relieving from the torture of the grave, making a saint of a thief, knowledge of death, helping from a distance, control of

Religious scholars like Al-Ansari, Alharvi and Ibn-ul-Hauzi were criticizing mysticism. In such times, Sheikh Abdul Qadir Jilani started his practical activities and giving a new turn to mysticism brought it out of technical and terminological complexities. He simplified the language of mysticism and opened the door of mysticism to the common man. With his word and deed he proved that the hegemony of the reclusive mystics was not good for mystics. He was against mysteriousness and secretiveness in mysticism. He wanted to see perfect harmony between the *Tariqa* and the *Sharia*. Thus about Hussain bin Mansoor al Hallaj he said that had he been in Mansoor's time he would have saved the situation from what ensued (29). He also reformed the system of monasteries (Khanqahs) and Bayet and gave it new breadth and freshness.

Syyed Abu-al-Hasan Nadvi writes in *Tarikh-e-Dawato Azimat*: "In the life of the Sheikh, his Qadria order had benefited millions and after his death his successors and Qadri system of monasteries (Khanqahs) became a vast movement for reform and teaching not only in the Islamic world but also proved an effective way of preaching Islam among the non-Muslims".

He further says that during the 5th CH when Islam had declined in political as well as intellectual spheres, Imam Ghazali took care of scepticism and unbelief with his intellectual movement and Sheikh Abdul Qadir Jilani cured the diseases of lack of belief and belief without practice. In this degenerate period of Islam he gave very effective and impressive sermons from which we offer an excerpt.

*The walls of the religion of the holy prophet are falling one after the other and its foundations are falling apart. O, people of the world, let us give strength to what has fallen, reconstruct what has been demolished. This can not be accomplished by one individual; all must act collectively. O sun, o moon, o day, come all. (30)*

He used to take the nobles and the rich severely to task and from the pulpit criticized the Caliph. The result of his impressive sermons and efforts was that movements like the Qaramita and Batiniya which had been declared to be the Empire of Evil lost all strength. When he used to give his sermon no one had the courage to speak. He possessed a very impressive, dignified personality. Mian Noor-ul-Hasan writes: "In the elders of the Qadria order is found the qualities of Umar Farooq and the quality of Umar's character was like that of Moses'. Thus the *Jala'l* (grandeur) of God and great spiritual power over the physical world of matter proceeded much from him and he found a high place in the court



Abdul Qadir Jilian used to discuss 13 branches of knowledge (24). Sheikh Hafiz Abul Abbas says that once he and Alama Jamal-ud-Din Ibn-e-Juzi went to meet Sheikh Abdul Qadir Jilani who was describing the exegesis of an ayah. He asked Ibn-e-Juzi if he knew that interpretation to which he replied in the positive. The Sheikh described 10 interpretations to which Ibn-e-Jauzi said that he knew all. But when the Sheikh described more Ibn-e-Jauzi said that he had no knowledge of them, after which the Sheikh described 40 to which all Ibn-e-Jauzi said that he knew not them. After describing all the Sheikh said that now he would proceed from Qa'l to Ha'l, i.e., from the revealed to the hidden, saying this he said *La Ilaha Illalaho Muhammadur Rasul-ullah* which caused a great perturbation among those present and Ibn-e-Jauzi tore his clothes (25). Umar Bazzaz says that the Sheikh received many enquiries concerning Fatwas from different parts of Iraq and he used to answer them immediately (26). His sermons were very impressive and enchanting. According to the author of Bahjat-ul-Asrar 5000 jews and Christians converted to Islam due to his sermons (27). He used to send preachers to different countries and established institutions for preaching and education. In 541 H many preaching institutions were functioning. He sent preachers to Musal, Halb, Damascus, Tabraiz, Tus and Bustam. At the time of sending them away he used to instruct them,".

*Never seek the employment with the nobles, nor accept scholarship from the rich. Be mindful of the will of God in everything, avoid pride and vanity, observe punctuality, always keep the Book of God and Sunnah before you, never trespass the bounds of the Shariah, live a simple life, never lose heart in the face of troubles and hindrances in matters of preaching, be courteous with the non-Muslims and avoid worldly shows and external trappings. (28)*

The result of these attempt at preaching was that during his own lifeline the people of Iran, Yemen, Syria and Egypt entered the Qadria order and this order started and developed in all Islamic countries. So much so that in Sudan, Rome and India it became very popular.

His was the age of the rise of mysticism. The orders of the Sufis were developing and growing. Its spiritual and emotional impact was becoming a universal movement. In these historical circumstances a question had become a cause of conflict, viz., *how to reconcile the elements of mysticism with the Shariah*. People like Ibn-ul-Aqeel, the teacher of the Sheikh, had rejected the need and utility of mysticism.

would rob him and demanded to know why he had revealed that he had 40 dinars. He replied that he knew what the leader said but he had promised his mother he would never tell a lie. At this the leader of the robbers was shocked and he started trembling; the stonehearted man started weeping. He said that following be a promise made to a human being that his mother and it was he a pity that he himself was disobeying his God for such along time. He returned the loot to the passengers and repented. He became famous as a holy saint by the name of Ahmad Burdi(18).

The above-mentioned story is well known and all historians are agreed upon its authenticity. Sheikh Muhammad Bin Quaid-ud-Aiwani says that when he asked Syyedna Abdul Qadir Jilani on what was founded his greatness he was told it was truthfulness(19). He was told that he had never told a lie in his life and had never disobeyed his parents. The purpose of narrating it here was to prosecute ourselves. How many lessons are hidden in this story obvious to the discerning and the wise.

When he reached Baghdad Imam Ghazali had left the same year, so he got education from the famous scholars of the city. With Abu-ul-Wafa Ali Bin Aqeel Hambali (d 513 H), Abul Hassan Muhammad Bin Qazi Abu Ya'li, Muhammad Bin Al Hasnain and Qazi Abu Saeed Mubarak he read Fiqha, from Abu Alkhair Hammad Bin Muslim, Abu Zakriya Bin Yahya Tabraizi (d 502 H) he learnt literature, from Muhammad Bin Al Hasan Baqalani, Abu Saeed Bin Abdul Karim, Abdul Rehman Bin Ahmad Abul Barakat and Abu Muhammad Jaffar Al siraj, the author of Masar-e-ul-Ushaq, he learnt Hadith and got spiritual training from Sheikh Hammad Bin Muslim Dabbas (d 533 H) (20) and completed it with Sheikh Abu Saeed Mubarak Al Mukharami. He performed Bayet at the hand of the same and received the robe of Khilafat(21).

He spent 9 years in pursuit of the knowledge of revealed and spiritual sciences and spent 25 years in meditation and spiritual training to complete the various stages of *Suluk*. His period of preaching spans 40 years. He gave first sermon in 521 H at the age of 50. Six years later the school of Sheikh Abu Saeed Mukharami his teacher

was given over to him. All rich and poor participated in the development and extension of the school (22). In his lecture in the school he offered uninhibited criticism on all. During the early part of the day he taught exegesis of the Quran and the principles of Hadith and after Zohar he taught the Quran (23). He was a great scholar. Along with the Ulum-e-Zahiri, God had blessed him with the Ulum-e-Laduni. Muhammad Bin al Husam Musali says that from his father he learnt that Sheikh

this: Abu Muhammad Mohi-ud-din AbdulQadir Jilani Alhasni AlSiddiqi=Abi Saleh Musa Jangi Dost = Al Imam Abdullah=Al Imam Yahya Alzahid=Al Imam Muhammad=Al Imam Dawood (Al Aseer)=Al Imam Musa Thani (the Second)=Al Imam Abdullah=Al Imam Moosa Aljon=Al Imam Abdullah AlMahz=Al Imam Hasan Al Musanna=Al Imam Hasan=Khalifa-tul-Muslim Hazrat Ali Murtaza (13). Ibn-e-Taghri Burdi relates the same genealogy in AnNujm-uz-Zahira and Sheikh Abdul Qadir Jilani himself says in Futuh-ul-Ghayb: "I am a Hasani by descent" (14).

Allama Yunus AlSheikh Ibrahim AlSamrai in his book "Afl Sheikh Abdul Qadir Alkilani: Hayatihi wa A'sar-e-hi" relates the genealogy on his maternal side in this way.

Sheikh Abdul Qadir Jilani=Immulkhair A'mat-ul-Jabbar Fatima d/o Al-Sayyed Abdullah Somaee Alzahid=Al Imam Abi Jimal-ud-Din Al Sayyed Muhammad=Al Imam Al Sayyed Mahmood=Al Imam Abi Al Ata Abdullah=Al Imam Kamalud Din Easa=Al Imam Al Sayyed Alaud Din Muhammad Al Jawwad = Ali Al Raza-Al Imam Musa AlKazim=Al Imam Jaffar Saadiq=Mohammad Al Baqir=Al Imam Ali Zain-ul-Abideen=Al Imam Al Hussain=Ali Abi Taalib (15) In his book Safina-tul-Auliya, Dara Shikoh has seconded this genealogy (16). Despite his distinctive high descent Ghaus-ul-Azam out of humility and humbleness never mentioned his genealogy and even forbade his children to do that. His son Qazi-ul-Quzzah Imad-ud-Din Abu Saleh Nasr said that his father used to say that "His high status was only due to *faqr*". (17) His early education was completed in Gilan. At the age of 18, with the permission of his mother he arrived in Baghdad in 488 Hijra, during the reign of Mustazher Billah Abbasi. Allama Jami writes in his book that he came to Baghdad in the month of Safar. At the time of departure his mother gave him 40 dinars and always advised him to speak the truth. (She also taught him a prayer which is of great esteem in the Qadria order as the prayer of the Qutub). He joined a caravan to Baghdad which was held up by robbers when it was past Hamdan. But the robbers had nothing to him. When they were going away one of them asked him if he had anything to which he replied that he had 40 dinars. The robber did not believe him and took him to his head on whose questioning he again told that he really had 40 dinars which his mother had sewn in his vest at the time of departure. When it was searched the 40 dinars were found there. The leader asked him if he did not know that they were robbers who

**SHEIKH MOHY-ud-DIN ABDUL QADIR JILANI** (MAY ALLAH BE PLEASED WITH HIM)  
**THE FOUNDER OF THE QADRIYA ORDER**

The name of the Founder of the Qadriya order is *AbdulQadir Jilani*, alias *Abu Muhammad*, and he became famous as *Mohiud-Din*. The Reviver of Religion. This title was a humble tribute paid to him for his great services to religious revival. As an embodiment of God's holy powers, he used his spiritual endowment in solving people's mundane and earthly problems. Thus he was called by all *Ghaus-ul-Azam*, The Greatest Saint; and it is by this name that he is remembered today. *Jilani* was appended to his name as he was famed to have been born in a small village now believed to be called *Jilan*. A Humalite by faith, he became the founder of the Qadriya order of Sufism and was counted among the greatest saints and holy men of Islam. He was born on the 1st of Ramadan, 470 Hijra, (1077/78 AD) in the town of *Jilan*. (8) Abd-ul Fida writes in *Taqweem-ul-Buldan*: " *Jilan* is situated on the southern side of BUHIRA-E-AKHZAR, (9) i.e., the Caspian, which on its eastern side borders on Tabristan a, province of Iran". The village in which he was born has been named "Nayf" by Allama Shatnaufi in *Bahjat-ul-Asrar*. In *Maujam-ul-Buldan*, Imam Yaqoob Himvi calls it *Bushteer*. Imam Seyuti and Firoz-Abadi follow Himvi. Ibn-e-Taghriburdi in *An-Najum-uz-Zahira* names the birthplace to be *Jeel*, which is a village between *Wasit* and *Baghdad*. At the time of his birth his mother was 60 years old.

At the time of his birth Iran was under the rule of the third Saljuq King, Sultan Muizudin Abulfateh Malik Shah Ibn-e-Arsalan, and Baghdad was under B'Amrillah.

Allama Shatnaufi writes that the night he was born eleven hundred children were born in *Gilan* all of whom became great saints of their time. (10) The prophecy of his birth had been made by many saints of the age among whom Sheikh Khalil Balkhi, Sayyed-ut-Taifa Hazrat Junaid Baghdadhi, Hazrat Abu Abdullah Muslimi, Hazrat Sheikh Abu Bakr Hidar, and Hazrat Sheikh Abu Bakr Bin Hawwar are noteworthy. (11)

He was a descendent of Hazrat Imam Husan on the paternal and from Hazrat Imam Hussam on the maternal side. It is his distinction that he is a Sayyed on both sides. Allama Rasheed Raza writes in *Da'ira-tul-Ma'rif* that seventy of the greatest historians and genealogists have counted him among *Hasni-ul-Asl Sada't*, i.e., the real descendent of Imam Hasan. (12) A genealogy attributed to his son Sheikh Abdul Razzaq goes like

which are the nucleus of all the *Willayah*, were continued in that family. For this great status the person of Hazrat Ali was chosen. In this way through him this became a continuous flux till eternity(5). The brought up of Hazrat Ali took place under Prophet's own supervision. Hazrat Fatima, the daughter of the Prophet, was wedded to him. As the son-in-law of the Prophet, and by virtue of his training under the Prophet, Hazrat Ali was like a son to him. Of all the Companions he was nearest to the Prophet. He shared and participated the most in all the activities of the Prophet, war and peace, private and social. The intellectual excellences of the Prophet which signify the *Willayah* and the *Tariqa* were perfectly imprinted on Hazrat Ali and their signs are found in all their external and internal forms in all the orders and schools of the Sufis. The secrets of God and mysteries of the Self which are designated as *Faqr* and *Tasawwuf* continue by virtue of the holy saints from one heart to the other(6). It is written in *Ta'lim-e-Ghausia* that Hazrat Ali pointing to his heart said that many kinds of knowledge lay hidden there and that the hearts of the holy saints were treasure houses of the secrets of Allah. The hearts of the common people cannot bear the burden of these secrets. Thus he taught them to Hazrat Imam Hasan, Hazrat Imam Hussain, Hazrat Hasan Basri and Hazrat Kumail bin Zayad (7). Hazrat Imam Hasan and Hazrat Imam Hussain were born of Hazrat Fatima-tuz-Zahra, the daughter of the Prophet and the wife of the Lion of God. By virtue of their link with Hazrat Ali the *Willayah* continued with them. In the offspring of Hazrat Imam Hasan, Hazrat Abu Saleh Jangi Dost and in the offspring of Hazrat Imam Hussain Hazrat Abdullah Samaee were born. The daughter of Hazrat Abdullah Samaee was wedded to Hazrat Abu Saleh Jangi Dost as a result of which Hazrat Sheikh Abu Mohi-ud-Din Abdul Qadir Jilani, the trustee of the *Willayah* of Hazrat Ali and his two sons was born. He was a pure Sayyed on both sides, the bright moon of the sky of Willaya, and according to "*Qadami Hazahi Ala Raqabat-e Kull-e waliul-lah-e*" was established to be the head of the school of the *Auliya-e-Kubbar* and *Sufia-e Uzzam* (the Great Saints and Sufis). A brief description of his life and works is presented below.

strategies and laid down laws for the exchange of prisoners of war. In the short period of ten years he stretched the boundaries of the Islamic state to 1 million square miles. *Kufr* (Paganism) and *Shirk* (Polytheism) died out and the religion of God prevailed. On the occasion of Hajja-tul-Wida, giving the message of Unity, Brotherhood and Equality, he said,

“Today, God has completed your religion for you. All the customs and values of the Jahilia I have trampled underfoot. No Arab has superiority over the non-Arab nor a white over the black. Among you only he is first in the eyes of God who is first in piety and Godfearingness (*Taqwa*). I am leaving the *Quran* and the *Sunnah* among you. As long as you act upon them you will not go astray”.

In this sermon he established the *Quran* and the *Sunnah* as giving a complete code of life. His following in the public and the private, physical as well as the spiritual, lives was established as the fundamental principle of the belief of the Muslims. External following is by way of the *Shariah* and the internal one is by way of the *Tariqah* and the merit of *Willaiah* is such that he received all the knowledge of the secrets of the Self direct from God without the medium of *Jibraeel*(3). These secrets he communicated to Hazrat Ali from whom they reached all the Sufis . Till eternity this blessing will continue and it is these who are meant by “*alUlema'-o wurasatul Umbiyya*”. It is only by virtue of them that it is possible for us to walk on the Straight Path(4). Hazrat Shah Abdul Aziz Moheddis Dehlavi writes in *Tafseer-e-Azizi*: It is impossible to escape the natural load of sins which drowns and smothers, as water does, and pushes into the deepest pit of hell, without the mediation of those who have cast themselves to be the receptacle of the most ethereal Self of God. Therefore, one must find a place for oneself among these fine receptacles so that by virtue of that the blessings of that ethereal Self that is in those receptacles may become a part of our lives. These receptacles are rare and difficult to find therefore one must always be in search of them and must follow them with one’s heart and soul. For this ummah these receptacles are the descendents of the Prophet”.

A hadith says, “My family is like Noah’s Ark among you; whosoever boards it will find salvation and whosoever misses it will be destroyed”. The family of the Prophet is distinguished by the fact that all the practical excellences of the Prophet with all their branches and variations,

*IN THE NAME OF ALLAH, THE BENEFICENT, THE MERCIFUL*

**THE LIFE OF MUHAMMAD** (PEACE BE UPON HIM)

The Benefactor of Mankind, Muhammad (Peace be upon him), was born early in the morning on 12 Rabi-ul-Awwal/ 21 April 571 AD in the city of Makkah, and departed from this world on 12 Rabi-ul-Awwal, 11Hijra/ 8 June, 632 AD. His genealogy on his paternal side goes up to Hazrat Ibrahim) in this way: Muhammad=Abdullah=Abdul-Muttalib=Hashim=Abd-e Manaf=Qusayy=Kela'b=Marah=Kaab=Loui=Ghalib=Fahar=Malik=Nadar= Kanana=Khuzaima=Madraka=Ilyas=Madar=Nadar=Maad=Adanan=Adoo=Maqoom=Nahoor=Teerah=Yarib=Yashhab=Nabit=Ismael =Ibrahim(1)

On his maternal side he is related to Ibrahim in this way:

A'mina d/oWa'heb =Abd-e-Manaf=Zahra=Kala'b=Marah=Kaab=Loui=Ghalib=Fahar=Malik=Nadar=Kanana=Khuzaima=Madraka=Ilyas=Madar=Nadar=Maad=Adnan=Adoo=Maqoom=Nahoor=Teerah=Yarib=Yashhab=Nabit=Ismael= Ibrahim (2).

The Holy Prophet spent his childhood, boyhood, and youth with the Quraish in Makkah. He became famous with the names of Saadiq and Amin due to his truthfulness, trustworthiness and gentlemanliness. He adopted trade as his profession. His behaviour and bearing affected Khadija so much that she proposed marriage to him which he accepted. At that time his age was 25 and she was 40 years old. With his wisdom he saved the Quraish from bloodshed in the war of Fajjar, the matter of the Oath of Fudul, and the setting of the Hajr-e-Aswad of the Ka'aba. He hated idol worship and spent days on end in the cave of Hira in meditating on God. When he turned 40, God blessed him with prophethood. Coming out of the solitude of the Hira he gave the message of the Unity of God to the Quraish. He prepared a small band of his companions and sent the message of God in the environs of Makkah. The Quraish chiefs became his enemies and boycotted him and he bore hunger and thirst for the long period of 3 years in the Sha'b-e-Abi Taalib. In the streets of Ta'if he received stoning from the hoodlums of the town, bore all kinds of rigours and troubles but did not give up his mission. So much so that the Quraish became thirsty for his life and started plotting on his life. He left Makkah on the orders of God and made the land of Madina his habitat where he established the first Islamic state. As a ruler he gave to the world the first written constitution comprising of 52 clauses. As the leader of an army he fought wars of defence giving a new turn to war

97. Sheikh Abdul Jabbar	87
98. Sheikh Najeeb Mufti-e-Hamat	88
99. Al-Sheikh Saleh	89
100. Al-Sheikh Saif-ud-Din	89
101. Sheikh Najeeb-ul-Barkat	90
102. Sheikh Saadi	90
103. Sheikh Muhammad	91
104. Sheikh Mazhar	91
105. Sheikh Ali	91
106. References	92
	to
	97



56. Sheikh Taufeeq	60
57. Syed Abdul Qadir	61
58. Sheikh Ahmad Sarwari	61
59. Sheikh Arif	62
60. Sheikh Abdul Al-Majzooob	63
61. Sheikh Raza	64
62. Sheikh Abdu-ul-Saud	64
63. Sheikh Abdullah	65
64. Sheikh Abdul Qadir	66
65. Sheikh Abdul Qadir	67
66. Sheikh Khalid.	67
67. Sheikh Hafiz	67
68. Sheikh Saleem	67
69. Sheikh Ibrahim.	68
70. Sheikh Mustafa.	68
71. Sheikh Talat	68
72. Al-Sheikh Ahmad	68
73. Sheikh Fazl-Ullah	69
74. Sheikh Abdullah	70
75. Sheikh Muhammad Zaaki	70
76. Sheikh Amin Naqeeb-ul-Ashraf Hamat	71
77. Sheikh Adham	72
78. Sheikh Abdur Rahman	73
79. Sheikh Naseeb	74
80. Sheikh Usman	75
81. Al-Sheikh Hussain	75
82. Sheikh Ibrahim	76
83. Al-Sheikh Muhammad Ali	77
84. Al-Sheikh Zohri	78
85. Al-Sheikh Farid	78
86. Al-Sheikh Abdullah	79
87. Al-Sheikh Muhammad	80
88. Al-Sheikh Baha-ud-Din	81
89. Al-Sheikh Mahmood	82
90. Al-Sheikh Muhammad	82
91. Al-Sheikh Abdul Qadir	82
92. Al-Sheikh Hikmat Muhammad	83
93. Al-Sheikh Ali Mufti-e-Hamat	84
94. Al-Sheikh Rasheed	85
95. Sheikh Mukarram Mufti-e-Hamat	86
96. Sheikh Ghalib	87

13. Sheikh Umar Mufti Naqeeb-ul-Ashraf Hamas Hamat	38
14. Sheikh Shams-ud-Din Muhammad.	39
15. Syed Muhammad Ibaza	40
18. Sheikh Saeed.	41
19. Sheikh Hussain.	42
20. Sheikh Muhammad Shams-ud-Din	43
21. Sheikh Mustafa.	44
22. Syed Al-Sheikh Mustafa Kalidar	44
23. Al-Hazratul Qadria Baghdad Shareef Iraq.	45
24. Sheikh Abdul Qadir.	45
26. Syed Al-Sheikh Muhammad Hussain s/o	46
27. Sheikh Ala-ud-Din Al-Hashmi.	
28. Syed Sheikh Abdullah (Known as Syed Badshah) Naqeeb-ul-	46
29. Ashraf Peshawar. Sheikh Syed Muhammad Anwar	
30. Shah Al-Gilani Naqeeb-ul-Ashraf Sidhra Shareef (D.I.Khan)	46
31. Sheikh Yahya.	47
32. Sheikh Jalal-ud-Din.	48
33. Sheikh Hussain.	49
34. Sheikh Taj-ul-Arafeen	50
35. Sheikh Ibrahim Naqeeb-ul-Ashraf Hamat	51
36. Sheikh Abdur Razzaq Naqeeb-ul-Ashraf Mufti-e-Hamat	51
37. Sheikh Raza	52
38. Sheikh Abdur Razzaq.	53
39. Sheikh Noman	54
40. Sheikh Abdul Majeed	54
41. Sheikh Mehdi	54
42. Sheikh Faris.	55
43. Sheikh Zia Ullah	55
44. Sheikh Abdul Qadir	56
45. Sheikh Saeed Naqeeb-ul-Ashraf Damishq	56
46. Sheikh Syed Ali.	57
47. Sheikh Akkoo	57
48. Sheikh Muhammad Sami.	58
49. Sheikh Rasheed.	58
50. Sheikh Zaki.	59
51. Sheikh Shauqi	59
52. Sheikh Irfan	59
53. Sheikh Aman	59
54. Sheikh Ghassan	59
55. Sheikh Abdul Wahab Naqeeb-ul-Ashraf Hamat	60

S #	Contents	Page #
1.	The life of the Muhammad (P.B.U.H)	1
2.	The founder of the Qadriyah order Sheikh Mohi-ud-din Abdul Qadir Jilani (May Allah Be Pleased With Him).	4
3.	Teaching of Ghaus-ul-Azam.	12
4.	The Holly Eleventh.	15
5.	<b>Decendants.</b>	16
	i) Hazrat Sheikh Abu-ur-Razzaq.	17
	ii) Sheikh Abu Saleh Nasr Bin Syed Abdur Razzaq.	19
	iii) Sheikh Abu Nasr Muhammad Bin Abu Saleh Nasr.	21
	iv) Sheikh Zahèer-ud-Din Abu Masood Ahmad.	22
	v) Sheikh Saif-ud-Din Yahya.	22
	vi) Sheikh Shams-ud-Din Muhammad.	22
	vii) Sheikh Ila'-ud-Din Ali.	23
	viii) Sheikh Noor-ud-Din Hussain.	23
	ix) Syed Mohi-ud-Din Yahyah.	23
	x) Syed Sharf-ud-Din Qasim.	23
	xi) Syed Shahab-ud-Din Ahmad.	24
	xii) Sheikh Ila-ud-Din Ali al-Hashmi	24
	xiii) Syed Muhammad Hussain Shah.	24
	xiv) Syed Ali Shah Gilani.	25
	xv) Syed Naad Ali Jilani.	25
	xiv) Syed Karim Shah.	25
	xvii) Syed Badar-ud-Din Shah Munawar Jilani.	25
	xviii) Syed Afif-ud-Din Shah Hamvi Jilani.	26
	xix) Syed Sheikh Abdullah (Known as Syed Badshah).	27
	xx) Syed Gul Badshah Jilani.	30
	xxi) Syed Ahmad Shah Jilani.	31
	xxii) Syed Muhammad Anwar Shah.	31
7.	Genealogy of Sheikh Abdul Qadir Jilani (Founder of Qadriya Order) on paternal. And maternal sides.	35
8.	Genealogy of Syeddna Sheikh Abdur Razzaq in the following way. Syed Abu Saleh Nasr Qazi-ul-Quza Sheikh Ala-ud-Din Naqeebul Ashraf Dafeen-ul-Misr.	36
9.	Sheikh Mohi-ud-Din Yahya Naqeeb-ul-Ashraf Hamas Hamat	36
10.	Sheikh Ala-ud-Din Ali Al-Hashmi Naqeeb-ul-Ashraf Hamat	36
11.	Sheikh Sharf-ud-Din Naqeeb-ul-Ashraf Hamat	37
12.	Sheikh Yaseen Mufti Naqeeb-ul-Ashraf Hamas Hamat	37

this great work. I am thank ful to them for their continuous generous help. In the end I have the pleasant duty of thanking Sayyed Saad Shah Gilani, Principal Principal Petroman College. Multan. He not only arranged for the use of his computers and aid of his colleagues, but, fulfilling the traditions of his family he always treated me with love and very broad smiles. Mr. Muhammad javed Akhtar, Admn. Officer, and Ishtiaq Ahmad Petroman College. Multan, and specially tariq, who typed the English version, desrve my thanks for their cooperation and companionship during long hours of strenuous composing.

In the end I thank my sons Naveed and Adil Qadri for their love and understanding during my long absence due to work or otherwise. Naveed deserves special thanks for typing the Urdu version and the family tree.

Muhammad Hussain A'za'd Al-Qadri  
October 29, 1999  
Directorate Of Education (Colleges),  
Multan

## WRITER'S PREFACE

Compiling the genealogy of the Razzaqia family is a great responsibility which can only be fully and truly done by the experts of genealogy. For an ignorant person like me it would have been impossible to complete this work without the guidance of my spiritual leader. It is all the blessing of God that I am successfully quitting myself of this great and heavy responsibility.

Mulla Ali Qari in Nuzhat-ul-Khawahir and Allama Yahya Ta'dni in Kalaid-ul-Jawahir rendered key services in compiling the genealogy of the Razzaqia family. Keeping in view these works my Sheikh expressed to me that if the genealogy of the Razzaqia Gilania family is preserved with the study of authentic documents it would be great service. Conferring this responsibility to me with great love, he asked me to begin work in this regard and assured me of the help of the Ghaus. By virtue of the channel of the Ghaus, these words were rewarded with acceptance in the court of God. Books like Miftah-ul-A'rifin by A fif-ud-Din Hussain Gilani and Nasab Al-Sheikh Mohi-ud-din Gilani strengthened my determination. Authoritative genealogies from Damascus and Iraq as well as relation with the Qadria order spurred me on.

After a strenuous work of two years I am quitting myself of this duty. I can not claim having added to the science of genealogy but as a result of this work a treatise has now come into existence which is a source of pleasure to those who love the family of the Holy Prophet in general and those who are related to the Qadria order in particular.

The Urdu version has also been rendered into English and Arabic so that those who use these languages may also benefit from this book. I pray to God that this humble work of mine may find acceptance in the court of the Ghaus-ul-Azam and my respectable Sheikh, Mohammad Anwar Gilani, the custodian of the shrine of Sayyed Badshah, may be pleased with this effort. The writer is grateful to him that by his great virtue the writer got the blessing of the compilation of this document. I am especially thankful to Dr. Muhammad Sharif Sialwi, Chairman, Deptt. Of Arabic, Baha-ud-Din Zakariya University, Multan who not only rendered the Urdu version into Arabic but also guided me at every step. Professor Shifaat yar Khan not only translated the version into English but also helped me with rare and authoritative books for which I am great indebted to him. I am also thankful to Mian Athar-ul-Qadri and Allama Abd-ul-Rasheed Sialwi who helped me with books and valuable advice all along this long and difficult path. Professor Rai Fazal Ilahi read the initial versions and helped me in correcting many mistakes. Mohammad Aslam Pervez also deserves my most humble gratitude for his help and advice all along.

I confess that my colleagues Sheikh Mohammad Nawaz and Muhammad f Mumtaz Mufti had not been there to help and encourage me I could not have completed

Sayyed Ahmad Abu-al-Abbas had two sons, Sayyed Abdul Basit and Sayyed Abu-ul-Najja. Sayyed Shams-ul-Din Mohammad had one son. Syyed Abd-ul-Razaaq, who died in 901H.

The genealogy of the Razzaqia Gilania family continued with the sons of Sayyed Ila'-ud-din Ali, Sayyed Shams-ud-Din Mohammad, and Sayyed Noor-ul-Din Hussain. Their descendants still flourish in different parts of the world. Mulla Ali Qari (d 1014H) described the genealogy of the Razzaqia family in great detail in Nuzhat-ul-Khawatir.

After the Abbasids, Baghdad came under the rule of various dynasities but the merit of being the custodians of Sayyed Abdul Qadir Jilani remained with the Razzaqia family. However in 793H, with the attack of Timur, and later with the attacks of Shah Ismaeel, the founder of the Suffwid dynasty, the Razzaqia family was dispersed once again. in 1638 AD, Sultan Murad IV, the Ottomon, entered Baghdad as victor and arranged for the return of the descendants of the Razzaqia Gilania family. He again entrusted them with the custody of the shrine of the Ghaus-ul-azam and this continued in the Razzaqia family for 750 years. The last custodian was Sayyed Mahmood Razzaqi. In the 19th century, this passed on to the descendants of the Sayyed Abd-ul-Aziz.

After Mulla Ali Qari and Allama Yahya Ta'dni, the genealogy of the Razzaqia family has been compiled by Professor Mohammad Hussain A'za'd after a deep and difficult research with an in depth study of authoritative documents about the Razzaqia family. He has rendered a great service in this regard. May God accept his hard work and add to his knowledge and wisdom. Ameen.

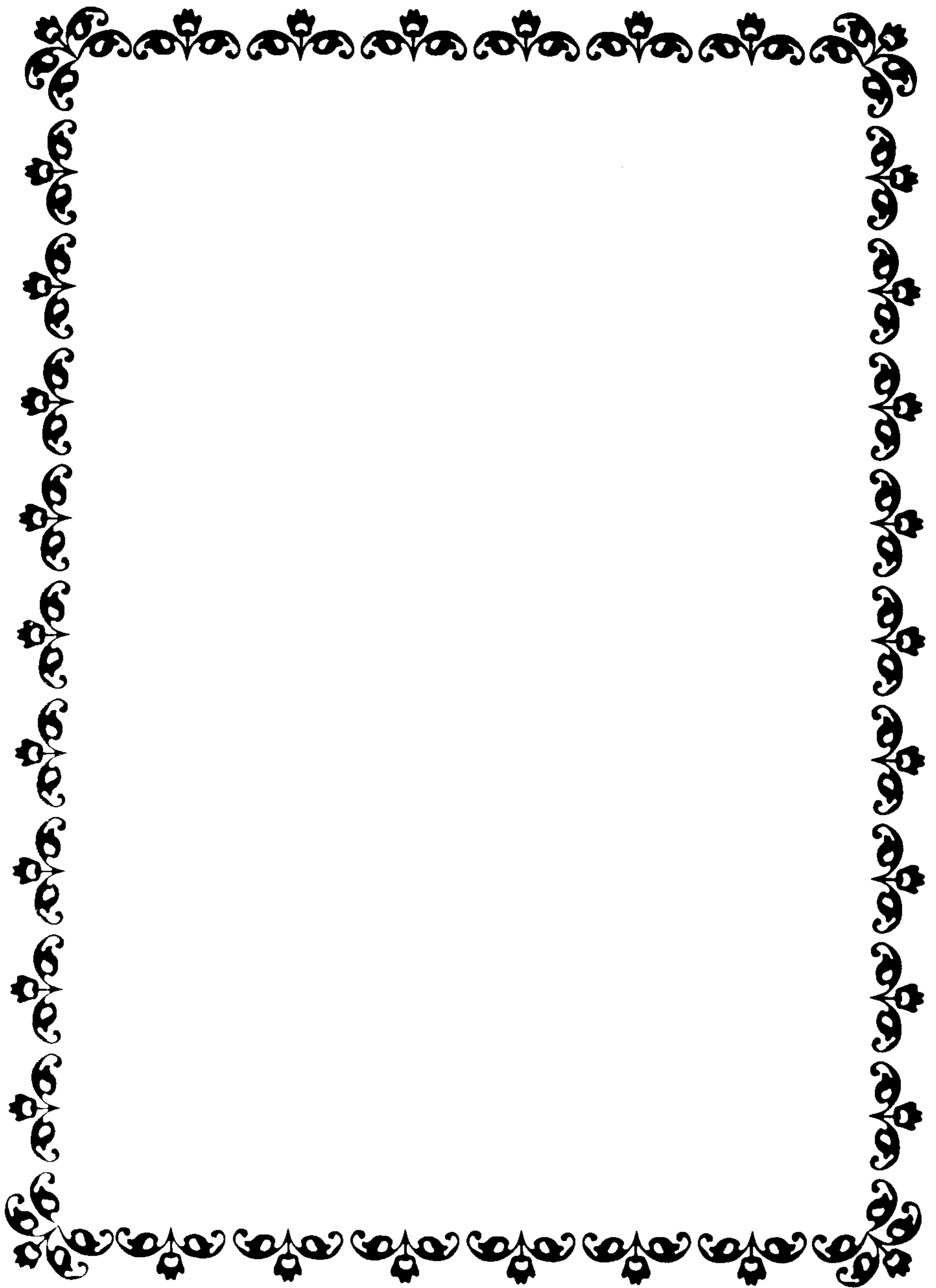
**A WORD FROM ALLAMA SAYYED MUHAMMAD ANWER GILANI  
CUSTODIAN OF THE SHRINE OF  
SAYYED BADSHAH  
SIDRA SHARIF**

In the light of the Quran and the Hadith it is clear as daylight that the love of the Holy Prophet is the essence of the Islamic faith. Similarly, the love of the family of the Prophet is a requisite for the Islamic faith. The purpose of divisions into families and groups is to make distinctions and recognize merit. In this regard the family of the Holy Prophet enjoys a special distinction.

The Holy Prophet said that God had sent him as a Prophet into the best family of the Quraish. In one Hadith of the Mishkwarth Sharif, the merit of birth has been described in these words: "Verily, my family is like Noah's ark among you; whoever follows them will find salvation, whoever is left behind will find death". At another occasion he said, "On the Day of Judgment all family ties will be broken except my family's". From the sayings of the Holy Prophet the importance of the family of the Holy Prophet is made evident.

An Ummiyad once said to Hazrat Imam Hasan: "You are called the son of the Prophet, whereas you are the son of Ali". He replied, "God has called us the offspring of the Holy Prophet. Consider the ayah-e-mubahila (the verse of comson): "Thus (O Prophet) say: Call your sons and we shall call our sons". At that time who was the sons of the Prophet but us?"

In the special distinction of being linked to the genealogy of the Holy Prophet Sheikh Abdul Qadir Jilani enjoys a special distinction by virtue of being a true descendant of both the Imams Hasan and Hussain. Research into the genealogy of his family is a special joy for the Muslims of the world in general and into that of Hazrat Abdul Razzaq Jilani for the followers of the Razzaqia order in particular. Hazrat Abdul Razzaq was the most pious and learned man among the descendants of the Ghaus-ul-azam. After the death of the Ghaus-ul-Azam the administration of the Khanqah, preaching, etc. were given into his charge. He was the Qazi-ul-Quzzah and Naqeeb-ul-Ashra'f of his time. After him this was entrusted to Abu Saleh Nasr and Abu Nasr Mohammad. When in 656 H the Mongols attacked and destroyed Baghdad, many of the Gilani family died, many hid themselves and many migrated to other areas. Among those who migrated was Sayyed Saif-ud-Din Yahya, the son of Sayyed Zaheer-ud-Din Abu Masood Ahmad, who emigrated to Hamat during the reign of Abul Fida Immad-ud-Din ismaeel. He died in 734H and was buried on the bank of the A'asi canal. His son, Sayyed Shams-ud-Din Gilani, had two sons: Sayyed Abdul Qadir, and Sayyed Ila'-ud-Din Ali Gilani, last had three sons: Sayyed Badr-ud-din Hasan, Sayyed Shams-ud-Din Mohmmad, and sayyed Noor-ud-Din Hussain. Sayyed Badr-ud-Din Hasan had two sons: Sayyed Ahmad Abu-al-Abbas and Sayyed Shams-ud-Din Mohammad.





# DEDICATION

FOR  
THE SHEIKH-E-TARIQET  
ALLAMA SAYYED MUHAMMAD ANWER GILANI  
CUSTODIAN OF THE SHRINE OF  
SAYYED BADSHAH  
SIDRA SHARIF

AND  
THE FOLLOWERS OF THE QADRIAH ORDER  
WHO IN THIS AGE OF CHAOS AND TURMOIL  
ARE HOLDING FAST TO THE STRAIGHT PATH  
FOLLOWING IN THE FOOTSTEPS OF THEIR SHEIKH



**First Edition November 8th, 1999**

Published by Maktaba Qadariya, Razzaqia, Sidra Sharif  
Deara Ismail Khan, Sarhad, Pakistan

**Muhammad Hussain A'sa'd Al-Qadri**

This book was designed and printed by

**VERSATILE PRINTERS**

Ph: 042-7353000 Fax: 042-7121920

Copyright © Maktaba Qadariya, Razzaqia, Sidra Sharif

*All Rights Reserved. No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system or transmitted in any form or by any means, electronic, mechanical, photocopying, recording or otherwise, without the prior written permission of the Publisher.*



THE GENEALOGY  
OF  
THE RAZZAQIA GILANIAH FAMILY

BY  
MUHAMMAD HUSSAIN A'za'd AL-QADRI